Admin @ Hibuddiez.com

عمران سیریز

200

ڈبل سنچری نمبر

فلاسٹر پروجیکٹ

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز
پاک گیٹ ملتان

Admin @ Hibuddiez.com

کی ہر سطر اور ہر صفحہ ان کی اس عظیم اور بے مثال جدوجہد کا منہ بولتا ثبوت بن گیا ہے۔

مجھے یقین ہے کہ یہ ناول آپ کو ہر لحاظ سے پسند آئے گا۔ کیونکہ اس میں ہر وہ پہلو اپنے عروج پر ہے کہ جو کسی بھی ناول کو ناقابل فراموش ہونے کا درجہ بخش دیتا ہے۔

والسّلام

مظہر کلیم ایم۔ اے

عمران ناشتے کے انتظار میں بیٹھا اخبار کی ورق گردانی میں مصروف تھا۔ چونکہ آج کل سیکرٹ سروس کے پاس کوئی کیس نہ تھا۔ اس لئے راوی چین ہی چین لکھتا تھا۔ عمران کا اب روزانہ کا معمول بن چکا تھا کہ وہ ناشتہ کرنے کے بعد فلیٹ سے نکل کر سیدھا اماں بی کے پاس جاتا۔ ثریا کی یونیورسٹی بھی تعطیلات کی وجہ سے بند تھی۔ ثریا کے ساتھ مذاق اور اماں بی سے گپ شپ کرنے کے بعد وہ دوپہر کا کھانا ان سب کے ساتھ کھاتا اور اس کے بعد وہ سوپر فیاض کے دفتر میں پہنچ جاتا۔ آج کل فیاض سے اس کی بڑی گاڑھی چھن رہی تھی۔ کیونکہ عمران نے ایک کیس میں فیاض کی اس طرح مدد کی تھی کہ فیاض کی کارکردگی کو سر رحمان تو ایک طرف وزارت داخلہ اور صدر مملکت نے بھی بے حد سراہا تھا۔ اس لئے فیاض عمران سے بے حد خوش تھا۔ وہ دونوں اکٹھے ہی رات گئے تک مختلف ہوٹلوں کے

فنکشنز اٹنڈ کرتے۔ جہاں کھانے پینے کا سارا بل فیاض ہی ادا کرتا تھا۔

عمران اس وقت بھی اخبار میں ان ہوٹلوں کی طرف سے دیئے گئے اشتہارات کو بغور دیکھ رہا تھا۔ جہاں آج مختلف فنکشنز منعقد کئے جانے تھے۔ ظاہر ہے وہ بیک وقت سارے فنکشنز تو اٹنڈ نہ کر سکتا تھا۔ اس لئے وہ کسی ایسے ہوٹل کا انتخاب کر رہا تھا جہاں کا فنکشن سب سے زیادہ دلچسپ اور شاندار ہو۔ آج تو ویسے بھی سرکاری دفتروں میں تعطیل تھی۔ اور عمران جانتا تھا کہ تعطیل کے روز تقریباً تمام بڑے ہوٹلوں میں شاندار فنکشنز منعقد کئے جاتے ہیں۔ یہی وجہ تھی کہ اُسے انتخاب میں مشکل پیش آ رہی تھی۔ مگر تھوڑی دیر بعد اس کے چہرے پر مسکراہٹ رینگنے لگی۔ کیونکہ ایک ہوٹل میں موسم بہار کا فیشن شو منعقد کئے جانے کا اعلان تھا۔ اور فیشن شو منعقد کرنے میں اس ہوٹل کی شہرت دور دور تک پھیلی ہوئی تھی۔ کہا جاتا تھا کہ اس ہوٹل کے فیشن شو میں شرکت کرنے والی ماڈلز کا انتخاب بالکل مقابلہ حُسن کے اصولوں پر کیا جاتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اس شو میں پیش ہونے والی ہر ماڈل لڑکی اپنی جگہ ملکہ حُسن ہوتی تھی۔ اور پھر اس فیشن شو کو دیکھنے کے لئے دارالحکومت کا تقریباً تمام حُسن امڈ آتا تھا۔ اور ظاہر ہے فیشن شو دیکھنے والی خواتین اپنے طور پر اس طرح فیشن کر کے آتی تھیں کہ ہوٹل کا پورا ہال ہی ایک لحاظ سے فیشن شو کا درجہ اختیار کر جاتا تھا۔ عمران نے اخبار ایک طرف رکھا اور سامنے پڑے ہوئے ٹیلی فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ وہ سوپر فیاض کی کوٹھی کا نمبر ڈائل کر رہا تھا۔ کیونکہ تعطیل کی وجہ سے سوپر فیاض کو ظاہر ہے گھر پر ہی ہونا تھا۔ سوپر فیاض کی عادت تھی کہ وہ تعطیل کے روز دن چڑھے تک پڑا سوتا رہتا تھا اور اس کی سخت ترین ہدایت ہوتی تھی۔ کہ جب تک وہ خود بیدار نہ ہو۔ کوئی اُسے ڈسٹرب نہ کرے۔ ورنہ وہ واقعی مرنے مارنے پر ہی تل جاتا تھا۔ اور عمران کو یقین تھا کہ فیاض ابھی بیڈ روم میں پڑا سو رہا ہوگا۔ لیکن ظاہر ہے عمران اب اس کے اٹھنے کا انتظار تو نہ کر سکتا تھا۔

" جی جناب "۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی فیاض کے گھریلو ملازم شاکر بابا کی آواز سنائی دی۔ شاکر بابا سوپر فیاض کا پرانا ملازم تھا۔ پرانے زمانے کا منشی فاضل پاس تھا۔ اس لئے ہمیشہ انتہائی گاڑھی اور پُر تکلف اردو بولنے کی کوشش کرتا تھا۔ اور اسی وجہ سے وہ کئی بار سوپر فیاض سے جھاڑیں بھی کھا چکا تھا۔ لیکن چونکہ یہ اس کی عادت تھی اس لئے ظاہر ہے وہ باز آ کیسے کر سکتا تھا۔ لیکن عمران نہ صرف اس کی گفتگو سے لطف لیتا تھا بلکہ جان بوجھ کر اس سے اُس کے انداز میں گفتگو بھی کرتا تھا۔ جس کی وجہ سے شاکر بابا عمران کا بے حد عقیدت مند تھا۔

" شاکر بابا۔ نصیب دشمناں آپ کی طبع مبارک کچھ ناسازی طبع کی طرف مائل بہ پرواز محسوس ہو رہی ہے۔ کہیں آپ کی رات سیخ کباب کی طرح پہلو بدلتے تو نہیں گزری "۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

Admin @ Hibuddiez.com

آج تو اللہ تعالیٰ کی رحمت جلیلہ

"اخاہ عمران صاحب۔ آپ۔ آج تو اللہ تعالیٰ کی رحمت جلیلہ کہ صبح سویرے آپ کی رسیلی۔ سریلی۔ مدھر موجزن نظر آتی ہے۔ ویسے عمران صاحب من بھاتی آواز سے سماعت آشنائی ہوگئی ہے۔ ویسے عمران صاحب اب ہم عمر عزیز کے اس حصے میں داخل ہو چکے ہیں کہ سیخ کباب کی طرح پہلو بدلنا تو ایک طرف سرے سے پہلو بدلنے کی ہی نوبت نہیں آتی جس پہلو لیٹ گئے سو اسی پہلو صبح ہوگئی۔ ہاں ایک زمانہ تھا۔ اور کیا حسین زمانہ تھا۔ عیش و نعم کا زمانہ کہ ہمیں ساری رات کسی پہلو قرار ہی نہ آتا تھا۔ اور پھر پہلو بھی تو آج کل کی طرح خالی نہ ہوتا تھا۔ اب کیا کہوں۔ بس میں ہوں اور ستم ہائے روزگار ہے۔ بہرحال فرمایئے آج صبح سویرے کیسے زمزمہ سرائی فرمائی ہے آپ نے" شاکر بابا کو خدا ایسا موقع دے وہ تو ویسے ہی ایسی گفتگو کے لئے ترستے رہتے تھے۔ اسی لئے ان کی زبان پوری رفتار سے چل نکلی۔

"ایک محاورے کا مطلب پوچھنا تھا آپ کے صاحب سے۔ سنا ہے آج کل وہ بھی قدیم شاعروں کے دیوان پڑھ رہے ہیں۔ تاکہ آپ سے صحیح معنوں میں ہمکلام ہو سکیں" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"صاحب اور شاعروں کے دیوان۔ اجی صاحب وہ تو شاعروں کو ہی از قسم فضولیات میں سے گردانتے ہیں۔ وہ کیا پڑھیں گے۔ اگر آپ کی شان عالی میں اسے گستاخی نہ سمجھا جائے تو آپ کا یہ خادم بھی محاورے کا مطلب بتا سکتا ہے۔ لیکن ایک بات پیش نظر رہے کہ محاورے کا صحیح مطلب و مفہوم سمجھایا نہیں جا سکتا۔ پھر بھی کوشش بسیار تو کی جا سکتی ہے" ——— شاکر بابا نے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ تو میری خوش بختی بلکہ خوش نصیبی ہوگی شاکر بابا کہ آپ جیسے عالم اجل کسی محاورے کا مطلب مجھے سمجھا دیں۔ محاورہ بظاہر تو بڑا سیدھا سادھا سا نظر آتا ہے مگر مجھ جیسے کم علم کی سمجھ میں نہیں آ رہا" ——— عمران نے بڑے انکسارانہ لہجے میں کہا۔

"ارے صاحب۔ محاوروں کی اپنی علیحدہ دنیا ہوتی ہے۔ چاشنی اور تجربے کے غلاف میں لپٹی ہوئی طلسماتی دنیا۔ فرمایئے کون سا ایسا گنجلک محاورہ ہے جو آپ جیسے موزوں طبع پر بھی آشکارا نہیں ہو پا رہا" ——— شاکر بابا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پہلوئے لنگور میں حور۔ اب بھلا آپ ہی فرمایئے شاکر بابا۔ کہاں لنگور اور کہاں حور۔ اسی لئے میرا خیال ہے کہ یہ محاورہ اشاراتی محاورہ ہے۔ لنگور سے یہاں مراد سیاہی اور حور سے مراد سفیدی ہوگی اور پہلوئے لنگور میں حور کا مطلب ہوگا۔ وہ وقت جب رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی آپس میں مل رہی ہوں۔ آپ کا کیا خیال ہے" عمران نے کہا۔

"واہ۔ کیا طبع رسا پائی ہے آپ نے عمران صاحب۔ لطف آ گیا۔ لیکن از راہ اصلاح عرض کر دیتا ہوں کہ آپ نے محاورہ ناموزوں انداز میں بولا ہے۔ محاورہ ہے پہلوئے حور میں لنگور۔ اور اس کا مطلب ہوتا ہے۔ انتہائی خوب صورت چیز کے ساتھ

جب کوئی انتہائی بدصورت چیز چڑھی ہوئی ہو۔ ایک مثال سے واضح کردیتا ہوں۔ اگر کسی حسینہ کا شوہر کوئی بدصورت سا آدمی ہو تو اس وقت یہ محاورہ بولا جاتا ہے" ـــــ شاکر بابا نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"مگر شاکر بابا۔ آپ تو خود ہی فرما رہے تھے۔ کہ آپ کا پہلو جوانی میں خالی نہ ہوتا تھا۔ اور یہ تو مجھے معلوم ہے اللہ بخشے بی جمن کسی حور سے کم نہ تھیں" ـــــ عمران نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

"آہ۔ کیا یاد دلا دیا آپ نے صاحب۔ بس ایک تیر مارا سینے میں کراہتے ہوئے۔ آہ کیا زمانہ تھا۔ واقعی بی جمن کسی حور سے کم نہ تھی۔ اللہ بخشے جب وہ مسکراتی تھی تو خدا گواہ ہے۔ ماحول مسکرا اٹھتا تھا۔ اب یہ اور بات ہے کہ حسن مسکرانے میں فطری طور پر بخیل ہوتا ہے۔ لیکن پھر بھی کبھی تو ویرانے میں بھی بہار آ ہی جاتی تھی۔ اور آپ کی بات بھی درست ہے کہ وہ مجھے لنگور ہی کہا کرتی تھی۔ میں نے اسے لاکھ بار سمجھانے کی کوشش بھی کی کہ نیک بخت مرد کا حسن نہیں دیکھا جاتا۔ کیا ہوا اگر میرا رنگ سیاہ ہے تو کعبہ کا غلاف بھی تو سیاہ ہوتا ہے۔ کیا ہوا اگر میرے منہ پر چیچک کے داغ ہیں تو چاند میں بھی تو داغ ہوتے ہیں۔ مگر نیک بخت کی سمجھ میں میری باتیں ہی نہ آتی تھیں۔ کاش وہ کبھی کسی مدرسے میں زانوئے تلمذ تہہ کرلیتی۔ بہرحال آپ نے کیا یاد دلا دیا۔ آج بھی جب وہ یاد آجاتی ہے تو دل پہلو میں مچل مچل اٹھتا ہے" ـــــ شاکر بابا نے بڑے جذباتی لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ بی جمن کی یاد آتے ہی وہ سب محاورے وغیرہ

Admin @ Hibuddiez.com

بھول گئے تھے۔

"یہ کیا تم نے صبح صبح ہائے ہائے کرنی شروع کر دی ہے۔ کس کا فون ہے" ـــــ اچانک دور سے سوپر فیاض کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"جی عمران صاحب اور میرے درمیان محاورے پر گفتگو ہو رہی ہے" ـــــ شاکر بابا کی قدرے سہمی ہوئی آواز سنائی دی۔

"عمران۔ اوہ مجھے دکھاؤ۔ اور سنو۔ آئندہ اگر صبح صبح تم نے یہ ہائے ہائے کی تو جوتیاں مار مار کر تمہاری یہ ساری علمیت نکال دوں گا سمجھے۔ جاؤ دفع ہو جاؤ" ـــــ سوپر فیاض نے غراتے ہوئے کہا۔ اور چند لمحوں بعد فیاض کی آواز سنائی دی۔

"کیا بات ہے۔ کیوں صبح صبح فون کیا ہے" ـــــ فیاض کے لہجے میں ابھی تک غصہ جھلک رہا تھا۔

"شاکر بابا تمہارے باپ کی عمر کے تو ہوں گے لیکن تم انہیں اس طرح ڈانٹ رہے ہو جیسے وہ کوئی کم عمر لڑکے ہوں۔ کچھ شرم کیا کرو" ـــــ عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اس شرم کے چکر میں تو وہ گھر میں ٹکے ہوئے ہیں۔ ورنہ جتنا یہ شخص بولتا ہے۔ میرا بس چلے تو اس کی زبان ہی گدی سے کھینچ لوں۔ اب دیکھو اچھا بھلا سو رہا تھا کہ اس کی ہائے ہائے نے میری نیند ہی خراب کر دی۔ تم بتاؤ۔ تمہیں کیا تکلیف ہوئی ہے" فیاض کا موڈ شاید بے وقت جاگنے کی وجہ سے بری طرح خراب ہو رہا تھا۔

Admin @ Hibuddiez.com

ایک تکلیف ہو تو بتاؤں ۔ میں بھی ابھی سو رہا تھا کہ ڈیڈی کا فون آ گیا ۔ اب تمہاری طرح میں تو انہیں ڈانٹ کر بھی اپنا غصہ نہ نکال سکتا تھا ۔ اس لئے مجبوراً انہوں کے دو چار نہیں بلکہ دس بارہ بڑے بڑے گھونٹ پینے پڑے ۔ وہ پوچھ رہے تھے کہ کیا واقعی فیاض نے سٹی بینک میں نیا اکاؤنٹ کھولا ہے ۔ کیونکہ انہیں اطلاع ملی تھی کہ سٹی بینک کی شان بازار والی برانچ میں کھلنے والا اکاؤنٹ جو مدثر رضا کے نام پر کھلا ہے ۔ اور جس میں دس لاکھ روپے جمع کرائے گئے ہیں ۔ وہ دراصل فیاض کا اکاؤنٹ ہے ۔ مجھے اس لئے تصدیق کر رہے تھے کہ انہیں کسی نے اطلاع دی ہے کہ اکاؤنٹ کھولتے وقت میں بھی تمہارے ساتھ تھا" ۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

"ک ۔ کک ۔۔ کیا مطلب ۔ میرا اکاؤنٹ سٹی برانچ میں ۔ یہ کس نے کہہ دیا ان سے ۔ میرا مطلب ہے کس نے اطلاع دی ہے انہیں" ۔۔۔۔ فیاض نے بری طرح ہکلاتے ہوئے کہا ۔

"آخر وہ سنٹرل انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل ہیں ۔ ظاہر ہے ان تک کسی نہ کسی ذریعے سے اطلاع پہنچ ہی جاتی ہو گی" ۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا ۔

"پھر ۔۔ پھر تم نے کیا کہا" ۔۔۔۔ فیاض اور زیادہ گھبرا گیا تھا ۔

"میں نے کیا کہنا تھا ۔ مجھے تو کئی سال ہو گئے ہیں صرف بینکوں کے بورڈ ہی پڑھتا رہتا ہوں ۔ اندر جانے کی کبھی نوبت ہی نہیں

آئی ۔ اس لئے میں نے کہا کہ جناب فیاض کو آپ کتنی تنخواہ دیتے ہیں ۔ کہ وہ بینکوں میں اکاؤنٹ کھلوائے گا ۔ سلمیٰ بھابھی تو آدھا پہننا اوڑھا پر گزارہ کرتی ہیں ۔ فیاض بیچارے کے پاس ایک ہی سوٹ ہے جو اس نے شادی کے روز پہنا تھا ۔ اور اب تک اُسے پہننے کی کوشش کرتا رہتا ہے ۔ اس نے کیا خاک اکاؤنٹ کھلوانا ہے ۔ البتہ اگر آپ حکم دیں تو میں انکوائری کر کے بتا سکتا ہوں اور پتہ ہے ڈیڈی نے کیا کہا" ۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا ۔

"کیا ۔۔ کیا کہا" ۔۔۔۔ فیاض نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا ۔

"انہوں نے کہا کہ میں مکمل چھان بین کر کے انہیں کل رپورٹ دوں ۔ ورنہ وہ اس بینک کے منیجر کو بلا کر اس سے خود پوچھ گچھ کریں گے ۔ ابھی انہوں نے براہِ راست بینک منیجر سے اس لئے بات نہیں کی کہ اگر اطلاع درست نہ ہوئی تو محکمے کی بدنامی ہو گی" عمران نے کہا ۔

"مگر عمران میرا تو واقعی اکاؤنٹ نہیں ہے وہاں ۔ اور میں کسی مدثر رضا کو جانتا بھی نہیں" ۔۔۔۔ فیاض نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"اس کا فیصلہ تو ظاہر ہے انکوائری کے بعد ہی ہو سکتا ہے ۔ ویسے یہ بتا دوں کہ رین بو ہوٹل کا منیجر الفت یار خان میرا گہرا دوست ہے" ۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

"اوہ اوہ ۔ عمران ۔ پلیز تم میرے بھائی ہو ۔ پیارے بھائی ۔ پلیز عمران ۔۔۔ سر رحمان کو یہی رپورٹ دو کہ اس اکاؤنٹ سے

Admin @ Hibuddiez.com

فیاض کا کوئی تعلق نہیں۔ وہ دراصل اب کیا کہوں تم سمجھ دار ہو۔ پلیز عمران۔ ورنہ وہ مجھے کھڑے کھڑے گولی مار دیں گے۔ پلیز عمران" فیاض الفت یار خان کا حوالہ سنتے ہی منتوں پر اتر آیا تھا۔ کیونکہ اتنا تو وہ بھی جانتا تھا کہ اس اکاؤنٹ کی تصدیق الفت یار خان نے ہی کی تھی۔ اور اس میں جمع شدہ پچاس لاکھ روپیہ بھی الفت یار خان سے ہی فیاض نے اینٹھا تھا۔ کیونکہ الفت یار خان اپنے شراب فروخت کرنے کے لائسنس سے ناجائز فائدہ اٹھا رہا تھا۔ اور الفت یار خان اچھی طرح جانتا تھا کہ اگر یہ رپورٹ سر رحمان تک پہنچ گئی تو لائسنس کی منسوخی تو ایک طرف سرے سے ہوٹل ہی بند ہو سکتا تھا۔

"سوری فیاض۔ ڈیڈی نے پہلی بار مجھ پر اعتماد کیا ہے۔ اب میں بھلا ان کے اعتماد کو کیسے دھوکہ دے سکتا ہوں۔ لیکن تم بھی دوست ہو۔ اس لئے اب بتاؤ میں کیا کروں۔ ادھر دوستی ہے۔ اُدھر اعتماد"۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او عمران پلیز۔۔۔ خدا کے لئے کوئی ایسا راستہ نکالو جس۔ کل ہی وہ اکاؤنٹ ختم کر دوں گا۔ میرا وعدہ۔ اس کا ریکارڈ بھی ختم کرا دوں گا"۔۔۔ فیاض نے گھگھیاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ریکارڈ کی بات تو چھوڑو۔ اس لئے کہ بنک ریکارڈ تو تلف ہو ہی نہیں سکتا۔ اور اگر اس بارے میں تم نے کوئی کوشش بھی کی تو پھر بچ نکلنے کا کوئی سکوپ نہ رہے گا۔ ہاں البتہ ایک درمیانی راستہ نکالا جا سکتا ہے جس سے میرا اعتماد بھی قائم رہے اور تمہاری جان بھی محفوظ رہے۔ آخر تم سلمیٰ بھابھی کے شوہر نامدار ہی ہو تو سہی اور سلمیٰ بھابھی میری بڑی بہن ہیں"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کون سا راستہ۔ جلدی بتاؤ عمران۔ تم نے تو مجھے ہلا کر رکھ دیا ہے۔ پلیز عمران تم بہت اچھے دوست ہو۔ نجانے کس کم بخت نے یہ اطلاع سر رحمان تک پہنچائی ہے۔ میں آپ ڈھونڈوں گا اور ایک بار وہ مجھے مل گیا تو پھر دیکھنا میں اس کا کیا حشر کرتا ہوں" فیاض نے بیک وقت انکسارانہ اور غصیلے لہجے میں کہا۔ شاید وہ اس وقت عجیب ذہنی کیفیت میں مبتلا تھا۔

"راستہ یہ ہے فیاض پیارے کہ تم دس لاکھ روپے کا چیک لکھ دو۔ تاکہ میں اسے تمہاری طرف سے کسی یتیم خانے کو بھجوا دوں۔ اس طرح اکاؤنٹ ختم ہو جائے گا۔ اور میں اطمینان سے ڈیڈی کے سامنے سچ بول دوں گا کہ جناب وہاں تو اس وقت مدثر رضا کا کوئی اکاؤنٹ ہی نہیں ہے۔ بتاؤ کیسا اچھا راستہ نکالا ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"دس۔۔۔ دس لاکھ کا چیک۔ کمال ہے۔ یتیم خانے کو اتنی بڑی رقم کی کیا ضرورت ہے۔ چلو ایسا کرو میں دس ہزار کا چیک دے دیتا ہوں تم یتیم خانے کو بھجوا دینا۔ اور میرا وعدہ کہ باقی رقم کل نکلوا کر اکاؤنٹ بند کر دوں گا۔ میرا خیال ہے یہ تجویز بے حد مناسب ہے"۔۔۔ فیاض نے رک رک کر کہا۔

"تمہاری مرضی۔ میں اب کیا کہہ سکتا ہوں۔ اگر تقدیر کو یہی منظور

Admin @ Hibuddiez.com

ہے کہ سلمیٰ بھابھی بیوہ اور اس کے بچے یتیم ہو جائیں تو ہو جائیں میں کیا کر سکتا ہوں۔ انسان تو مجبور محض ہوتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"گ گ ۔۔۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیا بکواس کر رہے ہو۔ ہوش میں ہو تم"۔۔۔۔ فیاض نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"بکواس نہیں سوپر فیاض صاحب۔ ایک اکاؤنٹ کی رپورٹ ملنے کے بعد ڈیڈی خاموش تھوڑا ہو جائیں گے۔ تم جانتے تو ہو ان کی عادت پورے پاکیشیا کے بنکوں کے اکاؤنٹ کی چھان بین شروع ہو جائے گی۔ اور پھر جب یہ تفصیلی رپورٹ ڈیڈی کے سامنے پہنچے گی تو اس کے بعد سلمیٰ بھابھی کیا ہو جائے گی اور بچے کیا بن جائیں گے۔ یہ تم مجھ سے زیادہ بہتر طور پر سمجھ سکتے ہو۔ آخر تم سنٹرل انٹیلی جنس کے سپرنٹنڈنٹ ہو"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"مم ۔۔۔ مم ۔۔۔ میں ابھی آ رہا ہوں تمہارے فلیٹ پر۔ دس لاکھ کا چیک لے کر۔ پلیز عمران۔ تم میرے دوست ہو بھائی ہو۔ تم میں وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ کوئی اکاؤنٹ نہ کھولوں گا"۔۔۔۔ فیاض کے لہجے میں شدید خوف نمایاں تھا۔ اس کی آواز واضح طور پر کانپ رہی تھی۔ شاید وہ تصور میں وہ منظر دیکھ رہا تھا جب سر رحمان کے سامنے فیاض کے بنک اکاؤنٹس کی تفصیلی رپورٹ پڑی ہو گی۔

"نہیں۔ اب اس کے ساتھ دوسری شرط بھی ہے۔ اور وہ یہ کہ تم ابھی اور اسی وقت شاکر بابا کو بلا کر اونچی آواز میں ان سے معافی مانگو۔ تم نے ایک بزرگ کی توہین کی ہے۔ کیا ہوا اگر شاکر بابا تمہارے ملازم ہیں۔ لیکن بزرگ تو بزرگ ہی ہوتے ہیں۔ اگر شاکر بابا نے تمہیں معاف کر دیا تو ٹھیک ورنہ پھر تفصیلی رپورٹ والا منظر تو بہرحال پیش آئے گا ہی"۔۔۔۔ عمران نے ایک اور شہہ لگا دی۔

"شاکر بابا۔ شاکر بابا۔ مہربان بزرگ شاکر بابا"۔۔۔۔ فیاض نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا صاحب۔ کیا آتش نار کی کسی شرار نامراد نے آپ کے دل و ذہن کو بھسم کرنے کی سعی ناکام فرمائی ہے"۔۔۔۔ شاکر بابا کی آواز سنائی دی اور عمران ان کی اس عجیب و غریب زبان دانی پر بے اختیار مسکرا دیا۔

"شاکر بابا۔ میں آپ سے گستاخی کی معافی چاہتا ہوں۔ آپ میرے بزرگ ہیں"۔۔۔۔ فیاض کی اونچی آواز سنائی دی لیکن لہجہ ایسا تھا جیسے وہ یہ سب کچھ نہ جانے کس قدر جبر کر کے کہہ رہا ہو۔

"معافی ۔۔۔ اوہ صاحب۔ یہ آپ کیا فرما رہے ہیں۔ میں تو آپ کا انتہائی حقیر خادم خاص ہوں۔ نصیب دشمناں آپ کی طبیعت واقعی ناساز معلوم ہو رہی ہے۔ کچھ خلل سا محسوس ہو رہا ہے آپ کی بلند پایہ ذہنی کیفیات میں"۔۔۔۔ شاکر بابا کی حیرت بھری آواز سنائی دی اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اب جاؤ۔ بس چلے جاؤ"۔۔۔۔ فیاض کی بھنچی بھنچی سی آواز سنائی دی۔ اور عمران سمجھ گیا کہ وہ فون پر ہاتھ رکھ کر اسے کہہ رہا ہے۔

Admin @ Hibuddiez.com

لیکن اُسے یہ بھی خطرہ ہے کہ کہیں عمران نہ سن لے۔

"تم نے سن لیا عمران۔ میں نے شاکر بابا سے معافی مانگ لی ہے۔ اب میں آجاؤں چیک لے کر" ——— فیاض نے اونچی آواز میں کہا۔

"ارے۔ تم مت آنا یہاں۔ ابھی ڈیڈی نے آنا ہے۔ اماں بی کے ساتھ۔ ایک گھریلو مسئلہ ہے۔ میں سلیمان کو بھیج دیتا ہوں۔ تم چیک اُسے دے دینا۔ وہ وہیں سے سیدھا یتیم خانے جا کر دے آئے گا۔ اس طرح کسی کو پتہ بھی نہ چلے گا" ——— عمران نے کہا۔

"اچھا اچھا۔ ٹھیک ہے بھیج دو۔ جلدی بھیج دو" ——— فیاض نے سر رحمان کے فلیٹ پر آنے کی بات سنتے ہی ہراساں لہجے میں کہا۔

"چلو یہ مسئلہ تو ہوا ختم۔ تم بچ گئے انکوائری سے۔ لیکن آج رات ہوٹل رین بو میں فیشن شو ہو رہا ہے۔ سنا ہے بڑا زوردار شو ہوتا ہے کیا خیال ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ٹھیک ہے۔ میں سیٹیں ریزرو کرا دوں گا مگر خیال رکھنا سر رحمان کو پوری طرح مطمئن کر دینا اس اکاؤنٹ کے متعلق" فیاض نے کہا۔

"تم فکر ہی نہ کرو۔ ایسا مطمئن کر دوں گا کہ وہ اکاؤنٹ کے بجائے ہی بھول جائیں گے۔ یاد سے سیٹیں بک کرا لینا۔ اچھا خدا حافظ" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور رسیور رکھ کر ایک طویل سانس لیا۔

"ارے ابھی تک ناشتہ ہی نہیں آیا۔ سلیمان۔ سلیمان" ——— عمران نے ناشتے کا خیال آتے ہی چونک کر اونچی آواز میں کہا۔

"ناشتہ تو تیار ہے۔ بس صرف دودھ کو ابلنے میں کچھ دیر ہے آپ ذرا خیال رکھئے گا۔ میں وہ یتیم خانے والا کام جلدی سے نمٹا آؤں۔ نیکی کے کام میں دیر نہیں ہونی چاہئے" ——— سلیمان نے دروازے پر آ کر کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کچھ کہتا وہ تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا گیا۔

"ارے ارے۔ سنو تو سہی۔ کس یتیم خانے میں دو گے وہ چیک سنو تو سہی" ——— عمران نے چیختے ہوئے کہا۔ لیکن سلیمان اب اس کی کہاں سنتا تھا۔ چند لمحوں بعد عمران کو بیرونی دروازہ بند ہونے کی آواز سنائی دی۔ اور عمران نے بے اختیار دونوں ہاتھوں میں سر پکڑ لیا۔

"کاش یہ سلیمان بہرہ ہوتا۔ ویسے مجھ جیسے غریب آدمی کو بہرے ملازم ہی رکھنے چاہئیں" ——— عمران نے اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ دوسرے لمحے اُسے دودھ کے ابلنے کا خیال آیا تو وہ ایک جھٹکے سے اٹھا۔ اور باورچی خانے کی طرف بڑھ گیا۔ دودھ واقعی ابلنے ہی والا تھا۔ ناشتہ بھی ٹرالی پر تیار رکھا ہوا تھا۔ عمران نے چولہا بند کیا۔ دودھ کو دودھ دانی میں ڈالا اور پھر خود ہی ٹرالی دھکیلتا ہوا کمرے میں لے آیا۔ اور اس کے بعد اس نے ناشتہ شروع کر دیا۔ لیکن اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ ناشتہ کم نہیں رہا زہر مار کر رہا ہے۔ ظاہر ہے سلیمان کے ہاتھ لگ جانے کے بعد دس لاکھ کی رقم ملنی تو ایک طرف چیک کی شکل بھی وہ نہ دیکھ سکے

Admin @ Hibuddiez.com

گا۔ اس نے تو سلیمان کا نام فیاض کو صرف بہلانے کے لئے کہہ دیا تھا۔ تاکہ وہ چیک تیار رکھے۔ اس کا خیال تھا کہ ناشتے کے بعد وہ اماں بی کو ملتا ہوا فیاض کے گھر سے چیک بھی لے لے گا۔ لیکن اُسے شاید خیال نہ رہا تھا کہ سلیمان کے کان اس سے بھی بڑے ہیں۔

"اچھا سلیمان پیارے۔ تمہیں بھی کسی یتیم خانے بھجوانا ہی پڑے گا مجھے" عمران نے کہا۔ اور ناشتہ ختم کر کے ٹرالی اس نے ایک طرف دھکیل دی اور دوبارہ اخبار اٹھانے ہی لگا تھا کہ کال بیل بجنے کی آواز سنائی دی۔

"شاید کوئی اور سخی فیاض اللہ کا بندہ آگیا ہو۔ اللہ واقعی بڑا رحیم و کریم ہے" ـــــ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازہ چونکہ اندر سے بند تھا۔ اس لئے عمران نے دروازہ کھولا تو دوسرے لمحے وہ بُری طرح چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ دروازے پر سر رحمان کھڑے تھے۔

"ڈ ـــ ڈیڈی آپ۔ آپ نے کیسے سن لی فون کال۔ وہ۔ وہ دس لاکھ تو یتیم خانے کے لئے لئے ہیں میں نے" ـــــ عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا تم اب نشہ بھی کرنے لگ گئے ہو۔ چلو لباس بدلو اور میرے ساتھ چلو" ـــــ سر رحمان نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے انہیں عمران کی بات کیا سمجھ میں آنی تھی۔

"مم ـــ مم ـــ مگر ڈیڈی۔ آج تو تعطیل ہے۔ جج۔ جیل بھی تو بند

ہو گی" ـــــ عمران نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"میں کہتا ہوں بکواس بند کرو۔ اور جلدی سے تیار ہو جاؤ۔ اگر الطاف خان اصرار نہ کرتے تم سے ملنے کے لئے تو کم از کم مجھے تمہاری یہ بکواس تو نہ سننا پڑتی۔ جلد تیار ہو جاؤ" ـــــ سر رحمان نے پہلے سے زیادہ غصیلے لہجے میں کہا اور تیزی سے راہداری میں سے گزرتے ہوئے ڈرائنگ روم میں آ گئے۔ جہاں ابھی تک ناشتے کی ٹرالی پڑی ہوئی تھی۔

"یہ کیا بدتمیزی ہے۔ یہ ٹرالی یہاں کیوں پڑی ہے۔ کہاں ہے وہ سلیمان۔ اور ہاں تم خود کیوں آئے تھے دروازہ کھولنے" ـــــ سر رحمان نے تیز لہجے میں کہا۔

"سلیمان یتیم خانے گیا ہے ڈیڈی" ـــــ عمران نے جلدی سے ٹرالی کھینچ کر اُسے دروازے سے باہر کر کے راہداری میں باورچی خانے کی طرف دھکیلتے ہوئے کہا۔

"یتیم خانے گیا ہے۔ کیا مطلب" ـــــ سر رحمان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ڈ ـــ ڈیڈی اب کیا بتاؤں۔ آپ ناراض ہو جاتے ہیں اس لئے میں نے تو اب کچھ کہنا ہی چھوڑ دیا ہے" ـــــ عمران نے سر جھکا کر ایسے انداز میں کہا جیسے وہ بات کرتے ہوئے بے حد شرمندہ سا ہو رہا ہو۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں تمہاری بات۔ اور یہ تم شرمندہ کیوں ہو رہے ہو۔ صاف بات کرو" ـــــ سر رحمان واقعی عمران

Admin @ Hibuddiez.com

ہو گئے تھے۔
کے انداز پر پریشان سے
"ڈیڈی۔ پلیز اماں بی کو آپ کچھ نہ بتائیں۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ ایکسٹو سے مجھے چیک اس وقت ملتا ہے۔ جب کوئی کام ہوتا ہے۔ اور گزشتہ چھ ماہ سے کوئی کام نہیں ہے۔ ادھار لینے سے آپ نے منع کر رکھا ہے۔ آخر فرمانبرداری بھی تو کوئی چیز ہوتی ہے۔ اگر آدمی اپنے باپ کا بھی فرمانبردار نہ ہو تو پھر اس کی زندگی کیسے گزر سکتی ہے۔ بس ڈیڈی اس لئے مجبوراً سلیمان کو یتیم خانے بھیجنا پڑتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے رک رک کر اور توڑ توڑ کر الفاظ بولتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ یہ سب کچھ کسی انتہائی مجبوری کی بنا پر کہہ رہا ہو۔

"سلیمان کو یتیم خانے بھیجنا پڑتا ہے۔ میں اب بھی تمہاری بات نہیں سمجھا"۔۔۔۔ سر رحمان واقعی الجھ گئے تھے۔

"ڈیڈی۔ وہ یتیم خانے کا منیجر سلیمان کا دوست ہے۔ اور ڈیڈی اس نے رجسٹر میں ہم دونوں کا نام بھی لکھ رکھا ہے۔ بس اب کیا کہوں۔ بہرحال ہفتے میں دو دن کا گزارہ تو ہو ہی جاتا ہے اب ظاہر ہے میں ادھار تو نہیں لے سکتا۔ آخر فرمانبرداری بھی تو کوئی چیز ہے"۔۔۔۔ عمران کی اداکاری اپنے عروج پر تھی اور سر رحمان کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔ وہ اس طرح عمران کو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہے تھے جیسے ان کی بینائی اچانک چلی گئی ہو۔ اور عمران کے جھکے ہوئے چہرے پر شدید شرمندگی کے آثار نمایاں تھے۔

"مم۔۔۔ مم۔۔۔ میں یقین دلاتا ہوں ڈیڈی میں کبھی خود نہیں گیا۔ بس سلیمان جاتا ہے۔ آپ خود سوچئے۔ مم۔۔۔ مم۔۔۔ میں کیسے جا سکتا ہوں۔ آخر اتنے بڑے باپ کا بیٹا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے اسی طرح شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ تو اب نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے۔ تم اب یتیم خانے کے مال پر پل رہے ہو۔ اس سے تو بہتر تھا کہ تم سڑکوں پر بھیک مانگنا شروع کر دیتے۔ کیا میں نے تمہیں اس لئے اعلیٰ تعلیم دلائی تھی"۔۔۔۔ سر رحمان کے لہجے میں بے پناہ آزردگی تھی جیسے انہیں عمران کی اس بات نے شدید دکھ پہنچایا ہو۔

"ڈیڈی۔ مجبوری انسان سے کیا کچھ نہیں کرا دیتی۔ اس اعلیٰ تعلیم کی وجہ سے تو میں سڑکوں پر بھیک نہیں مانگ سکتا۔ آپ کی معاشرے میں عزت کی وجہ سے فٹ پاتھ پر بیٹھ کر مکئی کے بھٹے نہیں بیچ سکتا۔ آپ سے کچھ مانگ نہیں سکتا۔ کہ آپ ناراض ہوتے ہیں۔ ادھار اس لئے نہیں لے سکتا کہ میں آپ کا فرمانبردار بیٹا ہوں۔ اس لئے اب بھرم قائم رکھنے کا اور کیا طریقہ رہ جاتا ہے۔ ویسے آپ بے فکر رہیں۔ آخر مجھ میں آپ کا غیرت مند خون دوڑ رہا ہے۔ جیسے ہی مجھے کام ملا اور کوئی موٹی رقم ملی میں اس یتیم خانے کو اس سے لی ہوئی رقم سے دگنی دے دوں گا۔ لیکن اب۔ اب مجبوری ہے۔ اور میں تو آپ کو بتاتا بھی نہ۔ لیکن اب آپ نے پوچھ ہی لیا ہے تو ظاہر ہے کہ میں آپ سے تو جھوٹ بھی نہیں بول سکتا۔ ہاں وہ الطاف خان صاحب کے پاس چلنا تھا۔ یہ کون صاحب

Admin @ Hibuddiez.com

ہیں" ——— عمران نے پہلے تو انتہائی جذباتی لہجے میں بات کی لیکن آخر میں اس نے ایسے لہجے میں بات کرنی شروع کر دی جیسے وہ اب اس موضوع کو ٹالنا چاہتا ہو۔

"لعنت بھیجو الطاف خان پر۔ کتنی رقم لے چکے ہو یتیم خانے سے۔ یہ بتاؤ تم۔ اور سنو۔ اب اگر تم نے اس سلیمان کو بھیجا یتیم خانے تو پھر تمہیں بھی اس کے ساتھ ہی جانا پڑے گا۔ بولو کتنی رقم لے چکے ہو" سر رحمان نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"چھوڑیں ڈیڈی۔ وہ مینجر بے حد مہربان آدمی ہے۔ بس گزارہ ہو جاتا ہے کسی نہ کسی طرح" ——— عمران نے دل ہی دل میں مسکراتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے اس کی اداکاری پوری طرح کامیاب ہو چکی تھی۔ سر رحمان اپنے بٹوے میں سے چیک بک نکال چکے تھے۔

"بتاؤ" ——— سر رحمان نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا۔ اچانک بیرونی دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی جب قدموں کی آواز راہداری میں گونجی تو عمران کے ہونٹ بے اختیار بھنچ گئے۔ کیونکہ قدموں کی آواز بتا رہی تھی کہ آنے والا سلیمان ہے۔ جو ظاہر ہے فیاض سے دس لاکھ کا چیک وصول کر کے آ رہا تھا۔

"یتیم خانے کا مینجر آپ کو سلام دے رہا تھا صاحب" ——— سلیمان نے دروازے کے سامنے سے تیزی سے گزرتے ہوئے اونچی آواز میں کہا۔ اس نے مڑ کر بھی ادھر نہ دیکھا تھا کیونکہ اُسے خطرہ تھا کہ کہیں عمران اس سے چیک نہ وصول کر لے۔ اب اس غریب کو کیا معلوم کہ سر رحمان بھی ڈرائنگ روم میں موجود تھے۔

"سلیمان۔ ادھر آؤ" ——— سر رحمان نے انتہائی کڑاکے دار لہجے میں کہا۔

"ج ——— جج ——— جی ——— بب ——— بڑے صاحب سلام" ——— سلیمان کی شدید گھبراہٹ بھری آواز سنائی دی۔ اور دوسرے لمحے وہ دروازے پر نمودار ہوا۔ اس کا چہرہ دھواں دھواں ہو رہا تھا۔

"کتنی رقم لے آئے ہو" ——— سر رحمان نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ر ——— رقم ——— رقم ——— مم ——— مم ——— مگر بڑے صاحب" ——— سلیمان کا چہرہ زرد پڑ گیا تھا۔

"بکواس مت کرو۔ ورنہ زندہ زمین میں دفن کر دوں گا۔ مجھے سب معلوم ہو گیا ہے۔ سچ سچ بتاؤ" ——— سر رحمان نے پہلے سے بھی زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"مم ——— مم ——— مجھے تو چھوٹے صاحب نے بھیجا تھا۔ ایمان سے میں خود نہیں گیا تھا۔ آپ مجھ سے قسم لے لیں" ——— سلیمان کی حالت واقعی دیکھنے والی تھی۔

"میں جو پوچھ رہا ہوں وہ بتاؤ۔ نکالو رقم۔ کہاں ہے" ——— سر رحمان کا غصہ لمحہ بہ لمحہ بڑھتا جا رہا تھا۔

"چچ ——— چچ ——— چیک ہے۔ رقم نہیں ہے۔ آج تو تعطیل ہے چیک ہے" ——— سلیمان نے بوکھلا کر آخر اصل بات اگل دی۔

Admin @ Hibuddiez.com

اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے جیب سے چیک نکال کر سر رحمان کی طرف بڑھا دیا۔

" دس لاکھ روپے کا چیک ۔ کیا مطلب ۔ کیا یتیم خانوں کے پاس اتنی رقم ہوتی ہے ۔ یہ مسٹر رضا کون ہے جس کے چیک پر دستخط ہیں " سر رحمان کی آنکھیں دس لاکھ کا چیک دیکھ کر پھیل سی گئی تھیں۔

" مسٹر رضا یتیم خانے کا منیجر ہے ۔ ڈیڈی ۔ اور ڈیڈی ہمارے ملک میں بڑے نیک لوگ ہیں ۔ بڑے مخیر لوگ ہیں ۔ خوب دل کھول کر رقمیں دیتے ہیں " ـــــ عمران کو اب مجبوراً مداخلت کرنی پڑی ۔ کیونکہ اب اسے خطرہ پیدا ہو گیا تھا کہ کہیں سلیمان خوف زدہ ہو کر فیاض کا نام نہ لے دے ۔ اور ظاہر ہے اس کے بعد فیاض کے بچوں کو واقعی یتیم خانے میں داخل ہونا پڑتا ۔

" مگر اتنی بڑی رقم دس لاکھ ۔ کون سا یتیم خانہ ہے یہ ۔ نام بتاؤ ۔ میں اس کے منیجر سے خود بات کرتا ہوں " ـــــ سر رحمان نے دانت بھینچتے ہوئے کہا۔

" ڈ ـــ ڈیڈی ۔ بس یہی غضب نہ کیجیے گا ۔ اسی لئے تو میں سلیمان کو بھیجتا ہوں ۔ تاکہ آپ کا بھرم رہ جائے اور آپ خود بات کر کے یہ بھرم ختم کرنا چاہتے ہیں ۔ آپ فکر نہ کریں ۔ میں اس رقم سے دوگنی رقم واپس کر دوں گا ۔ اس منیجر نے سوچا ہو گا کہ ہر ہفتے کی بجائے اکٹھا چھ سات مہینوں کا خرچہ دے دے " ـــــ عمران نے جلدی سے بات بناتے ہوئے کہا۔

" بہرحال آئندہ یہ یتیم خانے کا مال یہاں نہیں آئے گا ۔ ابھی میں

مرا نہیں ہوں سمجھے " ـــــ سر رحمان نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے دس لاکھ روپے کے اس چیک کو پرزے پرزے کر کے ایک طرف پھینک دیا۔

" ج ـــ ج ـــ جی بہتر " ـــــ عمران نے کہا۔

" میں واپس کوٹھی جا رہا ہوں ۔ الطاف خان سے میں معذرت کر لوں گا ۔ اور تم کوٹھی آؤ ۔ میں تمہاری والدہ سے بات کرتا ہوں ۔ اس طرح کب تک کام چلے گا ۔ اب یا تو تم وہیں کوٹھی میں رہو یا پھر کہیں نوکری کر لو ۔ سمجھے " ـــــ سر رحمان نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا اور پھر جوتے اور چیک بک جیب میں ڈال کر وہ تیزی سے مڑے اور ڈرائنگ روم سے نکل کر باہر راہداری کی طرف بڑھ گئے ۔ اور سلیمان کا چہرہ تو پہلے ہی لٹکا ہوا تھا اب عمران کا چہرہ بھی لٹک گیا ۔ اس نے تو ساری اداکاری اس لئے کی تھی کہ سر رحمان سے کوئی بڑا چیک اینٹھ سکے گا ۔ لیکن سر رحمان نے پہلا چیک بھی پھاڑ دیا تھا ۔ اور ساتھ ہی بغیر کچھ دیئے واپس چلے گئے ۔

" تمہیں باہر ڈیڈی کی کار نظر نہ آئی تھی " ـــــ عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" اگر نظر آ جاتی تو میں سیڑھیاں چڑھ سکتا تھا ۔ نجانے کہاں کھڑی تھی بڑے صاحب کی کار ۔ میں دوبارہ جاؤں فیاض صاحب کے پاس " ـــــ سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" وہ اب چیک دینے کی بجائے تمہیں گولی بھی مار سکتا ہے خواہ مخواہ دس لاکھ روپے کا سکوپ مروا دیا ۔ میں نے ایک یتیم خانے

Admin @ Hibuddiez.com

سے بات کر رکھی تھی۔ اب بے چارہ انتظار کرتا رہے گا اس کا تجبر" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور سلیمان خاموشی سے آگے بڑھ گیا۔

"اور قبضہ کر دو چیک پر۔ اب میں شام کو جا کر فیاض سے دوسرا چیک وصول کر لوں گا" ——— عمران نے سلیمان کے جاتے ہی مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ لیکن ابھی وہ ڈریسنگ روم کے دروازے تک ہی پہنچا تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران واپس مڑ آیا۔ اُسے یقین تھا کہ فیاض کا فون ہوگا۔ اس نے اس لئے فون کیا ہوگا تاکہ اُسے بتا دے کہ سلیمان اس سے چیک لے گیا ہے۔

"دس لاکھ پرزے ہوئے ہیں دس لاکھ کے چیک کے۔ پتہ نہیں کس دل سے دیا تھا تم نے" ——— عمران نے رسیور اٹھاتے ہی منہ بنا کر کہا۔

"کس چیک کی بات کر رہے ہو عمران بیٹے" ——— دوسری طرف سے سر سلطان کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔ اور عمران بے اختیار چونک پڑا۔ کیونکہ تعطیل کے روز سر سلطان کی طرف سے فون آنے کا مطلب تھا کہ ضرور کوئی اہم مسئلہ درپیش ہے۔

"اوہ۔ آپ۔ اب کیا بتاؤں آپ کو۔ بس اللہ تعالےٰ کسی کو کنجوس امیر کا بیٹا بھی نہ بنائے۔ میں نے تو یہ سوچ کر ایک غریب آدمی سے وعدہ کر لیا تھا کہ چلو ڈیڈی نہ سہی اماں بی سے رقم لے کر اس غریب کو دے دوں گا۔ بے چارہ بے حد مجبور تھا۔ لیکن اب اس کی قسمت۔ چیک تو ڈیڈی نے لکھ دیا لیکن پھر غصہ آیا تو اُسے

پرزے پرزے کر دیا" ——— عمران نے عادت کے مطابق فوراً ہی اپنی بھیرویں شروع کر دی۔

"اور وہ غریب اور مجبور آدمی یا تو تم خود ہو گے۔ یا وہ تمہارا باورچی سلیمان۔ دیکھو عمران ابھی میں اتنا بوڑھا بھی نہیں ہوا۔ کہ میری یادداشت ہی ختم ہو گئی ہو۔ تم نے فون اٹھاتے ہی کہا تھا کہ دس لاکھ کا چیک پتہ نہیں کس دل سے دیا تھا تم نے اور ظاہر ہے تم یہ فقرہ سر رحمان کو نہیں کہہ سکتے" ——— سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ۔ آپ کو تو وکیل ہونا چاہئے تھا۔ اب تو آپ لفظ پکڑ لیتے ہیں" ——— عمران نے شرمندہ سا لہجہ بناتے ہوئے کہا اور سر سلطان ایک بار پھر قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

"یہ تو بتاؤ عمران۔ تم ان رقموں کا کرتے کیا ہو" ——— سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یہ مجھے اپنے سیکرٹری سے پوچھنا پڑے گا اور میرا سیکرٹری اس وقت دس لاکھ روپے کے چیک کے پرزے ہونے کا سوگ منا رہا ہے۔ اس لئے فوری طور پر کچھ بتایا نہیں جا سکتا" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"سچ سچ بتاؤ۔ کس سے لیا تھا دس لاکھ روپے کا چیک اور کیا کہہ کر لیا تھا" ——— سر سلطان بھی شاید موڈ میں تھے۔

"یہ بھی سیکرٹری سے ہی پوچھنا پڑے گا۔ ایسے معاملات وہ خود نمٹاتا ہے۔ ہاں اگر آپ کی چیک بک میں کوئی چیک خالی پڑا ہو۔

Admin @ Hibuddiez.com

تو آپ جیسے اعلیٰ عہدے دار سے میں خود معاملہ کر سکتا ہوں"۔۔۔۔
عمران نے کہا اور سر سلطان ہنس پڑے۔
" میرے پاس اتنی بڑی رقم کہاں سے آئی۔ ہاں اگر تمہیں واقعی ضرورت ہو تو میں اپنے پراویڈنٹ فنڈ سے نکلوا کر دے سکتا ہوں۔ لیکن اس کے لئے ایک دو روز لگ ہی جائیں گے"۔۔۔۔ سر سلطان نے بڑے خلوص بھرے لہجے میں کہا۔
" کتنی رقم ہوگی آپ کے پراویڈنٹ فنڈ میں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔
" ایک دو لاکھ تو پڑے ہی ہوں گے"۔۔۔۔ سر سلطان نے جواب دیا۔
" ایک دو لاکھ۔ کیا مطلب۔ آپ ریٹائر ہونے کے قریب ہیں۔ اور ابھی تک ایک دو لاکھ ہی ہوتے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے واقعی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
" اوہ عمران بیٹے۔ اب کیا بتاؤں۔ دو دو سال پہلے بیٹی کی شادی کی تھی۔ تم تو جانتے ہی ہو کہ ایسے موقع پر کیا خرچ ہوتا ہے۔ اور اب میری جاگیریں یا کارخانے تو نہیں ہیں۔ بہر حال جو کچھ بھی ہے وہ تو حاضر ہے"۔۔۔۔ سر سلطان نے کہا اور عمران نے ہونٹ بے اختیار بھینچ لئے۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ سر سلطان نے بیٹی کی شادی کے لئے پراویڈنٹ فنڈ سے رقم لی ہو گی۔
" مگر میں نے تو پوچھا تھا آپ سے۔ مگر آپ نے کہا تھا۔ کہ کوئی ضرورت نہیں"۔۔۔۔ عمران کو واقعی سر سلطان پر غصہ آرہا تھا۔

" بیٹوں سے لیا نہیں جاتا دیا جاتا ہے۔ اچھا سنو عمران بیٹے میں نے ایک انتہائی ضروری مسئلے کے لئے تمہیں فون کیا ہے۔ ابھی ایک سپیشل میسنجر کے ذریعے مجھے کوٹھی پر ہی ایک فائل ملی ہے۔ آران حکومت کی طرف سے بھیجی گئی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ صدر مملکت کے پاس اس فائل کو بھیجنے سے پہلے تم اسے ایک نظر دیکھ لو"۔۔۔۔ سر سلطان نے موضوع بدلتے ہوئے کہا۔
" کیا ہے اس فائل میں"۔۔۔۔ عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔
" اس میں ویسے تو اسلامی ممالک کے سربراہوں کی آران میں آئندہ ماہ ہونے والی کانفرنس کا ایجنڈا ہے۔ لیکن اس میں ایک کاغذ ایسا بھی ہے جسے پڑھ کر میں بے حد پریشان ہو گیا ہوں اس کاغذ میں بتایا گیا ہے کہ حکومت آران کے ایجنٹوں نے ایک ایسی یہودی تنظیم کا پتہ چلایا ہے جسے یورپ کے ایک دور افتادہ ملک آرک لینڈ میں قائم کیا گیا ہے۔ اور اس یہودی تنظیم کے عزائم اسلامی بلاک کے خلاف انتہائی خطرناک نوعیت کے ہیں۔ اس میں درج ہے کہ اگر اسلامی سربراہ کانفرنس کے ممبران چاہیں تو اسے بھی کانفرنس کے ایجنڈے میں شامل کیا جا سکتا ہے تاکہ اس تنظیم کے خلاف کوئی مشترکہ لائحہ عمل تجویز کیا جا سکے"۔۔۔۔ سر سلطان نے تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا۔
" آرک لینڈ میں"۔۔۔۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔ کیونکہ اس کے ذہن میں فوراً ہی اسرائیل کی سیکرٹ سروس کے نئے چیف جم مادکر کا نام ابھر آیا تھا۔ جو آرک لینڈ سیکرٹ سروس کا

Admin @ Hibuddiez.com

چیف بھی تھا۔

" ہاں آرک لینڈ ہی لکھا ہوا ہے اس میں۔ تفصیلات تو گو اس میں درج نہیں ہیں لیکن اگر تم چاہو تو حکومت آران سے اس بارے میں تفصیلات بھی طلب کی جا سکتی ہیں" ——— سر سلطان نے جواب دیا۔

" او کے۔ میں آ رہا ہوں" ——— عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو جانے پر اس نے رسیور رکھ دیا۔ اس کی پیشانی پر لکیریں ابھر آئی تھیں۔ یہودی تو ہمیشہ مسلمانوں اور اسلامی ممالک کے خلاف ایسی تنظیمیں قائم کرتے رہتے تھے۔ لیکن آرک لینڈ کا نام درمیان میں آنے سے عمران کے لئے اس کی اہمیت واقعی بڑھ گئی تھی۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ جم مارکر کٹر یہودی ہے۔ ہو سکتا ہے اس نے انتقامی طور پر کوئی ایسی تنظیم قائم کی ہو۔ بہرحال اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اس کی تفصیلات ضرور حاصل کرے گا۔ اور اگر واقعی اس تنظیم کے قیام کے پیچھے جم مارکر کا ہی ہاتھ ہے تو پھر اس جم مارکر کو اس کی قیمت بھی ادا کرنی پڑے گی۔

سیاہ رنگ کی نئے ماڈل کی کار فراخ سڑک پر انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر ایک باوردی ڈرائیور موجود تھا۔ جبکہ عقبی سیٹ پر جم مارکر بیٹھا ہوا تھا۔ کار کے سامنے آرک لینڈ کا شاہی پرچم پھڑپھڑا رہا تھا۔ کار کے آگے انتہائی خوبصورت یونیفارمز میں ملبوس دو پائلٹ موٹر سائیکل سوار باقاعدہ سائرن بجاتے ہوئے جا رہے تھے۔ اور ان سائرنوں کی وجہ سے آگے جانے والی ٹریفک تیزی سے سائیڈوں میں ہٹتی جا رہی تھی۔ کار کی منزل آرک لینڈ کے دارالحکومت ہاگن کے انتہائی شمال مشرق میں واقع کنگ لینڈ کا علاقہ تھا۔ جہاں شاہی خاندان کی رہائش گاہیں اور دفاتر تھے۔ جم مارکر اس وقت کنگ آف آرک لینڈ سے ایک خصوصی ملاقات کے لئے جا رہا تھا ——— اس ملاقات کے لئے اسے اس کے ہیڈ کوارٹر سے باقاعدہ طلب

Admin @ Hibuddiez.com

کیا گیا تھا۔ جم مارکر ایک سال اسرائیل میں گزارنے کے بعد وہاں سیکرٹ سروس کو تیار کرنے کے بعد آرک لینڈ واپس آ گیا تھا۔ کنگ آف آرک لینڈ تو یہودی نہ تھا۔ لیکن یہودیوں سے اس کے تعلقات انتہائی گہرے تھے۔ ویسے بھی آرک لینڈ میں تمام صنعتوں اور کاروبار پر یہودی چھائے ہوئے تھے۔ مقامی افراد کا تعلق زیادہ تر زراعت سے ہی تھا۔ آرک لینڈ کے پاس جو فوج تھی۔ اس میں بھی زیادہ تعداد یہودیوں کی ہی تھی۔ اس لئے آرک لینڈ کو عام طور پر ایک یہودی ریاست ہی سمجھا جاتا تھا۔ حالانکہ آرک لینڈ سرکاری طور پر غیر مذہبی ریاست تھی۔ آرک لینڈ تقریباً پانچ سو چھوٹے چھوٹے جزیروں پر مشتمل ملک تھا۔ جن میں سے صرف ساڑھے تین سو جزیروں پر آبادی تھی۔ باقی جزیروں پر صرف جنگلات تھے چونکہ آرک لینڈ نشیب میں واقع ہے اور اس کا کوئی حصہ سطح سمندر سے پانچ سو فٹ سے زیادہ بلند نہیں اس لئے وہاں کوئی دریا نہ تھا البتہ چند چھوٹی بڑی جھیلیں ضرور تھیں۔ آرک لینڈ میں مسلمان بھی رہتے تھے۔ لیکن ان کی تعداد خاصی کم تھی۔ البتہ مسلمان آرک لینڈ میں ہوٹلوں اور ریستورانوں میں ملازمت کرنے کے ساتھ ساتھ ٹرانسپورٹ کے ساتھ بھی منسلک تھے۔ آرک لینڈ بے حد ترقی یافتہ ملک تھا۔ خاص طور پر دارالحکومت ہاگن تو یورپ کے انتہائی ترقی یافتہ علاقوں میں شامل ہوتا تھا۔ ہاگن میں انتہائی شاندار عمارات کے ساتھ ساتھ ہوٹلوں، باروں، کلبوں کی بھی کثیر تعداد موجود تھی۔ کیونکہ ہاگن قدرتی حسن سے مالا مال جزیرہ تھا۔ یہاں کا موسم بھی تقریباً سارا سال انتہائی خوشگوار رہتا تھا۔ اس لئے یہاں پوری دنیا سے سیاحوں کی کثیر تعداد آتی رہتی تھی۔ آرک لینڈ چونکہ غیر مذہبی ریاست تھی اس لئے یہاں اخلاقیات کی کچھ زیادہ پرواہ نہ کی جاتی تھی۔ یہاں انسان آزادی کے نام پر ایسے ایسے قوانین موجود تھے کہ اخلاقیات کو مجبوراً اپنا چہرہ چھپا لینا پڑتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ ہاگن میں نہ صرف ہر قسم کی منشیات وافر مقدار میں مل جاتی تھیں۔ بلکہ یہاں کے کلبوں، باروں اور ہوٹلوں میں ایسے ایسے انسانیت سوز مظاہرے عام نظر آتے تھے جنہیں دوسرے ممالک میں شاید کسی حالت میں بھی برداشت نہ کیا جا سکتا تھا۔ آرک لینڈ میں باقاعدہ عوام کی منتخب حکومت تھی۔ لیکن آئینی طور پر وہاں بادشاہت قائم تھی اور کنگ آف آرک لینڈ کو خصوصی اختیارات حاصل تھے۔ عام طور پر کنگ آف آرک لینڈ حکومتی کاموں میں مداخلت نہ کرتا تھا۔ لیکن خصوصی اختیارات کی بنا پر وہ سیاہ و سفید کا مالک تھا۔ اور حکومت اس کی مرضی اور اجازت کے بغیر کوئی قدم نہ اٹھا سکتی تھی۔ جم مارکر آرک لینڈ کی سیکرٹ سروس کا چیف تھا۔ اور اس لحاظ سے وہ براہِ راست کنگ آف آرک لینڈ کو جوابدہ تھا۔ یہاں سیکرٹ سروس کے قیام کا مقصد ہی بادشاہت کے خلاف ہونے والی سازشوں کا قلع قمع کرنا تھا۔ جم مارکر نے مقامی سیکرٹ سروس کو اس طرح تربیت دے رکھی تھی کہ سیکرٹ سروس انتہائی فعال ہو گئی تھی۔ اس کا باقاعدہ خفیہ ہیڈ کوارٹر تھا۔ جہاں انتہائی جدید ترین مشینری نصب تھی۔ جم مارکر نے پورے آرک لینڈ میں مخبروں کا ایسا جال پھیلا رکھا تھا کہ اس کا دعویٰ تھا کہ آرک لینڈ میں اگر کوئی آدمی اپنے غسل خانے میں بھی گنگناتا

تھا۔ تو اس کا علم سیکرٹ سروس ہیڈکوارٹر کو فوراً ہو جاتا تھا۔ آرک لینڈ چونکہ منشیات، شراب اور اسلحے کے سمگلروں کی جنت خیال کیا جاتا تھا۔ اس لئے یہاں مجرموں اور جرائم پیشہ افراد کی بھی کثیر تعداد موجود تھی۔ لیکن سیکرٹ سروس ان معاملات میں ہاتھ نہ ڈالتی تھی۔ اور مقامی پولیس ہی اس سے نمٹتی رہتی تھی۔ کنگ کے عظیم الشان گیٹ کے سامنے جا کر کار رک گئی۔ پھر خصوصی اجازت نامے چیک کرنے کے بعد کار کو ایک بند راہداری سے گزرنا پڑا۔ اس بند راہداری میں ایسی جدید مشینری موجود تھی کہ اس کی موجودگی میں اندر جانے والے ہر فرد کا باقاعدہ تجزیہ کر لیا جاتا تھا۔ کنگ لینڈ میں چونکہ کسی قسم کا اسلحہ لے کر جانا سخت ممنوع تھا۔ اس لئے خاص طور پر اسلحے کو چیک کیا جاتا تھا۔ کار اس راہداری سے گزرنے کے بعد ایک وسیع میدان سے گزرتی ہوئی سرخ پتھروں سے بنی ہوئی ایک انتہائی جدید اور شاندار عمارت کے سامنے رک گئی۔ یہ کنگ آف آرک لینڈ کا سرکاری دفتر تھا۔ یہاں قدم قدم پر مسلح افراد کا پہرہ تھا اور یہاں یہ حکم تھا کہ مشکوک آدمی کو پوچھ گچھ کی بجائے براہِ راست گولی سے اڑا دیا جائے۔ کار رکتے ہی جم مارکر دروازہ کھول کر نیچے اترا اور ایک باوردی فوجی نے جو رینک کے لحاظ سے کرنل تھا۔ آگے بڑھ کر جم مارکر کو باقاعدہ سیلوٹ کیا۔ جم مارکر نے سر ہلا کر اس کے سیلوٹ کا جواب دیا۔

"کنگ اپنے خاص کمرے میں آپ سے ملاقات کریں گے"۔ کرنل نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور جم مارکر نے جواب دینے کی بجائے صرف

Admin @ Hibuddiez.com

اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر کرنل کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے وسیع و عریض عمارت کی فراخ روشن اور شاندار انداز میں سجی ہوئی گیلریوں میں سے گزرتے ہوئے وہ ایک بڑے کمرے میں پہنچ گیا۔ یہ کمرہ انتہائی قیمتی فرنیچر سے مزین تھا۔ اور سجاوٹ کے لحاظ سے انتہائی شاندار تھا۔ جم مارکر چونکہ پہلے بھی کئی بار اس کمرے میں آ چکا تھا۔ اس لئے وہ اطمینان سے ایک صوفے پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اندرونی دروازہ کھلا اور کنگ آف آرک لینڈ اندر داخل ہوئے۔ وہ ادھیڑ عمر آدمی تھے۔ ان کے جسم پر تھری پیس سوٹ تھا اور ہاتھ میں سونے کے دستے والی ایک خوب صورت چھڑی۔ جم مارکر نے کھڑے ہو کر سر جھکا کر کنگ کا استقبال کیا۔

"بیٹھو جم مارکر۔ ہم نے ایک خصوصی مقصد کے لئے تمہیں بلوایا ہے"۔۔۔ کنگ نے قدرے بے تکلفانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ اور خود بھی ایک اونچی نشست کے صوفے پر بیٹھ گئے۔

"فرمایئے سر"۔۔۔ جم مارکر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یہ بات تو تم اچھی طرح جانتے ہو کہ آرک لینڈ ویسے تو ایک غیر مذہبی ریاست ہے۔ لیکن اسے عام طور پر یہودی ریاست خیال کیا جاتا ہے۔ اور ویسے بھی آرک لینڈ کے یہودی ریاست اسرائیل کے ساتھ انتہائی گہرے دوستانہ تعلقات ہیں"۔۔۔ کنگ نے بات کا آغاز کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر"۔۔۔ جم مارکر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہمیں بے حد مسرت ہے کہ اسرائیل کے صدر اور وزیر اعظم

Admin @ Hibuddiez.com

نے تمہاری وہاں کارکردگی کی خصوصی تعریف کی ہے" —— کنگ
نے کہا۔

"ان کی مہربانی ہے سر" —— جم مارکر نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب ہم تمہیں ایک خاص بات بتاتے ہیں۔ ایک سال قبل اسرائیل کے صدر ایک خفیہ دورے پر یہاں آئے تھے۔ ان کی یہاں آمد پر اسرائیل اور آرک لینڈ کے درمیان ایک خصوصی معاہدہ ہوا تھا جسے پوری دنیا سے خفیہ رکھا گیا۔ اس معاہدے کے تحت اسرائیل کی سرپرستی میں اور پوری دنیا کے یہودیوں کی رقومات سے ایک خفیہ بین الاقوامی یہودی تنظیم قائم کی گئی جس کا کوڈ نام فلاسٹر رکھا گیا ہے۔ فلاسٹر کا ہیڈ کوارٹر بھی آرک لینڈ میں ہی قائم کیا گیا ہے۔ اور فلاسٹر کے اصل مقاصد کے حصول کے لئے آرک لینڈ میں اس کی خفیہ لیبارٹری قائم کی گئی۔ یہ لیبارٹری اور ہیڈ کوارٹر کہاں ہیں اور ان میں کیا ہو رہا ہے۔ اس سے ہمیں کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور بظاہر ہمارا یا حکومت آرک لینڈ کا فلاسٹر سے بھی کوئی تعلق نہیں ہے۔ لیکن ہمیں اتنا بہرحال علم ہے کہ فلاسٹر کا قیام دنیا کے اسلامی ممالک اور مسلمانوں کے خلاف خصوصی مقاصد کے لئے کیا گیا ہے۔ ہمیں مسلمانوں اور اسلامی ممالک سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ اور سوائے رسمی بین الاقوامی تعلقات کے ہمارے اسلامی بلاک کے ملکوں سے تعلقات ہی نہیں ہیں۔ پھر فلاسٹر کے قیام کے عوض آرک لینڈ اور خصوصاً شاہی خاندان کو یہودیوں کی طرف سے بے پناہ مفادات بھی مل رہے ہیں۔ اس لئے ہم نے فلاسٹر کے قیام کی سرکاری طور پر اجازت دے دی۔ اور اس سلسلے میں جو خصوصی سرکاری مراعات اسرائیل چاہتا تھا وہ بھی اُسے مہیا کر دی گئیں اس طرح معاہدے پر عمل درآمد بھی شروع ہو گیا۔ اور کسی کو اس کا علم نہ ہو سکا —— اسرائیل اسے پوری دنیا سے حتیٰ کہ ایکریمیا اور گریٹ لینڈ تک سے بھی خفیہ رکھنا چاہتا تھا۔ اس لئے وہ خفیہ رہی۔ لیکن آج صبح اسرائیل کے صدر نے ہاٹ لائن پر ہم سے گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ فلاسٹر کے بارے میں اسلامی ممالک کے ایجنٹوں نے معلومات حاصل کر لی ہیں۔ اور آئندہ ماہ آران میں ہونے والی اسلامی ممالک کی سربراہی کانفرنس میں شاید اس بارے میں کوئی لائحہ عمل سوچا جائے۔ لیکن انہوں نے ایک ایسی بات کی جس پر ہم بے حد حیران ہوئے۔ انہوں نے کہا ہے کہ فلاسٹر کے قیام کی خبر ایشیا کے ایک اسلامی ملک پاکیشیا تک پہنچ گئی ہے۔ اور ہو سکتا ہے کہ پاکیشیائی سیکرٹ سروس فلاسٹر کے خلاف کے لئے آرک لینڈ آئے۔ اس لئے ہم اپنی سیکرٹ سروس کو اس بارے میں ہوشیار کر دیں۔ ان کا کہنا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کسی طرح بھی فلاسٹر کی لیبارٹری اور اس کے ہیڈ کوارٹر تک پہنچنے نہ دیا جائے۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ جم مارکر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں تفصیلات جانتے ہیں۔ اس لئے انہیں صرف خبر کر دی جائے باقی انتظامات وہ خود کر لیں گے۔ چنانچہ ان کی اس بات کی وجہ سے ہم نے تمہیں یہاں طلب کیا ہے۔ اب تم

Admin @ Hibuddiez.com

ہمیں بتاؤ کہ اس سیکرٹ سروس میں ایسی کیا بات ہے کہ اسرائیل کے صدر پورے اسلامی بلاک سے زیادہ اس سیکرٹ سروس کے بارے میں سن کر پریشان محسوس ہو رہے تھے" ۔۔۔۔ کنگ آف آرک لینڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ جم مارکر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں سنتے ہی چونک کر سیدھا ہو گیا تھا۔

" سر، پاکیشیا سیکرٹ سروس انتہائی فعال تنظیم ہے۔ اس نے پوری دنیا کے یہودیوں اور خاص طور پر اسرائیل کو انتہائی زبردست نقصانات پہنچائے ہیں۔ یہودیوں کی قائم کردہ بڑی بڑی تنظیمیں اور پراجیکٹ ان کے ہاتھوں تباہ ہو چکے ہیں۔ اس لئے پوری دنیا کے یہودی ان سے خوف زدہ رہتے ہیں۔ مجھے بھی اسرائیل میں اس لئے بلایا گیا تھا تاکہ میں اس پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف کام کرنے کے لئے کوئی ٹھوس لائحہ عمل انہیں بتا سکوں۔ اور اتفاق سے جب میں پہلی بار وہاں پہنچا تو پاکیشیا سیکرٹ سروس اسرائیل میں کام کر رہی تھی۔ اس نے اسرائیل کی بڑی بڑی تنصیبات کو تباہ کر کے رکھ دیا تھا۔ اسرائیل کی تمام سپیشل ایجنسیاں ان کے مقابلے میں ناکام ہو چکی تھیں۔ لیکن میں نے وہاں جاتے ہی ذاتی طور پر ان کے خلاف کام شروع کیا اور میری ذاتی کارکردگی کی وجہ سے انہیں اپنا مشن ادھورا چھوڑ کر اسرائیل سے واپس جانا پڑ گیا۔ اس کے بعد میں نے ان سے آئندہ نمٹنے کے لئے اسرائیل میں باقاعدہ سیکرٹ سروس قائم کی اور اسے خصوصی تربیت دی۔ بلکہ اعزازی طور پر اسرائیل سیکرٹ سروس کا سربراہ بھی مقرر کر دیا گیا۔ اسرائیل کے حکام تو چاہتے تھے کہ میں آرک لینڈ کو چھوڑ کر مستقل اسرائیل رہ جاؤں لیکن میں نے آرک لینڈ چھوڑنے سے صاف انکار کر دیا۔ کیونکہ آرک لینڈ مجھے اسرائیل سے بھی زیادہ عزیز ہے۔ بہرحال یہ طے ہوا کہ جب میری ضرورت پڑے گی تو مجھے اسرائیل کال کر لیا جائے گا۔ اور اس کے لئے باقاعدہ آپ سے اجازت بھی لے لی گئی۔ اب مجھے یہ سن کر بے حد مسرت ہو رہی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس میرے ملک آرک لینڈ آ رہی ہے۔ اگر واقعی ایسا ہے تو پھر یہاں سے ان کے جسموں کی بجائے ان کی روحیں ہی واپس جا سکیں گی۔ یہ میرا ملک ہے۔ اور یہاں میری اپنی سیکرٹ سروس موجود ہے۔ یہاں میں انہیں عبرتناک شکست دوں گا۔ آپ نے یہ بتا کر کہ وہ لوگ یہاں آ رہے ہیں۔ مجھے میری زندگی کی سب سے بڑی خوشی بخش دی ہے" ۔۔۔ جم مارکر نے بڑے جذباتی اور مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہمیں مکمل یقین ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس جس قدر فعال اور خوف ناک سہی وہ بہرحال تم اور تمہاری سیکرٹ سروس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ البتہ ہم ان کی لاشیں دیکھنا ضرور پسند کریں گے" ۔۔۔ کنگ آف آرک لینڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ضرور جناب۔ آپ کی یہ خواہش ان کے یہاں پہنچتے ہی پوری ہو جائے گی۔ لیکن سر ایک بات ہے کہ مجھے یہ علم ضرور ہونا چاہئے کہ فلاسٹر کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ ان کی وہ مخصوص لیبارٹری کہاں ہے۔ تاکہ میں اس کی حفاظت کے لئے اس کے گرد

Admin @ Hibuddiez.com

سیکرٹ سروس کا ایسا جال بُن دوں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس جال میں بے بس مکھی کی طرح پھنس کر رہ جائے۔ کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہدف تو بہرحال فلاسٹر ہی ہو گی" ــــــ جم مارکر نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ لیکن اس کے لئے تمہیں براہ راست اسرائیل کے صدر سے بات کرنی ہو گی۔ ہم ان جھمیلوں میں نہیں پڑنا چاہتے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی بتا دوں کہ ہم آرک لینڈ میں کسی قسم کی کوئی تباہی بھی پسند نہیں کریں گے۔ اس لئے تمہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف کام کرتے ہوئے یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ وہ کوئی انتقامی کارروائی آرک لینڈ کے خلاف نہ کرے" ــــــ کنگ نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"سر۔ آپ قطعی بے فکر رہیں۔ ایسا کبھی بھی نہیں ہو گا۔ آرک لینڈ کا ایک معمولی سا پتھر بھی مجھے اپنی جان سے زیادہ عزیز ہے" جم مارکر نے انتہائی با اعتماد لہجے میں کہا۔ اور کنگ کے چہرے پر اطمینان بھری مسکراہٹ پھیل گئی۔

"او کے۔ بس ہم نے یہی بات کرنی تھی" ــــــ کنگ نے کہا۔ اور جم مارکر اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے سر جھکا کر سلام کیا اور پھر ایک طرف ہٹ کر مؤدبانہ انداز میں کھڑا ہو گیا۔ کنگ آف آرک لینڈ اٹھے اور اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ جب وہ کمرے سے چلے گئے تو جم مارکر تیزی سے مڑا اور کمرے سے باہر آ گیا۔ جہاں وہ کرنل موجود تھا۔ تھوڑی دیر بعد جم مارکر ایک بار پھر شاہی

کار میں بیٹھا اپنے ہیڈ کوارٹر کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔

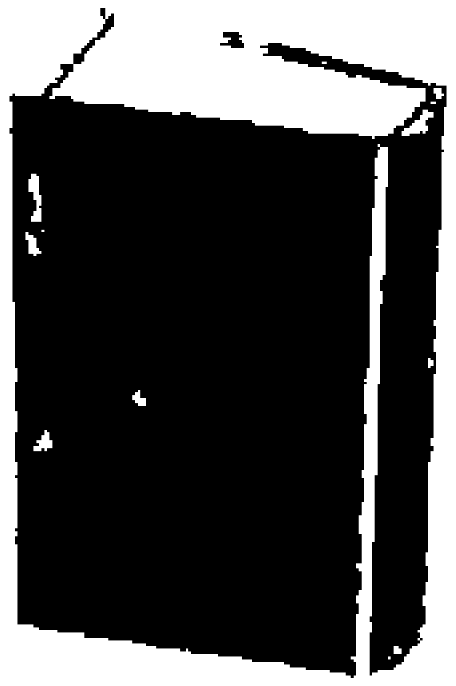

عمران نے آپریشن روم کا دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ بلیک زیرو گزشتہ ایک ہفتے سے چھٹی پر تھا۔ اس لئے دانش منزل کا سارا انتظام خود کار کر دیا گیا تھا اور یہاں کے فون کا سلسلہ بھی عمران کے فلیٹ میں واقع خصوصی کمرے کے ساتھ لنک کر دیا گیا تھا۔ چونکہ سیکرٹ سروس کے پاس کوئی کیس نہ تھا۔ اس لئے عمران کو بھی یہاں آنے کی ضرورت نہ پڑتی تھی۔ لیکن سر سلطان سے آران حکومت کی طرف سے آئی ہوئی فائل دیکھنے کے بعد عمران سیدھا دانش منزل پہنچا تھا۔ تاکہ اس تنظیم کے بارے میں مزید معلومات حاصل کی جا سکیں۔ گو سر سلطان نے اُسے کہا تھا کہ وہ آران حکومت کو باضابطہ خط بھیج کر مزید تفصیلات منگوا سکتے ہیں۔ لیکن عمران جانتا تھا کہ اول تو اس میں کافی وقت

تک جائے گا۔ اور دوسرا وہ خاص معلومات بھی مہیا نہیں ہو سکیں گی جو عام طور پر حکومتیں خاص مصلحتوں کی بنا پر سرکاری خط و کتابت میں آؤٹ نہیں کرتیں۔ اس لئے عمران نے سوچا کہ وہ خود آران سیکرٹ سروس کے چیف آغا طغرل سے بات کر لے۔ تب ہی صحیح صورت حال کا علم ہو سکتا تھا۔ آپریشن روم میں بیٹھ کر اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں موجود ایک خاص کاپی جس میں پوری دنیا کے اہم ٹیلی فون نمبروں کا ریکارڈ موجود تھا نکالی اور آغا طغرل کی رہائش گاہ کا نمبر تلاش کرنے لگا۔ کیونکہ آران سیکرٹ سروس کا چیف باقاعدہ ہیڈ کوارٹر میں بیٹھتا تھا اور باقاعدہ دفتری کام کرتا تھا۔ آج چونکہ وہاں بھی تعطیل ہو گی اس لئے وہ آغا طغرل کی رہائش گاہ کا نمبر تلاش کر رہا تھا۔ آغا طغرل سے اس کی کئی بار ملاقات ہو چکی تھی۔ اور آغا طغرل اس کے کارناموں کی وجہ سے اُسے بے حد پسند کرتا تھا۔ اس لئے وہ اس سے بے تکلفانہ گفتگو بھی کر لیتا تھا۔ ورنہ عام طور پر آغا طغرل سب کے لئے دیئے رکھتا تھا۔ نمبر تلاش کر کے عمران نے رسیور اٹھایا اور آران کے لئے نادرن کال کا مخصوص نمبر ڈائل کرنے کے بعد اس نے آغا طغرل کی رہائش گاہ کا نمبر ڈائل کیا۔

"ہیلو" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ آغا صاحب سے بات کرائیں" ——— عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہولڈ فرمائیں" ——— دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد آغا طغرل کی بھاری آواز رسیور پر سنائی دی۔

"یس۔ آغا بول رہا ہوں" ——— آغا طغرل کا لہجہ رعب دار تھا۔

"علی عمران بول رہا ہوں آغا جی" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ علی عمران۔ خیریت۔ کیسے فون کیا آج تعطیل کے روز" ——— آغا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ لیکن لہجہ اُسی طرح رعب دار تھا۔

"بڑے دن ہو گئے تھے آپ کی بارعب آواز سنی تھی۔ اور پھر سچی بات یہ ہے کہ کوئی مفت کا فون بھی نہ مل رہا تھا۔ آج موقع ملا ہے۔ تو میں نے سوچا کہ آغا سے رعب بھرے لہجے میں بات کرنے کا طریقہ ہی سیکھ لیا جائے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس بار آغا بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم ویسے ہی شریر ہو پہلے کی طرح۔ اصل میں اس لہجے میں بات کرنے کی عادت سی ہو گئی ہے" ——— آغا نے ہنستے ہوئے اس بار خاص طور پر اپنے لہجے کو نرم رکھتے ہوئے کہا۔

"وہ کیا کہتے ہیں۔ خدا جب حسن دیتا ہے تو نزاکت آ ہی جاتی ہے۔ اور نزاکت کا الٹ رعب ہی ہوتا ہے۔ اس لئے جب رعب آ جائے تو پھر اب آگے آپ خود سمجھدار ہیں۔ آخر آپ آران سیکرٹ سروس کے چیف ہیں۔ تو ظاہر ہے سمجھدار بھی ہوں گے" ——— عمران کی زبان ظاہر ہے بھلا کہاں رکنے والی تھی۔

"مطلب ہوا کہ میں بدصورت ہوں۔ ٹھیک ہے تم تو کہہ سکتے ہو۔ اب تمہاری طرح پرنس چارمنگ تو بہرحال نہیں ہوں"

آغا طغرل نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے ارے۔ آغا جی آپ تو کنگ چارمنگ ہیں۔ میں تو بس سمجھ داری کی بات کر رہا تھا۔ بہرحال اب مجھے حقیقی خطرہ پیدا ہو گیا ہے کہ کہیں آپ ناراض ہو کر فون ہی نہ بند کر دیں۔ کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ آپ کے غصے کا پارہ یک لخت آگ بن جاتا ہے" عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یہ تم سے ناراض ہو کر میں نے مزید محاورے تو نہیں سننے۔ بہرحال اگر موڈ میں آ گئے ہو تو بتا دو کہ فون کیوں کیا ہے کیونکہ مجھے ایک ضروری میٹنگ میں جانا ہے۔ میں جانے کے لئے تیار ہی ہوا تھا کہ تمہارا فون آ گیا"۔۔۔ آغا طغرل نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آپ کی حکومت کی طرف سے آئندہ ماہ ہونے والی سربراہی کانفرنس کے ایجنڈے کی جو فائل پاکیشیا بھیجی گئی ہے۔ اس میں کسی یہودی تنظیم کا بھی ذکر ہے۔ جو آرک لینڈ میں قائم کی گئی ہے اس بارے میں مزید تفصیلات پوچھنا چاہتا تھا"۔۔۔ عمران نے بھی سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو اسے بھی ایجنڈے میں شامل کر لینے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے"۔۔۔ آغا طغرل نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ابھی صرف ممبروں سے پوچھا گیا ہے"۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس تنظیم کے بارے میں ایک اتفاق سے کچھ معلومات ملی ہیں ہمارے ایک فارن ایجنٹ نے اپنے مشن کے دوران ایک یہودی لڑکی سے رابطے بڑھاتے تو اس لڑکی نے بتایا کہ وہ آرک لینڈ جا رہی ہے۔ پھر مزید کھلنے پر اتنا پتہ چلا کہ اسے فلاسٹر تنظیم کے ہیڈ کوارٹر میں تعینات کیا گیا ہے۔ لیکن اس سے زیادہ اس لڑکی کو بھی علم نہ تھا۔ وہ ایکریمیا میں کہیں جاب کرتی تھی۔ اور یہودیوں کی مشہور فلاحی تنظیم ریڈ سرکل کی رکن تھی۔ پھر ریڈ سرکل کے چیف نے ایک روز اسے بتایا کہ اس کی تعیناتی آرک لینڈ میں فلاسٹر ہیڈ کوارٹر میں کی گئی ہے۔ جو یہودیوں کی کوئی خفیہ تنظیم ہے۔ اسے بتایا گیا کہ جب اسے آرک لینڈ بھیجا جائے گا۔ تو ائیرپورٹ پر اس تنظیم کے افراد خود ہی اسے پک کر لیں گے اس لئے اس لڑکی کو مزید تفصیل کا علم نہ تھا۔ بہرحال چونکہ یہ ایک نیا نام تھا۔ اس لئے اس فارن ایجنٹ نے حکومت آدان کو اس کی اطلاع دی۔ اس پر مزید تفصیلات حاصل کرنے کی کوشش کی گئی۔ بہت بھاگ دوڑ کے بعد صرف اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ اسرائیل اور آرک لینڈ کے کنگ کے درمیان کوئی خفیہ معاہدہ ہوا ہے۔ جس کے تحت اسرائیل کی سرپرستی میں دنیا بھر کے یہودیوں نے فنڈ اکٹھا کر کے آرک لینڈ میں اس تنظیم کا ہیڈ کوارٹر قائم کیا ہے۔ اور کہیں کوئی ایسی لیبارٹری قائم کی گئی ہے۔ جس میں یقیناً کوئی ایسا ہتھیار تیار ہو رہا ہے۔ جسے اسلامی بلاک کے خلاف استعمال کیا جائے گا۔ اس سے زیادہ معلومات حاصل نہیں ہو سکیں۔ اس پر میں نے آدان حکومت کو

Admin @ Hibuddiez.com

مشورہ دیا تھا کہ اس تنظیم سے متعلق امور کو اسلامی سربراہی کانفرنس کے ایجنڈے میں شامل کیا جائے۔ تاکہ پورا اسلامی بلاک مل کر اس کے خلاف کام کرے۔ کیونکہ یہ بات کسی ایک ملک یا اس کی کسی تنظیم کے لئے ممکن نہیں ہے کہ وہ یہودیوں کی اس بین الاقوامی تنظیم کے مکمل خاتمے کے لئے کام کر سکے "۔۔۔ آغا طغرل نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" اس ہیڈ کوارٹر یا اس لیبارٹری کے محل وقوع کے بارے میں کوئی اشارہ نہیں ملا "۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

" نہیں۔ آرک لینڈ کے پانچ سو چھوٹے بڑے جزیرے ہیں جن میں سے ساڑھے تین سو پر باقاعدہ شہری آبادیاں اور حکومت کا کنٹرول ہے۔ باقی ڈیڑھ دو سو جزیرے ایسے ہیں جہاں نہ ہی باقاعدہ شہر ہیں اور نہ حکومت کا کنٹرول۔ اس لئے یہ تمام جزیرے سمگلروں، منشیات فروشوں اور اسی قسم کے جرائم میں مبتلا دوسری عالمی تنظیموں کے قبضے میں ہیں۔ ان میں تقریباً ہر عالمی مجرم تنظیم کا نام شامل ہے۔ اور یہ تو تم بھی جانتے ہوگے کہ ان عالمی مجرم تنظیموں کی پشت پر یہودیوں کا ہی سرمایہ ہوتا ہے۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ یہ لیبارٹری کسی ایسے ہی غیر آباد جزیرے میں کسی عالمی تنظیم کے زیر سایہ تیار کی گئی ہو۔ البتہ ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ آرک لینڈ کے دارالحکومت ہاگن میں قائم ہے۔ لیکن کہاں ہے۔ اور کون کون اس کے سربراہ ہیں اس کا علم باوجود کوشش کے نہیں ہو سکا۔ کیونکہ فلاسٹر کو انتہائی خفیہ رکھا گیا ہے۔ البتہ صرف اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ فلاسٹر کے سربراہ کا نام کیوباک ہے۔ اور اس کا تعلق جنوبی ایکریمیا سے ہے۔ اس سے زیادہ کچھ معلوم نہیں ہو سکا "۔۔۔ آغا طغرل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" او۔ کے۔ بے حد شکریہ جناب آغا صاحب۔ آپ واقعی کنگ چارمنگ ہیں۔ اس بات کو ذہن میں رکھیے گا۔ اور یہ میری رائے نہیں ہے۔ آنٹی مادام طغرل کی رائے ہے "۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور آغا طغرل بے اختیار ہنس پڑا۔

" تم واقعی شیطان ہو۔ اچھا یہ بتاؤ کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس فلاسٹر کے خلاف کام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے یا نہیں "۔۔۔ آغا طغرل نے ہنستے ہوئے لہجے میں کہا۔

" یعنی آنٹی کا نام لینے والا شیطان کہلاتا ہے۔ اس بار آنٹی سے ملاقات ہونے دیں۔ پھر پوچھوں گا آپ سے۔ ویسے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف کیا فیصلہ کرتا ہے۔ اس کی مرضی ہے۔ میرا کام تو اسے معلومات مہیا کر دینا ہے اور بس "۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" او۔ کے۔ خدا حافظ "۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور عمران نے بھی مسکراتے ہوئے خدا حافظ کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اسے معلوم تھا کہ آغا طغرل نے یہ معلومات مہیا کر دینے کے بعد جواب میں اس پر طویل جرح کرنی ہے کہ وہ کیوں معلومات لے رہا ہے۔ اس کا کیا مقصد ہے وغیرہ وغیرہ۔ اس لئے اس نے جان بوجھ

Admin @ Hibuddiez.com

کر بیگم آغا طغرل کا حوالہ ساتھ دے دیا تھا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ بیگم آغا طغرل انتہائی سخت مزاج کی خاتون ہیں اور آغا طغرل اس کے سامنے بھیگی بلی بنے رہتے ہیں۔ اور یہی وجہ تھی کہ ہمیشہ آغا طغرل بھی جلدی میں خدا حافظ کہنے پر مجبور ہو گئے تھے۔

"کیوبک۔ جنوبی ایکریمیا۔ نام تو سنا ہوا ہے" ——— عمران نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور اٹھ کر لائبریری کی طرف بڑھ گیا۔ لائبریری اس نے کمپیوٹرائزڈ کر رکھی تھی۔ اس نے تھوڑی دیر بعد وہ ہزاروں فائلوں میں سے ایک فائل برآمد کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ یہ فائل وائٹ بٹر فلائی نامی تنظیم کے متعلق تھی۔ کسی زمانے میں جنوبی ایکریمیا میں اس تنظیم نے بڑا اودھم مچا رکھا تھا۔ تنظیم ہر قسم کے بین الاقوامی جرائم میں ملوث تھی۔ پھر بین الاقوامی فورم پر اس کے خلاف کام کیا گیا۔ اور آخر کار تنظیم کا خاتمہ کر دیا گیا۔ اور تنظیم ٹوٹنے کے بعد اس کے ممبران بکھر کر دوسری تنظیموں میں شامل ہو گئے تھے۔ کیوبک بھی وائٹ بٹر فلائی کا اہم آدمی تھا۔ اس لئے کمپیوٹرائزڈ لسٹ میں اس کے نام کے ساتھ وائٹ بٹر فلائی کا نام بھی موجود تھا۔ یہی وجہ تھی کہ کیوبک اور جنوبی ایکریمیا کے الفاظ ٹائپ ہوتے ہی کمپیوٹر نے وائٹ بٹر فلائی کی فائل کی نشاندہی کر دی تھی۔ کہ کیوبک کے بارے میں جو تفصیل بھی موجود ہے وہ اس فائل میں ہے۔ فائل خاصی ضخیم تھی۔ اس لئے عمران اسے اٹھا کر واپس آپریشن روم میں آ گیا۔ اور پھر وہ فائل کے مطالعے میں مصروف ہو گیا۔ نجانے کتنا وقت گزرا تھا کہ کمرے میں سیٹی کی مخصوص آواز گونجی اور عمران یہ آواز سن کر چونک پڑا۔ اس نے کھلی ہوئی فائل کے صفحات پر پیپر ویٹس رکھے اور خود اٹھ کر اس نے میز کے دوسرے کنارے پر موجود ایک بٹن دبا دیا۔ بٹن دبتے ہی سیٹی کی آواز آنی بند ہو گئی۔ اور دروازے کے اوپر دیوار پر ایک سکرین روشن ہو گئی۔ سکرین پر بلیک زیرو موجود تھا۔ اور عمران اُسے دیکھ کر مسکرا دیا پھر اس نے وہ بٹن دوبارہ پریس کیا اور میز کی درمیانی دراز کھول کر اس نے اس کے اندر ہاتھ ڈالا اور ایک بڑے سے بٹن کو پریس کر دیا۔ اس کے بعد دراز بند کر کے وہ اطمینان سے واپس اپنی کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔ اس بڑے بٹن کے پریس ہونے سے دانش منزل کا آٹو لاکنگ نظام آف ہو گیا تھا۔ اس لئے اب بلیک زیرو جو ایمرجنسی ڈور پر موجود تھا۔ اُسے باہر سے کھول کر اندر آ سکتا تھا۔ کیونکہ عمران نے اندر آ کر آٹو لاکنگ نظام آن کر دیا تھا۔ تاکہ وہ اطمینان سے بیٹھ کر کام کر سکے۔ یہی وجہ تھی کہ بلیک زیرو ایمرجنسی ڈور سے بھی اندر نہ آ سکا تھا۔ تھوڑی دیر بعد بلیک زیرو آپریشن روم میں داخل ہوا۔

"عمران صاحب۔ خیریت۔ آج آپ نے لاکنگ سسٹم آن کر رکھا تھا" ——— بلیک زیرو نے سلام کرنے کے بعد حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اتنی بڑی عمارت میں اکیلے بیٹھنے سے مجھے ڈر لگ رہا تھا۔ اس لئے تالے لگا کر بیٹھا ہوا تھا" ——— عمران نے فائل سے سر

Admin @ Hibuddiez.com

اٹھائے بغیر جواب دیا۔ اور بلیک زیرو مسکرا دیا۔ پھر لباس بدلنے کے لئے وہ اپنے خاص کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے فائل بند کی اور پھر فون کے پاس رکھی ہوئی ٹیلی فون ریکارڈ بک اٹھا کر اس میں سے نمبر تلاش کرنے لگا۔ چند لمحوں بعد اس کی نظریں ایک نمبر پر جم گئیں۔ وہ چند لمحے غور سے دیکھتا رہا۔ پھر اس نے بک بند کی اور ٹیلی فون کا رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ وہ اس وقت بے حد سنجیدہ نظر آ رہا تھا۔

"پرنس کارگو" ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ہڈسن سے بات کراؤ۔ میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں" عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہولڈ آن کریں" ـــــ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔ اور پھر چند لمحوں بعد ایک بھاری مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ ہڈسن بول رہا ہوں۔ کون صاحب بات کر رہے ہیں" ہڈسن نے کہا۔

"پاکیشیا سے علی عمران" ـــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ عمران صاحب۔ فرمایئے" ـــــ دوسری طرف سے ہڈسن نے چونک کر کہا۔ اس کے لہجے میں حیرت تھی۔

"تمہارا دوست کیوباک کہاں ہے آج کل" ـــــ عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیوباک۔ اوہ کافی پرانی بات کر رہے ہیں۔ طویل عرصے سے اس سے ملاقات نہیں ہوئی۔ ویسے سنا ہے آج کل وہ آرک لینڈ میں ہے۔ خیریت۔ کیوباک سے کیا کام پڑ گیا" ـــــ ہڈسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آرک لینڈ میں ہے۔ مگر مجھے تو معلوم ہوا ہے کہ وہ آج کل منشیات کی کسی بین الاقوامی تنظیم سے وابستہ ہے۔ اور یہیں جنوبی ایکریمیا میں ہی ہے۔ ایک بڑا سودا تھا منشیات کا۔ میں نے سوچا کہ چلو کمیشن معقول بن جائے گا۔ تم تو اسلحے کا دھندہ کرتے ہو۔ ورنہ تو تم سے بھی بات ہو سکتی تھی" ـــــ عمران نے کہا۔

"میں تو واقعی اسلحے کا کام کرتا ہوں۔ اور کسی دھندے میں نہیں پڑتا۔ کیوباک کے بارے میں کچھ کہہ نہیں سکتا۔ ہو سکتا ہے منشیات گینگ میں ہی شامل ہو۔ لیکن بہرحال ہے وہ آرک لینڈ میں ہی" ـــــ ہڈسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کوئی ایسا آدمی بتا دو جس کے ذریعے اس سے رابطہ ہو سکے" عمران نے کہا۔

"آدمی ـــ ایک منٹ ہولڈ کرو۔ میرے ذہن میں ایک خیال آیا ہے۔ شاید تمہارا کام بن جائے" ـــــ ہڈسن نے کہا اور پھر ڈیڑھ منٹ کی مسلسل خاموشی کے بعد ایک بار پھر اس کی آواز رسیور پر سنائی دی۔

"ہیلو۔ علی عمران۔ کیا تم لائن پر ہو" ـــــ ہڈسن نے کہا۔

"ہاں۔ کچھ پتہ چلا" ـــــ عمران نے جواب دیا۔

"آدمی کا تو پتہ نہیں چلا۔ البتہ یہ معلوم ہو گیا ہے۔ کہ آرک لینڈ کے دارالحکومت ہاگن میں ایک بہت بڑا گیم کلب ہے۔ ڈنسی گیم کلب۔ اُسے اکثر وہاں دیکھا گیا ہے۔ تم وہاں کسی کو فون کر کے معلوم کر لو۔ شاید ملاقات ہو جائے"۔۔۔۔ ہڈسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ڈنسی گیم کلب۔ او کے۔ تھینک یو"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اُسی لمحے بلیک زیرو واپس آیا تو وہ نہ صرف لباس بدل چکا تھا۔ بلکہ اس کے ہاتھ میں چائے کے دو کپ بھی تھے۔

"میں نے سوچا آپ بے حد مصروف ہیں۔ اس لئے چائے کا ایک کپ پیش کر دوں"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کپ عمران کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

"شکریہ۔ تم جیسے گھڑ اور سلیقہ مند سے یہی توقع ہو سکتی تھی" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ انٹرنیشنل فون ڈائریکٹری میں سے چیک کر کے آرک لینڈ کے دارالحکومت ہاگن میں واقع ڈنسی گیم کلب کا نمبر تلاش کر کے مجھے بتاؤ اور ساتھ ہی سلائٹ کوڈ بھی"۔۔۔۔ عمران نے چائے کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔

"آرک لینڈ۔ خیریت"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کرسی سے اٹھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اور عمران نے مختصر لفظوں میں اُسے سر سلطان کے پاس فائل لے آنے سے لے کر اب تک کے حالات بتا دیئے۔ ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا کہ اسرائیلی سیکرٹ سروس کا نیا چیف جم مارک ہی آرک لینڈ سیکرٹ سروس کا چیف بھی ہے اور بلیک زیرو کے چہرے پر بھی گہری سنجیدگی کے تاثرات اُبھر آئے۔ کیونکہ اب وہ بھی سمجھ گیا تھا کہ معاملہ خاصا سنجیدہ ہے۔

"آخر کب تک ہم ان یہودی تنظیموں کا مقابلہ کرتے رہیں گے۔ یہ تو ختم ہونے میں ہی نہیں آتیں"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے انٹرنیشنل ڈائریکٹری کا یورپ والا حصہ الماری سے نکال کر اپنے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

"جب تک ہماری زندگی ہے اور جب تک یہ یہودی مسلمانوں کے خلاف تنظیمیں بناتے رہیں گے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے ڈائریکٹری کھول کر اس میں چیکنگ شروع کر دی۔ تھوڑی دیر بعد اس نے پیڈ پر نمبر لکھے۔ اور پیڈ عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے ایک نظر پیڈ کو دیکھا اور پھر رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ دو بار مسلسل کوشش کرنے کے بعد تیسری بار رابطہ ہو ہی گیا۔

"ڈنسی گیم کلب"۔۔۔۔ ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں جنوبی ایکریمیا سے ہڈسن بول رہا ہوں۔ میرے دوست جناب کیونکہ یہاں اکثر آتے رہتے ہیں۔ میں نے ان سے بات کرنی ہے۔ کیا آپ بات چیت کرا دیں گی مس"۔۔۔۔ عمران نے خالصتاً جنوبی ایکریمیا کے لہجے میں بولتے ہوئے کہا۔

Admin @ Hibuddiez.com

"کیوبک ۔ نہیں جناب ۔ اس نام کے کسی صاحب سے میں واقف نہیں ہوں ۔ ایک منٹ ۔ میں آپ کی بات زگالو سے کرا دیتی ہوں ۔ یہ ہمارے گیم کلب کے سٹاف سے باخبر آدمی ہیں ۔ شاید انہیں معلوم ہو" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا ۔

"شکریہ مس" ۔۔۔ عمران نے اسی لہجے میں کہا ۔

"ہیلو ۔ زگالو بول رہا ہوں ۔ کون صاحب" ۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک کرخت سی آواز سنائی دی ۔

"مسٹر زگالو ۔ میں جنوبی ایکریمیا کے ملک ناک لینڈ کے دارالحکومت سٹیلے سے بول رہا ہوں ۔ میرا نام ہڈسن ہے ۔ مسٹر کیوبک جو پہلے یہاں ناک لینڈ میں ہی ہوتے تھے ۔ میرے پرانے دوست ہیں ۔ آج کل ہاگن میں ہوتے ہیں ۔ اور مجھے اطلاع ملی ہے کہ وہ آپ کے گیم کلب میں آتے جاتے رہتے ہیں ۔ میں نے ان سے انتہائی اہم بات کرنی ہے ۔ مگر میرے پاس ان کا فون نمبر نہیں ہے ۔ اگر آپ کوئی مدد کر سکیں تو مشکور ہوں گا" ۔۔۔ عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا ۔

"سوری مسٹر ہڈسن ۔ آپ اتنی دور سے کال کر رہے ہیں ۔ مجھے آپ کی مدد کر کے یقیناً بے حد خوشی ہوتی ۔ لیکن کیوبک نام کے کوئی صاحب گیم کلب کے مستقل ممبر نہیں ہیں ۔ ہاں کبھی ایک دو بار گیسٹ کی حیثیت سے آئے ہوں تو پھر میں انہیں جانتا نہیں" زگالو نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"اوہ ۔ معلوم تو یہی ہوا ہے ۔ کہ وہ آپ کے گیم کلب کے مستقل ممبر ہیں ۔ لیکن وہ ایسے ویسے کاموں میں چونکہ ملوث رہتے ہیں ۔ اس لئے ہو سکتا ہے انہوں نے نام تبدیل کر لیا ہو ۔ اگر آپ کو زحمت نہ ہو تو میں ان کا حلیہ بتا دیتا ہوں ۔ اگر آپ کو یاد آ جائے تو" ۔۔۔ عمران نے کہا ۔

"ٹھیک ہے ۔ بتلیئے" ۔۔۔ زگالو نے جواب دیا اور عمران نے فائل میں لگے ہوئے کیوبک کے فوٹو کے مطابق اس کا حلیہ بتانا شروع کر دیا ۔ حلیے میں وہ البتہ خاص طور پر ان مخصوص خدوخال کو زیادہ واضح کر رہا تھا ۔ جو وقت گزرنے کے باوجود زیادہ تبدیل نہیں ہو سکتے ۔

"اوہ اوہ ۔ جو حلیہ آپ بتا رہے ہیں ۔ اس سے ملتا جلتا حلیہ لارڈ باٹمر کا تو ہے ۔ کلڈی کے سب سے بڑے رئیس ہیں لیکن آپ تو کہہ رہے ہیں کہ وہ ایسے ویسے کاموں میں ملوث رہتے ہیں جبکہ لارڈ باٹمر تو آرک لینڈ کے انتہائی معزز آدمی ہیں ۔ شاہی خاندان اور خاص طور پر پرنسز ڈنسی کے وہ گہرے دوست ہیں ۔ یہ گیم کلب پرنسز ڈنسی کی ہی ملکیت ہے ۔ لیکن جو حلیہ آپ نے بتایا ہے وہ بہرحال ان سے ملتا جلتا ہے" ۔۔۔ زگالو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

"ظاہر ہے وہ لارڈ تو نہیں ہو سکتے ۔ ویسے بائی دی وے یہ لارڈ باٹمر کہاں رہتے ہیں ۔ میرا مطلب ہے مستقل طور پر" ۔۔۔ عمران نے سرسری سے انداز میں پوچھا ۔

"کلڈی میں ان کی بہت بڑی جاگیر ہے ۔ لیکن یہاں ہاگن میں ان

کا امپورٹ ایکسپورٹ کا بہت وسیع کاروبار ہے۔ کلاڈی کارپوریشن کے نام سے۔ رہائش کا مجھے علم نہیں ہے۔ البتہ رہتے یہیں ہاگن میں ہی ہیں" ___ ژگالو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ پرنسز ڈنسی کیا کنگ آف آرک لینڈ کی صاحبزادی ہیں" ___ عمران نے پوچھا۔

"نہیں بھتیجی ہیں" ___ ژگالو نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اچھا سمجھ گیا۔ میں نے بھی ان کے متعلق سنا ہے کہ انہوں نے بیوہ ہونے کے بعد کاروبار شروع کیا ہوا ہے" ___ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"کاروبار تو نہیں کہہ سکتے آپ۔ البتہ وہ شاہی خاندان کے دوسرے افراد کی نسبت سوشل زیادہ ہیں۔ البتہ یہ گرم کلب ان کی ملکیت ہے۔ یہیں ان کا دفتر بھی ہے۔ لیکن وہ بیوہ کیسے ہو سکتی ہیں۔ انہوں نے تو شادی ہی نہیں کی" ___ ژگالو نے جواب دیا۔

"کیا اس وقت بھی وہ دفتر میں ہیں" ___ عمران نے پوچھا

"ہاں۔ ہیں تو سہی۔ لیکن مسٹر ہڈسن وہ اپنے سٹیٹس سے کم افراد سے بات کرنا بھی گوارا نہیں کرتیں" ___ ژگالو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ میری کیا جرأت ان سے بات کرنے کی۔ میں تو ویسے ہی پوچھ رہا تھا۔ اچھا شکریہ" ___ عمران نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور رکھ دیا۔

"اب ڈائریکٹری میں اس پرنسز ڈنسی کا نمبر تلاش کرو۔ بلیک زیرو مجھے یقین ہے یہ لارڈ بالٹر وہی کیوبک ہی ہے۔ اور پرنسز ڈنسی سے اگر اس کے تعلقات وسیع ہیں تو پھر یقیناً یہ پرنسز بھی فلاسٹر سے متعلق ہو گی۔ اگر نہ بھی ہو گی تب بھی جانتی ضرور ہو گی" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو کیا آپ اس سے براہ راست فلاسٹر کے بارے میں پوچھیں گے" ___ بلیک زیرو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"اگر فلاسٹر کے بارے میں اتنی آسانی سے معلومات مل سکتیں تو پھر آغا الذل کب کی ساری معلومات حاصل کر چکا ہوتا۔ میں تو وہاں جانے کے لئے اپنا سکوپ بنانا چاہتا ہوں" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے سر ہلا دیا۔ اور تھوڑی دیر کی ورق گردانی کے بعد آخر کار اس نے ایک نمبر تلاش کر لیا۔ پیڈ کو اپنی طرف کھسکا کر اس نے وہ نمبر لکھا اور پیڈ ایک بار پھر عمران کی طرف گھما دیا۔

"یہ اس کی رہائش گاہ کے نمبر ہیں۔ بس یہی نمبر ہے ڈائریکٹری میں" ___ بلیک زیرو نے کہا۔ اور عمران نے سر ہلاتے ہوئے رسیور اٹھایا اور تیزی سے ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ اس بار اسے تین بار کوشش کرنی پڑی۔ پھر رابطہ قائم ہوا۔

"یس۔ پرنسز ڈنسی مینشن" ___ ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"سیکرٹری ٹو پرنس آف ڈھمپ سپیکنگ فرام کافرستان"

Admin @ Hibuddiez.com

پرنس آف ڈھمپ پرنسز سے بات کرنا چاہتے ہیں" ۔۔۔ عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"پرنس آف ڈھمپ" ۔۔۔ دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا گیا۔

"یس ۔۔۔ پرنس آف ڈھمپ آف کافرستان" ۔۔۔ عمران نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"پرنسز مینشن میں تو موجود نہیں ہیں۔ اپنے گیم کلب والے دفتر میں ہیں۔ لیکن آپ ہولڈ کریں۔ میں ان سے بات کرتی ہوں" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور پھر تقریباً ایک منٹ بعد وہی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"ہیلو سیکرٹری ٹو پرنس۔ کیا آپ لائن پر ہیں" ۔۔۔ بولنے والی کا لہجہ اس بار قدرے مودبانہ تھا۔

"یس میڈم" ۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"پرنسز بات کرنے کے لئے تیار ہیں۔ آپ نمبر نوٹ کر لیں۔ اس نمبر پر پرنس براہ راست بات کر سکتے ہیں۔ یہ نمبر پرنسز کا خصوصی نمبر ہے" ۔۔۔ اس عورت نے کہا۔

"شکریہ۔ فرمائیے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور دوسری طرف سے ایک نمبر بتا دیا گیا۔ اور عمران نے ایک بار پھر شکریہ ادا کر کے کریڈل دبایا اور دوبارہ وہی نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے

"آپ نے ڈھمپ ریاست کو اب کافرستان میں شامل کر دیا ہے۔ یہ تو پاکیشیا کے لئے بہت بڑا نقصان ہے" ۔۔۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آرک لینڈ میں جم مارکر موجود ہے۔ اس لئے مجبوری ہے۔ پاکیشیا کا نام سن کر وہ بھڑک اٹھے گا" ۔۔۔ عمران نے کہا۔ اسی لمحے رابطہ قائم ہو گیا۔

"ہیلو" ۔۔۔ ایک لوچ دار نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ اور آواز بتا رہی تھی کہ بولنے والی کوئی نوجوان لڑکی ہے۔

"کیا ہمیں پرنسز ڈنسی سے شرف گفتگو حاصل ہو رہا ہے۔ ہم پرنس آف ڈھمپ بنفس نفیس بات کر رہے ہیں" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ پرنس آف ڈھمپ ہمیں آپ سے گفتگو کر کے دلی مسرت محسوس ہو رہی ہے۔ ہماری خواہش تھی کہ ہماری ملاقات کسی ایسٹرن پرنس سے ہو جائے۔ لیکن مشرق یہاں سے بہت دور ہے۔ ہمیں تو یہ خیال بھی نہ تھا۔ کسی روز اچانک ایسا بھی ہو سکتا ہے" ۔۔۔ دوسری طرف سے حیرت اور مسرت کے ملے جلے لہجے میں کہا گیا۔

"فاصلے دلوں کے درمیان کوئی اہمیت نہیں رکھتے پرنسز۔ آپ کو یقیناً حیرت تو ہو رہی ہو گی کہ ہم نے آپ کو فون کیوں کیا ہے۔ اصل میں ہم سیاحت کا بے حد شوق رکھتے ہیں۔ اور اس شوق میں ہم نے دنیا کا کافی حصہ دیکھ ڈالا ہے۔ لیکن ہم آرک لینڈ اب تک نہیں دیکھ سکے۔ کچھ روز پہلے ہم گریٹ لینڈ میں تھے۔ تو لارڈ جانسن نے جو ہماری طرح سیاح ہیں۔ آرک لینڈ کی

Admin @ Hibuddiez.com

بے حد تعریف کی اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے آپ کا ذکر بھی کچھ ان الفاظ میں فرمایا۔ کہ ہمارے دل میں آرک لینڈ سے بھی زیادہ آپ سے ملاقات کا شوق بھڑک اٹھا۔ لیکن ظاہر ہے آپ سے تعارف نہ تھا۔ اس لئے مجبوراً آپ کو فون کرنا پڑا۔ اگر آپ ملاقات کا وعدہ کریں تو ہم آرک لینڈ کی سیاحت کے لئے تیار ہیں۔ لیکن پرنسز ایک بات کی ہم پہلے ہی وضاحت کر دیں تو زیادہ بہتر ہے کہ سیاحت کے دوران ہم کسی کے مہمان نہیں بنا کرتے۔ کیونکہ اس طرح سیاحت کا صحیح لطف ختم ہو جاتا ہے۔ اس لئے ہم صرف ملاقات کی درخواست کر رہے ہیں"۔۔۔ عمران نے کہا۔

" اوہ پرنس۔ ہمیں آپ سے ملاقات کر کے دلی مسرت ہو گی آپ اپنی آمد کے متعلق تفصیلات بتا دیں تو ہمارے آدمی آپ کا ائیرپورٹ پر استقبال کرنا فخر محسوس کریں گے"۔۔۔ پرنسز ڈنسی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ہم آپ کی اس عنایت پر بے حد مشکور ہیں۔ ہم اطلاع کر دیں گے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" ویسے پرنس۔ آپ کی ریاست ڈھمپ کافرستان کا حصہ ہے یا خود مختار ریاست ہے"۔۔۔ پرنسز ڈنسی نے پوچھا۔

" کافرستان سے ملحقہ کوہ ہمالیہ میں ایک ریاست ہے۔ بہرحال آزاد اور خود مختار ریاست ہے۔ لیکن چونکہ کافرستان بڑا ملک ہے۔ اس لئے حوالے کے لئے کافرستان کا نام ساتھ لیا جاتا ہے"۔۔۔ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

" کوہ ہمالیہ تو پاکیشیا سے بھی ملحق ہے۔ کیا آپ کی ریاست پاکیشیا سے بھی ملحق ہے"۔۔۔ پرنسز کا لہجہ ایسا تھا کہ عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" نہیں پرنسز پاکیشیا سے ریاست ڈھمپ کا کوئی الحاق نہیں بنتا۔ اور ویسے بھی ہمارے مفادات کافرستان سے وابستہ ہیں اور پاکیشیا سے نہیں۔ مگر آپ کیوں خاص طور پر پوچھ رہی ہیں۔ آپ پاکیشیا تشریف لے گئی ہیں کبھی"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

" اوہ نہیں پرنس۔ ہم نے تو ایشیا دیکھا ہی نہیں۔ دراصل آرک لینڈ سیکرٹ سروس کے چیف سے گزشتہ دنوں ملاقات ہوئی تھی۔ وہ بتا رہے تھے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ایک مشن پر آرک لینڈ آ رہی ہے۔ اس لئے انہوں نے اس کو روکنے کے لئے خصوصی انتظامات کئے ہیں۔ اس لئے میں نے پوچھا تھا"۔۔۔ پرنسز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ ملاقات کی درخواست منظور ہونے پر ہم آپ کا ایک بار پھر شکریہ ادا کرتے ہیں۔ گڈ بائی"۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" اس کا کیا مطلب ہوا عمران صاحب۔ کہ آپ تو ابھی معلومات حاصل کر رہے ہیں۔ اور وہاں جم ماد کر آپ کو روکنے کے لئے تیاریاں کر رہا ہے"۔۔۔ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ لاؤڈر پر وہ ساری بات چیت سن رہا تھا۔

" دیکھا احتیاط کام آ گئی۔ اگر میں پاکیشیا کا حوالہ دے دیتا۔

Admin @ Hibuddiez.com

تو یہ بات بھی سامنے نہ آتی۔ اور اب تو یہ پرنس آف ڈھمپ والا سلسلہ بھی ختم ہو گیا۔ کیونکہ جم مارکر کو جس حد تک میں نے دیکھا ہے۔ وہ خاصا ذہین آدمی ہے۔ وہ کافرستان کا سن کر بھی چونک پڑے گا۔ اور اس کے بعد ہمارا وہاں کام کرنے کا سکوپ بھی بے حد محدود رہ جائے گا۔ اور جم مارکر کی پیشگی تیاری کے سلسلے میں البتہ یہ بات واقعی حیران کن ہے کہ جم مارکر کو اس بات کی اطلاع مل چکی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس آرک لینڈ آرہی ہے۔ حالانکہ آج صبح سر سلطان سے پہلی بار فائل کے بارے میں بات ہوئی ہے۔ اور وہ بھی ان کی رہائش گاہ پر۔ جہاں کوئی غیر آدمی بھی موجود نہیں ہے۔ اور سر سلطان سے مل کر میں براہ راست یہاں دانش منزل آگیا ہوں"—— عمران نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔ اور بلیک زیرو کے چہرے پر بھی تشویش کے آثار ابھر آئے۔

"اوہ۔ یقیناً اسرائیلی ایجنٹوں کو اس بات کی خبر مل گئی ہوگی کہ فائل پاکیشیا روانہ کی گئی ہے۔ اور اسرائیلی حکام جانتے ہیں۔ کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے پاس سوائے یہودی تنظیموں کا خاتمہ کرنے کے اور کوئی کام ہی نہیں ہے۔ اس لئے انہوں نے خود بخود یہ طے کر لیا ہوگا کہ فلاسٹر کے خاتمے کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس آرک لینڈ آج پہنچی کہ کل پہنچی۔ چنانچہ جم مارکر کو خبردار کر دیا گیا ہوگا"—— عمران نے چند لمحوں بعد تجزیہ کرتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کیونکہ موجودہ حالات میں اس کے سوا اور کچھ سوچا بھی تو نہ جا سکتا تھا۔

"آپ کا انداز بتا رہا ہے عمران صاحب کہ آپ فلاسٹر کے خاتمے کے لئے مہم پر نہیں جانا چاہتے۔ لیکن پہلے آپ نے کہا ہے کہ آپ اس سلسلے میں کام کریں گے۔ آخر اس تضاد کی وجہ"
بلیک زیرو نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران مسکرا دیا۔

"ضروری تو نہیں کہ ہر یہودی تنظیم کے خاتمے کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس ہی جائے۔ غیر متعلق لوگ بھی تو جا سکتے ہیں۔ وہ بھی تو مسلمان ہیں"—— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا مطلب۔ کن غیر متعلق لوگوں کی بات کر رہے ہیں آپ"
بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

"ٹائیگر۔ جوزف۔ جوانا۔ آغا سلیمان پاشا اور میں۔ ہم سب غیر متعلق لوگ ہی ہیں"—— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سلیمان کو بھی آپ اس مہم میں ساتھ لے جانا چاہتے ہیں"
بلیک زیرو کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"پہلے کبھی آرک لینڈ جانا نہیں ہوا۔ اب پتہ نہیں وہاں کے لوگ مونگ کی دال کیسی پکاتے ہوں"—— عمران نے کہا۔ اور بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"دال وغیرہ کی بات چھوڑیں عمران صاحب۔ اگر آپ نے واقعی سیکرٹ سروس کے ممبران کو ساتھ نہیں لے جانا تو پھر ایسا کریں کہ سلیمان کی بجائے آپ مجھے ساتھ لے جائیں۔ یہاں جولیا ہماری عدم موجودگی میں سیکرٹ سروس کو سنبھال لے گی"

Admin @ Hibuddiez.com

بلیک زیرو نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"وہاں بھی مقابلہ سیکرٹ سروس سے ہی ہوگا۔ فلاسٹر تو ابھی مقابلے پر ہی نہیں ہے۔ اس لئے ایسا کیوں نہ کرلیں۔ کہ تم سیکرٹ سروس کو لے کر چلے جاؤ۔ اور وہاں ٹرانسمیٹر پر انہیں کنٹرول کرتے رہو۔ یہاں میں سنبھال لوں گا"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"اگر آپ نے یہ بات سنجیدگی سے کہی ہے تو مجھے منظور ہے"
بلیک زیرو نے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔
"اس کا مطلب ہے کہ تم فارغ بیٹھے بیٹھے واقعی تنگ آگئے ہو۔ اور سنو۔ یہ مشن مکمل طور پر تمہارے ذمہ رہا۔ تم اسے پلان کرو گے اور تم ہی اسے ڈیل کرو گے۔ مجھے بہرحال کامیابی کی رپورٹ چاہیئے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ تو بلیک زیرو کی آنکھوں میں مسرت کے چراغ جل اٹھے۔
"انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا عمران صاحب"۔۔۔ بلیک زیرو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔
"اب غور سے میری ہدایات سن لو۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ وہاں جم مارکر اپنی سیکرٹ سروس سمیت تمہارے شکار کے لئے یقیناً جال پھیلائے منتظر ہوگا۔ دوسری بات یہ کہ آرک لینڈ تم سب کے لئے اجنبی ملک ہوگا۔ لیکن جم مارکر کا وہ اپنا ملک ہے۔ تیسری بات یہ کہ جم مارکر نے اپنی سیکرٹ سروس کی تنظیم کس طرح منظم کی ہوئی ہے۔ اس کا بھی کسی کو علم نہیں۔ اور اس

کے ممبران کے بارے میں بھی تم کچھ نہیں جانتے۔ چوتھی بات یہ کہ تم آرک لینڈ سیکرٹ سروس کا مقابلہ کرنے نہیں جا رہے بلکہ تمہارا مقصد فلاسٹر تنظیم کا خاتمہ ہے۔ اس کے ہیڈکوارٹر اور لیبارٹری دونوں کا یا کم از کم کسی ایک کا۔ اس بات کا پورے مشن کے دوران خاص طور پر خیال رکھنا ایسا نہ ہو کہ تم جم مارکر اور اس کی سیکرٹ سروس سے ہی الجھتے رہ جاؤ اور اصل مشن کی طرف توجہ ہی نہ دو۔ اور آخری بات یہ کہ تم نے اپنے ممبرز سے بھی چھپ کر رہنا ہے۔ اور انہیں اس طرح کنٹرول بھی کرنا ہے۔ کہ ان پر ایکسٹو کی کارکردگی کا رعب بھی قائم رہے"
عمران نے باقاعدہ ہدایات دیتے ہوئے کہا۔
"آپ سب کچھ مجھ پر چھوڑ دیں عمران صاحب۔ یہ اب میرے لئے چیلنج کیس ہوگا۔ آپ صرف اتنا کریں کہ اس جم مارکر کا حلیہ، قدوقامت اور اس بارے میں جس قدر تفصیل بھی آپ بتا سکیں بتا دیں۔ تاکہ میں اسے مارک کر سکوں"۔۔۔ بلیک زیرو نے انتہائی اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔ اور عمران نے اسے جم مارکر کے بارے میں تفصیل بتانی شروع کر دی۔
"ٹھیک ہے۔ کافی ہے۔ باقی کام میں خود کر لوں گا"۔۔۔ بلیک زیرو نے اعتماد بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
"تم ایسا کرو کہ ٹیم میں سے وہ ممبرز ساتھ لے جاؤ جنہیں جم مارکر نہیں جانتا۔ اس طرح تمہیں زیادہ آسانی رہے

Admin @ Hibuddiez.com

گی۔ ایکشن گروپ کے علاوہ باقی ممبرز" ___ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ یہ زیادہ بہتر رہے گا۔ آپ نے چوہان، خاور، صدیقی اور نعمانی پر مشتمل ایکشن گروپ بنایا تھا تو ان کی بجائے صفدر، کیپٹن شکیل، تنویر اور جولیا کو ساتھ لے جاتا ہوں" ___ بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"یہ تو سپر ایکشن گروپ ہے۔ اس لئے ذرا اپنا بھی خیال رکھنا ایسا نہ ہو کہ فلاسٹر کو ٹریس کرنے کے ساتھ ساتھ یہ سپر ایکشن گروپ تمہیں بھی ساتھ ہی ٹریس کر ڈالے۔ اور مجھے تمہاری بجائے سلیمان کو بلیک زیرو بنانا پڑے" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ بے فکر رہیں عمران صاحب۔ آپ تو مجھے سمجھتے ہوئے ایسے گھبرا رہے ہیں جیسے کوئی ماں اپنے بچے کو پہلی بار کسی میلے میں بھیج رہی ہو۔ کہ خیال رکھنا گم نہ ہو جانا۔ کسی سے کوئی چیز لے کر نہ کھانا وغیرہ وغیرہ" ___ بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اوہ ایک ہفتے کی چھٹی میں یہ سب تجربے بھی کر ڈالے تم نے۔ یعنی ماں اور بچے کی نفسیات پر بھی عبور ہو گیا ہے تمہیں" ___ عمران نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔ وہ واقعی مشن پر جانے کی وجہ سے بے حد خوش نظر آ رہا تھا۔

جم مارکر نے کار کلڈی کارپوریشن کی چار منزلہ انتہائی جدید ترین عمارت کے اندرونی پارکنگ میں روکی اور پھر کار سے اتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا عمارت کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ کلڈی کارپوریشن امپورٹ ایکسپورٹ کا بزنس کرتی تھی اور اس کا بزنس پورے ایکریمیا اور یورپ میں پھیلا ہوا تھا۔ کلڈی اسٹیٹ کے لارڈ باٹر اس کارپوریشن کے چیئرمین تھے۔ اور جم مارکر اس وقت لارڈ باٹر سے ہی ملنے جا رہا تھا۔ کیونکہ اسرائیل کے صدر سے اس نے براہ راست فون پر بات کر کے فلاسٹر کے ہیڈ کوارٹر اور لیبارٹری کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی تھی۔ لیکن اسرائیل کے صدر نے اُسے بتایا کہ فلاسٹر کے بارے میں سوائے فلاسٹر کے خاص آدمیوں کے دنیا بھر کا کوئی آدمی کچھ نہیں جانتا۔ حتیٰ کہ وہ خود بھی اس کی تفصیلات سے ناواقف ہیں۔

Admin @ Hibuddiez.com

ایسا اس لئے کیا گیا ہے کہ فلاسٹر کو اپنا مشن مکمل کر لینے سے پہلے مکمل طور پر محفوظ رکھا جا سکے۔ البتہ انہوں نے اُسے یہ بتا دیا تھا کہ کلاڈی کارپوریشن کے چیئرمین لارڈ باٹر، فلاسٹر اور باقی دنیا کے درمیان رابطے کا کام کرتے ہیں۔ لیکن وہ خود بھی فلاسٹر کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔ اس لئے اگر وہ فلاسٹر کو کوئی پیغام دینا چاہتا ہے تو پھر لارڈ باٹر سے مل لے۔ لارڈ باٹر کو اس کے ساتھ مکمل تعاون کرنے کی ہدایت کر دی جائے گی۔ اس کے ساتھ ساتھ اسرائیل کے صدر نے بھی اُسے بتایا کہ تنظیم کو اس قدر خفیہ رکھنے کے باوجود اسلامی بلاک تک اس کے متعلق خبر پہنچ گئی ہے۔ لیکن اسلامی بلاک لاکھ کوشش کرے وہ نہ ہی فلاسٹر کو تلاش کر سکتا ہے اور نہ ہی اس کے مشن کو۔ لیکن اس عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں کوئی دعویٰ نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے یہ لوگ اگر آرک لینڈ آئیں تو پھر لامحالہ اس کا ہی کام ہوگا اور جواب میں جم مارکر نے انہیں تسلی دی کہ اگر عمران اور اس کے ساتھیوں نے آرک لینڈ کا رخ کیا تو پھر کسی صورت بچ کر نہ جا سکیں گے اور اس کے ساتھ ہی اس نے اسرائیل کے صدر کی تسلی کے لئے اُسے ان انتظامات کی تفصیل بھی بتا دی جو اس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ٹریس کرنے اور گرفتار کرنے کے لئے یہاں فوری طور پر کئے تھے۔ اس پر اسرائیل کے صدر واقعی بے حد مطمئن ہو گئے تھے۔ اور اب جم مارکر لارڈ باٹر سے ملنے اس کے دفتر جا رہا تھا کیونکہ اتنا تو وہ بھی جانتا تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اگر آرک لینڈ میں آئے گی تو اس کا اصل ٹارگٹ فلاسٹر ہی ہوگی۔ اس لئے وہ چاہتا تھا کہ وہ بھی اس بارے میں مکمل طور پر ہوشیار رہیں۔

لفٹ کے ذریعے وہ چوتھی منزل پر پہنچ گیا جہاں لارڈ باٹر کا دفتر تھا۔ چونکہ ٹیلی فون پر وہ پہلے ہی لارڈ باٹر سے بات کر چکا تھا۔ اس لئے اس کا نام سنتے ہی اُسے فوراً ایک انتہائی شاندار انداز میں سجے ہوئے دفتر تک پہنچا دیا گیا۔ یہ لارڈ باٹر کا دفتر تھا۔ لارڈ باٹر لمبے قد اور بھاری جسم کے آدمی تھے اور دیکھنے میں اپنی عمر سے کافی کم لگتے تھے۔ چہرہ لمبوترا اور آنکھوں میں ذہانت کا تاثر موجود تھا۔ ٹھوڑی کی مخصوص ساخت کی وجہ سے وہ سنگ دل آدمی ظاہر ہوتا تھا۔

"آیئے مسٹر جم مارکر۔ مجھے تو خود آپ سے ملنے کی بے حد خواہش تھی۔ لیکن مصروفیات کی وجہ سے فرصت نہ مل سکی۔ آپ کے کارناموں کی تو پورے ایکریمیا اور آرک لینڈ میں دھوم مچی ہوئی ہے"۔۔۔ طویل و عریض میز کے پیچھے سے نکل کر جم مارکر کی طرف بڑھتے ہوئے لارڈ باٹر نے پر جوش انداز میں جم مارکر کا استقبال کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ شکریہ جناب۔ ویسے آپ کا فلاسٹر سے تعلق بتا رہا ہے کہ آپ بظاہر نہ سہی بہرحال ہمارے ہی فیلڈ کے آدمی ہیں"۔۔۔ جم مارکر نے مصافحہ کرتے ہوئے کہا اور لارڈ باٹر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"بہت خوب۔ آپ واقعی ذہین آدمی ہیں۔ تشریف رکھئے"۔۔۔

Admin @ Hibuddiez.com

ایک سائیڈ پر رکھے ہوئے صوفوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔
لارڈ باٹمر نے ہنستے ہوئے
"شکریہ" ـــــ جم مارکر نے مسکراتے ہوئے کہا اور وہ دونوں صوفوں پر آمنے سامنے بیٹھ گئے۔ چند لمحوں بعد ایک باوردی ملازم نے شراب کے دو جام لا کر ان کے سامنے رکھ دیئے۔

"مجھے پریذیڈنٹ آف اسرائیل نے بتا دیا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا فلاسٹر کو ٹریس کرنے اور ختم کرنے کے لئے آرک لینڈ آنے کا خدشہ موجود ہے اور آپ اس سیکرٹ سروس کو فلاسٹر تک پہنچنے سے روکنے کے لئے انتظامات کر رہے ہیں" ـــــ لارڈ باٹمر نے شراب کا گھونٹ لیتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جی ہاں۔ میں چاہتا ہوں کہ فلاسٹر بھی اس معاملے میں پوری طرح ہوشیار رہے کیونکہ بہرحال ان کا اصل ٹارگٹ تو فلاسٹر ہی ہے" ـــــ جم مارکر نے جواب دیا۔

"فلاسٹر کی طرف سے تو آپ قطعی بے فکر رہیں۔ اسے وہ تو کیا میں اور آپ بھی اگر ٹریس کرنا چاہیں تو نہیں کر سکتے۔ حالانکہ میرا فلاسٹر سے گہرا تعلق ہے۔ لیکن میں بھی نہیں جانتا کہ اس کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ اور کون کون لوگ اس سے منسلک ہیں اور ان کے مقاصد کیا ہیں۔ میرا اور فلاسٹر کا رابطہ صرف ایک سپیشل ٹرانسمیٹر کے ذریعے ہوتا ہے۔ اور یہ سپیشل ٹرانسمیٹر بھی یک طرفہ ہے۔ میرا مطلب ہے کہ وہ خود ضرورت پڑنے پر مجھے کال کر سکتے ہیں۔ میں اگر چاہوں تو از خود انہیں کال نہیں کر سکتا۔ اس

سے آپ خود سمجھ سکتے ہیں کہ وہ اجنبی افراد کس طرح فلاسٹر کو ٹریس کر سکتے ہیں" ـــــ لارڈ باٹمر نے کہا۔

"آپ کی بات چیت کس سے ہوتی ہے۔ اس کا نام وغیرہ تو بہرحال آپ جانتے ہوں گے" ـــــ جم مارکر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"نہیں بس چیف آف فلاسٹر کا نام استعمال ہوتا ہے۔ لہجہ مشینی سا ہے۔ جیسے کوئی روبوٹ بول رہا ہو اور بس۔ مجھے احکامات دیئے جاتے ہیں اور میں ان کی تعمیل کر دیتا ہوں" ـــــ لارڈ باٹمر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ یہ واقعی خاصا اچھا سسٹم ہے۔ بہرحال اب جب چیف آف فلاسٹر کی کال آئے تو آپ اسے بتا دیں کہ وہ مزید ہوشیار رہیں اور اگر انہیں کسی بھی لمحے کسی قسم کا کوئی خطرہ محسوس ہو تو وہ براہ راست مجھ سے بات کر سکتے ہیں" ـــــ جم مارکر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ کا پیغام پہنچا دیا جائے گا۔ لیکن ایک بات تو بتائیں۔ یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس آخر ہے کیا کہ آپ بھی پریشان ہیں۔ اور اسرائیل کے صدر صاحب بھی اس قدر پریشان ہیں کہ میں بتا نہیں سکتا۔ کیا آپ مجھے اس بارے میں کچھ تفصیلات بتائیں گے" ـــــ لارڈ باٹمر نے کہا۔

"جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے۔ ایشیائی ملک پاکیشیا کی سیکرٹ سروس ہے۔ اس کے لیڈر کا نام علی عمران ہے۔ بظاہر مسخرہ سا آدمی ہے۔ لیکن اس کے کارناموں کا ریکارڈ دیکھا جائے تو لگتا ہے کوئی مافوق الفطرت آدمی ہے۔ مجھے البتہ اسرائیل میں ان سے

ٹکرانے کا موقع ملا اور میں نے وہاں اکیلا ہونے کے باوجود انہیں واپس فرار ہو جانے پر مجبور کر دیا۔ اصل بات یہ ہے کہ اس نے اپنے کارناموں کا عالمی سطح پر پروپیگنڈا اس طرح کیا ہے کہ سب اس سے ذہنی طور پر پہلے سے ہی مرعوب ہو جاتے ہیں۔ اس طرح وہ اس نفسیاتی دباؤ کا فائدہ اٹھا لیتا ہے۔ اور بس اس سے زیادہ ان کی کوئی حقیقت نہیں ہے" —— جم مارکر نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ آپ کی ذہانت دیکھ کر مجھے بے حد اطمینان ہوا ہے کہ آپ یقیناً ان کا خاتمہ کرنے میں کامیاب رہیں گے۔ ویسے ایک درخواست کر سکتا ہوں" —— لارڈ باٹر نے کہا۔

"جی ہاں فرمائیے" —— جم مارکر نے چونک کر پوچھا۔

"جیسے ہی ان لوگوں کی یہاں آمد کی کوئی اطلاع ملے آپ مجھے مزید خبر دیں" —— لارڈ باٹر نے کہا۔

"اوہ۔ مگر کیوں" —— جم مارکر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ نے جو پہلے اندازہ لگایا تھا میں اسی سلسلے میں بات کر رہا ہوں۔ اب آپ سے کیا چھپانا۔ کاروبار میں تحفظ کے لئے الیسا کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے میرے پاس بھی ایک ایسا گروپ موجود ہے۔ جس میں ایسے معاملات کو نمٹانے کے ماہر شامل ہیں" لارڈ باٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ میں سمجھ گیا۔ ٹھیک ہے میں اطلاع کر دوں گا لیکن لارڈ باٹر صاحب اگر ایسی بات ہے تو پھر آپ کو بھی مقامی سیکرٹ سروس سے مکمل تعاون کرنا ہوگا" —— جم مارکر نے کہا۔

"آپ قطعی بے فکر رہیں۔ ہمارا اور آپ کا یہ مشترکہ مشن رہے گا۔ اور اگر ہم نے کچھ کر لیا تب بھی بہرحال نام تو آپ کا ہی سامنے رہے گا" —— لارڈ باٹر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوکے۔ اب مجھے اجازت" —— جم مارکر نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ پھر لارڈ باٹر سے مصافحہ کرنے کے بعد وہ اس کے دفتر سے باہر آ گیا۔ لارڈ باٹر کو دیکھتے ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ لارڈ باٹر صرف کاروباری آدمی نہیں ہے۔ اس کا تعلق یقیناً زیر زمین دنیا سے ہے۔ اور پھر جس طرح لارڈ باٹر نے اپنے خفیہ گروپ کی بات کی تھی۔ اب جم مارکر کو یہ پختہ یقین تھا کہ لارڈ باٹر ہی دراصل فلاسٹر کا چیف بھی ہے۔ اور اس نے صرف فلاسٹر کو چھپانے کے لئے یہ سب ڈرامہ رچا رکھا ہے۔ لیکن فوری طور پر وہ اپنی پوری توجہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی طرف ہی مبذول رکھنا چاہتا تھا۔ اس لئے اس نے اس بات کو ذہن سے جھٹک دیا لیکن اس کے باوجود وہ فیصلہ کر چکا تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے نمٹنے کے بعد وہ اس فلاسٹر تنظیم کو بھی ٹریس کرے گا کیونکہ اسے اس بات پر غصہ آ رہا تھا کہ اتنی بڑی تنظیم یہاں کام کر رہی ہے۔ اور وہ باوجود سیکرٹ سروس کے چیف ہونے کے اس کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتا۔

تھوڑی دیر بعد وہ اپنے ہیڈ کوارٹر پہنچ گیا۔ پھر جیسے ہی

Admin @ Hibuddiez.com

وہ اپنے دفتر میں داخل ہوا۔ میز پر رکھے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اور جم مارکر نے آگے بڑھ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ جم مارکر سپیکنگ" ——— جم مارکر نے سخت لہجے میں کہا۔

"ہیری بول رہا ہوں باس۔ ایک اطلاع دینی ہے آپ کو ایک سیاح جوڑا ابھی تھوڑی دیر قبل ایکریمیا سے آنے والی فلائٹ پر یہاں پہنچا ہے۔ لیکن اس جوڑے کے پاسپورٹ پاکیشیا کے جاری کردہ ہیں۔ جوڑا ایک مرد اور ایک عورت پر مشتمل ہے۔ مرد تو ایشیائی ہے۔ لیکن عورت سوئس نژاد ہے۔ لیکن پاسپورٹ پر اس کی قومیت پاکیشیائی ہی درج ہے۔ ویسے ان کے پاس انٹرنیشنل سیاحت کارڈ بھی موجود ہیں" ——— ہیری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیا سے آئے ہیں۔ ان میں ایک سوئس نژاد عورت ہے۔ کیا نام ہیں ان کے" ——— جم مارکر نے چونک کر پوچھا۔

"مرد کا نام صفدر سعید ہے۔ اور عورت کا نام جولیا ناڈا" ہیری نے جواب دیا۔

"وہ اس وقت کہاں ہیں" ——— جم مارکر نے پوچھا۔

"ایئرپورٹ سے وہ سیدھے ہوٹل پرنس گئے ہیں۔ ان کے کمرے وہاں پہلے سے بک کرائے گئے تھے۔ دونوں نے علیحدہ علیحدہ کمرہ لیا ہے۔ مرد کا کمرہ نمبر بارہ ہے اور عورت کا کمرہ نمبر گیارہ۔ دوسری منزل" ——— ہیری نے جواب

دیتے ہوئے کہا۔

"ان کے سامان کی کیا پوزیشن ہے" ——— جم مارکر نے پوچھا۔

"سامان کی ایئرپورٹ پر تفصیلی چیکنگ کی گئی ہے۔ لیکن سوائے لباس۔ قانونی کرنسی اور کاغذات کے اور کچھ نہیں ہے ان کے پاس۔ ایک بات میں نے نوٹ کی ہے۔ کہ وہ جب بھی آپس میں بات کرتے تھے تو کسی ایشیائی زبان میں ہی بات کرتے تھے۔ وہ سوئس نژاد لڑکی اس طرح ایشیائی زبان اپنے ساتھی سے بولتی ہے جیسے یہ اس کی مادری زبان ہو" ——— ہیری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم اس وقت کہاں سے بول رہے ہو" ——— جم مارکر نے پوچھا۔

"ہوٹل پرنس کے پبلک فون بوتھ سے بات کر رہا ہوں" ہیری نے جواب دیا۔

"میں خود انہیں چیک کرتا ہوں۔ یہ مشکوک افراد ہیں۔ ویسے تم زیرو سیکشن کو ہدایات دے دو کہ نہ صرف ان کی مکمل نگرانی کی جائے بلکہ ان کے کمروں میں سپیشل ڈکٹا فون بھی پہنچا دیئے جائیں۔ اور ان کے درمیان ہونے والی تمام بات چیت باقاعدہ ریکارڈ کی جائے۔ اس طرح ان کمروں کے فون بھی ٹیپ ہونے چاہئیں۔ انٹرنیشنل سیاحتی کارڈ کی وجہ سے ہم بغیر کسی ثبوت کے ان پر ہاتھ نہیں ڈال سکتے۔ اس لئے ہمیں پوری طرح محتاط رہنا ہوگا" ——— جم مارکر نے کہا۔

Admin @ Hibuddiez.com

"باس۔ آپ کے اس طرح ملنے سے وہ کہیں مشکوک نہ ہو جائیں" — میری نے کہا۔

"احمق ہو گئے ہو۔ میں ان سے سیکرٹ سروس کے چیف کی حیثیت سے تو نہیں ملوں گا۔ آرک لینڈ کے ٹورسٹ پروموشن بیورو کے ایک آفیسر کے تحت ملوں گا" — جم مارکر نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یس باس" — دوسری طرف سے میری نے کہا اور جم مارکر نے رسیور رکھا اور پھر تیزی سے واپس دروازے کی طرف مڑا ہی تھا کہ دوسرے لمحے ٹھٹھک کر رک گیا۔ اس کے ذہن میں فوراً ایک خیال آ گیا تھا کہ اگر ان کا تعلق واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہوا تو پھر لازماً انہیں اس کے حلیے کا علم ہو گا اور اگر وہ اصل حلیے میں ان سے ملا تو پھر یہ خامی بھی ہو سکتی ہے۔ اس لئے اس نے میک اپ کر کے وہاں جانے کا فیصلہ کیا۔ یہ فیصلہ کرتے ہی وہ مڑ کر ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔

"راک برادرز" — عورت نے چونک کر غور سے ان دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"بے بی جو تمہیں کہا جا رہا ہے وہ کرو" — کیپٹن شکیل نے سخت لہجے میں کہا اور اس عورت نے سر ہلاتے ہوئے کاؤنٹر کے نیچے ہاتھ ڈال کر رسیور اٹھا لیا۔

"باس — ایکریمیا سے راک برادرز آئے ہیں" — لڑکی کا لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"یس باس" — دوسری طرف سے جواب سن کر لڑکی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ اور رسیور واپس رکھ کر اس نے ایک ویٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ان صاحبان کو باس کے دفتر تک چھوڑ آؤ" — عورت کا لہجہ تحکمانہ تھا۔

"لیجئے سر" — اس ویٹر نے بھی ان دونوں کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ اور ایک طرف موجود راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ وہ دونوں خاموشی سے اس کے پیچھے چل پڑے۔ راہداری کے آخر میں ایک دروازہ تھا۔ جس کے باہر آرنلڈ ہنٹر کے نام کی پلیٹ بھی موجود تھی۔

"یہ دفتر ہے باس کا" — ویٹر نے دروازے کی طرف اشارہ کیا اور پھر بغیر کچھ کہے وہ واپس مڑ گیا۔ کیپٹن شکیل نے آگے بڑھ کر دروازے پر دستک دی۔

"یس۔ کم ان" — اندر سے ایک کرخت سی آواز سنائی

Admin @ Hibuddiez.com

کیپٹن شکیل نے دروازہ دھکیل کر کھولا اور پھر اندر داخل ہو گیا۔ تنویر اس کے پیچھے تھا۔ یہ واقعی دفتر تھا اور ایک میز کے پیچھے ایک بھاری جسم اور درمیانے قد کا آدمی بیٹھا ہوا تھا وہ ادھیڑ عمر تھا اور سر سے گنجا تھا۔ آنکھیں چھوٹی لیکن خاصی چمکدار تھیں۔ چہرے پر زخموں کے نشانات خاصی کثرت سے نمایاں تھے۔ انہیں اندر آتے دیکھ کر وہ کرسی سے اٹھا اور میز کی سائیڈ سے باہر نکل کر ان کی طرف بڑھنے لگا۔

"میرا نام جیک راک ہے اور یہ میرا چھوٹا بھائی ہے بوزف راک"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے اس کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"میں ایکریمیا کے مشہور راک برادرز کو اپنے کلب میں خوش آمدید کہتا ہوں"۔۔۔ ہنٹر نے مسکراتے ہوئے کہا اور مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔ اور پھر واقعی اس نے ان دونوں سے انتہائی گرم جوشی سے مصافحہ کیا اور انہیں صوفوں پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے وہ میز پر رکھے ہوئے انٹر کام کی طرف بڑھ گیا۔

"مسٹر ہنٹر۔ کوئی چیز نہیں چلے گی۔ ہم سوائے مخصوص اوقات کے اور کسی بھی وقت نہ پیتے ہیں نہ کھاتے ہیں"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور ہنٹر جو انٹر کام کا رسیور اٹھا چکا تھا۔ اُسے رکھ کر واپس مڑا۔ لیکن اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے۔

"کیا واقعی"۔۔۔ ہنٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ جیسے دوست سے غلط بیانی کا ہمیں کیا فائدہ ملنا ہے"۔ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا اور ہنٹر مسکرا کر ایک صوفے پر بیٹھ گیا۔ تنویر مسلسل خاموش تھا۔

"مسٹر ہنٹر۔ کیا ڈونلڈ کی کال کے بعد مزید کسی تعارف کی ضرورت ہے یا اس کی کال ہی کافی رہے گی"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اوہ نہیں مسٹر جیک راک۔ ڈونلڈ کبھی بھی غلط آدمی کے متعلق کال نہیں کر سکتا۔ میں اُسے بہت عرصے سے جانتا ہوں۔ اور آپ کی شہرت تو ظاہر ہے پورے ایکریمیا میں پھیلی ہوئی ہے۔ ویسے مجھے حیرت ہے کہ آپ کو یہاں ہاگن میں ایسا کون سا کام پڑ گیا جس کے لئے آپ کو خود یہاں آنے کی تکلیف اٹھانی پڑی۔ آپ مجھے فون کر دیتے آپ کا کام ہو جاتا۔ یہاں ہنٹر کا نام کافی لوگ جانتے ہیں"۔۔۔ ہنٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایک بین الاقوامی مسئلہ ہے۔ اس لئے ہم آپ کو درمیان میں نہیں ڈالنا چاہتے۔ ہم نے یہاں کچھ خاص لوگوں سے بزنس کے بارے میں مذاکرات کرنے ہیں۔ اور بس۔ لیکن اس کے لئے ہمیں یہاں ایک اچھی سی رہائش گاہ۔ دو کاریں۔ اور کچھ ضروری اسلحہ چاہیئے۔ اور ڈونلڈ نے آپ کی بے حد تعریف کی ہے۔ ورنہ تو یہاں اور ہزاروں پارٹیاں موجود ہیں جو یہ کام کر سکتی ہیں"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے سپاٹ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ڈونلڈ کی کال کے بعد آپ کو کسی قسم کی فکر کی ضرورت نہیں ہے۔ سب کچھ آپ کو مل جائے گا۔ لیکن......" ـــــ ہنٹر بات کرتے کرتے رک گیا۔

"ہم آپ کے لیکن کو اچھی طرح سمجھتے ہیں مسٹر ہنٹر۔ ہمارے معاملے میں آپ رقم کی فکر مت کریں۔ رقم ہمارے لئے کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔ لیکن صرف ایک چیز انتہائی اہمیت رکھتی ہے۔ اور وہ ہے راز داری۔ ظاہر ہے ہم یہاں کسی نیک کام کے لئے نہیں آئے۔ اور جہاں آپ جیسے دوست ہوں وہاں کچھ دشمن بھی یقیناً ہوتے ہیں۔ اور اگر آپ ہمارے متعلق کچھ جانتے ہیں تو پھر یقیناً آپ ہمارے دشمنوں کی حیثیت کو بھی سمجھ سکتے ہیں۔ اس لئے آپ صرف رقم لیتے رہیں اور باقی سب کچھ بھول جائیں۔ ویسے بھی آپ کا ہمارا رابطہ جس قدر کم رہے اتنا ہی آپ فائدے میں رہیں گے۔ اب بتائیں جو کام میں نے بتائے ہیں اس کے لئے آپ کو کتنی رقم چاہئے۔" کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں آپ کی بات کو اچھی طرح سمجھ گیا ہوں۔ آپ بے فکر رہیں۔ ہنٹر اپنے کاروبار کو اچھی طرح سمجھتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ ڈونلڈ نے آپ کو میرے پاس ریفر کیا ہے۔ میں آپ پر اب ساری بات واضح کر دوں۔ جب تک آپ یہاں رہیں گے دس ہزار ڈالر فی ہفتہ میری خدمات کا معاوضہ ہوگا۔ اس کے علاوہ جو کچھ آپ طلب کریں گے اس کے اخراجات یا قیمت کی ادائیگی آپ کو کرنی ہو گی۔ آپ صرف مجھے فون کر کے ڈیمانڈ دے دیں گے اور آپ کا کام ختم۔ آپ کی ڈیمانڈ پوری ہو جائے گی۔ ہفتہ وار آپ کو بل پہنچ جایا کرے گا۔ فی الحال آپ نے جو کچھ طلب کیا ہے۔ اس میں کوٹھی کا کرایہ فی ہفتہ چار ہزار ڈالر۔ دو کاروں کا کرایہ فی ہفتہ دو ہزار ڈالر اور اسلحہ جس طرح کا آپ چاہیں۔ وہ لسٹ مجھے دے دیں پہنچ جائے گا" ـــــ ہنٹر نے بھی خالصتاً کاروباری انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

اور کیپٹن شکیل نے سائیڈ پر رکھا ہوا بریف کیس اٹھا کر گھٹنوں پر رکھا اور پھر اُسے کھول کر اس نے اس کی ایک خفیہ جیب سے ایک چیک نکال کر بریف کیس دوبارہ بند کر کے سائیڈ پر رکھ دیا۔

"یہ پانچ لاکھ ڈالر کا بنک گارنٹیڈ چیک ہے مسٹر ہنٹر۔ یہ آپ رکھ لیں۔ جب یہ ختم ہونے لگے۔ تو اطلاع کر دیں۔ آپ کو ایسا ہی مزید چیک مل جائے گا۔ لیکن آپ ہمیں باقی سامان کے ساتھ ساتھ پچاس ہزار ڈالر نقد بھی دے دیں کیونکہ ہم نقد کرنسی ساتھ نہیں لے آئے" ـــــ کیپٹن شکیل نے چیک ہنٹر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ اور ہنٹر کی آنکھوں میں موجود چمک پانچ لاکھ ڈالر کا سن کر اور زیادہ بڑھ گئی۔ اس نے چیک ایک طرح سے کیپٹن شکیل کے ہاتھ سے جھپٹا اور دوسرے لمحے بنک گارنٹی کی مہر دیکھ کر اس کے چہرے پر مسرت

Admin @ Hibuddiez.com

کی لہر دوڑ گئی۔

" آپ واقعی بزنس کرنا جانتے ہیں مسٹر جیک واک۔ اب آپ کو سب کچھ مل جائے گا" ۔۔۔ ہنٹر نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کر سائیڈ میں موجود ایک اور کمرے کی طرف بڑھ گیا دروازہ کھول کر وہ اندر چلا گیا۔ اس کی واپسی دس منٹ بعد ہوئی۔

" یہ لیجئے کوٹھی کی چابی۔ ڈیگارو کالونی کی کوٹھی نمبر اکتیس کارڈ ساتھ ہے۔ کوٹھی کے اندر آپ کو آپ کے مطلب کی ہر چیز مل جائے گی۔ دونوں کاریں بھی۔ کرنسی بھی۔ اور ضروری اسلحہ بھی" ۔۔۔ ہنٹر نے چابی کیپٹن شکیل کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

" شکریہ۔ اب آپ ایسا کریں کہ آرک لینڈ کا تفصیلی نقشہ بھی ہمیں مہیا کر دیجئے" ۔۔۔ کیپٹن شکیل نے چابی لیتے ہوئے کہا۔

" ابھی دیتا ہوں" ۔۔۔ ہنٹر نے کہا اور اٹھ کر میز کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک بک نکال کر اس نے کیپٹن شکیل کے ہاتھ میں دے دی۔ یہ ہاگن اور باقی آرک لینڈ کا تفصیلی نقشہ بھی ہے۔ اور فون ڈائریکٹری بھی۔ اس کے علاوہ آرک لینڈ کے وہ سارے خصوصی قوانین بھی اس میں درج ہیں۔ جن کے جاننے کی نئے آنے والوں کو ضرورت پڑتی ہے" ۔۔۔ ہنٹر نے کہا اور کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ بک پر ٹورسٹ گائیڈ کے الفاظ درج تھے۔ اور ان الفاظ کو دیکھ کر ہی کیپٹن شکیل سمجھ گیا کہ اس میں ان کے مطلب کی ہر چیز موجود ہو گی۔

" او کے۔ اب اجازت" ۔۔۔ کیپٹن شکیل نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور تنویر بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ پھر ان دونوں نے ہنٹر سے مصافحہ کیا۔ اور بریف کیس اٹھا کر اس کے دفتر سے باہر آ گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ٹیکسی میں بیٹھ کر ڈیگارو کالونی کی طرف بڑھے جا رہے تھے۔ کوٹھی واقعی ان کے مطلب کی تھی۔ نئی کاریں بھی موجود تھیں۔ نئی کاریں بھی موجود تھیں۔ اور ایک الماری میں عام استعمال کا ضروری اسلحہ بھی۔ ایک وارڈ روب مختلف لباسوں سے بھی بھری ہوئی تھی۔ اور الماری کے نچلے خانے میں جدید میک اپ باکس بھی تھا۔ دوسرے خانے سے انہیں کرنسی بھی مل گئی۔

" خاصا سمجھدار آدمی ہے یہ ہنٹر" ۔۔۔ تنویر نے ان ساری چیزوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

" یہ اس کا دھندہ ہے۔ نجانے ہم جیسے کتنے لوگوں سے وہ ڈیلنگ کرتا رہتا ہو گا۔ اس لئے اسے ضروریات کا پوری طرح علم ہے" ۔۔۔ کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔ وہ گائیڈ بک کھولے اس کے مطالعے میں مصروف تھا۔ اور پھر تنویر بھی اس کے مطالعے میں شامل ہو گیا۔ ہاگن کے تفصیلی نقشے کو ان دونوں نے باقاعدہ ڈسکس کر کے اچھی طرح سمجھ لیا۔

" اب میرے خیال میں کام کا آغاز کر دینا چاہئے" ۔۔۔ تنویر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

Admin @ Hibuddiez.com

" ابھی نہیں۔ کل سے۔ آج تو ہم صرف شہر کی سیر کریں گے۔ مختلف ہوٹلوں میں جائیں گے۔ کیونکہ مجھے یقین ہے۔ کہ ہماری نگرانی ہو رہی ہوگی۔ البتہ کل تک یہ یقیناً ختم ہو جائے گی"۔ کیپٹن شکیل نے کہا اور تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" تو پھر چلو اٹھو۔ اب یہاں عورتوں کی طرح کب تک بیٹھے رہیں گے"۔۔۔ تنویر نے کہا۔ اور کیپٹن شکیل مسکراتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ کرنسی اٹھا کر جیب میں رکھنے کے بعد انہوں نے کچھ ضروری اسلحہ بھی الماری سے نکال کر جیبوں میں منتقل کر دیا اس کے بعد کار لے کر وہ کوٹھی سے باہر آ گئے۔ کوٹھی کے گیٹ پر آٹومیٹک لاک لگا دیا گیا۔

" اب کہاں جانا ہے"۔۔۔ کیپٹن شکیل لاک لگا کر جیسے ہی سائیڈ سیٹ پر بیٹھا تنویر نے جو ڈرائیونگ سیٹ پر تھا۔ اس سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

" ڈلسی گیم کلب چلو۔ باس نے بتایا تھا کہ فاسٹر کا چیف جو لارڈ باٹر کے نام سے یہاں متعارف ہے وہاں اکثر آتا جاتا رہتا ہے۔ اور یہ کلب کنگ آف آرک لینڈ کی بھتیجی پرنسز ڈلسی کی ملکیت ہے۔ ہو سکتا ہے اس لارڈ باٹر سے وہاں ملاقات ہو جائے"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔ اور تنویر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کار آگے بڑھا دی۔ نقشے کو وہ پہلے ہی اچھی طرح سمجھ چکے تھے۔ اس لئے تقریباً ایک گھنٹے کی ڈرائیونگ کے بعد جب وہ ڈلسی گیم کلب کے کمپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہوئے

تو اس کی انتہائی خوبصورت اور جدید عمارت کو دیکھ کر حیران رہ گئے۔ چار منزلہ عمارت کے گرد وسیع باغ پھیلا ہوا تھا اور گولڈن کلب میں اگر جرائم پیشہ افراد بھرے ہوتے تھے تو یہاں آرک لینڈ کا انتہائی معزز اور امیر طبقہ نظر آ رہا تھا۔ پارکنگ میں نئے ماڈلز کی کاروں کی بھرمار تھی۔ انہیں بڑی مشکل سے پارکنگ میں جگہ ملی۔ اور پھر وہ دونوں کار سے اتر کر اصل عمارت کی طرف بڑھنے لگے۔ عمارت کا ہال انتہائی خوبصورت ہوٹل کے ہال کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ اور وہاں بھی میزیں بھری ہوئی تھیں۔ ایک طرف وسیع و عریض کاؤنٹر پر چار خوبصورت لڑکیاں کھڑی تھیں۔ کیپٹن شکیل اور تنویر اس کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئے۔

" جی فرمائیے"۔۔۔ لڑکی نے ان کے قریب پہنچتے ہی کاروباری انداز میں مسکراتے ہوئے ان سے پوچھا۔

" ہم ایکریمیا سے یہاں پہلی بار آئے ہیں۔ آپ کے کلب کی بہت دھوم سنی ہے۔ لیکن ہم صرف لارڈز کے ساتھ گیم کھیلنے کے قائل ہیں۔ بڑی گیم"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ایک ہزار ڈالر دے دیجئے۔ سپیشل ہاؤس کے داخلہ پاس مل جائیں گے"۔۔۔ لڑکی نے اسی طرح کاروباری انداز میں کہا۔ اور کیپٹن شکیل نے جیب سے بڑے نوٹوں کی موٹی سی گڈی نکالی۔ سارے نوٹ ہزار ہزار ڈالر کے تھے۔ اس نے دو نوٹ کھینچے اور لڑکی کی طرف بڑھا دیئے۔

" میں نے ایک ہزار ڈالر کہے ہیں"۔۔۔ لڑکی نے حیرت بھرے

Admin @ Hibuddiez.com

لہجے میں کہا۔

" دونوں رکھ لو۔ ایک کلب کے حساب میں اور ایک اپنے حساب میں۔ تمہارا خوب صورت چہرہ بتا رہا ہے کہ ہم جب یہاں سے واپس جائیں گے تو ہماری جیبیں بڑے نوٹوں کی گڈیوں سے بھری ہوئی ہوں گی" ___ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ شکریہ ___ آئی وش یو گڈ لک " ___ لڑکی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر دو سرخ رنگ کے پاس نکال کر اس نے ان کے سامنے رکھتے ہوئے ایک طرف کھڑے نوجوان کو بلایا۔

" یس مس " ___ اس نوجوان نے قریب آتے ہوئے پوچھا۔

" سپیشل ہاؤس تک پہنچا آؤ انہیں " ___ لڑکی نے اس نوجوان سے کہا۔

" آیئے سر " ___ نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر وہ ان دونوں کو ساتھ لے کر ایک لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد لفٹ انہیں لے کر نیچے جانے لگی۔ لفٹ رکنے کے بعد جب وہ باہر آئے تو وہ ایک راہداری میں تھے۔ جس میں چار مشین گنوں سے مسلح افراد ٹہل رہے تھے۔ انہوں نے ایک نظر انہیں دیکھا پھر سر ہلا دیا۔ راہداری کے اختتام پر ایک دروازہ تھا۔ جس کے باہر دو مشین گنوں سے مسلح افراد موجود تھے۔

" ٹوکن " ___ ان دونوں مسلح افراد نے کہا اور کیپٹن شکیل نے دونوں ٹوکن ان کے ہاتھ پر رکھ دیئے۔

" آپ پہلی بار آئے ہیں " ___ ان میں سے ایک نے انہیں سر سے پیر تک غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

" ہاں " ___ کیپٹن شکیل نے سپاٹ لہجے میں کہا

" تو میں آپ کو بتا دوں کہ یہاں سپیشل ہاؤس میں دس ہزار ڈالر سے کم کی چال کھیلنا ممنوع ہے۔ شارپنگ بھی ممنوع ہے۔ اور اس کے علاوہ کسی قسم کی غلط حرکت بھی " ___ اس آدمی نے سرد لہجے میں کہا۔

" ہم گیم کھیلنے آئے ہیں مسٹر۔ جھگڑا کرنے نہیں " ___ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور اس آدمی کے اشارے پر دوسرے نے سائیڈ پر لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے دروازہ خودکار انداز میں کھل گیا۔ اور وہ دونوں دروازہ کراس کر کے دوسری طرف آ گئے۔ یہ ایک وسیع و عریض ہال تھا۔ جس کے ایک کونے میں تو ریستوران کے انداز میں کرسیاں اور میزیں موجود تھیں۔ جب کہ باقی تمام ہال میں جوئے کی میزیں لگی ہوئی تھیں۔ جن میں کارڈز سے لے کر دنیا کا جدید ترین مشینی جوا بھی شامل تھا۔ لیکن کارڈز کی میزیں زیادہ تھیں اور جوئے کی مشینیں کم تھیں۔ اور زیادہ تر لوگ بھی کارڈز کی میزوں پر ہی موجود تھے۔ ہال کمرے میں دیواروں کے ساتھ لحیم شحیم جسم رکھنے والے مسلح غنڈے دیوار سے پشت لگائے اطمینان بھرے انداز میں کھڑے ہوئے تھے۔ ان کے چہروں سے سخت گیری اور سفاکی عیاں تھی۔ کیپٹن شکیل اور تنویر دونوں کی آنکھوں نے اندر داخل ہوتے ہی تیزی سے

Admin @ Hibuddiez.com

پہلے تو وہاں موجود سب افراد کا جائزہ لیا۔ ان دونوں کو اس لارڈ باٹم کی تلاش تھی۔ لیکن وہاں اس حلیے کا کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ البتہ انہوں نے یہ ضرور دیکھ لیا تھا کہ وہاں موجود افراد اپنے لباس اور چال ڈھال سے طبقہ امراء میں سے ہی لگتے تھے۔ دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر وہ اس حصے کی طرف بڑھ گئے جدھر ریستوران بنایا گیا تھا۔

" میرے خیال میں ہنٹر کو دینے کے لئے کچھ کھیلا نہ جائے "۔ تنویر نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ کیپٹن شکیل کوئی جواب دیتا ایک باوردی ویٹر تیزی سے قدم بڑھاتا ان کے قریب پہنچ گیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک کارڈ تھا۔ اس نے بڑے ادب سے کارڈ ان کے سامنے رکھ دیا۔ تنویر نے کارڈ اٹھا کر دیکھا تو اس پر صرف دنیا کی قیمتی ترین شرابوں کے نام درج تھے اس کے علاوہ اور کچھ درج نہ تھا۔ باقی میزوں پر بیٹھے ہوئے افراد بھی شراب ہی پی رہے تھے۔

" یہاں کا انچارج کون ہے "۔۔۔ کیپٹن شکیل نے ویٹر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

" ماسٹر ریمنڈ "۔۔۔ ویٹر نے جواب دیا۔

" اگر اس سے ملنا ہو تو کہاں ملا جا سکتا ہے "۔۔۔ کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

" وہ ادھر اندھے شیشے والے کیبن میں بیٹھتے ہیں ماسٹر۔ لیکن کیا کسی سے کوئی غلطی ہو گئی ہے "۔۔۔ ویٹر نے قدرے خوفزدہ سے لہجے میں پوچھا۔

" ارے نہیں ہم نے ایک دوست کے بارے میں بات چیت کرنی ہے اور آپ پہلے ماسٹر ریمنڈ سے مل لیں پھر کچھ پئیں گے بھی سہی اور کھیلیں گے بھی سہی "۔۔۔ کیپٹن شکیل نے اٹھتے ہوئے کہا اور تنویر بھی سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا کارڈ اس نے میز پر رکھ دیا تھا۔ اندھے شیشے کے اس کیبن کے دروازے پر ایک مسلح آدمی موجود تھا۔

" ماسٹر سے کہو۔ ایکریمیا کے راک برادرز اس سے ملنا چاہتے ہیں " کیپٹن شکیل نے اس مسلح آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

" سوری سر۔ ماسٹر مصروف ہے۔ آج وہ کسی سے نہ مل سکے گا آپ کسی اور روز آئیں "۔۔۔ مسلح نوجوان نے بظاہر تو اخلاق بھرے لہجے میں کہا لیکن اس کے انداز میں خاصی سختی تھی۔

" کیا مصروفیت ہے اس کی "۔۔۔ کیپٹن شکیل کے بولنے سے پہلے ہی تنویر بول پڑا اس کے لہجے میں خاصی درشتی تھی اور نوجوان اس طرح چونک کر تنویر کو دیکھنے لگا جیسے اسے حیرت ہو کہ کوئی شخص اس سے اس لہجے میں بھی بات کر سکتا ہے۔

" میں کہہ رہا ہوں ماسٹر نہیں مل سکتا۔ بس جاؤ "۔۔۔ نوجوان کا لہجہ یک لخت انتہائی سرد ہو گیا۔ مگر دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا اچھل کر دو فٹ دور جا گرا۔

" کتے کے بچے۔ راک برادرز پر رعب جما رہے ہو "۔۔۔ تنویر کا لہجہ کاٹ کھانے والا تھا۔ نوجوان کے اس طرح چیخ کر پیچھے گرنے کی وجہ سے پورا ہال بری طرح چونک پڑا۔ دیواروں کے ساتھ کھڑے مسلح افراد بھی بے اختیار سیدھے ہو گئے۔

"جانے دو جوزف راک۔ یہ بے چارہ ہمیں جانتا ہی نہیں"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔

"ہونہہ۔ تم پہلے شخص ہو جو ہماری توہین کرنے کے باوجود زندہ بچ گئے ہو۔ جاؤ اور جا کر اپنی جان بچ جانے پر خوشیاں مناؤ" تنویر نے اندر داخل ہونے سے پہلے بڑے حقارت بھرے لہجے میں اٹھتے ہوئے اس نوجوان سے کہا اور پھر تیزی سے کیپٹن شکیل کے پیچھے اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک خاصا بڑا کیبن تھا جسے انتہائی شاندار انداز میں سجایا گیا تھا۔ ایک میز کے پیچھے ریوالونگ کرسی پر ایک چھریرے بدن کا آدمی بڑے بے تکلفانہ انداز میں میز پر دونوں ٹانگیں رکھے کرسی کی پشت کو فرش کی طرف کئے فون سننے میں مصروف تھا۔ لیکن ان دونوں کے اس طرح اندر داخل ہونے پر اس نے رسیور کانوں سے ہٹایا اور حیرت بھرے انداز میں ان دونوں کو دیکھنے لگا۔

"تمہارا نام ہے ماسٹر رچمنڈ۔ اور تم ہی یہاں کے انچارج ہو" کیپٹن شکیل کا لہجہ بے حد جارحانہ تھا۔

"ہاں۔ مگر تم کون ہو اور تم اندر آ گئے کیسے۔ اس بوسی نے تمہیں روکا کیوں نہیں"۔۔۔ رچمنڈ نے تیزی سے ٹانگیں نیچے کر کے سیدھے ہوتے ہوئے کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے رسیور بھی کریڈل پر رکھ دیا۔

"راک برادرز کو روکنے والے دوسرا سانس نہیں لیا کرتے۔ ماسٹر رچمنڈ"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"راک برادرز"۔۔۔ رچمنڈ نے حیرت بھرے انداز میں منہ بناتے ہوئے کہا۔ ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"لارڈ باٹر کہاں ہیں۔ ہم نے ان سے فوری ملنا ہے۔ فلاسٹر کے بارے میں ایک اہم اطلاع ہے۔ اور ہم اسی اطلاع کی وجہ سے سیدھے ایکریمیا سے آ رہے ہیں"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے اندھیرے میں تیر چلاتے ہوئے کہا۔

"لارڈ باٹر۔ فلاسٹر۔ مگر تم.........."۔۔۔ رچمنڈ کی حیرت کچھ اور بڑھ گئی۔

"اگر مگر چھوڑو۔ لارڈ باٹر سے ہماری بات کراؤ۔ اٹ از ایمرجنسی" کیپٹن شکیل نے اسی طرح سخت لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے بیٹھو۔ میں بات کراتا ہوں"۔۔۔ رچمنڈ چند لمحے خاموش کھڑا ہونٹ کاٹتا رہا۔ پھر اس انداز میں بولا جیسے وہ کسی فیصلے پر پہنچ چکا ہو۔ اس کے ساتھ ہی وہ مڑ کر میز کی طرف بڑھا اور اس نے میز پر رکھے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس کا ایک بٹن دبا دیا۔

"لارڈ باٹر جہاں کہیں بھی ہوں انہیں سپیشل ہاؤس میں بھجوا دو" رچمنڈ نے سخت لہجے میں کہا اور رسیور رکھ کر وہ ان دونوں کی طرف بڑھ گیا۔

"تم دونوں جس انداز میں یہاں آئے ہو اور جس انداز میں باتیں کر رہے ہو وہ واقعی میرے لئے حیرت انگیز ہے۔ بہرحال

Admin @ Hibuddiez.com

لارڈ باٹر کے آنے کے بعد میں سوچوں گا کہ تمہارے ساتھ آئندہ کیا سلوک ہونا چاہیئے"۔۔۔۔ ریمنڈ نے اُسی طرح سخت لہجے میں کہا۔

"مجھے یہ دیکھ کر تعجب ہو رہا ہے کہ تم نے لارڈ باٹر کو اس طرح کال کیا ہے جیسے وہ تمہارا ملازم ہو۔ حالانکہ وہ فلاسٹر کا چیف ہے"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ فلاسٹر کون ہے۔ تم بار بار یہ نام کیوں لے رہے ہو۔ لارڈ باٹر اپنے لئے لارڈ ہو گا۔ میرے لئے لارڈ نہیں ہے سمجھے"۔۔۔۔ ریمنڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لارڈ باٹر کو وہ پیغام پہنچ جائے پھر تم سے بھی باتیں ہو جائیں گی"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔ اُسی لمحے میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی۔ اور ریمنڈ تیزی سے مڑا اور اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔۔ ریمنڈ کا لہجہ انتہائی سخت تھا۔

"کلب میں موجود نہیں ہے لارڈ باٹر۔ اوکے"۔۔۔۔ ریمنڈ نے دوسری طرف سے بات سننے کے بعد کہا اور رسیور رکھ کر وہ میز کی سائیڈ سے ہو کر واپس اپنی ریوالونگ کرسی کی طرف بڑھ گیا۔

"میں اس کی رہائش گاہ پر فون کرتا ہوں"۔۔۔۔ ریمنڈ نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ جب کہ کیپٹن شکیل اور تنویر دونوں صوفے پر بیٹھنے کی بجائے ویسے ہی میز کے قریب کھڑے ہوئے تھے۔ ریمنڈ نے ٹیلی فون کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ مگر اس سے پہلے کہ اس کا ہاتھ رسیور تک پہنچتا میز کے اس کنارے سے جس طرف کیپٹن شکیل اور تنویر کھڑے ہوئے تھے اچانک دودھیا رنگ کی گیس کی تیز دھاریں نکل کر سیدھی ان دونوں کے چہروں سے ٹکرائیں اور اس کے ساتھ ہی ان دونوں کو یوں محسوس ہوا جیسے ان کی آنکھوں کے سامنے کسی نے اچانک سیاہ پردہ تان دیا ہو۔ اور یہ احساس بھی صرف ایک لمحے کے لئے ہوا۔ اس کے بعد ہر قسم کے احساسات ان کا ساتھ چھوڑ گئے۔

Admin @ Hibuddiez.com

صفدر جولیا کے کمرے میں بیٹھا ٹورسٹ گائیڈ میں موجود شہر کا تفصیلی نقشہ دیکھنے میں مصروف تھا۔ جب کہ جولیا باتھ روم میں لباس بدلنے کے لئے گئی ہوئی تھی۔ کیونکہ اب ان کا موڈ شہر کی سیر کرنے کا تھا کہ اچانک دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی اور صفدر چونک پڑا۔ دوسرے لمحے وہ کرسی سے اٹھا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"کون ہے" ___ صفدر نے دروازہ کھولنے سے پہلے اونچی آواز میں پوچھا۔

"دروازہ کھولئے۔ میں ٹورسٹ ویلفیئر آفیسر ہوں" ___ باہر سے ایک آواز سنائی دی اور صفدر نے دروازہ کھول دیا۔ دروازے پر ایک بھاری جسم اور لمبے قد کا آدمی کھڑا ہوا تھا۔ پیشانی فراخ تھی اور آنکھوں میں ذہانت کی چمک بھی موجود تھی۔

"یہ کارڈ دیکھئے۔ میرا تعلق ٹورسٹ بیورو سے ہے۔ میں آپ سے اور آپ کی ساتھی خاتون مس جولیانا فٹز واٹر سے چند باتیں کرنا چاہتا ہوں" ___ دروازے پر کھڑے آدمی نے ہاتھ میں پکڑا ہوا کارڈ صفدر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ کارڈ واقعی سرکاری تھا اور اس پر کنگ آف آرک لینڈ کی خوب صورت سنہری مہر بھی موجود تھی۔ جس کی موجودگی ہی اس کارڈ کو سرکاری ظاہر کر رہی تھی۔ کارڈ پر رالف کا نام اور عہدہ چیف آفیسر ٹورسٹ ویلفیئر بیورو کے الفاظ درج تھے۔

"تشریف لائیے" ___ صفدر نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا اور وہ نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس نے ایک بار نظریں گھما کر کمرے کو دیکھا۔ اور پھر سامنے رکھی ہوئی کرسیوں کی طرف بڑھ گیا۔

"خاتون باتھ روم میں ہیں" ___ رالف نے باتھ روم کے دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں" ___ صفدر نے جواب دیا۔ اور اسی لمحے باتھ روم کا دروازہ کھلا اور جولیا باہر آ گئی۔ اور رالف جو اس دوران کرسی پر بیٹھ چکا تھا احتراماً اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور اس نے ایک بار پھر اپنا تعارف کرایا۔

"تشریف رکھئے" ___ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور رالف دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ صفدر اور جولیا بھی اس کے سامنے کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ ان دونوں کی نظریں رالف پر جمی ہوئی تھیں۔

Admin @ Hibuddiez.com

جو خود انہیں غور سے دیکھ رہا تھا ۔

" جی فرمائیے " ۔۔۔ صفدر نے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے کہا

" مسٹر صفدر اور مس جولیا ۔ یہی نام ہیں ناں ۔ آپ کے کارڈز پر تو یہی درج ہیں " ۔۔۔ رالف نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" جی ہاں ۔ یہی نام ہیں " ۔۔۔ صفدر نے خشک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا ۔ جب کہ جولیا خاموش بیٹھی رہی ۔

" آپ پاکیشیائی ہیں ۔ حالانکہ مس جولیا سوئس نژاد ہیں " رالف نے کہا ۔

" میں نے طویل عرصے سے پاکیشیا کی شہریت حاصل کی ہوئی ہے " ۔۔۔ جولیا نے بات کرتے ہوئے کہا ۔

" آپ ویلفیئر آفیسر ہیں یا پولیس آفیسر " ۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" میں ٹورسٹ ویلفیئر آفیسر ہوں مسٹر صفدر ۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ یہاں آرک لینڈ میں بہت سے بین الاقوامی شہرت کے مجرم اور ایجنٹ ٹورسٹ روپ میں آجاتے ہیں ۔ اس لئے ہمیں ہر طرح سے اطمینان کرنا پڑتا ہے " ۔۔۔ رالف نے جواب دیا ۔

" ہمارے پاس انٹرنیشنل ٹورسٹ کارڈ موجود ہیں اور آپ تو زیادہ بہتر طور پر جانتے ہوں گے کہ یہ کارڈ کس قدر چھان بین کے بعد جاری کئے جاتے ہیں " ۔۔۔ صفدر نے جواب دیا ۔

" جی ہاں ۔ درست ہے ۔ لیکن کسی سیکرٹ ایجنٹ کے لئے یہ کارڈ حاصل کرنا کچھ مشکل کام تو نہیں ہے " ۔۔۔ رالف نے کہا اور صفدر بے اختیار ہنس دیا ۔

" سیکرٹ ایجنٹ اور کارڈ کی بات آپ نے خوب کہی ہے ۔ وہ سیکرٹ ایجنٹ کیسے رہ گیا جس کی شناخت کے لئے باقاعدہ کوئی بین الاقوامی ادارہ کارڈ جاری کرتا ہے ۔ ویسے اگر آپ کو کوئی شک ہو تو آپ ہمارے کارڈز کی باقاعدہ تصدیق کرا سکتے ہیں " صفدر نے ہنستے ہوئے کہا ۔

" تصدیق کرائی گئی ہے مسٹر صفدر ۔ لیکن ...... " ۔۔۔ رالف بات کرتے کرتے رک گیا ۔

" لیکن کیا " ۔۔۔ اس بار صفدر اور جولیا دونوں ہی چونک پڑے تھے ۔

" چھوڑیئے اس بات کو ۔ یہ بتائیے کہ آپ کا یہاں کتنے روز ٹھہرنے کا ارادہ ہے " ۔۔۔ رالف نے بات ٹالتے ہوئے کہا ۔

" یہ تو آرک لینڈ کے حسن پر مبنی ہے کہ یہ ہمیں کتنے روز یہاں رکنے پر مجبور کرتا ہے " ۔۔۔ صفدر نے جواب دیا ۔

" مسٹر صفدر ۔ ایک اہم بات بتا دوں ۔ یہاں ایک ایسی خفیہ تنظیم موجود ہے جو سیاحوں کو لوٹ بھی لیتی ہے اور قتل بھی کر دیتی ہے ۔ اس کا نام فلاسٹر ہے " ۔۔۔ رالف بات کرتے کرتے رک گیا ۔ لیکن صفدر اور جولیا دونوں کے چہرے سپاٹ رہے ۔

" تو پھر ہمیں کیا کرنا چاہئے ۔ یہ بھی بتا دیں ۔ واپس چلے جائیں فلاسٹر سے ڈر کر " ۔۔۔ صفدر نے خشک لہجے میں کہا ۔

" نہیں ۔ یہاں آپ کی ہر طرح حفاظت کی جاتی ہے لیکن آپ

Admin @ Hibuddiez.com

کو خود بھی محتاط رہنا ہوگا" ـــــ والف نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"شکریہ۔ اب اگر آپ کا یہ انٹرویو ختم ہوگیا ہو تو پھر ہمیں اجازت دیجیئے ہم یہاں کمرے میں بند ہو کر بیٹھنے نہیں آئے۔ ہم نے یہاں سیر کرنی ہے اور کچھ اور کام بھی ہیں" ـــــ صفدر نے کہا۔

"اوکے شکریہ۔ اب اجازت دیجیئے" ـــــ والف نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"حیرت ہے یہ صاحب تو سیاحوں کو باقاعدہ ڈرانے کا کام کرتے ہیں۔ حالانکہ میں نے سنا ہے کہ آرک لینڈ میں دنیا بھر میں سب سے زیادہ سیاح آتے ہیں" ـــــ صفدر نے مخصوص انداز میں جولیا کو ہاتھ سے خاموش رہنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے صفدر۔ یہاں واقعی ایسی کوئی تنظیم ہو۔ اس لئے مسٹر والف نے اچھا کیا ہے کہ ہمیں کم از کم ہوشیار تو کر دیا ہے" ـــــ جولیا نے سر ہلاتے ہوئے اونچی آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بہرحال تم اب تیار ہو گئی ہو تو چلیں گھومنے" ـــــ صفدر نے کہا۔

"صرف ایک منٹ رک جاؤ" ـــــ جولیا نے کہا اور دوبارہ

باتھ روم کی طرف بڑھنے ہی لگی تھی کہ یکلخت دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور دوسرے لمحے چار پولیس آفیسر ہاتھوں میں ریوالور اٹھائے تیزی سے اندر داخل ہوئے۔

"خبردار۔ دونوں ہاتھ اٹھا دو" ـــــ ان میں سے ایک نے چیختے ہوئے کہا۔

"یہ کیا وحشت ہے۔ کیا یہ ملک پاگلوں کا ہے" ـــــ صفدر نے اس بار انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں کہہ رہا ہوں دونوں ہاتھ اٹھا کر دیوار کی طرف منہ کر لو۔ ورنہ میں فائر کھول دوں گا" ـــــ اسی پولیس آفیسر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ اور صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ سر سے بلند کئے اور دیوار کی طرف منہ کر لیا۔ جولیا نے بھی ظاہر ہے اس کی پیروی کی اور چند لمحوں بعد ان دونوں کے ہاتھ پشت پر کر کے ہاتھوں میں ہتھکڑی لگا دی گئی۔

"اب سنو۔ تمہیں پولیس ہیڈ کوارٹر چلنا ہے اور ہمیں حکم ہے کہ اگر تم دونوں ذرا بھی غلط حرکت کرو تو تمہیں بے شک گولی سے اڑا دیا جائے۔ اس لئے تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ تم خاموشی سے چلے چلو" ـــــ اس پولیس آفیسر نے کہا۔

"چلو بھئی۔ ہم تو اس وقت کو پچھتا رہے ہیں جب ہم نے آرک لینڈ کی سیاحت کا فیصلہ کیا تھا" ـــــ صفدر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ لیکن اس کی بات کا کسی نے کوئی جواب نہ دیا۔ اور پھر انہیں کمرے سے نکال کر لفٹ کے ذریعے پہلے

Admin @ Hibuddiez.com

ہال میں لے آیا گیا اور پھر باہر موجود پولیس ویگن میں سوار کر دیا گیا۔ دو مسلح پولیس والے ان کے ساتھ عقبی حصے میں بیٹھ گئے۔ جبکہ دو ویگن کے سامنے والے حصے میں تھے اور پھر ویگن تیز رفتاری سے آگے بڑھ گئی۔ کافی دیر تک مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد وہ ایک وسیع و عریض عمارت کے مین گیٹ میں داخل ہو گئی۔ گیٹ پر مسلح پولیس باقاعدہ پہرہ دے رہی تھی۔ صفدر اور جولیا دونوں مطمئن انداز میں بیٹھے ہوئے تھے کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ پولیس ان کے خلاف کچھ بھی ثابت نہ کر سکے گی۔ ویگن سے اتار کر انہیں ایک بڑے کمرے میں لے جایا گیا۔ جہاں ایک بڑی سی میز کے پیچھے ایک لمبا تڑنگا پولیس آفیسر بیٹھا ہوا تھا۔ میز کے سامنے پڑی ہوئی کرسیوں پر ان دونوں کو بٹھا دیا گیا۔

"میرا نام رابرٹ ہے۔ اور میں اسسٹنٹ پولیس کمشنر ہوں۔ آپ دونوں کے کاغذات چیک کرا لئے گئے ہیں۔ کاغذات درست ہیں۔ آپ دونوں کے چہروں پر میک اپ بھی نہیں ہے۔ ہمیں اطلاع ملی ہے کہ آپ دونوں کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے۔ اور آپ یہاں کسی خصوصی مشن کے لئے آئے ہیں" اور یہ بھی وضاحت کر دوں کہ یہاں کنگ کے خلاف سازش سب سے خوفناک جرم سمجھا جاتا ہے اور آپ پر یہی الزام ہے"۔۔۔ رابرٹ نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے بڑے سرد اور خشک لہجے میں کہا۔

"الزام لگا دینا تو بہت آسان ہے مسٹر رابرٹ۔ لیکن کیا آپ کے پاس کوئی ایسا ثبوت ہے جسے آپ عدالت میں ثابت کر سکیں"۔۔۔ صفدر نے ٹھنڈے لہجے میں کہا۔

"ہاں ایک ثبوت موجود ہے۔ اور اس ثبوت کی بنا پر ہی آپ کی گرفتاری عمل میں آئی ہے"۔۔۔ رابرٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کون سا ثبوت"۔۔۔ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ جولیا کے چہرے پر بھی حیرت نظر آ رہی تھی۔

"پاسپورٹوں پر موجود آپ دونوں کے فوٹو تصدیق کے لئے ایکریمیا اور دوسرے ممالک میں بھیجے گئے تھے۔ اور اسرائیل کی طرف سے ابھی تھوڑی دیر پہلے یہ اطلاع ملی ہے کہ آپ دونوں کو وہ پہچانتے ہیں اور آپ کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے۔ اور آپ نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی طرف سے کام کرتے ہوئے اسرائیل میں بے پناہ تباہی و بربادی پھیلائی ہے۔ اس لئے آپ دونوں اسرائیل کے قومی مجرم ہیں۔ یہ صورت حال جب کنگ آف آرک کے سامنے رکھی گئی۔ تو انہوں نے حکم دے دیا ہے کہ آپ دونوں کو اسرائیل کے حوالے کر دیا جائے۔ چنانچہ آپ کو گرفتار کر کے یہاں لایا گیا ہے۔ اسرائیل سے ایک خصوصی ٹیم خصوصی طیارے پر یہاں آنے کے لئے روانہ ہو گئی ہے۔ وہ آپ دونوں کو یہاں سے اسرائیل لے جائے گی اور پھر وہاں آپ دونوں پر خصوصی

Admin @ Hibuddiez.com

عدالت میں مقدمہ چلایا جائے گا۔ اور آپ دونوں اچھی طرح جانتے ہوں گے کہ اسرائیل کی خصوصی عدالت آپ دونوں کے متعلق کیا فیصلہ کرے گی" ——— رابرٹ نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا اسرائیل اور آرک لینڈ کے درمیان ایسا معاہدہ موجود ہے کہ ایک ملک کے قیدی کو دوسرے ملک سے حاصل کیا جا سکے۔ ایک بات تو یہ۔ دوسری یہ کہ یہاں آرک لینڈ میں پاکیشیا کی سفارت خانہ تو نہیں ہے۔ لیکن پاکیشیا کی مشن ضرور ہے۔ کیا آپ نے انہیں اطلاع دی ہے" ——— صفدر نے اس بار سخت لہجے میں کہا۔ اور رابرٹ بے اختیار ہنس پڑا۔

"معاہدہ بھی موجود ہے اور مشن کو اطلاع بھی دی جا چکی ہے۔ لیکن مشن نے اس معاملے میں مداخلت کرنے سے انکار کر دیا ہے" ——— رابرٹ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر ہم کیا کر سکتے ہیں۔ بھجوا دیں ہمیں اسرائیل اگر ہمارے مقدر میں یہی لکھا ہوا ہے کہ ہم نے بے گناہ موت کے گھاٹ اترنا ہے تو ایسے ہی سہی" ——— صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یعنی اس بات کے باوجود کہ آپ اپنے آپ کو بے گناہ سمجھتے ہیں آپ کوئی احتجاج نہیں کرنا چاہتے" ——— رابرٹ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مسٹر رابرٹ۔ یہ ملک آپ کا ہے۔ آپ اس کے پولیس آفیسر ہیں۔ ہم دونوں سیاح ہیں۔ ہمارے کاغذات درست ہیں۔ تصدیق آپ کرا چکے ہیں۔ ہم اپنی اصل شکلوں میں ہیں۔ اس کی بھی آپ تصدیق کرا چکے ہیں۔ اس کے باوجود اگر آپ اس بات پر بضد ہیں کہ ہم سیکرٹ ایجنٹ ہیں۔ اور ہمیں اسرائیل کے حوالے کر دینا چاہیے۔ تو پھر بتائیے ہم کس سے احتجاج کریں۔ اور کیا کریں جب یہاں مکمل دھاندلی اور اندھیر ہے۔ تو پھر یہاں آنے کی غلطی کا خمیازہ تو بہرحال ہمیں بھگتنا ہی ہو گا" ——— صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ کیا کہتی ہیں مس جولیا" ——— رابرٹ نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ جو کچھ بھی کرنا چاہتے ہیں کر لیں۔ اس کا نتیجہ کیا نکلے گا۔ اس کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ ہو سکتا ہے۔ کہ بین الاقوامی ادارہ سیاحت آرک لینڈ کی سیاحت کو ممنوع قرار دے دے۔ اور پھر یہاں اسرائیلی سیاح ہی آئیں گے۔ اور کوئی نہیں آئے گا" ——— جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

اور رابرٹ نے سر ہلاتے ہوئے میز پر رکھی گھنٹی بجائی۔ دوسرے لمحے وہی پولیس آفیسر اندر داخل ہوا جو صفدر اور جولیا کو ساتھ لے آیا تھا۔

"ان کی ہتھکڑیاں کھول دو اور انہیں عزت و احترام سے واپس ان کے ہوٹل چھوڑ آؤ" ——— رابرٹ نے کہا۔

"یس سر" ——— اس پولیس آفیسر نے کہا۔ اور آگے بڑھ کر

Admin @ Hibuddiez.com

اس نے تیزی سے ان دونوں کی ہتھکڑیاں کھول دیں ۔

" امید ہے آپ ناراض نہ ہوں گے ۔ دراصل یہ شبہ کیا گیا تھا کہ آپ کا تعلق سیکرٹ سروس سے ہے ۔ بظاہر اس شبے کا کوئی ثبوت نہ تھا ۔ اس لئے مجبوراً ہمیں یہ ڈرامہ کرنا پڑا ۔ تاکہ آپ کا ردعمل دیکھ کر اندازہ لگایا جا سکے کہ شبہ درست ہے یا غلط ۔ لیکن آپ کا ردعمل کسی طرح بھی سیکرٹ ایجنٹوں جیسا نہیں رہا ۔ عام افراد جیسا ہی رہا ہے ۔ اس لئے اب یہ بات حتمی طور پر طے ہو گئی کہ آپ پر شبہ غلط تھا ۔ آئی ۔ ایم ۔ سوری فار آل دس " ـــــ رابرٹ نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" شکریہ " ـــــ صفدر نے خشک لہجے میں جواب دیا ۔ اور پھر اس پولیس آفیسر کے ساتھ چلتے ہوئے وہ دفتر سے باہر آ گئے ۔

" آپ تکلیف نہ کریں ۔ ہم ٹیکسی میں بیٹھ کر چلے جائیں گے " صفدر نے کہا اور پھر جولیا کے ساتھ چلتا ہوا وہ پولیس ہیڈ کوارٹر کی عمارت سے باہر آ گیا ۔ صفدر نے ایک خالی ٹیکسی انگیج کی اور چند لمحوں بعد وہ دونوں شہر کے ایک خوبصورت پارک میں علیحدہ جا کر بیٹھ گئے ۔

" یہ سب آخر کیا ہو رہا ہے صفدر ۔ باس نے اس بار ہمیں عجیب چکر میں الجھا دیا ہے " ـــــ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا اور صفدر ہنس دیا ۔

" مس جولیا ۔ ہمارا رول بے حد کامیاب جا رہا ہے ۔ سیکرٹ سروس اب پوری طرح ہماری طرف متوجہ ہو گئی ہے ۔ اور مسلسل متوجہ رہے گی ۔ جب کہ تنویر اور کیپٹن شکیل اس دوران آزادی سے کام کر کے فلاسٹر کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے ۔ پھر جیسے ہی فلاسٹر کے بارے میں حتمی معلومات سامنے آئیں گی ہم سب مل کر ان پر ٹوٹ پڑیں گے " ـــــ صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" لیکن ہو سکتا ہے کہ جس طرح ہمیں چیک کیا جا رہا ہے اس طرح تنویر اور کیپٹن شکیل کو بھی چیک کیا جا رہا ہو گا " ـــــ جولیا نے کہا ۔

" ہونے کو تو سب کچھ ہو سکتا ہے ۔ لیکن چونکہ پلاننگ چیف کی اپنی ہے ۔ اس لئے چیف نے بہرحال کچھ نہ کچھ پیش بندی بھی کر رکھی ہو گی " ـــــ صفدر نے جواب دیا ۔

" جب سے ہم یہاں آئے ہیں چیف نے سرے سے کوئی رابطہ ہی نہیں کیا " ـــــ جولیا نے قدرے شکایت بھرے لہجے میں کہا ۔ اور صفدر ہنس پڑا ۔

" ابھی ہم کر کیا رہے ہیں جو چیف ہمیں ہدایات دے " ـــــ صفدر نے جواب دیا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔

" ایک بات بتاؤ ۔ کیا تمہیں پہلے سے معلوم تھا کہ یہ سب کچھ ڈرامہ ہے ۔ میں تو حقیقت ہے یہ سوچ کر ہی پریشان ہو گئی تھی کہ کہیں واقعی ہمیں اسرائیل کے حوالے نہ کر دیا جائے " ـــــ جولیا نے چونک کر کہا اور صفدر ہنس پڑا ۔

" یہ رابرٹ صاحب ہو سکتا ہے اچھے پولیس آفیسر ہوں ۔ لیکن

بہرحال اچھے اداکار قطعی نہیں ہیں۔ جو کچھ وہ کہہ رہا تھا اس میں اتنے تضادات تھے کہ میں سمجھ گیا کہ یہ سب کچھ بھی چیکنگ کا ہی ایک حصہ ہے۔ میں نے جان بوجھ کر اُسے پاکیشیائی مشن کی بات کی تھی اور اس نے کہا کہ ہم نے پاکیشیائی مشن سے بات کر لی ہے۔ حالانکہ یہاں آرک لینڈ میں پاکیشیائی مشن سرے سے ہے ہی نہیں۔ یہاں ایکریمیا کا سفارت خانہ پاکیشیائی مفادات کا خیال رکھتا ہے" ۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور جولیا بھی مسکرا دی۔

"اس بار عمران کیوں ساتھ نہیں آیا۔ کیا چیف اس سے ناراض ہو گیا ہے" ۔۔۔ جولیا نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"ناراضگی والی بات تو ناممکن ہے۔ البتہ اس بارے میں خود میں نے بھی غور کیا ہے۔ یا تو عمران کسی اور اہم مشن پر گیا ہوا ہے اس لئے ساتھ نہیں آ سکا۔ یا پھر عمران کو اس بار بالکل علیحدہ رکھ کر بھیجا گیا ہے۔ یہی دونوں صورتیں ہی سمجھ میں آتی ہیں" ۔۔۔ صفدر نے جواب دیا۔

"اب ہم نے آخر کرنا کیا ہے۔ کم از کم تنویر اور کیپٹن شکیل سے ہی رابطہ ہوتا تو ہمیں علم تو ہو جاتا کہ وہ کیا کرتے پھر رہے ہیں" جولیا نے کہا۔

"رابطہ شاید اس لئے نہیں رکھا گیا کہ اس طرح ہم سب ٹریس ہو سکتے ہیں۔ لیکن واقعی ہمیں اپنے طور پر بیکار نہیں رہنا چاہئے۔ ہمارا مشن یہاں کی سیکرٹ سروس کو الجھانا ہے۔ اور سیکرٹ سروس کا چیف جم مارک ہے۔ اس لئے کیوں نہ ہم اپنے طور پر خود اس سیکرٹ سروس کے خلاف کام شروع کر دیں۔ اس طرح اور بھی زیادہ الجھ جائے گی" ۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا پلاننگ ہے تمہارے ذہن میں" ۔۔۔ جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"ہم اچانک غائب ہو جائیں۔ ظاہر ہے سیکرٹ سروس ہمیں تلاش کرے گی۔ بلکہ میرا خیال ہے۔ اب یہ بات زیادہ ضروری ہو گئی ہے۔ کیونکہ رابرٹ نے جو کچھ کہا ہے۔ اس کے نقطہ نظر سے ہم پر سے ہر قسم کا شک ختم ہو گیا ہے۔ اس لئے اب وہ ہماری طرف سے بے پرواہ ہو جائیں گے۔ اس طرح ہو سکتا ہے وہ تنویر اور کیپٹن شکیل کی طرف متوجہ ہو جائیں۔ اس لئے ہمیں دوبارہ اپنے آپ کو ان کی نظروں میں مشکوک بنانا پڑے گا۔ یہاں ایک پرائٹ نائٹ کلب کے نام سے کلب ہے۔ اس کا مالک الفانسو ہے۔ یہ الفانسو پہلے ایکریمیا میں رہتا تھا۔ میری اس سے خاصی دوستی ہے۔ وہ مجھے کسی بین الاقوامی تنظیم کا اہم آدمی سمجھتا ہے۔ یہودیوں کا کٹر مخالف ہے۔ گزشتہ کئی سالوں سے یہاں رہتا ہے۔ میں نے پاکیشیا سے روانگی سے پہلے اس کے متعلق مکمل معلومات حاصل کر لی تھیں۔ اگر ہم الفانسو سے مدد لیں۔ تو ہم اپنے طور پر سیکرٹ سروس کو الجھا کر بھی ٹف ٹائم دے سکتے ہیں" صفدر نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"کیا الفانسو یہاں کی سیکرٹ سروس کے خلاف ہماری مدد کرنے پر آمادہ ہو جائے گا" ۔۔۔ جولیا نے ہونٹ

Admin @ Hibuddiez.com

بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"بالکل کرے گا۔ میں اُسے اچھی طرح جانتا ہوں وہ دوستی کے معاملے میں بہت آگے چلا جاتا ہے"۔۔۔ صفدر نے بڑے با اعتماد لہجے میں کہا۔

"او۔کے۔ ٹھیک ہے۔۔۔ اس طرح خالی مکھیاں مارنے سے بہتر ہے کہ یہی کام کیا جائے۔ کچھ ہلچل تو پیدا ہو گی"۔۔۔ جولیا نے اٹھتے ہوئے کہا اور صفدر بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک ٹیکسی میں بیٹھے برائٹ نائٹ کلب کی طرف بڑھے جا رہے تھے۔

بلیک زیرو ایکریمین میک اپ میں آرک لینڈ کے دارالحکومت ہاگن پہنچ چکا تھا۔ یہاں آنے سے پہلے وہ ایکریمیا کے دارالحکومت گیا اور وہاں اس نے ایک ایسے آدمی کو تلاش کر لیا تھا جو آرک لینڈ کی سیکرٹ سروس میں کئی سال کام کر چکا تھا۔ پھر جم مارکر کے ساتھ ذاتی اختلافات کی وجہ سے اُسے سیکرٹ سروس سے علیحدہ کر کے آرک لینڈ سے ایکریمیا بھجوا دیا گیا تھا۔ اور اس نے ایکریمیا میں ایک گیم کلب کھول لیا تھا۔ اس کا پتہ بلیک زیرو کو ایکریمیا میں پاکیشیا کے فارن ایجنٹ نے بہم پہنچایا تھا۔ کیونکہ عمران کی زبانی وہ یہ بات سن چکا تھا کہ جم مارکر آرک لینڈ سیکرٹ سروس کا چیف بننے سے قبل ایکریمیا کی ایک ٹاپ ایجنسی سے متعلق رہا ہے۔ چنانچہ اس نے فارن ایجنٹس کے ذمہ یہ

Admin @ Hibuddiez.com

ڈیوٹی لگائی تھی۔ کہ وہ ایکریمیا میں کوئی ایسا آدمی تلاش کریں جو جم مارکر کے بے حد کلوز رہا ہو۔ فارن ایجنٹس ایسا آدمی تو تلاش نہ کر سکے البتہ انہوں نے آرنلڈ کو تلاش کر لیا تھا۔ جو جم مارکر کے ساتھ آرک لینڈ میں اس کی سیکرٹ سروس میں کام کر چکا تھا اور اب وہ ذاتی طور پر جم مارکر کے سخت خلاف تھا۔ چنانچہ بلیک زیرو اس سے ملا اور اس نے اپنے آپ کو بھی جم مارکر کا مخالف بتایا۔ اس سے آرنلڈ کھل گیا اور پھر بلیک زیرو نے اس سے آرک لینڈ کے سیکرٹ سروس کے ایک ایسے آدمی کا پتہ حاصل کر لیا جو بقول آرنلڈ قد و قامت اور چال ڈھال میں بالکل بلیک زیرو سے ملتا جلتا تھا۔ اس کا نام ہاکسن تھا۔ اور وہ سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر میں اسسٹنٹ انچارج تھا۔ غیر شادی شدہ تھا۔ اور اکیلا ایک فلیٹ میں رہتا تھا۔ یہ ساری تفصیل معلوم ہونے کے بعد بلیک زیرو ایکریمیا سے آرک لینڈ پہنچا۔ اور پھر ایک رات وہ ہوٹل میں رہا تاکہ اپنی نگرانی وغیرہ کو چیک کر سکے۔ لیکن اس نے محسوس کیا کہ صرف چند گھنٹوں تک ایک آدمی اس کی نگرانی کرتا رہا۔ پھر شاید مطمئن ہو کر نگرانی ختم کر دی گئی۔ بلیک زیرو نے ویسے احتیاطاً ہوٹل سے نکل کر ایک پبلک کیفے کے باتھ روم میں جا کر ماسک میک اپ سے حلیہ تبدیل کیا اور پھر پیدل مختلف بازاروں میں گھومنے کے بعد جب اُسے مکمل طور پر یقین ہو گیا کہ اُسے کسی طرح بھی مارک نہیں کیا جا رہا۔ وہ ٹیکسی میں بیٹھ کر ولاز پلازا پہنچ گیا جہاں ہاکسن کا رہائشی فلیٹ تھا۔ یہ پورا پلازہ چونکہ رہائشی فلیٹس پر مبنی تھا۔ اس لئے وہاں آنے جانے والوں کا خاصا رش تھا۔ جس میں عورتیں بھی تھیں اور مرد بھی۔ تھوڑی دیر بعد بلیک زیرو تیسری منزل کے چار نمبر فلیٹ کے دروازے پر کھڑا تھا۔ ہاکسن کے نام کی پلیٹ بھی دروازے کے باہر موجود تھی۔ بلیک زیرو نے ہاتھ اٹھا کر دستک دی۔ کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ آرک لینڈ میں دفاتر کھلنے کا وقت دس بجے کا ہوتا ہے۔ جب کہ مارکیٹیں صبح آٹھ بجے مکمل طور پر کھل جاتی ہیں۔ اور ابھی ساڑھے آٹھ بجے تھے۔ اس کا مطلب تھا کہ ابھی ہاکسن اپنے فلیٹ میں ہی ہو گا۔

"کون ہے"۔۔۔۔ اندر سے ایک حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"دروازہ کھولئے مسٹر ہاکسن۔ میں پلازا کا نیا منیجر ہوں"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے نرم لہجے میں کہا۔ اور چند لمحوں بعد دروازہ کھل گیا اور بلیک زیرو کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ رینگ گئی۔ ہاکسن واقعی اس کے قد و قامت کا تھا۔

"نیا منیجر۔۔۔۔ کیا مطلب۔ وہ انکل فرانٹرو کہاں گیا"۔۔۔۔ ہاکسن نے حیرت سے بلیک زیرو کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"بتاتا ہوں"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے بڑے مطمئن لہجے میں کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا اور ہاکسن سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھتا رہ گیا۔

"آپ دفتر جا رہے ہیں شاید"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے اس

Admin @ Hibuddiez.com

کے لباس کو دیکھ کر کہا۔

"ہاں مگر........" ہاکسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے بلیک زیرو کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور ہاکسن بے اختیار چیختا ہوا اچھل کر فرش پر پشت کے بل قالین پر جا گرا۔ اس کے نیچے گرتے ہی بلیک زیرو نے اچھل کر اس کی کنپٹی پر لات ماری اور ہاکسن کے حلق سے ایک ادھ چیخ نکلی اور اس کے ساتھ ہی اس کا تڑپتا ہوا جسم ساکت ہو گیا۔ بلیک زیرو چونکہ باقاعدہ پلاننگ کے تحت یہاں آیا تھا۔ اس لئے وہ مکمل انتظام کر کے آیا تھا۔ اس نے جیب سے نائلون کی باریک رسی کا ایک گچھا نکالا اور پھر قالین پر پڑے ہوئے ہاکسن کو اس نے اٹھا کر پہلے اس نے اس کے دونوں بازو عقب میں باندھے اور پھر اُسی رسی کے بقایا حصے سے اس کے دونوں پیر باندھنے کے بعد اس نے اُسے اٹھا کر ایک کرسی پر ڈال دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے جدید ترین میک اپ باکس نکالا اور اس کے ہاتھ تیزی سے اپنے چہرے پر چلنے لگے۔ تھوڑی دیر بعد اس کا چہرہ مکمل طور پر ہاکسن کے روپ میں آچکا تھا۔ ہاکسن کے بالوں جیسا رنگ بھی اس نے اپنے بالوں پر چڑھا لیا تھا۔ لیکن ہاکسن کے بال اس کی نسبت قدرے چھوٹے تھے۔ اس لئے بالوں کو ہاکسن کے بالوں کے سائز میں لے آنے کے لئے اس نے میک اپ باکس سے قینچی اٹھائی اور باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ باہر آیا۔ تو اس بار بال بھی ہو بہو ہاکسن جیسے ہو چکے تھے۔ اس نے میک اپ باکس بند کر کے ایک طرف رکھا اور پھر ہاکسن کے لباس کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ مخصوص کارڈ کے ساتھ ساتھ ایک کمپیوٹر کارڈ بھی موجود تھا۔ بلیک زیرو اُسے دیکھ کر مسکرا دیا۔ اس نے سب چیزیں ایک طرف رکھیں اور پھر اس نے فلیٹ میں ہاکسن کے سامان کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ اُسے معلوم تھا کہ ہاکسن کم از کم ایک گھنٹے تک ہوش میں نہ آسکے گا۔ اس لئے وہ اس کے متعلق تمام امکانی تفصیلات معلوم کر لینا چاہتا تھا۔ تاکہ وہ ہاکسن کے روپ میں اپنا کردار بخوبی نبھا سکے۔ اُسے بھی احساس تھا کہ اس کی ذرا سی غلطی اُسے سامنے لا سکتی ہے۔ اور اگر وہ چیک ہو گیا تو پھر یقینی موت اس کا مقدر بنے گی۔ اس لئے وہ پوری طرح محتاط اور چوکس رہنا چاہتا تھا۔ تقریباً آدھے گھنٹے تک وہ تلاشی لیتا رہا۔ اس طرح نہ صرف اُسے فلیٹ کے بارے میں مکمل معلومات حاصل ہو گئیں بلکہ ایک ڈائری بھی اس کے ہاتھ لگ گئی تھی۔ یہ ہاکسن کی ذاتی ڈائری تھی۔ ہاکسن کو باقاعدہ ڈائری لکھنے کی عادت تھی۔ اس ڈائری کے پہلے صفحے پر ہاکسن نے اپنے ہاتھ سے اپنی تمام ذاتی تفصیلات بھی درج کی ہوئی تھیں۔ اس کا سوشل سیکورٹی نمبر۔ بنک اکاؤنٹ نمبر۔ کار نمبر۔ گیراج نمبر اور اسی طرح کی مکمل اور تفصیلی معلومات۔ وہ ہاکسن کی ڈائری پڑھتا رہا۔ جب اس نے ڈائری ختم کی تو ایک لحاظ سے وہ ہاکسن کو مکمل طور پر جان

Admin @ Hibuddiez.com

چکا تھا۔ ویسے بھی اب دفتر کا وقت قریب تھا۔ اس لئے اس نے ہاکسن سے مزید کوئی پوچھ گچھ کرنے کا ارادہ ملتوی کر دیا اور ہاکسن کی میز کی دراز میں موجود اس کا ریوالور نکال کر اس نے اس کا میگزین چیک کیا اور پھر ریوالور کی نال کرسی پر بے ہوش پڑے ہوئے ہاکسن کی کنپٹی سے لگا کر وہ ٹریگر دبانا ہی چاہتا تھا کہ دوسرے لمحے اُسے ایک خیال آ گیا اور بلیک زیرو نے نہ صرف ٹریگر سے اپنی انگلی ہٹالی بلکہ ریوالور بھی ہٹا کر اس نے واپس میز کی دراز میں ڈال دیا۔ اس کے بعد اس نے ہاکسن کو کرسی سے گھسیٹ کر قالین پر ڈالا اور اس کے ہاتھوں اور پیروں کی رسیاں کھولنی شروع کر دیں۔ رسیاں کھولنے کے بعد اس نے پہلے اپنا لباس اتارا اور پھر ہاکسن کا لباس اتار کر اس نے خود پہن لیا اب ہاکسن صرف انڈرویئر میں قالین پر بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ تمام ضروری چیزیں اپنے لباس کی جیبوں میں منتقل کرنے کے بعد اس نے ہاکسن کو اٹھایا اور باتھ روم میں لے آ کر اس نے اس کے سر اور گردن کو مخصوص انداز میں پکڑ کر دونوں ہاتھوں کو مخصوص انداز میں جھٹکا تو بے ہوش ہونے کے باوجود ہاکسن کا جسم کسی سپرنگ کی طرح تڑپا اور پھر ہلکی سی کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی ساکت ہو گیا۔ گردن ٹوٹنے کی وجہ سے وہ ختم ہو چکا تھا۔ بلیک زیرو نے باتھ روم میں موجود بڑی سی وارڈ روب الماری کے پٹ کھولے اور پھر مردہ ہاکسن کو اٹھا کر اس نے الماری کے نچلے حصے میں ڈال کر اس کے اوپر مختلف کپڑے ڈالے اور الماری بند کر کے وہ باتھ روم سے باہر آ گیا۔ اس نے ایک بار پھر اپنی سب چیزوں کا جائزہ لیا اور اس کے بعد وہ اطمینان سے باہر جانے کے لئے دروازے کی طرف بڑھا ہی تھا کہ میز پر رکھی ہوئی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ بلیک زیرو ٹھٹھک کر رکا اور پھر مڑ کر وہ تیزی سے فون کی طرف بڑھ گیا۔

"یس ——— ہاکسن بول رہا ہوں" ——— بلیک زیرو نے رسیور اٹھاتے ہی ہاکسن کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"جم سپیکنگ" ——— دوسری طرف سے ایک سخت آواز سنائی دی۔

"یس باس" ——— بلیک زیرو نے اس طرح سر ہلاتے ہوئے کہا جیسے وہ جم کے نام سے ہی اس کی حیثیت کو سمجھ گیا ہو۔

"ہاکسن۔ تم دفتر آنے کی بجائے باسومیز پہنچو۔ میں وہیں آ رہا ہوں" ——— دوسری طرف سے تیز لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا گیا۔ بلیک زیرو کے ہونٹ بھنچ گئے۔ کیونکہ اُسے تو باسومیز کا علم ہی نہ تھا۔ اس نے رسیور رکھا اور اس میز کی طرف بڑھ گیا جس کی دراز میں اس نے شہر کا تفصیلی نقشہ دیکھا تھا۔ نقشہ نکال کر اس نے اُسے میز پر پھیلایا اور پھر اس پر جھک گیا۔ سب سے پہلے اس نے وہ پلازہ مارک کیا جس کے ایک فلیٹ میں وہ موجود تھا۔ اس کے بعد کافی مغز ماری کے بعد آخر کار اس نے باسومیز تلاش کر لیا۔ یہ شہر

Admin @ Hibuddiez.com

سب بار تھا۔ بلیک زیرو نے پلازہ کے انتہائی شمالی کونے میں ایک بار تھا۔ بلیک زیرو نے پلازہ سے باسومیز جانے والی سڑکوں کو چیک کیا اور پھر نقشہ تہہ کر کے اُسے واپس دراز میں رکھا اور دوبارہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے پلازہ کے نیچے تہہ خانوں میں بنے ہوئے گیراجوں میں اس نے اپنے مخصوص گیراج میں سے کار باہر نکالی اور باسومیز کی طرف بڑھ گیا۔ تقریباً ایک گھنٹے کی ڈرائیونگ کے بعد وہ باسومیز بار کے سامنے پہنچ گیا۔ اس نے کار ایک سائیڈ پر روکی اور پھر کار سے نیچے اتر کر وہ بار کی طرف قدم اٹھانے ہی لگا تھا کہ ایک سیاہ رنگ کی کار اس کے قریب آ کر رکی۔

"ہاکسن۔ میرے پیچھے آجاؤ"۔۔۔ کھڑکی میں سے ایک آدمی نے سر باہر نکال کر سخت لہجے میں کہا۔ اس کے ساتھ ہی سیاہ کار آگے بڑھ گئی۔ اور اس آدمی کا چہرہ دیکھ کر اور لہجہ سن کر بلیک زیرو سمجھ گیا کہ یہی آرک لینڈ سیکرٹ سروس کا سربراہ جم مارکر ہے۔ وہ تیزی سے واپس کار میں بیٹھا اور دوسرے لمحے اس نے اپنی کار اس سیاہ رنگ کی کار کے پیچھے ڈال دی۔ سیاہ کار ایک لمبا چکر کاٹ کر دوبارہ شہر کی طرف جا رہی تھی اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک رہائشی کالونی میں داخل ہو گئی اور کالونی کے تقریباً اختتام پر ایک وسیع و عریض کوٹھی کے پھاٹک پر جا کر رک گئی۔ بلیک زیرو نے بھی اپنی کار سیاہ کار کے عقب میں روک دی۔ سیاہ کار میں سے مخصوص انداز میں ہارن بجایا

گیا تو پھاٹک خود بخود کھل گیا۔ سیاہ کار آگے بڑھ گئی۔ بلیک زیرو نے بھی کار آگے بڑھا دی۔ کوٹھی خاصی بڑی تھی۔ دونوں کاریں ایک دوسرے کے پیچھے پورچ میں جا کر رک گئیں اور اس کے بعد پہلے جم مارکر نیچے اترا۔ برآمدے میں چار مسلح افراد کھڑے تھے۔ بلیک زیرو بھی کار کا دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔

"میرے ساتھ آؤ ہاکسن۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں ایک اہم اطلاع ملی ہے۔ ہم نے اس کا تجزیہ کرنا ہے"۔۔۔ جم مارکر نے مڑ کر بلیک زیرو سے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا برآمدے سے ہوتا ہوا درمیانی راہداری میں داخل ہو گیا۔ ظاہر ہے بلیک زیرو نے اس کی پیروی کرنی تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ایک بڑے کمرے میں داخل ہو گئے۔ جس میں دیوار کے ساتھ ایک بڑی سی مشین نصب تھی۔ مشین بند تھی۔ اور کمرے میں کوئی آدمی بھی نہ تھا۔

"اوہ۔ اس کا بیٹری سیکشن تو بند پڑا ہے۔ ٹھیک ہے تم اسے آپریٹ کرو۔ میں جا کر بیٹری سیکشن آن کرتا ہوں"۔۔۔ جم مارکر نے کہا۔ اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔ بلیک زیرو قدم بڑھاتا مشین کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ہاکسن کی ڈائری میں یہ بات پڑھ لی تھی کہ ہاکسن ہر قسم کی مشینری آپریٹ کرنے کا ماہر ہے۔ شاید اسی لئے جم مارکر اُسے یہاں لے آیا تھا۔ تاکہ اس مشین کو اس سے آپریٹ کرا کر کسی خاص اطلاع کا تجزیہ کر سکے۔ اور وہ جم مارکر کے آنے سے

Admin @ Hibuddiez.com

پہلے اس مشین کی ساخت کا مکمل اندازہ کر لینا چاہتا تھا۔ وہ مشین کے قریب جا کر رکا اور غور سے مشین کو دیکھ ہی رہا تھا کہ اچانک مشین کا ایک حصہ روشن ہوا اور اس کے ساتھ ہی سرخ رنگ کی شعاعوں کا دھارا سا مشین سے نکل کر سامنے کھڑے بلیک زیرو پر پڑا۔ اور دوسرے لمحے بلیک زیرو کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا پورا جسم پتھر کا ہو گیا ہو۔ مشین دوبارہ بند ہو چکی تھی۔

"یہ کیا ہو گیا ہے" ——— بلیک زیرو نے سوچا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں یکلخت دھماکہ سا ہوا۔ اور بات اس کی سمجھ میں آ گئی تھی۔ کہ اس کی اصلیت چیک کر لی گئی ہے لیکن ظاہر ہے وہ اب سوائے سوچنے کے اور کچھ نہ کر سکتا تھا۔ چند لمحوں بعد اس کے عقب میں قدموں کی آواز ابھری۔ اور دوسرے لمحے اس کا اکڑا ہوا جسم فضا میں اٹھتا چلا گیا۔ اب وہ ایک دیو ہیکل آدمی کے کندھے پر اس طرح لدا ہوا تھا جیسے اس نے انسان کی بجائے لکڑی کا شہتیر اٹھایا ہوا ہو۔ اس کمرے سے نکل کر وہ دیو ہیکل آدمی راہداری میں سے گزرتا ہوا ایک اور کمرے میں داخل ہوا۔ یہاں کمرے کے درمیان میں زمین سے لے کر چھت تک شفاف شیشے کا ایک کیبن بنا ہوا تھا۔ جیسے ہی وہ دیو ہیکل اس کیبن کے قریب پہنچا۔ کیبن کی سامنے کی دیوار درمیان سے پھٹی اور سائیڈوں میں کھسک کر غائب ہو گئی۔ اور بلیک زیرو کو شیشے کے اس کیبن میں

تیز سرخ رنگ کے فرش پر لٹا دیا گیا۔ اس کے بعد اُسے لے آنے والے نے اس کے جوتے۔ جرابیں۔ گھڑی سمیت تمام لباس اتار کر کیبن سے باہر پھینک دیا۔ اب بلیک زیرو شیشے کے اس کیبن میں تیز سرخ رنگ کے فرش پر صرف انڈر ویئر میں لیٹا ہوا تھا۔ اس کا جسم اُسی طرح بے حس و حرکت تھا۔ لے آنے والا باہر چلا گیا۔ اور اس کے باہر جاتے ہی کیبن کی دیوار برابر ہو گئی۔ اس کے ساتھ ہی کیبن کی بلند چھت سے نارنجی رنگ کی تیز شعاعیں بلیک زیرو پر پڑیں اور بلیک زیرو کا بے حس و حرکت جسم خود بخود حرکت میں آ گیا۔ شعاعیں اب غائب ہو چکی تھیں۔ اور بلیک زیرو ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ دوسرے لمحے شیشے کے کیبن کا ایک حصہ یکلخت اس طرح روشن ہو گیا جیسے شفاف شیشے کی بجائے آئینہ ہو۔ اور اس کے ساتھ ہی بلیک زیرو بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ اس آئینے میں اُسے اپنی اصل شکل نظر آ رہی تھی۔ وہ میک اپ نجانے کس طرح غائب ہو گیا تھا۔ جو اس نے ہاکس کے فلیٹ میں کیا تھا۔ چند لمحوں بعد وہ آئینہ نما حصہ دوبارہ شفاف شیشے کی طرح ہو گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی کمرے کا دروازہ کھلا۔ اور جیم مارکر مسکراتا ہوا اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک ریموٹ کنٹرولر نما آلہ تھا۔ اس کے پیچھے مشین گنوں سے مسلح دو آدمی تھے۔

"تم نے اپنی اصل شکل دیکھ لی۔ اور یہ بھی بتا دوں کہ ہاکس کی

Admin @ Hibiddiez.com

لاش اس کے فلیٹ کے باتھ روم میں موجود وارڈروب سے نکال لی گئی ہے۔ اس لئے اب تم جو کوئی بھی ہو۔ خود بخود بتا دو۔ ورنہ اس کیبن کے اندر وہ سب کچھ بتانے پر مجبور بھی ہو سکتے ہو۔ جو میں چاہتا ہوں۔ صرف فرق اتنا ہو گا کہ یہ سب کچھ تم بے پناہ تکلیف اٹھا کر بتاؤ گے" — جم مارکر کی طنز میں ڈوبی ہوئی آواز بلیک زیرو کے کانوں میں پڑتی رہی۔

"تم پوچھ کر کیا کرو گے" — بلیک زیرو نے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ شو۔ تمہارا لہجہ اور اطمینان بتا رہا ہے کہ تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹ ہو۔ تم نے اپنے طور پر بہترین پلاننگ کی تھی۔ لیکن تمہیں شاید یہ معلوم نہیں تھا کہ میں نے اپنی سروس کے ہر ممبر کی رہائش گاہ میں ایسے آلات نصب کر رکھے ہیں کہ وہاں جو کچھ ہوتا ہے۔ اس کا علم ہمیں ہو جاتا ہے۔ اور چونکہ ہم سوائے خاص حالات کے ممبرز کی نجی زندگی میں نہیں جھانکتے اس لئے یہ آلات صرف ریکارڈنگ کرتے ہیں۔ لیکن جیسے ہی کوئی ممبر مرتا ہے۔ کمپیوٹر فوراً اس کا اعلان کر دیتا ہے۔ اور وہی ہوا۔ جیسے ہی تم نے ہاکسن کو قتل کیا۔ ہمیں اطلاع مل گئی۔ اور اس کے ساتھ ہی ہم نے تمہیں چیک کر لیا۔ تمہیں باسو میز بلانے کا مقصد صرف اتنا تھا کہ تمہاری عدم موجودگی میں ہاکسن کی لاش حاصل کر لی جائے۔ اور اس کے فلیٹ میں موجود ہر چیز چیک کر لی جائے۔ پھر مجھے

راستے میں اطلاع مل گئی۔ اور میں تمہیں یہاں لے آیا۔ مجھے شک پڑ گیا تھا کہ تمہارا تعلق پاکیشیا سے ہے۔ اور چونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی شہرت بے پناہ ہے۔ اس لئے میں تمہیں یہاں لے آیا۔ اور اب تم اس کیبن میں مکمل طور پر ہمارے لئے بے ضرر بن چکے ہو" — جم مارکر نے خود بخود پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"مجھے یہ اندازہ ہی نہ تھا کہ تم نے یہاں اس قدر جدید ترین آلات کا جال بچھا رکھا ہے۔ بہرحال پہلے تو میں تمہاری یہ غلط فہمی دور کر دوں کہ میرا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے۔ میں پاکیشیائی ضرور ہوں۔ لیکن میرا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے نہیں ہے" — بلیک زیرو نے اسی طرح اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"پہلے تم اپنا نام بتاؤ۔ تاکہ بات چیت میں آسانی ہو سکے۔ ویسے میں اپنا تعارف پہلے کرا دوں۔ میرا نام جم مارکر ہے۔ اور میں آرک لینڈ سیکرٹ سروس کا چیف ہوں" — جم مارکر واقعی مزے لے لے کر بات کر رہا تھا۔ جب کہ بلیک زیرو اس سے بات چیت کرنے کے ساتھ ساتھ مسلسل یہ سوچنے میں مصروف تھا کہ وہ اس کیبن سے کس طرح نجات حاصل کر سکتا ہے۔ لیکن بظاہر کوئی بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔

"میرا نام خرم ہے۔ اور میں فری لانسر ہوں۔ مجھے باقاعدہ

Admin @ Hibuddiez.com

ایک معاہدے کے تحت ہائر کیا گیا۔ ہاکسن کے متعلق تمام تفصیلات مجھے بتا دی گئیں۔ اور یہ بھی بتا دیا گیا کہ وہ میرے قد و قامت کا ہے۔ میرا کام اس کی جگہ لے کر آرک لینڈ سیکرٹ سروس ہیڈ کوارٹر میں رہنا تھا۔ اس کے بعد وہ لوگ مجھ سے رابطہ کرتے اور جو معلومات وہ چاہتے۔ میں بحیثیت ہاکسن انہیں مہیا کر دیتا۔ لیکن اس کی نوبت ہی نہیں آئی ۔۔۔ بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کس نے تمہیں ہائر کیا ہے" ۔۔۔ جم مارکر کا لہجہ اس بار زیادہ سخت تھا جیسے اُسے بلیک زیرو کا جواب سن کر خاصی مایوسی ہوئی ہو۔

"پاکیشیا کا ایک بظاہر مسخرہ لیکن انتہائی ذہین آدمی ہے علی عمران۔ اس نے مجھے ہائر کیا ہے۔ پہلے بھی وہ مجھے اپنی ضرورت کے تحت ہائر کرتا رہتا ہے۔ وہ چونکہ معاوضہ دل کھول کر دیتا ہے۔ اس لئے اس کے لئے کام کرتے ہوئے مجھے ہمیشہ خوشی ہوتی ہے" ۔۔۔ بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ وہ عمران اس وقت ہاگن میں کہاں موجود ہے" ۔۔۔ جم مارکر نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"میں نے تمہیں بتایا ہے کہ وہ انتہائی ذہین آدمی ہے۔ اس لئے وہ پوری بات کبھی کسی کو نہیں بتاتا۔ مجھے بھی اس نے صرف اتنا بتایا جتنا مجھے ہاکسن کی پوزیشن لینے کے لئے

ضروری تھا۔ اس کے بعد وہ کس طرح مجھ سے رابطہ کرتا۔ کیا پوچھتا۔ یا کیا کام میرے ذمے لگاتا میں یہ بات نہیں جانتا۔ مجھے تو یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ مجھ سے پہلے آرک لینڈ آچکا ہے یا بعد میں آئے گا" ۔۔۔ بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے تم ہمارے لئے ناکارہ آدمی ہو۔ پھر ناکارہ آدمی کو مزید زندہ رکھنا صرف وقت ضائع کرنا ہے۔ کیوں نہ تمہیں موت کے گھاٹ اتار دیا جائے" ۔۔۔ جم مارکر نے ہونٹ چباتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"میں جو کام کرتا ہوں مسٹر جم مارکر۔ اس میں موت کا رسک سو فیصد ہوتا ہے۔ اس لئے موت کی دھمکی میرے لئے فضول ہے۔ اور اب جب کہ میں اپنے مشن میں ناکام ہو چکا ہوں۔ ظاہر ہے تم نے مجھے ہلاک ہی کرنا ہے۔ کر دو۔ آخر ایک روز یہ وقت آنا ہی تھا۔ کامیابی ہمیشہ تو مقدر میں نہیں ہوتی۔ اور میرے پیشے میں ناکامی کا مطلب ہی موت ہوتی ہے" ۔۔۔ بلیک زیرو نے اور زیادہ مطمئن لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ تو میرا خیال درست ہے کہ تم تربیت یافتہ ایجنٹ ہو کوئی عام فری لانسر ایسے موقع پر کبھی بھی اس طرح کا ردعمل ظاہر نہیں کر سکتا۔ اس لئے اب مجھے اصل بات اگلوانے کے لئے آلات کا سہارا لینا ہی پڑے گا" ۔۔۔ جم مارکر نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے آلے کا ایک بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے بلیک زیرو اس طرح فضا میں

اچھلا جیسے اچانک فرش نے اُسے اوپر اچھال دیا ہو۔ اوپر اچھل کر جیسے ہی اس کا جسم دوبارہ فرش پر لگا۔ وہ ایک بار پھر خود بخود اوپر کو اچھلا اور اس بار اس کے اچھلنے کی رفتار اس قدر تیز تھی کہ اس کا جسم ایک دھماکے سے شیشے کی دیوار سے ٹکرا کر پہلو کے بل نیچے گرا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ ایک بار پھر زوردار دھماکے سے شیشے کی دوسری دیوار سے جا ٹکرایا۔ ان زوردار دھماکوں سے اس کے جسم کی ہڈیاں بے اختیار کڑکڑا اٹھیں۔ اور جسم میں درد کی تیز لہریں سی دوڑنے لگیں۔ لیکن وہ مسلسل کسی گیند کی طرح اچھل اچھل کر چاروں طرف شیشے کی دیواروں سے ٹکراتا رہا۔ اور ہر بار اس کے اچھلنے اور ٹکرانے کی رفتار پہلے سے بڑھتی جا رہی تھی۔ کچھ دیر تک تو بلیک زیرو تکلیف برداشت کرتا رہا۔ لیکن پھر یہ تکلیف آہستہ آہستہ اس کی برداشت سے باہر ہوتی گئی تو اس کے حلق سے بے اختیار چیخ نکلی اور پھر تو جیسے چیخوں کا ٹیپ چل پڑتا ہے۔ اس طرح وہ مسلسل چیخیں مارتا رہا اور دیواروں سے ٹکراتا رہا۔ اُسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے جسم میں موجود ہر ہڈی ہزاروں جگہوں سے ٹوٹ گئی ہو۔ اور پورا جسم ہڈیوں کا ملغوبہ سا بن گیا ہو۔ تکلیف اس حد تک بڑھ گئی تھی کہ بلیک زیرو کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کا ذہن ایک خوفناک دھماکے سے پھٹ جائے گا۔ کہ یک لخت اس کا اچھلنا بند ہو گیا اور وہ سرخ رنگ کے فرش پر گر پڑا۔

”یہ تو صرف نمونہ تھا مسٹر۔ اصل کارروائی تو اب شروع ہو گی۔ اب بھی میں تمہیں ایک موقع دے سکتا ہوں کہ تم سب کچھ سچ سچ بتا دو“ ـــــ جم مارکر کی تیز آواز زور زور سے ہانپتے ہوئے بلیک زیرو کے کانوں میں پڑی۔ اور اُسی لمحے جیسے اس کے ذہن میں ایک جھماکا سا ہوا۔ یہاں سے نکلنے کا ایک حل اس کے ذہن میں آ گیا تھا۔ اس نے اپنے اعصاب کو بے حس کرنے کی کوشش شروع کر دی۔ بے پناہ جسمانی تکلیف چونکہ پہلے سے ہی موجود تھی۔ اس لئے اعصاب کو بے حس کرنے میں اُسے زیادہ کوشش نہ کرنی پڑی اور جیسے جیسے اعصاب بے حس ہوتے گئے تکلیف کا احساس بھی اُسی طرح ختم ہوتا گیا۔ اور چند لمحوں بعد اس کے اعصاب مکمل طور پر بے حس ہو چکے تھے۔ اب وہ کسی قسم کی تکلیف محسوس نہ کر رہا تھا لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ حرکت بھی نہ کر سکتا تھا۔ یہ ایک خصوصی علم تھا۔ جس میں بے پناہ مشقوں کے بعد ہی کامیابی حاصل ہو سکتی تھی۔ اور بلیک زیرو چونکہ دانش منزل میں فارغ رہتا تھا۔ اس لئے وہ ایسی مشقیں مسلسل کرتا رہتا تھا۔ یہ انہی مشقوں کا نتیجہ تھا کہ اس وقت اس کے ذہن کا وہ حصہ جو اعصاب کو کنٹرول کرتا تھا مکمل طور پر بلینک ہو چکا تھا۔ ایک لحاظ سے وہ اس وقت زندہ لاش بنا ہوا تھا۔ وہ صرف سن سکتا تھا دیکھ سکتا تھا۔ سوچ سکتا تھا۔ لیکن بول نہ سکتا تھا۔ اور نہ حرکت کر سکتا تھا۔ اور دیکھنے کے لئے بھی وہ اپنی آنکھوں کو گردش نہ دے سکتا تھا۔ کیونکہ آنکھوں کی گردش اور ان کا کھلنا اور بند ہونا بھی

Admin @ Hibuddiez.com

اعصابی عمل تھا۔ اس وقت وہ جس انداز میں فرش پہ گرا ہوا تھا اس کی آنکھیں اوپر چھت کی طرف جمی ہوئی تھیں۔

"ہوں۔ تو تم میں خاصی قوت مدافعت موجود ہے۔ اس لئے پھر بھگتو"۔۔۔ چند لمحوں بعد جم مارکر کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم بجلی کی سی تیزی سے فضا میں اٹھ کر نیچے گرا۔ پھر اچھلا پھر گرا۔ چونکہ اس کا اعصابی نظام مکمل طور پر معطل ہو چکا تھا۔ اس لئے وہ عجیب سے ٹیڑھے میڑھے انداز میں اوپر کو اٹھ کر نیچے گر رہا تھا۔ ایسے جیسے اس کے جسم کا ہر حصہ دوسرے حصے سے علیحدہ ہو۔ ان میں وہ ہم آہنگی موجود نہ ہو جو عام طور پر اعصابی توازن قائم ہونے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اس لئے وہ کسی دیوار سے بھی نہ ٹکرا رہا تھا۔ بس اوپر کو اٹھ کر پھر نیچے گر پڑتا۔

"ارے یہ تو مر گیا ہے۔ اوہ اس قدر بودا نکلا ہے نانسنس" اچانک جم مارکر کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی بلیک زیرو کا اچھلنا بھی موقوف ہو گیا۔ اچانک اچھلنے اور گرنے کی وجہ سے اس کی آنکھیں بھی بند ہو گئی تھیں اور اب وہ انہیں کھول بھی نہ سکتا تھا۔ اب دیکھنے کا عمل بھی ختم ہو چکا تھا۔ اب وہ صرف سن سکتا تھا۔ چونکہ سانس لینا بھی ایک اعصابی عمل تھا۔ اس لئے وہ شعوری طور پر سانس بھی نہ لے رہا تھا۔ بس آکسیجن جس حد تک اس کے پھیپھڑے خود بخود وصول کر سکتے تھے۔ اتنا وصول کر رہے تھے۔ اور وہ زندہ تھا۔ قدموں کی تیز آواز کیبن کے قریب آتی گئی اور پھر رک گئی۔

"ہونہہ۔۔۔ واقعی مر گیا ہے"۔۔۔ جم مارکر کی آواز سنائی دی۔ اور پھر واپس جاتے قدموں کی آواز سنائی دی۔ آواز دروازے کے قریب جا کر رک گئی۔ اور چند لمحے رکنے کے بعد دروازہ کھلنے اور پھر بند ہونے کی آوازیں سنائی دیں۔ شاید جم مارکر دروازے کے قریب رک کر دوبارہ اس کا جائزہ لیتا رہا تھا کہ اگر بلیک زیرو بن رہا ہے تو اسے واپس جاتے دیکھ کر یا محسوس کر کے اطمینان بھرے انداز میں کوئی حرکت کرے گا۔ لیکن بلیک زیرو چاہنے کے باوجود بھی حرکت نہ کر سکتا تھا۔ کچھ دیر تک وہ اسی طرح پڑا رہا۔ پھر اس کے کانوں میں دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی۔ اور ایک بار پھر قدموں کی آواز اسے کیبن کی طرف آتی سنائی دی۔ لیکن اس بار قدموں کی آواز پہلے سے زیادہ بھاری تھی۔ اور بلیک زیرو سمجھ گیا کہ یہ اسی قوی ہیکل آدمی کے قدموں کی آواز ہے۔ جو اسے اٹھا کر یہاں تک لایا تھا۔ جیسے ہی قدموں کی آواز کیبن تک پہنچی سرسراہٹ کی آواز گونجی۔ اور اس کے ساتھ ہی کسی نے اسے اٹھا کر ایک جھٹکے سے کندھے پہ لاد لیا۔ اگر پہلے اس کا جسم کسی شہتیر کی طرح اکڑا ہوا تھا۔ تو اب اس کا جسم بالکل ربڑ کی طرح لجلجا سا ہو رہا تھا۔ بالکل ڈھیلا۔ آنکھیں اسی طرح بند تھیں۔ البتہ ذہن کام کر رہا تھا۔

"لاش گٹر میں پھینک دو مارٹن"۔۔۔ جم مارکر کی آواز کمرے

Admin @ Hibuddiez.com

میں گونجی اور اس کے ساتھ ہی سٹک کی ہلکی سی آواز بھی سنائی دی۔ جیسے کوئی مشین بند ہوئی ہو۔ بلیک زیرو کو اٹھا کر لے جانے والا اس کمرے سے نکل کر نجانے کہاں کہاں سے گزرتا رہا۔ اور پھر ایک جگہ وہ رکا اور دوسرے لمحے بلیک زیرو کا جسم جیسے فضا میں اڑتا ہوا ایک زوردار چھپاکے سے پانی میں جا گرا۔ چونکہ اس کے اعصاب سن تھے۔ اس لئے ظاہر ہے وہ کسی لاش کی طرح اس پانی پر تیرنے لگا ہو گا اور بلیک زیرو سمجھ گیا کہ اُسے لاش سمجھ کر کسی گٹر میں پھینک دیا گیا ہے۔ اب وقت آ گیا تھا کہ وہ اپنے اعصاب کو دوبارہ بحال کرے۔ لیکن اس کے لئے کافی وقت چاہیئے تھا۔ لیکن چند لمحوں بعد یک لخت اُسے ایک زوردار چھینک آئی اور اس کے ساتھ ہی جیسے اس کے منجمد اعصاب یک لخت حرکت میں آ گئے۔ اس کے ساتھ ہی تیز بُو اس کی ناک سے ٹکرائی۔ اور منہ کا ذائقہ بھی انتہائی کڑوا محسوس ہوا۔ دوسرے لمحے اُسے ابکائیاں آنی شروع ہو گئیں۔ بلیک زیرو کا جسم اعصاب کے حرکت میں آتے ہی تیزی سے پانی کے اندر اترنے لگا۔ کیونکہ اعصاب کے حرکت پذیر ہوتے ہی اس کے جسم میں وزن کا تناسب قائم ہو گیا تھا۔ مگر بلیک زیرو نے اپنے جسم کو تیزی سے جھٹکا دیا اور پھر وہ قدموں پر کھڑا ہو گیا وہ ایک بڑی سرنگ نما گٹر لائن میں موجود تھا۔ گٹر میں بہتا ہوا غلیظ پانی اس کے گھٹنوں تک آ رہا تھا۔ انتہائی سخت بُو کی وجہ سے بلیک زیرو کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے ابھی اس کا دماغ پھٹ جائے گا۔ اس کے ساتھ ہی آنے والی ابکائیوں کی رفتار تیز ہو گئی۔ اُسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کی آنتیں ابھی الٹ کر اس کے حلق سے باہر آ جائیں گی۔ اس نے گٹر کی دیوار پر دونوں ہاتھ رکھ کر اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش شروع کر دی۔ اس کے جسم پر صرف انڈر ویئر تھا اور پورا جسم گندے اور غلیظ پانی سے لتھڑا ہوا تھا۔ اس کی طبیعت لمحہ بہ لمحہ خراب سے خراب تر ہوتی جا رہی تھی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں ایک خیال بجلی کے جھماکے کی طرح کوندا کہ یہ غلیظ بو ناقابل برداشت بُو تو پھر بھی برداشت ہو سکتی ہے۔ لیکن بہرحال اس کی زندگی بچ گئی ہے۔ اور اس خیال نے اُسے خاصی تقویت بخشی۔ اور اس کا رکتا ہوا دل سنبھلنے لگ گیا۔ جب کچھ دیر بعد وہ ذہنی اور جسمانی طور پر قدرے سنبھل گیا تو اس نے دیوار کے ساتھ ٹیک کر آگے بڑھنا شروع کر دیا۔ وہ اُسی طرف کو بڑھ رہا تھا جدھر سے اس کے خیال کے مطابق اُسے گٹر میں گرایا گیا تھا۔ بظاہر یہ ایک احمقانہ فیصلہ تھا۔ کیونکہ اس طرح وہ دوبارہ ان کے ہاتھ لگ سکتا تھا۔ لیکن اس کی جو حالت تھی۔ اس حالت میں اگر وہ کوٹھی سے ہٹ کر کسی پبلک جگہ پر نکلتا تو پھر یقیناً اُسے گرفتار کر لیا جاتا اور وہ جانتا تھا کہ پولیس کے ہاتھ آ جانے کا مطلب ہے کہ جرم ماسٹر کو اس کی اطلاع یقیناً مل جائے گی اور اس کے بعد وہ ایک بار پھر اس کے قبضے میں چلا جائے گا۔ جب کہ کوٹھی کے اندر اس بات کا چانس تھا

Admin @ Hibuddiez.com

کہ وہ کسی طرح اپنا جسم بھی صاف کر سکتا تھا اور لباس بھی پہن سکتا تھا۔ اس لئے اس نے واپس کوٹھی کے اندر جانے کا ہی فیصلہ کیا تھا۔ ابھی چند ہی قدم اس نے اٹھائے ہوں گے۔ کہ اُسے اندھیرے میں اوپر چھت کی طرف سے ہلکی سی روشنی کی لکیر آتی دکھائی دی۔ بلیک زیرو نے نظر اوپر اٹھا کر دیکھا اور پھر اس کے چہرے پر ہلکی سی مسرت کے آثار نمودار ہو گئے۔ کیونکہ جس جگہ سے روشنی کی لکیر دکھائی دے رہی تھی۔ اس جگہ کی ساخت ایسی تھی کہ جیسے یہاں کسی غسل خانے کے پانی کی نکاسی کا پوائنٹ ہو اور یہ پوائنٹ قدرے ٹوٹا ہوا تھا۔ اس لئے غسل خانے میں موجود روشنی اسی ٹوٹے ہوئے حصے میں سے نیچے پڑ رہی تھی۔ پوائنٹ سے پانی نہ آ رہا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ غسل خانہ خالی تھا۔ اس نے دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے۔ گٹر کی بلندی زیادہ نہ تھی۔ اس لئے اس کے ہاتھ اس پوائنٹ تک آسانی سے پہنچ گئے۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے نیچے کو نکلے ہوئے پائپ کو پکڑا۔ اور اُسے زوردار جھٹکے دینے شروع کر دیئے۔ پائپ کا کنارہ چونکہ پہلے ہی ٹوٹا ہوا تھا۔ اس لئے دو تین زوردار جھٹکوں سے پائپ ٹوٹ کر اس کے ہاتھ میں آ گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی روشنی کا ایک دھارا سا نیچے گٹر میں پڑنے لگا۔ اب اوپر لگی ہوئی جالی صاف نظر آ رہی تھی۔ بلیک زیرو نے زور سے جالی کو نیچے سے ضرب لگائی۔ تو جالی اکھڑ کر اندر ایک جھماکے سے جا گری۔ اور بلیک زیرو نے جالی والی خالی جگہ کی سائیڈوں پر ہاتھ رکھے اور انہیں زور سے اوپر نیچے جھٹکے دیئے۔ چند لمحوں کی کوشش کے بعد جالی کے ارد گرد موجود سیمنٹ اور بجری ٹوٹ ٹوٹ کر نیچے گٹر میں گرتے چلے گئے۔ یہ ایک حوضی سی تھی۔ جس کے اندر جالی لگائی گئی تھی۔ باقی فرش سے یہ ہٹ کر بنی ہوئی تھی۔ اس لئے اس میں مضبوط سریئے بھی استعمال نہ کئے گئے تھے۔ اس کی چوڑائی بہرحال اتنی ضرور تھی کہ بلیک زیرو کا جسم سمٹ سمٹا کر اس میں سے گزر سکتا تھا۔ لیکن ایک دوسرے کو کراس کرتے ہوئے سریئے بہرحال راہ میں رکاوٹ تھے۔ بلیک زیرو نے ان سریوں کو توڑنے کی کوشش کی۔ لیکن سریئے ٹوٹنے کی بجائے ایک سائیڈ سے نکل کر نیچے کو لٹک آئے اور بلیک زیرو نے پوری کوشش کر کے انہیں اندر سائیڈوں کی طرف گھما دیا۔ ایک تو اس کا ذہن پوری طرح اس طرف متوجہ ہو گیا تھا۔ اور دوسرا اُسے اب گٹر میں کافی دیر ہو چکی تھی۔ اس لئے اب ناقابل برداشت اور دماغ کو پھاڑ دینے والی بُو اُسے اس قدر ناقابل برداشت محسوس نہ ہو رہی تھی۔ جب سریئے ہٹ گئے تو اس نے دونوں ہاتھ اس حوض سے گزار کر اس کی مخالف سمتوں میں رکھے۔ اور اس کے ساتھ ہی بازوؤں کے زور پر وہ اپنے جسم کو اوپر کی طرف اٹھاتا گیا۔ اس کا سر اور گردن تو آسانی سے اس حوض سے گزر کر دوسری طرف نکل گئے۔ لیکن دونوں کندھے پھنس گئے۔ البتہ اس سے یہ فائدہ ضرور ہوا کہ اس کے دونوں بازوؤں پر پڑنے والا بے پناہ دباؤ ختم ہو گیا۔ بازو چونکہ خود بخود سائیڈوں پر

اندر کی طرف کھسک گئے تھے۔ اور سر ادپر جلنے کی وجہ سے وہ اب غسل خانے کا اندرونی منظر دیکھ سکتا تھا۔ صرف اس کے دونوں کندھے حوض کی سائیڈوں میں پھنسے ہوئے تھے اور باقی جسم نیچے گٹر میں لٹک رہا تھا۔ بازوؤں کو آزاد کرنے کے لئے اس نے خود سانس روک کر دونوں کندھوں کو مخالف سمت میں زور لگا کر قدرے پھیلا لیا تھا تاکہ وہ نیچے نہ گر پڑے۔ پھر اس کا ایک ہاتھ ایک سائیڈ پر موجود واش بیسن کے لوہے کے پائپ تک پہنچ گیا۔ جو مضبوط کلپوں کے ساتھ جکڑا ہوا تھا۔ لیکن دیوار اور پائپ میں اتنا خلا بہرحال موجود تھا کہ اس کی انگلیاں اس خلا میں سے گزر گئیں۔ اس طرح اس نے مضبوطی سے پائپ کو پکڑ لیا۔ اور دوسرا ہاتھ بھی اس نے موڑ کر اسی پائپ کی طرف کیا۔ اور دوسرے ہاتھ سے اس نے اپنے ہاتھ کی کلائی پکڑ لی۔ اس کے بعد اس نے بازوؤں کا زور لگایا اور اس کا جسم آہستہ آہستہ کھسکتا ہوا باہر نکلنے لگا۔ جسم پر موجود پانی کی وجہ سے اس کے جسم کو کھسکنے میں آسانی ہو رہی تھی۔ اور تھوڑی دیر کی کوشش کے بعد آخر کار وہ اس حوض سے نکل کر غسل خانے کے فرش پر پہنچ جانے میں کامیاب ہو ہی گیا۔ اس کے جسم پر خراشیں تو ضرور آگئی تھیں۔ لیکن بہرحال وہ اب قدرے محفوظ جگہ پر تھا۔ غسل خانہ خاصا بڑا تھا۔ اور اس میں ایک وارڈ روب الماری بھی نظر آ رہی تھی۔ چند لمحوں تک وہ فرش پر پڑا تیز تیز سانس لیتا رہا۔ پھر جسم کو سمیٹ کر وہ اٹھا اور

سب سے پہلے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازے کی دوسری طرف سکوت تھا۔ اس نے آہستہ سے دروازہ کھولا اور دوسری طرف جھانکا تو دوسری طرف ایک جدید انداز میں سجی ہوئی خواب گاہ تھی۔ بلیک زیرو تیزی سے کمرے میں گیا اور اس نے جا کر کمرے کے دروازے پر لگے ہوئے آٹومیٹک لاک کو بٹن دبا کر اندر سے لاک کر دیا۔ اس طرح ایک تو آسانی سے کوئی اندر نہ آسکتا تھا۔ اور دوسرا باہر سے یہی سمجھا جا سکتا تھا۔ کہ لاک خراب ہو گیا ہے۔ فوری طور پر اس بات کا شک نہ ہو سکتا تھا کہ اندر کوئی موجود ہے۔ لاک لگا کر بلیک زیرو واپس باتھ روم میں آیا۔ اس نے وارڈ روب کھولی تو اس کی آنکھیں چمک اٹھیں۔ الماری میں سوٹوں کے ساتھ ساتھ مختلف انداز کے جوتے اور ایسا ہی دوسرا ذاتی استعمال کا سامان موجود تھا۔ لباس کا سائز قدرے تنگ تھا۔ لیکن بہرحال اُسے پہنا جا سکتا تھا۔ بلیک زیرو نے سب سے پہلے بھرپور انداز میں غسل کیا اور پھر الماری سے ایک سوٹ نکال کر اس نے پہن لیا۔ جرابیں اور بوٹ پہننے کے بعد اس نے بال سیٹ کئے۔ اب وہ اپنے آپ کو خاصا ہلکا پھلکا اور فریش محسوس کر رہا تھا۔ گو غسل خانے کا پانی اب دھارے کی صورت میں اس ٹوٹی ہوئی حوض سے نیچے گٹر میں گر رہا تھا۔ اور گٹر کی بُو بھی غسل خانے میں خاصی محسوس ہو رہی تھی۔ لیکن بلیک زیرو اب مطمئن تھا۔ غسل خانے سے نکل کر وہ خواب گاہ میں پہنچا۔ ابھی تک کوئی

Admin @ Hibuddiez.com

آدمی کمرے میں نہ آیا تھا۔ اس نے خواب گاہ کی تلاشی لینی شروع کر دی اور پھر بیڈ کی سائیڈ دراز سے اُسے ایک مشین پسٹل بھی مل گیا۔ اس میں میگزین بھی موجود تھا۔ لیکن مشین پسٹل کی موجودگی بتا رہی تھی کہ اُسے کبھی استعمال نہیں کیا گیا۔ وہ بالکل نئی حالت میں تھا۔ مشین پسٹل ہاتھ میں لے کر بلیک زیرو اطمینان بھرے انداز میں دروازے کی طرف بڑھا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر اندرونی لاک کھولا ہی تھا کہ اُسے دور سے قدموں کی آواز سنائی دی۔ اور قدموں کی آواز اس دروازے کی طرف ہی آتی محسوس ہو رہی تھی۔ بلیک زیرو تیزی سے مڑا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ بیڈ کی عقبی سائیڈ میں سمٹ کر بیٹھ گیا۔ اُسی لمحے دروازہ کھلا۔ اور ایک آدمی اندر داخل ہوا۔ خاصا تھکا ہوا سا دکھائی دے رہا تھا۔ اندر داخل ہو کر اس نے دروازہ لاک کیا اور پھر ڈھیلے قدم اٹھاتا وہ باتھ روم کی طرف بڑھنے لگا۔ لیکن باتھ روم کے قریب پہنچ کر وہ اس طرح چونکا جیسے اُسے اچانک کوئی خیال آ گیا ہو۔ اور دوسرے لمحے وہ تیز تیز قدم اٹھاتا بیڈ کی سائیڈ میں پڑی میز کی طرف بڑھ آیا۔ جس پر ایک انٹر کام سیٹ پڑا ہوا تھا۔ اس نے جلدی سے رسیور اٹھایا اور ایک نمبر پریس کر دیا۔

"ہیلو ــــ نارڈن بول رہا ہوں۔ جیری مجھے اب یاد آیا ہے کہ پاکیشیائی جوڑے صفدر اور جولیا کے متعلق الفانسو سے ملنے کی جو رپورٹ آئی ہے وہ چیف باس تک فوراً پہنچا دو۔ کیونکہ الفانسو کے بارے میں یہ بات طے ہے کہ وہ یہودیوں کا حامی

ہے۔ ایسا نہ ہو کہ یہ دونوں اس الفانسو کی مدد سے کوئی واردات دکھا دیں" ــــ اس آدمی نے اپنا نام نارڈن بتایا تھا۔ رسیور اٹھاتے ہی تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس" ــــ ایک ہلکی سی آواز قریب ہی بیڈ کے عقب میں چھپے ہوئے بلیک زیرو کے کانوں میں پڑی۔

"میں آج خاصا تھک گیا ہوں۔ اس لئے میں آرام کروں گا۔ سوائے اشد ضرورت کے مجھے ڈسٹرب نہ کیا جائے" ــــ نارڈن نے کہا اور پھر رسیور رکھ کر وہ دوبارہ باتھ روم کی طرف مڑ گیا۔ اس کے مڑتے ہی بلیک زیرو آہستہ سے کھڑا ہوا اور پھر احتیاط سے قدم بڑھاتا وہ نارڈن کی طرف بڑھنے لگا۔

"ارے یہ باتھ روم سے گندے پیر کس کے یہاں فرش پر پڑے ہیں" ــــ نارڈن اچانک کمرے کے درمیان رک کر اونچے لہجے میں بڑبڑایا۔ اس کی نظریں فرش پر قدرے مدھم پڑ جانے والے ان نشانات پر پڑ گئی تھیں۔ جو بلیک زیرو کے پہلے غسل خانے سے نکل کر باتھ روم کے دروازے کو لاک کرنے کے دوران فرش پر پڑے تھے۔ گو پانی تو سوکھ گیا تھا۔ لیکن بہرحال مدھم نشانات موجود تھے۔ اس کے اس طرح ٹھٹکنے کا فائدہ بھی بلیک زیرو کو ہی پہنچا۔ کیونکہ اس طرح نارڈن کا ذہن پوری طرح ان نشانات کی طرف ہی متوجہ ہو گیا۔ اور اسے عقب میں آتے ہوئے بلیک زیرو کا احساس تک نہ ہو سکا۔ بلیک زیرو کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور مشین

Admin @ Hibuddiez.com

پسٹل کا بھاری دستہ کافی قوت سے نارڈن کی کھوپڑی کے عقبی حصے پر پڑا۔ اور نارڈن چیختا ہوا منہ کے بل آگے جا گرا۔ لیکن گرتے ہی اس نے تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی۔ مگر بلیک زیرو کی لات حرکت میں آئی اور نارڈن کی کنپٹی پر پڑنے والی ایک زوردار ٹھوکر نے نارڈن کو ہوش سے بے ہوشی کی وادی میں دھکیل دیا۔ بلیک زیرو نے مشین پسٹل کو جیب میں ڈالا اور پھر جھک کر اس نے نارڈن کو اٹھایا اور اسے ایک کرسی پر پھینک کر وہ باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ وہاں الماری میں اس نے نائلون کی رسی کا ایک گچھا دیکھ لیا تھا۔ اس نے وہ رسی اٹھائی اور کمرے میں آ کر اس نے نارڈن کے ہاتھ اس کے عقب میں باندھنے کے ساتھ ساتھ اس کے پیر بھی باندھ دیئے۔ نارڈن اپنے چہرے اور جسم کے لحاظ سے کوئی سائنسدان لگ رہا تھا۔ بہرحال وہ کسی طرح بھی کوئی سیکرٹ ایجنٹ دکھائی نہ دیتا تھا۔ چنانچہ بلیک زیرو نے اس کے ہاتھ اور پیر باندھنے کے بعد اسے اٹھا کر کاندھے پر لادا اور اسے لا کر باتھ روم کے فرش پر ٹوٹی ہوئی حوضی کے کنارے پر دیوار کے ساتھ لگا کر بٹھا دیا۔ البتہ اس نے اس کے بندھے ہوئے پیر اس ٹوٹی ہوئی حوضی کے اندر کی طرف کر دیئے۔ غسل خانے میں گٹر کی تیز مخصوص بو موجود تھی۔ اس کے بعد بلیک زیرو اس کی سائیڈ پر چیئر کموڈ کے اوپر اطمینان سے بیٹھ گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کا بازو گھوما اور نارڈن کے چہرے پر پڑنے والے زوردار تھپڑ سے غسل خانہ گونج اٹھا۔ دو تھپڑوں کے بعد نارڈن ہوش میں آ گیا۔ اس نے ہوش میں آتے ہی چیخ کر اٹھنے کی کوشش کی۔ لیکن بندھے ہونے کی وجہ سے وہ اٹھنے کی بجائے کھسک کر آگے کی طرف ہوا اور اس کا نچلا جسم رانوں تک نیچے گٹر میں لٹک گیا۔

"نیچے گٹر ہے مسٹر نارڈن۔ اور اگر تم نے مزید اچھل کود کرنے کی کوشش کی تو اسی طرح بندھے ہوئے نیچے گٹر میں جاؤ گے۔ اس کے بعد تمہارا جو حشر ہو گا وہ تم بہتر طور پر سوچ سکتے ہو"۔ بلیک زیرو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔

"تت ۔۔۔ تت ۔۔۔ تم کون ہو۔ کون ہو تم اور یہاں۔ مم مم ۔۔۔ میرے غسل خانے میں" ۔۔۔ نارڈن نے حیرت سے غسل خانہ۔ ٹوٹی ہوئی حوضی اور سامنے چیئر کموڈ پر بیٹھے ہوئے بلیک زیرو کو حیرت سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"تمہارا نام نارڈن ہے اور تم یہاں کے انچارج ہو۔ تمہارا چیف باس جم مارکر ہے۔ جو آرک لینڈ سیکرٹ سروس کا چیف ہے۔ میں درست کہہ رہا ہوں ناں" ۔۔۔ بلیک زیرو کا لہجہ سرد ہو گیا۔

"ہاں مگر ۔۔۔۔۔" ۔۔۔ نارڈن نے اپنے جسم کو پیچھے کی طرف کھسکاتے ہوئے کہا۔

"سنو۔ اب تم مجھے تفصیل سے بتاؤ گے کہ اس کوٹھی میں سیکرٹ سروس کا کیا سیٹ اپ ہے۔ یہ سن لو کہ میں چہرہ

Admin @ Hibuddiez.com

پڑھنے کا ماہر ہوں۔ جیسے ہی مجھے محسوس ہوا کہ تم غلط بیانی سے کام لے رہے ہو۔ میں نے ٹریگر دبا دینا ہے" ---- بلیک زیرو نے مشین پسٹل کی نال نارڈن کی دونوں آنکھوں کے درمیان ذرا اوپر پیشانی پر رکھ کر دباتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"یہ ---- یہ آپریشنل ہاؤس ہے۔ مم ---- میں اس کا انچارج ہوں۔ یہاں دارالحکومت کو مشینوں کے ذریعے چیک کیا جاتا ہے" ---- نارڈن نے انتہائی خوف زدہ لہجے میں ہکلاتے ہوئے کہا۔

"پوری تفصیل بتاؤ۔ یہاں کس کس قسم کی مشینری نصب ہے۔ کتنے آدمی ہیں۔ اور ان مشینوں سے کیا کیا کام لیا جاتا ہے" ---- بلیک زیرو نے تیز لہجے میں کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے مشین پسٹل کی نال کو اور زیادہ دبا دیا۔ اب مشین پسٹل کی نال نے نارڈن پر بالکل ایسے ہی اثر کیا تھا جیسے گراموفون ریکارڈ پر ریکارڈ کی سوئی کرتی ہے۔ وہ واقعی کسی گراموفون ریکارڈ کی طرح بجنے لگ گیا تھا۔ اور جیسے جیسے وہ تفصیل بتاتا جا رہا تھا بلیک زیرو کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نمودار ہوتے جا رہے تھے۔ جم مارکر نے واقعی یہاں بے حد جدید مشینری نصب کر رکھی تھی۔ ٹرانسمیٹر کالز جس سے وہ آسانی سے نہ صرف دارالحکومت کو کنٹرول کر سکتا تھا۔ بلکہ ہر قسم کی چیکنگ بھی کر سکتا تھا۔

"سیکرٹ سروس کے اصل ہیڈ کوارٹر میں کتنے آدمی کام کرتے ہیں" ---- بلیک زیرو نے پوچھا۔

"صرف دس آدمی۔ لیکن اب نو ہوں گے۔ کیونکہ اسسٹنٹ انچارج ہاکسن مارا جا چکا ہے" ---- نارڈن نے جواب دیا۔

"اب یہ بتاؤ کہ پاکیشیائی صفدر اور جولیا کے متعلق تمہیں کیا اطلاع ملی ہے۔ جو تم نے یہاں خوابگاہ کے انٹرکام سے کال کر کے اُسے جم مارکر تک پہنچانے کے لئے کہا تھا" ---- بلیک زیرو نے پوچھا۔

"ان پر پاکیشیائی سیکرٹ سروس کے ممبر ہونے کا شک ہے لیکن ابھی تک کوئی ثبوت نہیں مل سکا۔ لیکن ان کی فضا سے مکمل نگرانی کی جا رہی ہے۔ اور اب وہ یہاں کے ایک مشہور بدمعاش اور پرائیویٹ نائٹ کلب کے مالک الفانسو سے جا کر ملے ہیں۔ بس یہی اطلاع دینی تھی" ---- نارڈن نے جواب دیا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے اور کوئی رکن ٹریس ہوئے ہیں" بلیک زیرو نے پوچھا۔

"نہیں۔ باوجود بے پناہ کوشش کے ابھی تک کوئی آدمی ٹریس نہیں ہو سکا" ---- نارڈن نے جواب دیا۔

"اچھا اب میرے سوال کا سوچ کر جواب دینا۔ اس جواب پر تمہاری زندگی اور موت کا انحصار ہوگا" ---- بلیک زیرو نے تیز لہجے میں کہا۔

"مم ---- مم ---- مجھے مت مارو۔ میں سب کچھ بتا تو رہا ہوں" نارڈن نے خوف زدہ سے لہجے میں کہا۔

Admin @ Hibuddiez.com

"بتا رہے ہو تو ابھی تک زندہ بھی ہو۔ اور اگر سچ بتلا دیتے تو میرا وعدہ کہ زندہ بھی رہو گے ورنہ...... بہرحال یہ بتاؤ کہ فلاسٹر کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے اور اس کا انچارج کون ہے" بلیک زیرو نے یہ سوال کرتے ہوئے خاص طور پر اپنا لہجہ سرد کر لیا۔

"فف — فف — فلاسٹر......" — نارڈن بے اختیار ہچکچا سا گیا۔

"او۔ کے جلدی بتاؤ۔ میں ٹریگر دبا رہا ہوں" — بلیک زیرو نے تیز لہجے میں کہا۔

"سس — سنو۔ سنو۔ مجھے زیادہ معلوم نہیں ہے۔ میں نے صرف سنا ہے کہ فلاسٹر نام کی کوئی تنظیم یہاں موجود ہے۔ چیف باس کو بھی اس کا علم نہیں ہے۔ البتہ وہ لارڈ باٹر کی نگرانی کر رہا ہے۔ اس کا خیال ہے کہ لارڈ باٹر کا فلاسٹر سے گہرا تعلق ہے۔ کیونکہ اُسے اسرائیل کے صدر نے بتایا تھا کہ لارڈ باٹر فلاسٹر اور بیرونی دنیا کے درمیان رابطے کا کام کرتا ہے۔ لیکن میں نے ایک اور بات سنی ہے۔ میں نے یہ بات چیف باس کو بھی نہیں بتائی۔ میں یہاں کسی کو بتا ہی نہیں سکتا کیونکہ یہ بات شاہی خاندان کے خلاف بھی جا سکتی ہے۔ اور یہاں شاہی خاندان کے خلاف بات کرنا ناقابلِ معافی جرم ہے۔ مگر تم غیر ملکی ہو۔ تمہیں بتا دیتا ہوں۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ پرنسز ڈلسی فلاسٹر کی انچارج ہے۔ پرنسز ڈلسی جو ڈلسی جیم کلب کی مالکہ ہے۔ لیکن یہ صرف سنی ہوئی بات ہے۔ پرنسز کے خلاف یہاں کوئی کام ہی نہیں کر سکتا۔ بہرحال اس سے زیادہ مجھے علم نہیں ہے" — نارڈن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کس سے سنی تھی تم نے یہ بات" — بلیک زیرو نے پوچھا۔

"جیم کلب کا انچارج ماسٹر رچمنڈ میرا دوست ہے۔ بڑا مشہور بدمعاش ہے۔ اس نے ایک بار نشے میں آؤٹ ہو کر بتایا تھا۔ ظاہر ہے۔ میں اس کی تصدیق تو نہ کر سکتا تھا۔ اور مجھے اس کی ضرورت بھی نہ تھی" — نارڈن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے۔ شکریہ مسٹر نارڈن۔ تم نے واقعی مجھ سے مکمل اور بھرپور تعاون کیا ہے۔ اس لئے انعام کے طور پر میں تمہاری موت آسان کر دیتا ہوں" — بلیک زیرو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹریگر دبا دیا۔ پلک جھپکنے میں نارڈن کی کھوپڑی ہزاروں ٹکڑوں میں تبدیل ہو چکی تھی۔ اور اس کا جسم ایک لمحے کے لئے تڑپ کر پہلو کے بل گر گیا۔ بلیک زیرو ایک طویل سانس لے کر چیئر کموڈ سے اٹھا اور مشین پسٹل جیب میں ڈال کر اس نے نارڈن کے مردہ جسم کو ٹوٹی ہوئی حوضی کے اندر زور لگا کر دھکیلا اور پھر ایک زوردار چھپاکے سے اس کا جسم نیچے گٹر کے پانی میں جا گرا۔ بلیک زیرو نے پانی کا نل

Admin @ Hibuddiez.com

کھولا اور پھر برش اٹھا کر اس نے فرش پر بکھرے ہوئے اس کی کھوپڑی کے ٹکڑوں اور خون وغیرہ کو پانی کی مدد سے پوری طرح صاف کر کے نیچے گٹر میں بہایا۔ پھر نل بند کر کے وہ غسل خانے کا دروازہ کھول کر باہر کمرے میں آ گیا۔ نارڈن نے چونکہ اُسے پورے آپریشنل روم کا نقشہ اور یہاں ہر چیز کے متعلق تفصیل بتا دی تھی۔ اس لئے اب اُسے یقین تھا کہ نہ صرف وہ خود آسانی سے اس آپریشنل روم کے خفیہ راستے سے باہر نکل جائے گا۔ بلکہ اس آپریشنل ہیڈ کوارٹر کو مکمل طور پر تباہ کرنے میں بھی کامیاب ہو جائے گا اور یہ اس کے نقطہ نظر سے ایک بڑی کامیابی تھی۔ کیونکہ اس طرح جم بارکر ایک لحاظ سے معطل ہو کر رہ جائے گا۔ چنانچہ یہ فیصلہ کر کے وہ کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

عمران اور ٹائیگر دونوں کے جسموں پر ایکریمین فوجیوں کی مخصوص یونیفارم موجود تھی۔ عمران کے کاندھے پر کرنل کے اور ٹائیگر کے کاندھے پر میجر کے سٹار موجود تھے۔ یونیفارم پر موجود مخصوص نشانات کی وجہ سے صاف معلوم ہو رہا تھا کہ ان کا تعلق ایکریمیا کی اس خصوصی فوج سے ہے جو ایکریمیا کے حلیف ممالک کی حفاظت کے لئے قائم کی گئی ہے۔ اسے سپیشل سکیورٹی فورس کا نام دیا گیا تھا۔ اور اس کا عام طور پر مخفف ایس۔ ایس۔ فورس تھا۔ ایس۔ ایس۔ فورس ایکریمیا ان ملکوں میں تعینات کرتا تھا جہاں اس کے مخصوص اڈے ہوں۔ آرک لینڈ میں بھی اس نے انتہائی خوفناک اور طاقتور بین البراعظمی میزائلوں کا ایک پورا اڈہ بنا رکھا تھا۔ یہ اڈہ ایک چھوٹے سے جزیرے میں تھا۔ جسے عام طور پر غیر آباد جزیرہ سمجھا جاتا

Admin @ Hibuddiez.com

تھا۔ اور وہاں آسمان سے بھی سوائے گھنے جنگلات کے اور کچھ نظر نہ آتا تھا۔ لیکن یہ جزیرہ جس کا نام نابرس تھا۔ مکمل طور پر ایکریمیا کی تحویل میں تھا۔ اس جزیرے کو محفوظ رکھنے کے لئے اس قدر جدید انداز میں سائنسی اقدامات کئے گئے تھے کہ وہاں واقعی ایک مکھی بھی بغیر خصوصی اجازت کے داخل نہ ہو سکتی تھی نابرس کے گرد دائرے کی صورت میں چار چھوٹے جزیرے تھے جنہیں ہاکن مرکل کہا جاتا تھا۔ اور ایس۔ ایس۔ فورس اس ہاکن مرکل پر قابض تھی۔ البتہ ایس۔ ایس۔ فورس کا ہیڈ کوارٹر بھی آرک لینڈ کے دارالحکومت ہاگن میں ہی تھا یہاں آرک لینڈ میں ایس ایس فورس کو انتہائی با اختیار اور معزز سمجھا جاتا تھا۔ کیونکہ ایکریمیا نے آرک لینڈ معاشرے میں ایس۔ ایس۔ فورس کو فوری طور پر ضم کرنے کی غرض سے بطور سربراہ کنگ آف آرک کی ماتحتی میں دے رکھا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ آرک لینڈ کے شہری ایس ایس فورس کو شاہی فورس کے نام سے یاد کرتے تھے۔ عمران اور ٹائیگر دونوں ابھی ایکریمیا سے آنے والی ایک خصوصی پرواز سے ائیرپورٹ پہنچے تھے۔ اور ایس۔ ایس فورس سے متعلق ہونے کی وجہ سے ائیرپورٹ پر بھی ان سے انتہائی معزز سلوک ہو رہا تھا۔ ان کے کاغذات بغیر چیک کئے کلیر کر دیئے گئے۔ اور انہیں سب سے پہلے فارغ کیا گیا۔

"واہ۔ خواہ مخواہ جوتیاں چٹخاتے پھر رہے ہیں پاکیشیا میں۔ اس نوکری کی شان تو نوابوں سے بھی بڑھ کر ہے"۔۔۔ عمران نے ائیرپورٹ سے باہر نکلتے ہوئے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور ٹائیگر بے اختیار مسکرا دیا۔ گیٹ کے قریب ایس۔ ایس کی مخصوص نگرانی جیپ موجود تھی اور ڈرائیور انہیں دیکھتے ہی تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے فوجی انداز میں سیلوٹ کرتے ہوئے ان کا استقبال کیا۔

"خوش آمدید سر۔ کرنل نیف آپ کے منتظر ہیں"۔۔۔ ڈرائیور نے خالصتاً ایکریمی لہجے میں کہا۔ یہاں ایس۔ ایس۔ فورس کا بڑے سے بڑا عہدہ کرنل کا ہی تھا۔

"چلو"۔۔۔ عمران نے سیلوٹ کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور چند لمحوں بعد وہ دونوں جیپ میں بیٹھے ہاگن کی سڑکوں سے گزر رہے تھے۔ تقریباً آدھے گھنٹے کی مسلسل ڈرائیونگ کے بعد جیپ ایک شاندار عمارت کے گیٹ میں داخل ہوئی۔ جہاں باوردی نوجوان نے ان کا استقبال کیا۔ اور چند لمحوں بعد وہ ایک دفتر نما کمرے میں داخل ہو رہے تھے۔ جہاں آرک لینڈ ایس۔ ایس۔ فورس کا سربراہ کرنل نیف ان کا منتظر تھا۔ عمران اور ٹائیگر دونوں جیسے ہی اندر داخل ہوئے میز کے پیچھے بیٹھا ہوا لمبا تڑنگا ایکریمی ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"کرنل نیف کرنل مائیکل کو خوش آمدید کہتا ہے"۔۔۔ کرنل نیف نے انتہائی خوشگوار موڈ میں آگے بڑھ کر عمران سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو کرنل نیف"۔۔۔ عمران نے بھی مسکراتے ہوئے

Admin @ Hibuddiez.com

جواب دیا۔ ٹائیگر نے کم رینک ہونے کی وجہ سے کرنل نیف کو باقاعدہ سیلوٹ کیا۔

"ارے نہیں۔ آپ دونوں میرے معزز مہمان ہیں۔ اس لئے یہاں آپ کے لئے کوئی فوجی ضابطہ نہیں ہے" کرنل نیف نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور اس نے آگے بڑھ کر باقاعدہ ٹائیگر سے بھی مصافحہ کیا۔ چند لمحوں بعد کوک آگئی اور وہ تینوں صوفوں پر بیٹھے دوستوں کی طرح ہی کوک پینے میں مصروف ہو گئے۔

"کرنل مائیکل۔ مجھے اطلاع دی گئی تھی کہ آپ کا تعلق ایس۔ ایس فورس کے سپیشل شعبے سے ہے۔ اور آپ کسی سپیشل مشن پر یہاں آرہے ہیں۔ کیا واقعی یہاں سپیشل مشن کی گنجائش ہے۔ کیونکہ یہاں تو کوئی ایسی غیر معمولی بات سامنے نہیں آئی۔ جس سے میں سمجھ سکتا کہ سپیشل مشن کی ضرورت پڑ سکتی ہے"۔۔۔ کرنل نیف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کو علم نہیں ہو سکا کرنل نیف۔ ورنہ یہاں تو غیر معمولی حالات پیدا ہو چکے ہیں"۔۔۔ عمران نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور کرنل نیف عمران کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

"غیر معمولی حالات اور یہاں آرک لینڈ میں"۔۔۔ کرنل نیف کی حالت دیکھنے والی ہو گئی تھی۔

"اس قدر غیر معمولی نہیں ہیں حالات۔ جتنا آپ پریشان ہو گئے ہیں"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرنل نیف بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ کی بات نے واقعی مجھے پریشان کر دیا ہے۔ آپ ان حالات کی ذرا وضاحت تو کریں"۔۔۔ کرنل نیف نے دوبارہ سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"کرنل نیف چونکہ آپ کا تعلق سپیشل برانچ سے نہیں ہے۔ اس لئے آپ تفصیلات نہ سمجھ سکیں گے۔ بہرحال مختصر طور پر اتنا بتا دیتا ہوں کہ یہاں آرک لینڈ میں یہودیوں کی ایک انتہائی خفیہ تنظیم فاسٹر کام کر رہی ہے۔ یہ تنظیم اس قدر خفیہ ہے کہ اس کا علم شاید ہی کسی کو ہو۔ اس تنظیم کا ہیڈ کوارٹر ہاگن میں ہے۔ لیکن اس میں کون کون شامل ہے اور ان کے مقاصد کیا ہیں۔ اس کا علم کسی کو بھی نہیں۔ لیکن اس تنظیم کو انتہائی خفیہ رکھنے کے باوجود اس کی خبر اسلامی بلاک تک پہنچ گئی ہے۔ اسلامی بلاک کے نقطہ نظر سے ہر یہودی خفیہ تنظیم چونکہ مسلمانوں اور اسلامی بلاک کے خلاف ہی مقاصد سامنے رکھ کر قائم کی جاتی ہے۔ اس لئے اسلامی بلاک نے اس کا سنجیدگی سے نوٹس لیا۔ اور پھر اس تنظیم کا کھوج نکالنے اور اس کے مقاصد جاننے کا مشن ایک ایشیائی اسلامی ملک پاکیشیائی سیکرٹ سروس کے ذمے لگایا گیا۔ ادھر آرک لینڈ میں ایکریمیا کا سی تربیت یافتہ آدمی سیکرٹ سروس کا چیف ہے۔ اس کا نام جم مارکر بتایا گیا ہے۔ چیف جم مارکر کا اسرائیل میں پاکیشیا سیکرٹ سروس سے سابقہ پڑ چکا ہے۔ چنانچہ جم مارکر تک یہ رپورٹ پہنچ گئی یا پہنچا دی گئی۔

Admin @ Hibiddiez.com

کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس آرک لینڈ میں کام کرنے کے لیے پہنچ رہی ہے۔ ظاہر ہے جم مارکر اُسے ٹریس کرنے اور اُسے روکنے کے لیے کوئی نہ کوئی مخصوص انتظام کر رہا ہو گا۔ لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس کے آرک لینڈ میں آنے کی خبر سن کر ایکریمیا کے اعلیٰ حکام میں بھی کھلبلی سی مچ گئی۔ کیونکہ یہ سروس انتہائی خطرناک سمجھی جاتی ہے۔ ایکریمیا کے اعلیٰ حکام کا نقطہ نظر یہ ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس نے اگر یہاں آرک لینڈ میں ایکریمیا کے بین الاعظمی میزائلوں کے اڈے کو ٹارگٹ بنا لیا تو یہ ایکریمیا کے لیے انتہائی نقصان دہ ثابت ہو گا۔ چنانچہ اعلیٰ حکام نے اعلیٰ سطحی میٹنگ کے بعد یہ طے کیا کہ ایس۔ ایس فورس کی سپیشل ایجنسی علیحدہ رہ کر اور بوقت ضرورت مقامی سیکرٹ سروس کی مدد لے کر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف کام کرے اور یہ کام مجھے اور میجر الف کے ذمہ لگایا گیا ہے اور اس سلسلہ میں ہم دونوں یہاں پہنچے ہیں" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے پوری تفصیل بتا دی۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہ سیکرٹ سروس انتہائی خطرناک ہے کہ ایکریمیا جیسا طاقتور ملک بھی اس سے خوف زدہ ہے" ___ کرنل نیف نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اور اسی بات کو مدنظر رکھتے ہوئے مجھے ریڈ اتھارٹی کارڈ جاری کیا گیا ہے۔ تاکہ آرک لینڈ کی ایس۔ ایس۔ فورس مکمل طور پر مجھ سے تعاون کرنے کی پابند رہے" ___ عمران نے کہا۔ اور جیب سے ایک مخصوص انداز کا کارڈ نکال کر کرنل نیف کی طرف بڑھا دیا۔ کرنل نیف نے کارڈ لے کر دیکھا اور پھر اُسے واپس کر دیا۔

"ٹھیک ہے کرنل مائیکل۔ آپ سے ہر طریقے سے مکمل تعاون کیا جائے گا" ___ کرنل نیف نے کہا۔

"شکریہ۔ اب پہلے آپ یہ بتائیے کہ مقامی سیکرٹ سروس کے چیف جم مارکر سے آپ کے ذاتی تعلقات ہیں" ___ عمران نے کارڈ واپس جیب میں ڈالتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"جم مارکر سے۔ نہیں۔ میں تو اُسے جانتا تک نہیں۔ میں نے تو یہ نام ہی پہلی بار آپ سے سنا ہے" ___ کرنل نیف نے جواب دیا۔ اور عمران کے ہونٹ بھنچ گئے۔

"اچھا۔ پھر خود ہی کوشش کرنی پڑے گی۔ اس سے رابطہ کرنے کے لیے۔ کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ پہلے اس سے مل کر یہ معلوم کر لیا جائے کہ اس نے کیا انتظامات کیے ہیں اور پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں پہنچ چکی ہے یا پہنچنے والی ہے۔ اس کے بعد مزید پلاننگ کی جائے" ___ عمران نے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے کرنل مائیکل۔ لیکن رابطہ ہو سکتا ہے۔ میرا سیکرٹری کیپٹن الفرڈ انتہائی باخبر آدمی ہے۔ وہ یقیناً اُسے جانتا ہو گا۔ ایک منٹ" ___ کرنل نیف نے کہا اور صوفے سے اٹھ کر وہ میز کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے انٹر کام کا رسیور اٹھایا۔ اور ایک بٹن دبا دیا۔

Admin @ Hibuddiez.com

"کیپٹن الفرڈ کو میرے دفتر بھیج دو" ——— کرنل نیف نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ کر وہ صوفے پر آ کر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک ایکریمی نوجوان جس کے جسم پر کیپٹن کی یونیفارم تھی اندر داخل ہوا۔ اور اس نے اندر آ کر باقاعدہ فوجی انداز میں سیلوٹ کیا۔

"کیپٹن الفرڈ۔ کیا تم آرک لینڈ سیکرٹ سروس کے چیف جم مارکر کو جانتے ہو" ——— کرنل نیف نے کہا۔

"سر براہِ راست تو کبھی ملاقات نہیں ہوئی۔ نام البتہ ضرور سنا ہوا ہے" ——— کیپٹن الفرڈ نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تمہیں اس کا فون نمبر معلوم ہے" ——— عمران نے پوچھا

"نو سر کبھی ضرورت ہی نہیں پڑی۔ البتہ سیکرٹ سروس ہیڈ کوارٹر کے ایک اہم آدمی جیکب کو میں ذاتی طور پر جانتا ہوں۔ اس کے دفتر کا تو علم نہیں۔ البتہ اس کی رہائش جنیزد کالونی کی کوٹھی نمبر گیارہ ہے۔ میری اس سے ایک گیم کلب میں اکثر ملاقات ہوتی رہتی ہے" ——— کیپٹن الفرڈ نے جواب دیا۔

"او کے۔ ٹھیک ہے۔ آپ جا سکتے ہیں" ——— عمران نے کہا۔ اور کیپٹن الفرڈ ایک بار پھر فوجی سیلوٹ کر کے باہر چلا گیا۔

"کرنل نیف۔ میرے ذہن میں ایک اور بات آئی ہے۔ اگر ہم نے جم مارکر یا سیکرٹ سروس کا سہارا لیا تو پھر لامحالہ

ہمیں اس کے پیچھے پیچھے جانا پڑے گا۔ جب کہ میں چاہتا ہوں کہ ہم بالکل علیحدہ رہ کر کام کریں۔ اس لئے آپ ایسا کریں کہ کوئی ایسا کارڈ مجھے دے دیں۔ جس سے پولیس۔ سیکرٹ سروس۔ اور دوسرے متعلقہ ادارے مجھ سے بغیر یونیفارم کے بھی مکمل تعاون کریں۔ اور مزید یہ کہ شناخت بھی طلب نہ کریں۔ کیا کوئی ایسا کارڈ مل سکتا ہے" ——— عمران نے کہا۔

"ہاں مل تو سکتا ہے ایسا کارڈ۔ کنگ آف آرک لینڈ کی طرف سے جاری ہو سکتا ہے۔ ٹھہریئے۔ میں کنگ آف آرک لینڈ کے ملٹری سیکرٹری سے بات کرتا ہوں" ——— کرنل نیف نے کہا اور اٹھ کر ایک بار پھر میز کی طرف بڑھ گیا۔ پہلے وہ جا کر میز کے پیچھے موجود اونچی نشست کی کرسی پر بیٹھا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ہیلو۔ کرنل نیف فرام ایس۔ ایس ہیڈ کوارٹر" ——— کرنل نیف نے تیز لہجے میں کہا۔

"ملٹری سیکرٹری جوزف سے بات کرائیں" ——— دوسری طرف سے بات سن کر اس نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہیلو جوزف۔ میں کرنل نیف بول رہا ہوں۔ مجھے کنگ کی طرف سے جاری کردہ بلیو کارڈ چاہیئے۔ ایک اہم مشن کے سلسلہ میں درکار ہے۔ کیا تم اس کا بندوبست فوری طور پر کر سکتے ہو" ——— کرنل نیف نے اس بار قدرے بے تکلفانہ لہجے

Admin @ Hibuddiez.com

میں کہا۔ دوسری طرف سے شاید

"ایس۔ ایس کا ہی مشن ہے" ——— مشن کی وضاحت پوچھنے پر کرنل نیف نے گول مول سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ تعاون کے لئے شکریہ۔ فکر مت کرو۔ ضرورت ختم ہونے پر میں اسے تمہیں ہی واپس بھجوا دوں گا" ——— کرنل نیف نے کہا۔ اور پھر کچھ سن اس نے ایک بار پھر شکریہ ادا کیا اور رسیور رکھ دیا۔

"بلیو کارڈ ابھی پہنچ جائے گا۔ اس کارڈ کی موجودگی میں سوائے کنگ آف آرک لینڈ کی ذات کے باقی پورا آرک لینڈ آپ سے ہر ممکن تعاون کرنے کا پابند ہوگا۔ اور آپ سے شناخت بھی طلب نہ کی جائے گی۔ کیونکہ بلیو کارڈ ہولڈر سے شناخت طلب کرنا کنگ آف آرک لینڈ کی توہین ہے" ——— کرنل نیف نے کرسی سے اٹھ کر دوبارہ ان کے ساتھ صوفے پر آ کر بیٹھتے ہوئے کہا اور عمران کا چہرہ کھل اٹھا۔

"اب آپ ایک اور کام کریں۔ ایک پرائیویٹ کوٹھی۔ دو کاریں۔ اسلحہ وغیرہ کا بھی بندوبست کر دیں۔ تاکہ ہم فوری طور پر کام کا آغاز کر سکیں۔ ویسے مشن کی کامیابی کے بعد جب میں اعلیٰ حکام کو اس کی رپورٹ دوں گا تو اس میں آپ کی تعریف کا باقاعدہ ایک صفحہ شامل ہوگا" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بہت بہت شکریہ۔ یہ تو آپ کی اعلیٰ ظرفی ہے۔ ورنہ ریڈ اتھارٹی کارڈ کے بعد میں تو ویسے بھی آپ سے مکمل تعاون کا پابند ہوں" کرنل نیف نے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"مجھے چند منٹ کے لئے اجازت دیں۔ میں آپ کا یہ کام کر کے ابھی آتا ہوں" ——— کرنل نیف نے کہا۔ اور اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

"ایک بات کا خیال رکھیں کرنل کہ ہماری بابت آپ کے علاوہ اور کسی کو علم نہیں ہونا چاہئے" ——— عمران نے کہا اور کرنل نیف نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اور پھر کمرے سے باہر چلا گیا۔ تقریباً دس منٹ بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک چابی تھی۔

"مجھے اپنی رہائش گاہ پر جانا پڑا تھا۔ یہ چابی میری ذاتی سیف میں تھی۔ یہ لیجئے۔ کوٹھی نمبر اٹھارہ ٹین کالونی۔ اس کوٹھی سے میرے علاوہ اور کوئی واقف نہیں ہے۔ ہاں شاید آرک لینڈ کی چند لڑکیاں بھی جانتی ہوں۔ لیکن وہ بہرحال غیر متعلق ہیں" کرنل نیف نے مخصوص انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔ اور عمران ہنس پڑا۔

"اوہ پھر تو اور بھی زیادہ ذاتی ہو گئی۔ شکریہ۔ وہ کار اور اسلحہ وغیرہ" ——— عمران نے کہا۔

"سب کچھ وہاں موجود ہے۔ آپ بے فکر رہیں" ——— کرنل نیف نے کہا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد ایک فوجی اندر

Admin @ Hibuddiez.com

اس نے سیلوٹ کر کے ایک لفافہ کرنل نیف کے سامنے
داخل ہوا۔ کرنل نیف نے لفافہ اٹھایا۔
رکھ دیا۔ اور خود واپس چلا گیا۔ کرنل نیف نے لفافہ اٹھایا۔
اور اس کے اندر سے نیلے رنگ کا ایک کارڈ باہر نکال کر اسے
دیکھا اور پھر اسے عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"لیجئے بلیو کارڈ" ـــــ کرنل نیف نے کہا۔ اور عمران نے سر ہلاتے ہوئے اس سے کارڈ لے لیا۔ کارڈ پر کنگ آف آرک کی تصویر اور نیچے اس کے دستخط تھے۔ اس کے علاوہ اور کچھ نہ تھا۔

"شکریہ۔ اب ہمیں اجازت دیجئے" ـــــ عمران نے کارڈ کو جیب میں رکھ کر اٹھتے ہوئے کہا۔

"میرا ڈرائیور آپ کو کوٹھی تک چھوڑ آئے گا" ـــــ کرنل نیف نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔ اور عمران کے سر ہلانے پر اس نے بیل بجا کر چپڑاسی کے ذریعے ڈرائیور کو بلایا۔ اور چند لمحوں بعد عمران اور ٹائیگر دونوں ایس۔ ایس کی مخصوص جیپ میں بیٹھے ہوئے ہین کالونی کی طرف بڑھے جا رہے تھے۔ عمران کے لبوں پر مسکراہٹ تھی کیونکہ نہ صرف وہ آرک لینڈ پہنچنے میں کامیاب ہو چکا تھا۔ بلکہ اب اس کے پاس بلیو کارڈ بھی موجود تھا۔ اور جم مارکر جس نے اسے ٹریس کرنے اور روکنے کے لئے نجانے کیا کیا انتظامات کر رکھے ہوں گے۔ یقیناً اس کی یہاں آمد سے لاعلم ہی رہا ہو گا۔ کوٹھی گو چھوٹی تھی لیکن ان کے لئے ہر لحاظ سے کارآمد تھی۔ کار بھی گیراج میں موجود تھی

اور ایک الماری میں ضروری اسلحہ بھی موجود تھا۔ وارڈ روب مختلف رنگ کے سوٹوں سے بھری ہوئی تھی۔

"اب آپ کا کیا پروگرام ہے عمران صاحب" ـــــ ٹائیگر نے لباس بدلنے کے بعد عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔ وہ اس سے پہلے ہی یونیفارم اتار کر عام لباس پہن چکا تھا۔

"پہلے اس جیکب کا انٹرویو لے لیں۔ اس سے یہاں کے حالات کا علم ہو جائے گا۔ اس کے بعد مزید پلاننگ ہو گی" عمران نے کہا۔ اور ٹائیگر نے سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ کار میں بیٹھے ہین کالونی سے باہر شہر میں پہنچے۔ یہاں عمران نے ایک بک سٹال سے شہر کا تفصیلی نقشہ خریدا اور پھر کار کو ایک سائیڈ پر روک کر اس نے نقشے کا باقاعدہ تفصیلی مطالعہ شروع کر دیا۔ ٹائیگر بھی نقشے پر جھکا ہوا تھا۔ کچھ دیر تک نقشے کو غور سے دیکھنے کے بعد عمران نے نقشہ ٹائیگر کی طرف بڑھا دیا۔ اور خود کار سٹارٹ کر کے اسے آگے بڑھا دیا۔ شہر کا نقشہ اس کے ذہن میں محفوظ ہو چکا تھا۔ اور تھوڑی دیر بعد ان کی کار جینز و کالونی پہنچ چکی تھی۔ جینز و اچھی اور صاف ستھری کالونی تھی۔ تمام کوٹھیاں جدید انداز کی اور نو تعمیر شدہ تھیں۔ کوٹھی نمبر گیارہ تلاش کرنے میں انہیں کوئی دقت نہ ہوئی۔ اور عمران نے کار کوٹھی کے سامنے روکی اور پھر نیچے اتر کر اس نے ستون پر موجود کال بیل کے بٹن کو پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھلی اور ایک آدمی باہر آ گیا جو لباس سے گھریلو

Admin @ Hibuddiez.com

ملازم ہی لگتا تھا۔

"جیکب صاحب ہیں اندر" ــــ عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں موجود ہیں" ــــ ملازم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"انہیں جا کر کہو۔ ایس۔ ایس فورس کے دو آدمی ان سے ملنے آئے ہیں" ــــ عمران نے کہا اور ملازم سر ہلاتا ہوا واپس اندر چلا گیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کھل گیا۔ اور وہی ملازم دوبارہ سامنے آگیا۔

"تشریف لائیے جناب۔ صاحب آپ کے منتظر ہیں" ــــ ملازم نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔ اور عمران جو اس دوران اپنی کار میں بیٹھ چکا تھا اس نے کار آگے بڑھا دی۔ پورچ میں پہلے سے ایک کار موجود تھی۔ عمران نے کار پورچ میں روکی ہی تھی کہ ایک ادھیڑ عمر مقامی آدمی برآمدے کی سیڑھیاں اترتا ہوا کار کی طرف بڑھنے لگا۔ عمران اور ٹائیگر دونوں نیچے اتر آئے۔

"میرا نام جیکب ہے جناب" ــــ آنے والے نے انہیں غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ لیکن عمران اور ٹائیگر چونکہ ابھی تک ایکریمین میک اپ میں تھے۔ اس لئے انہیں دیکھ کر اس کی آنکھوں میں قدرے اطمینان کی جھلکیاں نمایاں ہو گئیں۔

"کرنل مائیکل اور میجر رالف فرام ایس۔ ایس فورس" ــــ عمران نے اپنا اور ٹائیگر کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔ اور پھر ان کے درمیان نہ صرف مصافحہ ہوا بلکہ رسمی جملے بھی بولے گئے۔ جیکب انہیں ساتھ لے کر برآمدے کے کونے میں موجود ڈرائنگ روم میں لے آیا۔

"پہلے آپ فرمائیں۔ آپ کیا پینا پسند کریں گے" ــــ جیکب نے کہا۔

"کچھ نہیں مسٹر جیکب۔ صرف آپ سے چند معلومات لینی تھیں۔ کیا آپ ہمیں کسی ایسے کمرے میں لے جا سکتے ہیں جہاں سے ہمارے درمیان ہونے والی بات چیت لیک آؤٹ نہ ہو سکے" ــــ عمران نے کہا۔

"ایک منٹ" ــــ جیکب نے چونک کر کہا اور پھر اٹھ کر وہ کمرے سے باہر چلا گیا۔ اس کی واپسی تقریباً دو تین منٹ بعد ہی ہوئی۔ جیکب نے واپس آکر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"اب آپ اطمینان سے بات چیت کر سکتے ہیں۔ میرے یہاں صرف ایک ہی ملازم ہے۔ اسے میں نے قریب نہ آنے کی ہدایت کر دی ہے۔ شادی میں نے کی ہی نہیں اس لئے کسی اور کی یہاں موجودگی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔"

"پہلے آپ یہ بتائیے۔ کہ سیکرٹ سروس ہیڈ کوارٹر میں آپ کی پوسٹ کیا ہے" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔ ویسے وہ جیکب کی شکل دیکھ کر ہی سمجھ گیا تھا کہ یہ فیلڈ کا آدمی نہیں ہے۔ جب کہ کیپٹن الفرڈ نے بتایا تھا کہ وہ ہیڈ کوارٹر کا خاص آدمی ہے۔ اس لئے عمران نے اس سے پوسٹ پوچھنا

پہلے ضروری سمجھا۔

"سیکرٹ سروس۔ یہ آپ کو کس نے کہہ دیا کہ میرا تعلق سیکرٹ سروس سے ہے۔ میں تو ایک کاروباری فرم میں ملازم ہوں" ـــــ جیکب نے چونک کر کہا۔ اور عمران مسکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا کہ سیکرٹ سروس کی وجہ سے وہ اپنی شناخت چھپا رہا ہے۔

"یہ بلیو کارڈ دیکھئے۔ اس کے بعد آپ کو یقیناً کچھ چھپانے کی ضرورت محسوس نہ ہو گی" ـــــ عمران نے جیب سے بلیو کارڈ نکال کر جیکب کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ بلیو کارڈ ہولڈر۔ ٹھیک ہے۔ آئی۔ ایم۔ سوری۔ مجھے معلوم نہ تھا کہ آپ بلیو کارڈ ہولڈر ہیں۔ اب آپ سے تعاون تو میرا فرض بن گیا ہے" ـــــ جیکب نے چونک کر کہا۔ لیکن اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ اسے ایک ایکریمین کے پاس بلیو کارڈ دیکھ کر شدید حیرت ہوئی ہے۔

"تو پھر بتائیے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور کارڈ دوبارہ جیب میں ڈال لیا۔

"میں چیف کا آفس سیکرٹری ہوں" ـــــ جیکب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ اب میری بات غور سے سنیں۔ ہمارا تعلق ایس ایس نودس سے ضرور ہے۔ لیکن کنگ نے ہمیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خاتمے کے لئے خصوصی طور پر ایکریمیا سے بلوایا ہے۔ اور اس لئے ہمیں بلیو کارڈ بھی جاری کیا گیا ہے۔ ہم علیحدہ رہ کر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف کام کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے آپ ہمیں تفصیل سے وہ سب کچھ بتا دیں جو اس وقت تک پاکیشیا سیکرٹ سروس سے متعلق ہو" ـــــ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ تو آپ بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے سلسلہ میں ہی آئے ہیں۔ اور چیف بھی اس کے پیچھے پڑا ہوا ہے۔ چیف نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ٹریس کرنے کے لئے انتہائی سخت اقدامات کر رکھے ہیں۔ اس وقت تک ایک عورت اور ایک مرد پر شک ہے۔ مرد کا نام صفدر ہے اور عورت کا جولیا۔ جولیا حالانکہ سوئس نژاد ہے۔ لیکن وہ پاکیشیائی شہریت رکھتی ہے۔ یہ پاکیشیا کے پاسپورٹ پر ہی یہاں آئے ہیں۔ انہیں اچھی طرح چیک کیا گیا۔ گرفتار بھی کیا گیا۔ لیکن کسی قسم کا کوئی ثبوت نہ ملا کہ وہ سیاح ہونے کی بجائے سیکرٹ ایجنٹ ہیں۔ پھر وہ یہاں کے ایک مقامی بدمعاش الفانسو سے ملے۔ جو برائٹ نائٹ کلب کا مالک ہے۔ اور اس نے انہیں ایک علیحدہ کوٹھی میں ٹھہرا دیا ہے۔ ان کی بہرحال مکمل نگرانی کی جا رہی ہے۔ اس کے بعد ایک اور آدمی سامنے آیا۔ بظاہر تو ایکریمین سیاح تھا۔ لیکن اس نے سیکرٹ سروس ہیڈ کوارٹر کے اسسٹنٹ انچارج ہاکسن کو اس کے فلیٹ میں گھس کر ہلاک کر دیا۔ مگر ہاکسن کے ہلاک ہوتے ہی آپریشنل ہیڈ کوارٹر میں موجود

Admin @ Hibuddiez.com

مخصوص کمپیوٹر نے اُسے چیک کر لیا۔ اس کے بعد چیف نے اُسے خود ڈیل کیا۔ اور اُسے سیکرٹ سروس کے آپریشنل ہیڈ کوارٹر لے جایا گیا۔ وہاں اس نے بتایا کہ وہ پاکیشیا کا ایک فری لانسر بدمعاش ہے۔ اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ٹیم کے لیڈر علی عمران نے اُسے ہائر کیا ہے۔ تاکہ وہ ہاکسن کی جگہ لے کر ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو سکے۔ وہ اس سے زیادہ اور کچھ نہ جانتا تھا۔ باس نے اس پر بے پناہ تشدد کیا۔ اور پھر اس تشدد کے دوران ہی وہ ہلاک ہو گیا۔ اور اس کی لاش آپریشنل ہیڈ کوارٹر کے نیچے بہنے والے گٹر میں پھینک دی گئی۔ بس یہی کچھ ابھی تک معلوم ہو سکا ہے۔ لیکن اس دوران سیکرٹ سروس کو ایک عظیم نقصان سے بھی دوچار ہونا پڑا ہے۔ آپریشنل ہیڈ کوارٹر اچانک خوفناک دھماکوں سے تباہ ہو گیا۔ آپریشنل ہیڈ کوارٹر کی مکمل مشینری مع اس میں موجود افراد کے مکمل طور پر ختم ہو گیا۔ ایک لحاظ سے یہ سیکرٹ سروس کے لئے نہ صرف مالی طور پر انتہائی بڑا نقصان ہے بلکہ اس سے یہ نقصان بھی ہوا ہے کہ پورے دارالحکومت پر جس مشینری کی وجہ سے سیکرٹ سروس مسلسل چیکنگ رکھتی تھی وہ سب یک لخت ختم ہو گئی۔ اب تو سیکرٹ سروس دوسری عام سیکرٹ سروسز کی طرح ہی کام کر سکے گی۔ اس آپریشنل ہیڈ کوارٹر کی تباہی نے چیف کو زبردست دھچکہ پہنچایا ہے۔ اور چیف کا خیال ہے کہ یہ سب کچھ پاکیشیا سیکرٹ سروس نے کیا ہے۔

لیکن جب تک سیکرٹ سروس کا کوئی آدمی پکڑا نہ جائے اس وقت تک کیا کہا جا سکتا ہے" ــــــ جیکب نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" جس آدمی کو ہلاک کیا گیا تھا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ ہلاک نہ ہوا ہو اور اُسی نے یہ حرکت کی ہو" ــــــ عمران نے ہونٹ بھینچے ہوئے پوچھا۔

" چیف کے بقول انہوں نے خود اُسے چیک کیا تھا وہ مر چکا تھا۔ اور مرا ہوا آدمی کیا کر سکتا ہے" ــــــ جیکب نے جواب دیا۔

" اس کا مطلب ہے کہ ابھی تک سیکرٹ سروس کوئی کارنامہ سرانجام نہیں دے سکی۔ بلکہ اپنا آپریشنل ہیڈ کوارٹر بھی تباہ کر بیٹھی ہے" ــــــ عمران نے کہا۔

" ہاں بظاہر تو ایسا ہی ہے" ــــــ جیکب نے جواب دیا۔

" لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس جس مقصد کے لئے یہاں آئی ہے۔ یا آنے والی ہے۔ میرا مطلب ہے اس فلاسٹر ہیڈ کوارٹر کی حفاظت کا مسئلہ اس بارے میں سیکرٹ سروس نے کیا کیا ہے" ــــــ عمران نے پوچھا۔

" فلاسٹر کے بارے میں کوئی کچھ نہیں جانتا۔ سیکرٹ سروس کو بھی پہلی بار اس کا علم ہوا ہے۔ صرف ایک شخص لارڈ بائم کے متعلق سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ وہ فلاسٹر اور باقی دنیا کے درمیان رابطے کا کام کرتا ہے۔ چیف نے اس سے

Admin @ Hibuddiez.com

ملاقات کی۔ لیکن کوئی بات واضح طور پر سامنے نہ آسکی۔ اور اس کے بعد اچانک لارڈ بائٹھ ہی غائب ہو گیا ہے۔ بس اتنا بتایا جاتا ہے کہ وہ غیر ملکی دورے پر گئے ہوئے ہیں۔ حالانکہ وہ ملک سے باہر نہیں گئے۔ بہرحال وہ چونکہ وی۔آئی۔پی شخصیت ہیں۔ اور پرنسز ڈنسی کے بے حد قریب ہیں۔ اس لئے ان کے خلاف کوئی سخت انکوائری بھی نہیں ہو سکتی۔ اس کے علاوہ باوجود چیف کی کوششوں کے اب تک فلاسٹر کے بارے میں کچھ پتہ نہیں چل سکا" ___ جیکب واقعی مکمل تعاون کر رہا تھا۔

"آپ کو بتایا ہے کہ ہاکسن کو جب ہلاک کیا گیا تو آپریشنل ہیڈ کوارٹر کے مخصوص کمپیوٹر نے اُسے چیک کر لیا اور اس آدمی کو پکڑ لیا گیا۔ اس کی تفصیلات بتائیں" ___ عمران نے کہا۔

"چیف نے آپریشنل ہیڈ کوارٹر میں انتہائی جدید مشینری نصب کرائی ہوئی تھی۔ وہاں ایسا کمپیوٹر موجود تھا جو سیکرٹ سروس سے متعلق ہر آدمی کی رہائش گاہ میں ہونے والے تمام واقعات کی فلم اور آواز کیچ کرتا تھا۔ لیکن عام حالات میں اسے چیک نہ کیا جاتا تھا۔ لیکن جیسے ہی کوئی آدمی ہلاک ہوتا تو کمپیوٹر فوراً اس کا الارم کر دیتا۔ یہی ہاکسن کے ساتھ ہوا۔ اس کے مرتے ہی اطلاع مل گئی۔ چیف اتفاق سے اس وقت آپریشنل ہیڈ کوارٹر میں ہی موجود تھا۔ اس لئے اس نے خود اسے ڈیل کیا۔ لیکن اب آپریشنل ہیڈ کوارٹر کی تباہی کے بعد تو سب

کچھ ہی ختم ہو گیا ہے" ___ جیکب نے جواب دیا۔

"سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ اس میں کس قسم کی مشینری نصب ہے" ___ عمران نے پوچھا۔

"سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر چالیس مارجر روڈ پر واقع ایک بڑی عمارت میں ہے۔ لیکن یہ انتظامی دفتر ہے۔ وہاں کوئی مشینری نہیں ہے۔ اصل ہیڈ کوارٹر تو آپریشنل ہیڈ کوارٹر ہی تھا" ___ جیکب نے جواب دیا۔

"یہ ___ یہ پرنسز ڈنسی کہاں رہتی ہیں" ___ عمران نے پوچھا۔

"کنگ ایریا میں۔ وہ کنگ آف آرک لینڈ کی بھتیجی ہیں۔ البتہ انہوں نے ڈنسی گیم کلب کھولا ہوا ہے۔ زیادہ تر وقت ان کا وہیں گزرتا ہے" ___ جیکب نے جواب دیا۔

"ان کے متعلق پوری تفصیل بتاؤ۔ میرا مطلب ہے شادی شدہ ہے۔ غیر شادی شدہ۔ بوڑھی ہے یا جوان ہے۔ کیسی عادتوں کی مالک ہے وغیرہ وغیرہ" ___ عمران نے کہا۔

"جناب پرنسز خوب صورت اور نوجوان عورت ہے غیر شادی شدہ ہے۔ لیکن عادتوں کے متعلق میں کچھ کہنا نہیں چاہتا۔ کیونکہ آپ جانتے ہیں ایسی باتوں پر زبان کھولنا بھی جرم ہے" ___ جیکب نے کہا۔

"آپ قطعی بے فکر رہیں۔ جو کچھ آپ نے بتایا ہے یا جو کچھ مزید آپ بتائیں گے۔ وہ سب ہم تینوں کے علاوہ باہر نہیں جائے گا۔ یہ ہمارا آنریبل وعدہ ہے" ___ عمران نے کہا۔

Admin @ Hibuddiez.com

"جناب وہ انتہائی سفاک، سنگدل اور ظالم عورت ہے انتہائی تنک مزاج، جلدی مشتعل ہو جانے والی۔ اور مغرور بھی ہے۔ اور اس سے زیادہ میں کچھ کہنا بھی نہیں چاہتا۔ مجھے یقین ہے کہ آپ باقی باتیں خود ہی سمجھ لیں گے" ۔۔۔۔ جیکب نے جواب دیا اور عمران نے سر ہلا دیا۔

"شکریہ۔ اب بس آخری بات۔ ذرا سوچ کر بتایئے گا۔ یہ پرنسز ڈنسی یہودی تو نہیں ہیں" ۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔ اور جیکب بے اختیار مسکرا دیا۔

"یہودی تو نہیں ہیں۔ لیکن یہودیوں سے ان کے تعلقات بے حد گہرے ہیں" ۔۔۔۔ جیکب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے مسٹر جیکب۔ آپ کے تعاون کا بے حد شکریہ۔ اب ہمیں اجازت دیجئے" ۔۔۔۔ عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اور جیکب بھی مسکراتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ عمران نے اور ٹائیگر نے اس سے مصافحہ کیا اور دروازے کی طرف بڑھنے لگے جیکب انہیں کار تک چھوڑنے آیا۔

"مسٹر جیکب۔ مجھے یقین ہے کہ آپ یہ باتیں مسٹر جم مارکو کو نہ بتائیں گے" ۔۔۔۔ عمران نے کار کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اگر آپ کہتے ہیں تو نہیں بتاؤں گا۔ لیکن کرنل مائیکل چیف انتہائی باخبر آدمی ہے۔ خاص طور پر وہ اپنے ممبرز کے بارے میں بے حد باخبر رہتا ہے۔ اس لئے آپ کے لئے بھی یہی بہتر ہے کہ آپ خود چیف سے مل لیں۔ اس طرح آپ کو کام کرنے میں

آسانی ہو جائے گی" ۔۔۔۔ جیکب نے کہا۔

"اوکے۔ میں مل لوں گا" ۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ لیکن دوسرے لمحے اس کا جیب میں موجود ہاتھ باہر آیا۔ ہاتھ میں سائیلنسر لگا ریوالور موجود تھا۔ پھر اس سے پہلے کہ جیکب کچھ سمجھتا عمران نے ٹریگر دبا دیا۔ ٹھک کی آواز سنائی دی اور جیکب چیختا ہوا ایک دھماکے سے نیچے گرا۔ اور بری طرح تڑپنے لگا۔ اسی لمحے وہ ملازم تیزی سے ایک طرف سے دوڑتا ہوا آیا۔ وہ شاید جیکب کو گرتے دیکھ کر دوڑا تھا۔ مگر اس سے پہلے کہ وہ برآمدے کی سیڑھیاں اترتا عمران نے ہاتھ اونچا کیا۔ ایک بار پھر ٹھک کی آواز سنائی دی۔ اور اس بار وہ ملازم بھی چیختا ہوا اچھل کر سیڑھیوں پر گرا اور پھر لڑھکتا ہوا نیچے آ کر تڑپنے لگا۔ ٹائیگر کار کی دوسری طرف خاموش کھڑا ہوا تھا۔ اس کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے۔ عمران اس وقت تک کھڑا رہا جب تک یہ دونوں ختم نہیں ہو گئے۔ اس کے بعد وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اور اس نے کار بیک کر کے اسے موڑا اور پھاٹک کی طرف لے جانے لگا۔ ٹائیگر بجائے کار میں بیٹھنے کے دوڑتا ہوا پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے عمران کی کار پہنچنے سے پہلے ہی پھاٹک کھول دیا۔ اور عمران نے کار باہر لے جا کر روک دی۔ ٹائیگر نے پھاٹک بند کیا اور پھر چھوٹی کھڑکی سے باہر نکل کر اس نے باہر سے اس کی بھی کنڈی لگا دی۔ چند لمحوں بعد کار ان دونوں کو لئے تیزی سے کالونی سے باہر جانے والی سڑک کی طرف اڑی جا رہی تھی۔

"ان دونوں کا خاتمہ ضروری تھا۔ ورنہ جیکب کا لہجہ بتا رہا تھا

Admin @ Hibuddiez.com

کہ وہ جم مارکر کو لازماً رپورٹ کر دیتا۔ اس طرح جم مارکر ہمارے پیچھے لگ جاتا۔" عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس۔ یہ ضروری تھا۔ میرا خیال ہے کہ یہ پرنس ڈانسی مزدور فلاسٹر کے مسئلے میں اہمیت رکھتی ہے"۔ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لارڈ باٹم کے اچانک غائب ہو جانے کی وجہ سمجھ میں نہیں آئی۔ اور یہ بات بھی واضح نہیں ہوئی کہ وہ پاکیشیائی جس نے ہاکسن کو قتل کیا اور پھر جم مارکر نے اُسے ہلاک کر کے گٹر میں پھینکوا دیا۔ وہ کون تھا اور سیکرٹ سروس کا آپریشنل ہیڈ کوارٹر کس نے تباہ کیا"۔ عمران نے کہا۔

"باس۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے متعلق آپ نے بتایا تھا کہ وہ یہاں پہنچ چکی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ کام انہوں نے ہی کیا ہوگا"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ ہاکسن کو قتل کر کے جم مارکر کے ہاتھوں ہلاک ہونے والا پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ممبر تھا"۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"جی ہاں۔ اس کی موت کا انتقام لینے کے لئے یہ ہیڈ کوارٹر تباہ کیا گیا ہوگا"۔ ٹائیگر نے کہا اور عمران کے ہونٹ بھینچ گئے۔ جب سے جیکب نے اُسے بتایا تھا کہ ہاکسن کو قتل کرنے والا پاکیشیائی ایجنٹ تھا اور اس نے اپنے آپ کو علی عمران کی طرف سے کرایہ کا آدمی بتایا تھا اور پھر جم مارکر نے

اُسے ہلاک کر کے گٹر میں پھینکوا دیا تھا۔ اس وقت سے عمران کے ذہن میں مسلسل آندھیاں سی چل رہی تھیں۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ بلیک زیرو اپنے ساتھ سیکرٹ سروس کے چار ممبران۔ جولیا تنویر۔ صفدر۔ اور کیپٹن شکیل کو لے کر آرک لینڈ آیا ہے۔ عمران ان چاروں کی نفسیات کو اچھی طرح جانتا تھا۔ ان چاروں میں سے کوئی بھی یہ بات نہ کر سکتا تھا کہ وہ پاکیشیا کا فری لانسر آدمی ہے اور عمران نے اُسے ہائر کیا ہے۔ یہ بات صرف ٹائیگر کی طرف سے ممکن تھی۔ یا پھر بلیک زیرو خود یہ بات کر سکتا تھا۔ ٹائیگر اس کے ساتھ تھا۔ اس لئے آخری آدمی بلیک زیرو رہ جاتا تھا۔ تو اس کا مطلب ہے کہ بلیک زیرو نے ہاکسن کو قتل کیا اور پھر جم مارکر نے اُسے آپریشنل ہیڈ کوارٹر میں لے جا کر چیک کیا۔ اور پھر اُسے قتل کر کے اس کی لاش گٹر میں پھینکوا دی۔ اور سیکرٹ سروس کے ممبران کو اس بات کا کسی طرح علم ہو گیا اور انہوں نے اپنے چیف کی موت کا بدلہ لینے کے لئے آپریشنل ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا۔ لیکن اس میں بھی ایک رخنہ موجود تھا۔ کہ بلیک زیرو نے لازماً اپنے آپ کو ممبروں سے خفیہ رکھا ہوا ہوگا۔ اس لئے ممبرز کو کسی طرح بھی پتہ نہ چل سکتا تھا۔ کہ ان کا باس ہلاک ہو گیا ہے۔ اگر وہ آدمی بلیک زیرو نہ تھا تو پھر وہ کون تھا۔ بس وہ اسی ذہنی گورکھ دھندے میں مصروف کار چلاتا ہوا واپس اپنی رہائش گاہ پر پہنچ گیا۔

Admin @ Hibuddiez.com

"ٹائیگر تم مقامی میک اپ کر کے ڈنسی گیم کلب جاؤ اور زیر زمین دنیا کے افراد سے رابطے کر کے اس پرانسر ڈنسی اور لارڈ باٹر کے متعلق معلومات حاصل کرو۔ میں اس دوران کوئی ایسی پلاننگ تیار کرتا ہوں جس پر چل کر کام کو تیزی سے آگے بڑھایا جا سکے" ـــ عمران نے کارپورچ میں روک کر نیچے اترتے ہوئے کہا۔ اور ٹائیگر نے سر ہلا دیا۔ ڈریسنگ روم میں جا کر ٹائیگر نے میک اپ کیا۔ اور پھر وہ دوسری کار لے کر جب کوٹھی سے باہر نکل گیا تو عمران تیزی سے وارڈروب میں لٹکی ہوئی اس یونیفارم کی طرف بڑھ گیا جو پہن کر وہ آرک لینڈ میں داخل ہوا تھا۔ اس نے اس یونیفارم کے اندر باقاعدہ لگے ہوئے استر کو ایک سائیڈ سے کھولا اور اس کے ساتھ ہی اس نے یونیفارم کی بڑی جیب کے اندرونی طرف سے ایک چھوٹا مگر پتلا سا باکس نکال لیا۔ باکس لے کر وہ کرسی پر آکر بیٹھ گیا اور اس نے اس کی ایک سائیڈ پر لگے ہوئے چھوٹے سے بٹن کو پریس کر دیا۔ بٹن پریس ہوتے ہی باکس کے اندر سے ہلکی سی سائیں سائیں کی آوازیں نکلنے لگیں۔ عمران نے اس بٹن کو دوبارہ پریس کر دیا تو اس باکس میں سے ٹرانسمیٹر سے نکلنے والی مخصوص آواز برآمد ہوئی۔

"ہیلو ہیلو ـــ بی ڈی کالنگ بی زیڈ اوور" ـــ عمران نے بار بار یہ فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔

"یس ـــ بی زیڈ اٹنڈنگ اوور" ـــ تقریباً ایک منٹ

تک مسلسل کال دینے کے بعد اچانک باکس سے بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔ اور عمران کے ستے ہوئے چہرے پر بے ساختہ مسرت کے آثار پھیلتے چلے گئے۔ اس کا مطلب تھا کہ اس کا آئیڈیا غلط تھا۔ کہ بلیک زیرو جم مارکر کے ہاتھوں مارا گیا ہے۔

"بی زیڈ کاروبار کی کیا پوزیشن ہے۔ مین پارٹی کا کچھ پتہ چلا کہ اس نے کیا کوٹیشن دی ہے اور کمپیٹیشن پارٹی کی کیا پوزیشن ہے۔ اوور" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ ایکریمیا ہیڈ کوارٹر سے بات کر رہے ہیں یا یورپ ہیڈ کوارٹر سے اوور" ـــ دوسری طرف سے بلیک زیرو کی آواز میں حیرت تھی۔

"ایکریمیا ہیڈ کوارٹر سے۔ میں نے سوچا کہ رپورٹ لے لوں اوور" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ بلیک زیرو یہ پوچھنا چاہ رہا ہے کہ کیا اسے کال پاکیشیا سے کیا جا رہا ہے یا عمران آرک لینڈ پہنچ چکا ہے۔ اور چونکہ عمران ابھی بلیک زیرو کو یہ نہ بتانا چاہتا تھا کہ وہ خود بھی ٹائیگر کے ہمراہ آرک لینڈ آ چکا ہے۔ اس لئے اس نے ایکریمیا ہیڈ کوارٹر کا نام لے دیا تھا۔ تاکہ بلیک زیرو یہ سمجھے کہ وہ پاکیشیا سے اسے کال کر رہا ہے۔

"ابھی کام ابتدائی مرحلے میں ہے۔ مال کے متعلق صحیح معلومات حاصل نہیں ہو رہیں۔ لیکن میں نے کمپیٹیشن پارٹی کا مشینری مال گودام خود جلتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس طرح کمپیٹیشن پارٹی کو

Admin @ Hibuddiez.com

اس گودام کے جلنے سے اس کالو لیے خاصا بڑا دھچکہ لگا ہے۔ اس کا دارالحکومت میں پھیلا ہوا وسیع کاروبار یک لخت سمٹ کر رہ گیا ہے اوور" ــــ بلیک زیرو نے جواب دیا۔ اور عمران سمجھ گیا کہ بلیک زیرو آپریشنل ہیڈ کوارٹر کی تباہی کی بات کر رہا ہے اور اس کا لفظ "میں نے" استعمال کرنے کا مطلب تھا کہ یہ آپریشنل ہیڈ کوارٹر بلیک زیرو نے تباہ کیا ہے۔

"تم کمپیٹیشن پارٹی کے مشنری مال گودام کی طرف گئے ہی کیوں تھے۔ اگر وہ تمہیں وہاں چیک کر لیتے تو بڑا مسئلہ بن ہو سکتا تھا اوور" ــــ عمران نے جان بوجھ کر ایک نئے زاویئے سے بات کرتے ہوئے کہا۔ وہ ظاہر ہے یہ بات تو بلیک زیرو کو نہ کہہ سکتا تھا ــــ کہ پاکیشیا میں بیٹھے بیٹھے ہاکسن کے قتل اور پھر آپریشنل ہیڈ کوارٹر کی تباہی کے متعلق اسے علم ہے۔ اس لئے اس نے اس پیرائے میں بات کی تھی تاکہ بلیک زیرو خود ہی اصل بات اگل دے۔

"میں ان کے ایک آدمی سے ملنا چاہتا تھا۔ لیکن پتہ چلا کہ وہ آدمی لمبے سفر پر چلا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی کمپیٹیشن پارٹی کے چیف کو میری اس ملاقات کی کوشش کا علم ہو گیا۔ میں نے چاہا کہ اس کی غلط فہمی دور کر دوں۔ چنانچہ میں ان کے مشنری مال گودام کی طرف گیا۔ پھر ان کے چیف سے ملاقات ہو گئی۔ وہ بُری طرح بگڑ گیا اور اس نے میری وضاحت تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ اس نے زبردستی مجھ سے اصل بات اگلوانے

کی کوشش کی۔ میں انتہائی بُری طرح اس کے چکر میں پھنس گیا تھا۔ وہاں سے نکلنے کی کوئی صورت نہ تھی تو میں نے آخری چارہ کار کے طور پر نروس بلینک والا گُر استعمال کیا۔ جو کامیاب رہا۔ چیف نے یہ سمجھا کہ میں اس کے راستے سے ہٹ گیا ہوں۔ اس نے مجھے مال گودام کے نیچے گٹر میں پھنکوا دیا۔ گٹر میں ٹھیک تھا۔ اس لئے وہاں سے نکل گیا۔ پھر میں نے مال گودام کو جلتے ہوئے دیکھ لیا اوور" ــــ بلیک زیرو نے اسی اشاراتی کوڈ میں تفصیلی بات کرتے ہوئے کہا۔ جس اشاراتی کوڈ میں عمران نے بات کا آغاز کیا تھا۔ اور عمران ساری بات سمجھ گیا۔ کہ ہاکسن کو ہلاک کرنے والا اور جم مارکر کے ہتھے چڑھنے والا بلیک زیرو ہی تھا۔ جس نے جم مارکر کے تشدد سے بچنے کے لئے نروس بلینک کر لیا اس طرح جم مارکر یہی سمجھا کہ بلیک زیرو ہلاک ہو گیا ہے۔ اور اس نے اسے گٹر میں پھنکوا دیا جہاں سے نکل کر بلیک زیرو نے یہ کارروائی کی کہ اس کا آپریشنل ہیڈ کوارٹر ہی اڑا دیا۔ اس طرح یہاں جدید مشنری کی وجہ سے جم مارکر کو جو برتری حاصل تھی وہ ختم ہو گئی۔

"تمہارے ایجنٹ وہاں کیا کر رہے ہیں اوور" ــــ عمران نے پوچھا۔

"ان کو میں نے دو گروپوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ ایک گروپ تو کمپیٹیشن پارٹی کو اپنی طرف متوجہ کئے ہوئے ہے جب کہ

Admin @ Hibuddiez.com

دوسرے گروپ کو مین پارٹی کی کوٹھی کی تفصیلات معلوم کرنے کا کام سونپا ہوا ہے۔ مین پارٹی والے گروپ کی طرف سے ابھی تک کوئی رابطہ نہیں ہوا۔ ویسے وہ اپنے کام میں آزاد ہیں۔ جیسے ہی انہوں نے کوائف معلوم کئے وہ کمیٹیشن پارٹی والے گروپ سے رابطہ قائم کریں گے۔ میں نے کمیٹیشن پارٹی والے گروپ کو نظروں میں رکھا ہوا ہے۔ اس طرح مجھے بھی اطلاع مل جائے گی۔ ویسے میری اپنی پوری توجہ فی الحال کمیٹیشن پارٹی کی طرف ہی ہے اوور" ——— بلیک زیرو نے تفصیلی رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"اصل مسئلہ تو مین پارٹی کا ہے۔ تمہیں چاہئے تھا اس طرف زیادہ توجہ کرتے اوور" ——— عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"اس کی طرف بھی کام ہو رہا ہے۔ ایک ایسی ٹاپ وی آئی پی شخصیت کے بارے میں علم ہوا ہے کہ وہ مین پارٹی سے متعلق ہے۔ میں کوشش کر رہا ہوں کہ اس کے متعلق مزید معلومات حاصل کر دوں ——— آپ بے فکر رہیں کام بہرحال ہو جائے گا اوور" ——— بلیک زیرو نے کہا۔

"تم اس ٹاپ وی۔ آئی۔ پی شخصیت سے ملے ہو یا صرف معلومات ہی حاصل کر رہے ہو اوور" ——— عمران نے چونک کر پوچھا۔

"وہ رائل بلڈ ہے۔ گو وہ ایک پبلک جگہ پر اکثر آتی جاتی تھی ہے۔ لیکن اس سے براہ راست ملاقات ممکن نہیں ہے۔ اس لئے فی الحال تو معلومات تک ہی معاملہ محدود ہے اوور" ——— بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"میں سمجھ گیا یہ وہی شخصیت تو نہیں جس نے مجھے فون پر ملنے کی دعوت دی تھی اوور" ——— عمران نے کہا۔

"ہاں وہی ہے اوور" ——— بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"اوکے۔ پھر رائل بلڈ کو ہی اس سے ملنا پڑے گا۔ ورنہ مسئلہ حل نہیں ہو گا اوور" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو کیا آپ نے بھی یہاں آنے کا فیصلہ کر لیا ہے اوور" ——— بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں۔ مجھے جو معلومات ملی ہیں۔ اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ وی۔ آئی۔ پی شخصیت ہی اصل شخصیت ہے اور اس کے جو کوائف سامنے آئے ہیں۔ اس کے مطابق میں ہی اسے ڈیل کر سکتا ہوں۔ چنانچہ میں ٹی۔ آر کو ساتھ لے کر پہنچ جاؤں گا۔ لیکن تم لوگ بہرحال اپنا کام جاری رکھو۔ اگر مجھے ضرورت محسوس ہوئی تو میں خود رابطہ کر لوں گا ورنہ نہیں اوور اینڈ آل" ——— عمران نے کہا۔ اور بٹن کو مسلسل دو بار پریس کر کے اس نے باکس کو سامنے موجود میز پر رکھ دیا۔ بات چیت کے آخر تک پہنچتے پہنچتے اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ بلیک زیرو کو اشارہ کر دے کہ وہ خود ٹائیگر سمیت یہاں آ رہا ہے اور اس پرنسز ڈنسی کو وہ خود سنبھالے گا۔ کیونکہ جکیب نے پرنسز ڈنسی کے متعلق جو کچھ بتایا تھا۔ اس

Admin @ Hibuddiez.com

سے وہ اس نتیجے پر پہنچا تھا کہ اس ٹائپ کی عورت کو ڈیل کرنا بلیک زیرو کے بس میں نہیں اور اگر وہ واقعی اس فلاسٹر سے متعلق ہے تو پھر وہ اندازے سے بھی کہیں زیادہ خطرناک ہو سکتی ہے۔ ٹی۔ آر کا مخفف اس نے جان بوجھ کر استعمال کیا تھا تاکہ بلیک زیرو سمجھ جائے کہ وہ اکیلا نہیں آ رہا بلکہ ٹائیگر کو بھی ساتھ لے آ رہا ہے۔ تاکہ اگر کسی موقع پر ٹائیگر کا سیکرٹ سروس کے ممبران سے ٹکراؤ ہو جائے تو بلیک زیرو اُسے بھی کور کرے۔ اب اُسے ٹائیگر کی واپسی کا انتظار تھا۔ تاکہ اس سے ملنے والی معلومات کی روشنی میں وہ پرنس ڈنسی سے ملاقات اور پھر اُسے چیک کرنے کی صحیح طریقے سے پلاننگ کر سکے۔

تنویر کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں اور اس نے لاشعوری طور پر اپنے جسم کو سمیٹ کر اٹھنا چاہا لیکن اس کوشش کے ساتھ ہی اُسے احساس ہو گیا کہ وہ ایک کرسی پر بیٹھا ہوا ہے اور اس کا جسم اس کرسی کے ساتھ رسی سے باندھا گیا ہے۔ اس نے گردن موڑی تو اس کے ساتھ ہی کرسی پر کیپٹن شکیل بھی اُسی طرح بندھا ہوا بیٹھا تھا۔ ان دونوں کے ہاتھ عقب میں بندھے ہوئے تھے۔

"تمہیں ہوش آ گیا برادر" ــــ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اور میں یہ بتا دوں تک برادر۔ کہ تم اب مجھے اس ماسٹر ایجنٹ کی گردن توڑنے سے منع نہ کرنا۔ اس نے ہمارے ساتھ دھوکہ کیا ہے" ــــ تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔ اور کیپٹن شکیل

Admin @ Hibuddiez.com

بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس نے حماقت کی ہے برادر۔ اور اسے اس کی حماقت کا پورا پورا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ لیکن پہلے ہم اپنا اصل کام تو نمٹا لیں۔ لارڈ باٹر سے ملاقات ہو جائے اس کے بعد ہم آزاد ہوں گے"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا اور تنویر نے ہونٹ بھینچ لئے۔ لیکن اس کے چہرے پر غصے کے آثار بدستور موجود تھے۔ چند لمحوں بعد کمرے کی سامنے والی دیوار میں موجود بند دروازہ کھلا اور تین مسلح آدمی اندر داخل ہوئے۔

"سنو۔ تمہیں اس لئے ہوش میں لایا گیا ہے کہ تمہیں مادام بلیک کے سامنے پیش کیا جا سکے۔ اور یہ بتا دوں کہ مادام بلیک کے سامنے تم نے اگر ذرا بھی کوئی غلط حرکت کی تو تمہارے جسموں میں لاکھوں سوراخ ہو جائیں گے"۔۔۔ ان میں سے ایک نے تنویر اور کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا۔ جب کہ باقی دو نے آگے بڑھ کر وہ رسیاں کھولنی شروع کر دیں جن سے انہیں کرسیوں سے باندھا گیا تھا۔

"ہمیں لارڈ باٹر سے ملنا ہے مادام بلیک سے نہیں"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"یہ بات مادام سے کرنا۔ چلو اٹھو"۔۔۔ اسی آدمی نے سخت لہجے میں کہا۔ اور پھر ان دونوں کو بازوؤں سے پکڑ کر کرسیوں سے کھڑا کر دیا گیا۔ ان دونوں کے ہاتھ ان کے عقب میں کلپ ہتھکڑیوں سے بندھے ہوئے تھے۔

"ان کی تلاشی لے لو مارٹن۔ جو مشکوک چیز ہو وہ ہٹا دو"۔۔۔ اسی آدمی نے اپنے ایک ساتھی سے کہا۔

"یس راجر"۔۔۔ مارٹن نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے ان کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد وہ ان کی جیبوں سے ریوالور اور سائیڈ جیبوں سے مخصوص خنجر نکال چکا تھا۔

"بس یہی کچھ ہے ان کے پاس"۔۔۔ مارٹن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لے چلو انہیں"۔۔۔ راجر نے کہا۔ اور ان دونوں نے مشین گنیں کاندھوں سے اتاریں۔ اور ان کے عقب میں آ کر مشین گنوں کی نالیں ان کی پشت سے لگا دیں۔ جب کہ راجر ان سے آگے تھا۔ کیپٹن شکیل نے تنویر کی طرف دیکھ کر اسے آنکھ سے مخصوص اشارہ کیا۔ اور تنویر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے اور اس کا تنا ہوا جسم ڈھیلا پڑ گیا۔ کیپٹن شکیل نے اسے اشارے سے کوئی حرکت کرنے سے منع کر دیا تھا۔ کیونکہ اس نے تنویر کے جسم کو اکڑتے ہوئے محسوس کر لیا تھا۔

اس کمرے سے باہر لا کر مختلف راہداریوں سے گزارنے کے بعد وہ انہیں ایک فولادی دروازے کے سامنے لے آئے۔ یہ فولادی دروازہ بند تھا۔ اور اس کے اوپر سرخ رنگ کا ایک بلب مسلسل جل رہا تھا۔

"مادام۔ قیدی حاضر ہیں"۔۔۔ راجر نے اونچی آواز میں انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"ان کی تلاشی لے لی گئی ہے"۔۔۔ اسی لمحے دروازے کے

Admin @ Hibuddiez.com

اوپر والے حصے سے ایک سخت آواز سنائی دی۔ لہجہ سوالیہ تھا۔
"یس مادام"——— راجر نے جواب دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی دروازے کے اوپر چمکتا ہوا بلب یک لخت بجھ گیا۔ اور دروازہ آٹومیٹک انداز میں کھل گیا۔ دوسری طرف گہرا اندھیرا تھا۔ لیکن جیسے ہی انہوں نے قدم اندر رکھے چٹک کی آواز کے ساتھ ہی اندر ہلکی سی روشنی پھیل گئی۔ اور ان دونوں نے دیکھا کہ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا۔ لیکن ہر قسم کے ساز و سامان سے خالی تھا۔ راجر اور اس کے ساتھی بھی اندر آ گئے تھے اور پھر انہوں نے ان دونوں کو کمرے کے عین درمیان میں روک کر کھڑا کر دیا۔ اور خود وہ تینوں تیزی سے مڑے اور پھر دروازے سے باہر نکل گئے۔ اب وہ اکیلے ہی کمرے کے درمیان کھڑے تھے۔ اُسی لمحے تنویر اور کیپٹن شکیل کے سامنے والی دیوار درمیان سے پھٹی اور تیزی سے دونوں سائیڈوں پر ہٹتی گئی۔ اور پھر وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ ایک وہیل چیئر تیزی سے چلتی ہوئی اس خلا سے باہر آئی۔ وہیل چیئر پر ایک ادھیڑ عمر عورت بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے چہرے پر انتہائی سختی اور سفاکی کے تاثرات نمایاں تھے۔ لیکن آنکھوں میں بے پناہ چمک تھی۔ اس کا پورا جسم سوائے چہرے کے سیاہ رنگ کے لبادے میں لپٹا ہوا تھا۔ وہیل چیئر اس خلا سے باہر آ کر رک گئی۔ اور اس کے ساتھ ہی فرش سے سرر کی تیز آواز سے لوہے کی دفتری میز اس طرح باہر نکلی جیسے کسی نے نیچے سے اُسے اوپر کی طرف دھکیل دیا ہو۔ اب وہ عورت اس میز کے پیچھے بیٹھی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ میز کے سامنے والی سطح مکمل طور پر بند تھی۔ اس لئے وہ صرف اس کے کاندھے۔ گردن، چہرے اور سر کو دیکھ سکتے تھے۔ اس کا باقی جسم میز کی آڑ میں چھپ گیا تھا۔ دوسرے لمحے سرر کی آواز ان دونوں کے عقب میں ابھری، اور وہ دونوں یہ آواز سنتے ہی بے اختیار دو قدم آگے کو بڑھے۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے مڑ کر دیکھا۔ اور یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ ان کے عقب میں لوہے کی دو کرسیاں موجود تھیں جن کے بازو نہ تھے یہ کرسیاں بھی میز کی طرح زمین سے ہی برآمد ہوئی تھیں۔

"بیٹھ جاؤ"——— وہیل چیئر پر بیٹھی ہوئی عورت نے سرد اور خشک لہجے میں کہا۔ اور کیپٹن شکیل اور تنویر خاموشی سے کرسیوں پر بیٹھ گئے ——— وہ لہجے سے ہی وہ پہچان گئے تھے کہ وہیل چیئر پر بیٹھی ہوئی عورت ہی مادام ہے اور جس رنگ کا لباس اس نے پہن رکھا تھا۔ اس سے اس کا نام مادام بلیک ہی بنتا تھا۔

"تم دونوں ایکریمیا کے مشہور بدمعاش راک برادرز ہو"——— مادام بلیک نے خشک لہجے میں گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں"——— کیپٹن شکیل نے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور تم یہاں لارڈ باٹر سے ملنے آئے تھے"——— مادام بلیک نے کہا۔

"ہاں"——— کیپٹن شکیل نے ایک بار پھر مختصر سا جواب

Admin @ Hibuddiez.com

دیتے ہوئے کہا۔

"اور بقول تمہارے لارڈ باٹر فلاسٹر کا چیف ہے"۔۔۔ مادام بلیک نے کہا۔

"ہمیں یہی بتایا گیا تھا"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کس نے بتایا تھا۔ اور تم کیوں ملنا چاہتے تھے لارڈ باٹر سے"۔ مادام بلیک نے اسی طرح سخت لہجے میں کہا۔

"ہمیں بتایا گیا ہے کہ تمہارا نام مادام بلیک ہے۔ لیکن تمہارا نام مادام بلیک ہو یا مادام وائٹ ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں ہے۔ اور نہ ہی ہم تمہارے سوالات کا جواب دینے کے لئے یہاں آرک لینڈ آئے ہیں۔ ہمیں یہ توقع نہ تھی کہ وہ ماسٹر اس طرح کی حرکت کرے گا۔ اگر ہمیں ذرا بھی اس بات کا خیال ہوتا تو یہ ماسٹر رچمنڈ پلک جھپکنے میں اپنی گردن تڑوا چکا ہوتا اور اب بھی وہ اپنی گردن ہمارے ہاتھوں سے نہ بچا سکے گا۔ اگر تمہارا تعلق اس لارڈ باٹر یا فلاسٹر سے ہے تو پھر ہم سے کھل کر بات کرو۔ ورنہ اس لارڈ باٹر کو یہاں بلا لاؤ۔ ہم اس سے خود بات کریں گے"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"سنو۔ تمہیں میرے متعلق واقعی علم نہیں ہے اور علم ہو بھی نہیں سکتا۔ کیونکہ جسے میرے متعلق معلومات مل جائیں۔ وہ دوسرا سانس نہیں لے سکتا۔ بہرحال میں لارڈ باٹر کو طلب کرتی ہوں۔ تم نے اس سے جو کچھ کہنا ہے میرے سامنے کہہ ڈالو"۔۔۔ مادام بلیک نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی کمرے میں ہلکی سی سیٹی کی آواز گونج اٹھی۔

"لارڈ باٹر کو بھیجو"۔۔۔ مادام بلیک نے چیختی ہوئی آواز میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی سیٹی بجنے کی آواز بند ہو گئی۔ چند لمحوں بعد سائیڈ کی دیوار میں خلا پیدا ہوا۔ اور پھر اس خلا میں سے ایک پست قد اور ٹھوس جسم کا مالک آدمی نمودار ہوا۔ اس کا چہرہ لمبوترا سا تھا۔ البتہ آنکھوں میں تیز چمک تھی۔ اس کے جسم پر انتہائی قیمتی کپڑے سے بنا ہوا خوب صورت سوٹ تھا۔ وہ اندر داخل ہوتے ہی قدرے جھکا اور پھر تیزی سے قدم بڑھاتا لوہے کی میز کی طرف بڑھ گیا۔ جیسے ہی وہ لوہے کی میز کی سائیڈ پر پہنچا سرر کی تیز آواز کے ساتھ ہی فرش سے ایک اور کرسی نمودار ہوئی۔ اور آنے والا اس کرسی پر بیٹھ گیا۔ لیکن اس کے بیٹھنے کا انداز انتہائی مودبانہ تھا۔

"یہ ہے لارڈ باٹر۔ اور اب بتاؤ تم اس سے کیا کہنا چاہتے ہو"۔ مادام بلیک کی تیز آواز سنائی دی۔

"اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ یہ واقعی لارڈ باٹر ہے۔ ہمیں تو اس کا جو حلیہ بتایا گیا تھا۔ یہ اس سے ملتا جلتا تو ضرور ہے لیکن مکمل مشابہت بہرحال موجود نہیں ہے"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"لارڈ باٹر۔ تم نے معلومات حاصل کر لی ہیں"۔۔۔ مادام بلیک

Admin @ Hibuddiez.com

کیپٹن شکیل کی بات کا جواب دینے کی بجائے لارڈ باٹمر سے مخاطب ہو گئی۔

"یس مادام۔ یہ دونوں ڈاک برادرز نہیں ہیں۔ ڈاک برادرز اگریمیا میں موجود ہیں اور میں نے ان سے بات چیت کی ہے۔ انہیں کسی بات کا علم ہی نہیں" ___ لارڈ باٹمر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ ___ میرا بھی یہی اندازہ تھا۔ لیکن چونکہ ان کے چہروں سے میک اپ صاف نہیں ہو رہا تھا۔ اس لئے میں الجھن میں تھی اور اس لئے میں نے انہیں یہاں بلوایا ہے۔ تاکہ ان کی اصل حقیقت کا علم ہو سکے" ___ مادام بلیک نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس مادام۔ ڈاک برادرز سے بات چیت کے بعد یہ بات ثابت شدہ ہے کہ یہ میک اپ میں ہیں" ___ لارڈ باٹمر نے کہا۔ اسی لمحے ایک بار پھر گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔

"ایس جی ریز مشین آپریٹ کرو" ___ مادام بلیک نے اونچی آواز میں کہا۔

"یس مادام" ___ چھت میں سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔ اور چند لمحوں بعد جس جگہ تنویر اور کیپٹن شکیل بیٹھے ہوئے تھے۔ گہرے نیلے رنگ کی تیز شعاعوں کا دھارا سا چھت سے نکل کر ان پر پڑنے لگا۔ اور ان دونوں کو یوں محسوس ہوا جیسے ان کے چہروں اور سروں پر چیونٹیاں سی رینگنے لگی ہوں شعاعیں چند لمحوں بعد غائب ہو گئیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی تنویر اور کیپٹن شکیل دونوں بے اختیار چونک پڑے۔ کیونکہ وہ دونوں ایک دوسرے کو اصل شکلوں میں دیکھ رہے تھے۔ ان حیرت انگیز نیلی شعاعوں نے ان کے چہروں پر سے نہ صرف میک اپ غائب کر دیا تھا بلکہ ان کے سروں پر موجود سنہرے رنگ کے بالوں والی وگ بھی غائب ہو چکی تھی۔ اب ان کے اصل چہروں کے ساتھ ساتھ ان کے اصل بال بھی نظر آ رہے تھے۔

"ہونہہ ___ تو تم دونوں ایشیائی ہو" ___ مادام بلیک کی تیز آواز سنائی دی۔

"یہ دونوں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ایجنٹ ہیں مادام۔ مقامی سیکرٹ سروس کا چیف جم مادکم یہی اطلاع لے کر میرے پاس آیا تھا۔ اسرائیل کے پریذیڈنٹ نے بھی یہی اطلاع دی تھی۔ کہ فلاسٹر کو ختم کرنے کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس آرک لینڈ میں آ رہی ہے" ___ لارڈ باٹمر نے تیز لہجے میں کہا۔

"اگر یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے آدمی ہیں تو انہیں اس بات کا کیسے علم ہو گیا کہ تمہارا تعلق فلاسٹر سے ہے۔ اور یہ سیدھے ماسٹر ڈائمنڈ کے پاس کیسے پہنچ گئے" ___ مادام بلیک کے لہجے میں بے پناہ سختی تھی۔

"اس بارے میں کیا کہا جا سکتا ہے مادام۔ بہرحال جم مادکم کے بقول پاکیشیا سیکرٹ سروس بے حد خطرناک اور فعال تنظیم ہے۔ ہو سکتا ہے انہیں کسی ذریعے سے اس بارے میں اطلاع مل گئی ہو" ___ لارڈ باٹمر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ذریعہ تو میں ان سے پوچھ لوں گی لارڈ باٹم۔ لیکن تمہاری نشاندہی فلاسٹر کے لئے انتہائی خطرناک بات ہے۔ اس لئے تنظیم کے مفاد کی خاطر میں تمہیں موت کی سزا دیتی ہوں" ۔۔۔ مادام بلیک نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ مادام کی بات کا رد عمل لارڈ باٹم پر ہوتا اچانک چھت سے سرخ رنگ کی شعاعوں پر مبنی ایک لکیر سی نکلی اور سیدھی لارڈ باٹم سے آ ٹکرائی۔ دوسرے لمحے لارڈ باٹم کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے کمرہ گونج اٹھا۔ شعاع ایک لمحے بعد ہی غائب ہو گئی۔ لیکن تنویر اور کیپٹن شکیل یہ دیکھ کر حیرت زدہ رہ گئے کہ کرسی پر بیٹھے ہوئے لارڈ باٹم کا جسم اسی لمحے میں جل کر کوئلہ ہو گیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی کرسی تیزی سے فرش میں غائب ہو گئی۔ اور لارڈ باٹم کا جلا ہوا ڈھانچہ فرش پر اس طرح بکھر گیا جیسے جلی ہوئی لکڑی ٹوٹ کر بکھرتی ہے۔ اور پھر یہ جلے ہوئے ٹکڑے تیزی سے سائیڈ کی دیوار کی طرف کھسک کر بڑھے اور دیوار کی جڑ میں غائب ہو گئے۔ تنویر اور کیپٹن شکیل نے بے اختیار ایک دوسرے کو چونک کر دیکھا۔ انہیں پہلی بار احساس ہوا تھا کہ یہ وہیل چیئر پر بیٹھی ہوئی مادام بلیک اور یہ بظاہر خالی نظر آنے والا کمرہ کس قدر خطرناک ہے۔

" اب تم دونوں بتاؤ کہ کیا واقعی تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے" ۔۔۔ مادام بلیک نے اس بار تنویر اور کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ہم نے دیکھ لیا ہے مادام کہ تم کوئی خاص شخصیت ہو۔ ہمیں تو یہی بتایا گیا تھا کہ لارڈ باٹم ہی فلاسٹر کا چیف ہے لیکن لارڈ باٹم کا حشر دیکھ کر ہمیں اندازہ ہو گیا ہے کہ وہ جو کچھ بھی تھا بہرحال چیف نہیں تھا۔ اس لئے اگر تم واقعی یہ چاہتی ہو کہ ہم سب کچھ تفصیل سے بتا دیں تو پھر تم اپنا کھل کر تعارف کرا دو۔ اگر ایسا نہیں کرو گی تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ تم بے شک اسی طرح کی سرخ شعاعیں ڈال کر ہمیں بھی لارڈ باٹم کی طرح جلا دو۔ لیکن اس سے فلاسٹر کو جو نقصان پہنچے گا۔ اس کا مداوا شاید پھر کبھی نہ ہو سکے" کیپٹن شکیل نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" مادام بلیک ہی فلاسٹر کی چیف ہے۔ اب بولو تم کیا کہنا چاہتے ہو" ۔۔۔ مادام بلیک نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

" ہمیں پہلے ہی اس بات کا اندازہ ہو گیا تھا۔ بہرحال اب ہم کھل کر بات کر سکتے ہیں۔ ہمارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے نہیں ہے۔ بلکہ ہمارا تعلق ایک بین الاقوامی تنظیم بلیک تھنڈر کی ایشیا برانچ سے ہے۔ ہم دونوں پاکیشیا میں بلیک تھنڈر کے خصوصی ایجنٹ ہیں۔ میرا نام فاروق ہے۔ جب کہ میرے ساتھی کا نام سہیل ہے۔ ہمیں وہاں اطلاعات ملیں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ علی عمران فلاسٹر نامی ایک خفیہ تنظیم کے خاتمے کے لئے اپنے ساتھیوں سمیت آرک لینڈ جانے کی تیاریوں میں مصروف ہے۔ ہمیں فلاسٹر کے بارے میں کوئی اطلاع نہ تھی۔ لیکن عمران جس ٹائپ کا آدمی ہے وہ کبھی کسی چھوٹی تنظیم کے خلاف حرکت میں نہیں آتا۔ چنانچہ ہم نے

Admin @ Hibuddiez.com

یہ اطلاع اپنے ایشیائی ہیڈ کوارٹر کے انچارج مسٹر مونو تک پہنچا دی۔ مسٹر مونو نے دوسرے روز ہمیں کال کیا اور ہمیں بتایا کہ بلیک تھنڈر یہ چاہتی ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ آرک لینڈ میں کر دیا جائے۔ چونکہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں مکمل تفصیلات سے صرف ہم دو ہی واقف ہیں۔ اس لئے ہمیں ہی حکم دیا گیا کہ ہم آرک لینڈ جا کر فلاسٹر کے چیف سے مل کر اسے تمام تفصیلات سے آگاہ کر دیں۔ مونو نے ہی ہمیں بتایا تھا کہ لارڈ باٹر فلاسٹر کا چیف ہے اور ڈنسی گیم کلب کے انچارج ماسٹر رچمنڈ سے اس کے گہرے تعلقات ہیں۔ چونکہ ہمیں معلوم تھا۔ کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس جہاں بھی کسی مشن کے لئے جاتی ہے۔ وہ پہلے وہاں اپنے خاص آدمی بھیج کر تمام معلومات اکٹھی کرتی ہے۔ اور ہم بھی پاکیشیائی ہیں۔ اس لئے اگر ہم میک اپ میں یہاں نہ آتے تو ہو سکتا ہے کہ وہ پاکیشیائیوں کو یہاں دیکھ کر وہ لوگ چونک پڑیں۔ اس لئے ہم ایکریمیا کے راک برادرز کا میک اپ کر کے یہاں پہنچے۔ راک برادرز چونکہ ایکریمیا کے مشہور بدمعاش ہیں۔ اس لئے ہم نے ان کا میک اپ کیا کہ اس طرح ہم زیادہ آسانی سے لارڈ باٹر تک پہنچ جائیں گے لیکن اس ماسٹر رچمنڈ نے لارڈ باٹر سے ملاقات سے پہلے ہی ہمیں بے ہوش کر دیا"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے پوری تقریر کر ڈالی۔ جب تک وہ بولتا رہا۔ مادام بلیک خاموش بیٹھی سنتی رہی۔

"تو تمہارا تعلق بلیک تھنڈر سے ہے"۔۔۔ مادام بلیک نے اسی طرح سرد لہجے میں پوچھا۔

"ہاں"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"اور بلیک تھنڈر نے تمہیں یہاں بھیجا ہے کہ تم فلاسٹر کو اس علی عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں تفصیلات بتا سکو۔ ٹھیک ہے۔ تم درست جگہ پر اب پہنچ گئے ہو۔ بولو کیا کہنا چاہتے ہو"۔۔۔ مادام بلیک نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"مادام بلیک فلاسٹر لازماً کوئی بڑی تنظیم ہو گی لیکن بلیک تھنڈر سے بڑی نہیں ہو سکتی۔ اور ہم بلیک تھنڈر کے ایجنٹ ہیں۔ اس لئے اگر تم واقعی ہم سے کچھ حاصل کرنا چاہتی ہو تو پھر اس طرح نہیں۔ تمہیں ہماری حیثیت کے مطابق ٹریٹ کرنا ہو گا۔ اور یہ بھی بتا دوں کہ اگر تم نے ہمیں ہلاک کر دیا تو پھر بلیک تھنڈر اپنے آدمیوں کا انتقام لینا بھی جانتی ہے۔ اور اگر تم بلیک تھنڈر کے بارے میں واقعی کچھ جانتی ہو تو تمہیں یقیناً یہ معلوم ہو گا کہ اس کا انتقام کیا ہو سکتا ہے"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا تم اس بات کا کوئی ثبوت دے سکتے ہو کہ تم واقعی بلیک تھنڈر کے ایجنٹ ہو"۔۔۔ مادام بلیک نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"ثبوت یہی ہے کہ ہم کہہ رہے ہیں کہ ہم بلیک تھنڈر کے ایجنٹ ہیں۔ اس سے زیادہ کوئی ثبوت نہیں دیا جا سکتا۔ ہاں اگر تم چاہو تو ہم اپنے ایشیائی ہیڈ کوارٹر کے انچارج مونو

سے تمہاری بات کرا سکتے ہیں" ۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اس کا فون نمبر بتاؤ" ۔۔۔ مادام بلیک نے پوچھا۔

"فون پر نہیں۔ سپیشل ٹرانسمیٹر پر بات ہوتی ہے" ۔۔۔ کیپٹن شکیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"فریکونسی بتاؤ" ۔۔۔ مادام نے اسی طرح سرد لہجے میں پوچھا۔

"سپیشل ٹرانسمیٹر میں کوئی فریکونسی نہیں ہوتی مادام بلیک۔ یہ مخصوص ٹرانسمیٹر ہوتے ہیں۔ اور ہمارے پاس یہ ٹرانسمیٹر موجود ہے۔ اگر تم چاہو تو اس ٹرانسمیٹر پر بات کرائی جا سکتی ہے" ۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کہاں ہے وہ ٹرانسمیٹر" ۔۔۔ مادام بلیک نے پوچھا۔

"ہماری رہائش گاہ پر" ۔۔۔ کیپٹن شکیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پتہ بتاؤ" ۔۔۔ مادام بلیک نے پوچھا۔

"تمہارے آدمی اسے تلاش نہیں کر سکتے۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ تم اپنے آدمی ہمارے ساتھ بھجوا دو ہم وہ ٹرانسمیٹر لے کر واپس آ جائیں گے" ۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"دیکھو۔ میں نے تمہیں ابھی تک زندہ صرف اس لئے رکھا ہوا ہے کہ تم نے ایک ایسی تنظیم کا نام لیا ہے جس کے متعلق میں نے بھی سن رکھا ہے کہ بہت بڑی تنظیم ہے۔ لیکن ضروری نہیں ہے کہ جو کچھ تم کہہ رہے ہو۔ وہ درست بھی ہو۔ اس لئے میں کوئی رسک نہیں لے سکتی۔ تم مجھے اپنا پتہ بتاؤ اور یہ بھی بتا دو کہ وہ سپیشل ٹرانسمیٹر کہاں موجود ہے۔ میرے آدمی اسے یہاں لے آئیں گے۔ اور اگر واقعی یہ ثابت ہو گیا کہ تمہارا تعلق بلیک تھنڈر سے ہے۔ تو پھر تمہارے متعلق میرا فیصلہ تبدیل ہو سکتا ہے۔ ورنہ تم اچھی طرح سمجھ سکتے ہو کہ تمہارا کیا حشر ہو گا" ۔۔۔ مادام بلیک نے تیز لہجے میں کہا۔

"آخر تم اتنی خوفزدہ کیوں ہو۔ ہمارے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں ہمارا سامان بھی تمہارے آدمی نکال چکے ہیں۔ اس کے باوجود تم ہمیں یہاں اس پراسرار کمرے میں لوہے کی سخت کرسیوں پر بٹھائے رکھنے پر مصر ہو۔ چلو ایسا کرو کہ ہمیں کسی آرام دہ کمرے میں منتقل کر دو۔ بے شک ہاتھ اسی طرح بندھے رہنے دینا۔ اور اگر اس کے باوجود تمہیں ہم سے خوف محسوس ہو۔ تو دس بارہ مسلح افراد بھی اس کمرے میں کھڑے کر دینا۔ لیکن کم از کم ہمیں اس پراسرار ماحول اور ان سخت کرسیوں سے تو نجات مل جائے گی" کیپٹن شکیل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ مادام بلیک نے اس بار چند لمحوں تک کوئی جواب نہ دیا۔ بلکہ خاموش بیٹھی رہی پھر اچانک کمرے میں گھنٹی کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"قیدیوں کو باہر لے جاؤ۔ ان کی آنکھوں پر پٹی باندھ کر انہیں ہیڈکوارٹر سے باہر نکالو اور تھری سیکشن کے چار افراد کو ان کے ساتھ ان کی رہائش گاہ پر بھجوا دو۔ جب یہ وہاں سے سپیشل ٹرانسمیٹر حاصل کر لیں تو انہیں تھری سیکشن کے ہیڈکوارٹر میں پہنچا دینا۔ باقی ہدایات وہیں دی جائیں گی" ۔۔۔ مادام نے اونچی

Admin @ Hibuddiez.com

آواز میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی لوہے کی وہ بڑی سی میز یک لخت سرر کی تیز آواز کے ساتھ دوبارہ زمین میں غائب ہو گئی۔ اب مادام بلیک وہیل چیئر پر بیٹھی ہوئی انہیں دکھائی دے رہی تھی۔

"سنو۔ تمہارے پاس زندگی بچانے کا یہ آخری موقع ہے۔ یہ بتا دوں کہ اگر تم نے کوئی دھوکہ فریب کرنے کی کوشش کی تو پھر یہ چانس ختم ہو جائے گا۔ اس لئے کوئی غلط حرکت کرنے کا ذہن میں خیال تک بھی نہ لانا"۔۔۔ مادام بلیک نے تیز لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کی وہیل چیئر تیزی سے گھومی اور عقبی دیوار کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ اس کے قریب پہنچتے ہی دیوار درمیان سے پھٹی۔ اور وہیل چیئر اس خلا سے باہر نکل گئی۔ دوسرے لمحے دیوار برابر ہو گئی۔ وہ دونوں بھی ایک طویل سانس لے کر اٹھ کھڑے ہوئے۔ ان کے اٹھتے ہی سرر کی تیز آواز کے ساتھ دونوں کرسیاں بھی فرش میں غائب ہو گئیں۔ اس کے ساتھ ہی وہ دروازہ بھی کھل گیا۔ جس میں سے انہیں اندر لایا گیا تھا۔ اور راجر اپنے دونوں ساتھیوں سمیت اندر داخل ہوا۔

"آؤ ہمارے ساتھ۔ تم شاید دنیا کے انتہائی خوش قسمت ترین آدمی ہو۔ کہ اجنبی ہونے کے باوجود اس کمرے سے زندہ واپس جا رہے ہو"۔۔۔ اس بار راجر نے مسکراتے ہوئے نرم لہجے میں کہا۔

"مسٹر راجر۔ یہ ہماری ذاتی خوش قسمتی نہیں ہے۔ ہمارا تعلق

ہی ایسی تنظیم سے ہے۔ کہ اس کا نام سننے کے بعد ہماری طرف اٹھنے والی گرم نگاہیں بھی بے نور ہو جاتی ہیں"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ راجر نے کوئی جواب نہ دیا۔ انہیں دوبارہ اسی کمرے میں لے آیا گیا۔ جہاں انہیں ہوش آیا تھا۔ راجر وہاں اکیلا رہا جب کہ اس کے دونوں ساتھی واپس چلے گئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آئے تو ان کے ہاتھوں میں سیاہ رنگ کی الاسٹک کی دبیز پٹیاں موجود تھیں جو بینڈ کی صورت میں تھیں۔ یہ بینڈ ان کے سروں سے گزار کر ان کی آنکھوں پر چڑھا دیئے گئے۔ اور اس کے بعد انہیں ایک بار پھر اسی کمرے سے نکال کر مختلف راہداریوں میں گزارا جانے لگا۔۔۔ راجر کے آدمیوں نے ان کے بازو پکڑے ہوئے تھے۔ پھر ایک جگہ روک کر انہیں ایک ویگن نما گاڑی میں بٹھا دیا گیا۔ اس کے بعد ویگن چل پڑی۔ کیپٹن شکیل اور تنویر دونوں خاموش بیٹھے مسلسل اس جگہ کے بارے میں آئیڈیے لگانے کی کوشش کر رہے تھے۔ لیکن ویگن اس طرح گھومتی ہوئی آگے بڑھی جا رہی تھی جیسے وہ کسی پہاڑی کے گرد چکر لگاتی ہوئی اس کی چوٹی کی طرف جا رہی ہو۔ اور گرد کے ماحول میں بھی گہری خاموشی تھی۔ کسی قسم کی ٹریفک چلنے کی کوئی آواز سنائی نہ دے رہی تھی۔ ویگن جس طرح ہچکولے کھاتی ہوئی آگے بڑھی جا رہی تھی۔ اس سے ظاہر ہوتا تھا۔ کہ وہ کسی پختہ سڑک کی بجائے واقعی کسی پہاڑی پگڈنڈی پر سفر کر رہی ہو۔ تقریباً ایک گھنٹے

Admin @ Hibuddiez.com

تک اس طرح مسلسل سفر کرنے کے بعد ویگن رک گئی۔ اور انہیں ویگن سے نیچے اتار لیا گیا۔ اس کے بعد انہیں کسی کار میں بٹھایا گیا۔ پھر کار کا سفر شروع ہو گیا۔ کار کا انداز کسی پختہ سڑک پر چلنے کا سا تھا۔ اور تھوڑی دیر بعد جیسے ہی کار نے ایک موڑ کاٹا۔ ان کے کانوں میں ٹریفک کا شور سنائی دینے لگا۔ اور پھر تھوڑا سا آگے بڑھنے کے بعد ان کی آنکھوں سے الاسٹک کے رنگ اتار لئے گئے۔ اور ان دونوں نے گردنیں گھما کر دیکھا تو وہ ایسی سڑک پر تھے جو شاید شہر سے باہر مضافات کی طرف جاتی تھی۔ اس پر کاروں کے علاوہ ہیوی لوڈر ٹرک اور جیپیں بھی چل رہی تھیں۔ وہ واقعی ایک سیلون کار میں بیٹھے ہوئے تھے۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر راجر تھا۔ جب کہ اس کا ایک ساتھی سائیڈ سیٹ پر تھا۔ اور دوسرا ان دونوں کے ساتھ عقبی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔

"کہاں رہائش گاہ ہے تمہاری" ـــــ راجر نے مڑے بغیر پوچھا۔

"ڈیگارو کالونی کوٹھی نمبر اکتیس" ـــــ کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔ اور راجر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد کار شہر کی مصروف سڑکوں پر پہنچ گئی۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد کار ڈیگارو کالونی میں داخل ہوئی اور آخر کار وہ کوٹھی نمبر اکتیس کے سامنے جا کر رک گئی۔ پھاٹک پر نمبروں والا لاک نظر آ رہا تھا۔

"اکتیس نمبر ہے لاک کا بھی" ـــــ کیپٹن شکیل نے راجر کے ساتھی مارٹن کو کار سے نیچے اترتے دیکھ کر کہا۔ مارٹن تیزی سے پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ پھاٹک کھول چکا تھا۔ راجر کار اندر لے گیا۔ اور اس نے پورچ میں جا کر کار روک دی۔ پھر ان دونوں کو بھی نیچے اتار لیا گیا۔ مارٹن پھاٹک بند کر کے پورچ میں آ گیا۔

"ہاں اب بتاؤ کہاں ہے وہ ٹرانسمیٹر" ـــــ راجر نے کہا۔ جب کہ اس کے دونوں ساتھیوں نے کاندھوں سے مشین گنیں اتار کر ہاتھوں میں لے لی تھیں۔

"اندر کمرے میں تو چلو۔ وہ ٹرانسمیٹر یہاں پورچ میں تو نہیں پڑا ہوا" ـــــ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے مخصوص انداز میں اشارہ کر دیا۔ تنویر بھی مسکرا دیا۔ پھر کیپٹن شکیل کی راہنمائی میں وہ بڑے کمرے میں پہنچ گئے۔ جہاں صوفے رکھے ہوئے تھے۔ راجر اور اس کے ساتھی اب بڑے چوکنے نظر آ رہے تھے۔

"کہاں ہے ٹرانسمیٹر" ـــــ راجر نے ایک بار پھر پوچھا اس بار اس کا لہجہ بے حد سخت تھا۔

"ارے آخر تم اتنے خوفزدہ کیوں ہو۔ ہمارے ہاتھ تو بندھے ہوئے ہیں۔ اور تم مسلح ہونے کے باوجود اس قدر خوفزدہ ہو حالانکہ ہم نے تو سنا تھا کہ فلاسٹر کے آدمی بڑے بہادر اور بے جگر ہوتے ہیں" ـــــ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

Admin @ Hibuddiez.com

وہ صوفوں کے قریب کھڑا ہو کر اس طرح ادھر ادھر دیکھنے لگا جیسے کسی خاص چیز کو تلاش کر رہا ہو۔

"ہمارے پاس زیادہ وقت نہیں ہے سمجھے۔ جلدی بتاؤ۔ ٹرانسمیٹر کہاں ہے۔ ورنہ ہمیں حکم ہے کہ اگر تم تعاون نہ کرو تو تم پر فائر کھول دیں"۔۔۔ راجر نے تیز لہجے میں کہا۔

"تمہاری اس معذور، اپاہج مادام کو تو جرات نہیں ہوئی ہم پر فائر کھولنے کی اور تم کھولو گے فائر"۔۔۔ اچانک تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔ راجر اس کا لہجہ سن کر غصیلے انداز میں اس کی طرف مڑا ہی تھا کہ یک لخت بری طرح چیختا ہوا سامنے والے صوفے سے ٹکرا کر صوفے سمیت پیچھے کی طرف الٹ گیا اس کے ساتھ ہی اس کا دوسرا ساتھی بھی تنویر کے سر کی ٹکر کھا کر چیختا ہوا اچھلا اور اپنے ساتھ کھڑے ہوئے ساتھی سے ٹکرا کر اسے ساتھ لئے نیچے جا گرا۔ راجر کو کیپٹن شکیل نے ٹکر ماری تھی۔ ان تینوں کے گرتے ہی کیپٹن شکیل اور تنویر دونوں بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھے۔ اور کیپٹن شکیل تو راجر کی طرف متوجہ ہوا تھا جس نے صوفے سمیت نیچے گرتے ہی اچھل کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کوشش کا نتیجہ اس کی توقع کے خلاف برآمد ہوا۔ بجائے اس کے کہ وہ صوفے کو سیدھا کر کے خود ہی کھڑا ہو سکتا الٹا ہوا صوفہ اس کی کوشش کی وجہ سے اچھل کر اس کے اوپر اس طرح آ گرا اور وہ صوفے کے نیچے اس طرح چھپ گیا جیسے مرغیوں کو ٹوکرے کے نیچے چھپا دیا جاتا ہے۔ البتہ اس کی مشین گن صوفے سے باہر تھی۔ کیپٹن شکیل نے مشین گن کو ٹھوکر مار کر ایک طرف کو دھکیلا اور اس کے ساتھ ہی وہ یک لخت ایک سائیڈ پر ہو گیا۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ راجر یک لخت صوفے کو اپنے جسم سے ہٹانے کے لئے اچھالے گا۔ اور وہی ہوا۔ صوفہ اڑتا ہوا دھماکے سے ایک طرف کو جا گرا۔ کیپٹن شکیل تو پہلے ہی انتظار میں تھا۔ اس لئے جیسے ہی صوفہ راجر کے جسم سے ہٹا اس نے اچھل کر پوری قوت سے لات چلائی اور اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے راجر کی پسلیوں پر اس کی لات کی بھرپور ضرب پڑی۔ راجر چیخ کر پہلو کے بل گرا ہی تھا کہ کیپٹن شکیل کی لات ایک بار پھر حرکت میں آئی۔ اور اس بار بوٹ کی ضرب راجر کی کنپٹی پر بھرپور انداز میں پڑی۔ ادھر تنویر اس طرح مسلسل اچھل رہا تھا جیسے کوئی قدیم افریقی ڈانس میں مگن ہو۔ اور اس ڈانس کے ساتھ راجر کے دونوں ساتھیوں کے حلق سے نکلنے والی چیخیں واقعی قدیم افریقی ماحول پیش کر رہی تھیں۔ تنویر نے واقعی اپنی انتہائی حیرت انگیز پھرتی اور تیزی کی وجہ سے بیک وقت دو آدمیوں کو سنبھالا ہوا تھا۔ اس کی دونوں ٹانگیں مسلسل حرکت میں تھیں۔ اور وہ یکے بعد دیگرے انہیں اس قدر تیز رفتاری سے ٹانگوں سے ضربیں لگائے چلا جا رہا تھا کہ وہ دونوں باوجود بے پناہ کوشش کے اپنے آپ کو سنبھال نہ پا رہے تھے۔ راجر کی کنپٹی پر پڑنے والی ضرب خاصی بھرپور ثابت ہوئی اور اس کا جسم ایک لمحے کے لئے تیزی سے پھیلا کر پھر ساکت ہو گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا

اس کے بے ہوش ہوتے ہی کیپٹن شکیل دوڑ کر تنویر کی مدد کے لئے بڑھا۔ اور اس بار چند ہی لمحوں میں وہ دونوں بھی بے ہوش کر دیئے گئے۔ اور اب اس کمرے میں تنویر اور کیپٹن شکیل دونوں اسی طرح عقب میں بندھے ہوئے ہاتھوں سمیت کھڑے تھے۔ جبکہ آزاد اور مشین گنوں سے مسلح وہ تینوں افراد فرش پر ٹیڑھے میڑھے انداز میں بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔

"میری ہتھکڑی کھولو تنویر۔ جلدی کرو۔ یہ تربیت یافتہ ایجنٹ ہیں۔ ایسا نہ ہو انہیں جلدی ہوش آ جائے"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے تیز لہجے میں کہا۔ اور پھر تنویر کی طرف پشت کر کے کھڑا ہو گیا۔ تنویر نے بھی اس کی طرف پشت کی اور پھر انداز سے ٹٹولتے ہوئے اس نے کیپٹن شکیل کی کلائیوں میں موجود کلپ ہتھکڑی کو پکڑا۔ اور چند لمحوں بعد کلک کی آواز ابھری۔ اور کیپٹن شکیل کے ہاتھ ہتھکڑی سے آزاد ہو گئے۔ کیپٹن شکیل نے ہتھکڑی ایک طرف پھینکی اور پھر گھوم کر اس نے تنویر کی ہتھکڑی بھی کھول دی۔ اب وہ دونوں آزاد ہو چکے تھے۔

"اب یہ ہمیں بتائیں گے کہ فلاسٹر کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور آگے بڑھ کر اس نے راجر کے جسم کو الٹا کر کے اس کے دونوں ہاتھ عقب میں کر کے اپنے ہاتھوں والی کلپ ہتھکڑی اس کے ہاتھ میں ڈال دی۔ اور پھر اسے اٹھا کر اس نے سیدھے پڑے ہوئے صوفے پر پھینک دیا۔

Admin @

"میرا خیال ہے ان دونوں کو تو ختم ہی کر دیں کیپٹن شکیل۔ یہ راجر لیڈر ہے۔ اسے سب کچھ پتہ ہو گا"۔۔۔ تنویر نے ایک مشین گن اٹھاتے ہوئے کہا۔

"اس کے سامنے ختم کریں گے تاکہ اسے تعاون نہ کرنے کی صورت میں اپنا انجام معلوم ہو جائے"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے راجر کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے۔

"ویسے یہ بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی کہ اس مادام بلیک نے آخر ہمیں اس طرح کیوں بھیج دیا ہے۔ اگر اسے ہم پر شک تھا کہ ہم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے آدمی ہیں تو پھر اسے یہ بھی معلوم ہونا چاہئے تھا کہ یہ تین افراد ہمارے لئے کوئی حیثیت نہیں رکھتے"۔۔۔ تنویر نے کہا۔ اور کیپٹن شکیل راجر کے جسم میں حرکت کا احساس دیکھتے ہی ہنستے ہوئے پیچھے ہٹا۔

"مادام بلیک کو پاکیشیا سیکرٹ سروس سے اور خاص طور پر تنویر سے ابھی تفصیلی تعارف کا موقع نہیں ملا"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور تنویر بھی مسکرا دیا۔ اسی لمحے راجر کی آنکھیں کھلیں اور اس کے ساتھ ہی اس کے حلق سے بے اختیار کراہ نکل گئی۔ کیپٹن شکیل نے آگے بڑھ کر اسے بازو سے پکڑا۔ اور اٹھا کر بٹھا دیا۔

"تت۔ تت۔۔۔ تم مافوق الفطرت ہو"۔۔۔ راجر نے حیرت سے ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

Admin @ Hibuddiez.com

"تمہیں میرے سر دل پہ سینگ نظر آ رہے ہیں مسٹر راجر" ۔۔۔ کیپٹن شکیل نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"سینگ ۔۔۔ نن ۔۔۔ نن ۔۔۔ نہیں۔ سینگ تو نہیں ہیں" ۔۔۔ راجر نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تو پھر ہم مافوق الفطرت کیسے ہو گئے" ۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔ اور راجر کے ہونٹ بھنچ گئے۔ وہ اب ایک طرف فرش پر پڑے ہوئے اپنے ساتھیوں کو دیکھ رہا تھا۔

"مسٹر راجر۔ کیا تم ہمارے ساتھ تعاون پہ آمادہ ہو" ۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تعاون ۔۔۔ کیسا تعاون" ۔۔۔ راجر نے چونک کر پوچھا۔

"بس اتنا کہ تم ہمیں فلاسٹر کے ہیڈ کوارٹر کا محل وقوع اور اس کی تفصیلات بتا دو" ۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"فلاسٹر کا ہیڈ کوارٹر۔ کیا مطلب۔ مجھے کیسے معلوم ہو سکتا ہے۔ میرا کیا تعلق فلاسٹر سے" ۔۔۔ راجر نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جس ہیڈ کوارٹر سے تم ہمیں نکال کر یہاں لے آئے ہو" ۔۔۔ کیپٹن شکیل نے غراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تمہارا مطلب ہے مادام بلیک کے ہیڈ کوارٹر سے۔ سوری مسٹر۔ یہ ناممکن ہے" ۔۔۔ راجر نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مادام بلیک کا ہیڈ کوارٹر علیحدہ ہے۔ اور فلاسٹر کا علیحدہ ہے" ۔۔۔ کیپٹن شکیل کے لہجے میں حیرت تھی۔

"فلاسٹر کے بارے میں تو میں کچھ نہیں جانتا۔ یہ نام تو میں پہلی بار تمہارے منہ سے سن رہا ہوں۔ البتہ مادام بلیک کے ہیڈ کوارٹر کو میں جانتا ہوں۔ لیکن میں نے مقدس حلف اٹھایا ہوا ہے۔ کہ میں کبھی اس کو کسی اجنبی آدمی پر ظاہر نہ کروں گا" ۔۔۔ راجر نے سخت لہجے میں کہا۔

"سوچ لو۔ اگر تم تعاون نہیں کرو گے تو ہم تمہیں گولی مار کر تمہارے دوسرے ساتھی کو ہوش میں لے آئیں گے" ۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"پہلے تم یہ بتاؤ کہ تمہارا تعلق کیا واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے۔ اگر ایسا ہے تو پھر میں واقعی تعاون کے لئے تیار ہوں۔ کیونکہ میرا تعلق بھی ایک لحاظ سے پاکیشیا سے بنتا ہے" ۔۔۔ اچانک راجر نے تیز لہجے میں کہا۔ اس کی آنکھیں اب کیپٹن شکیل پر جمی ہوئی تھیں اور چہرے کے عضلات خاصے سخت ہو گئے تھے جیسے وہ شدید اعصابی دباؤ کے تحت بول رہا ہو۔

"وہ کیسے" ۔۔۔ کیپٹن شکیل نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"میرے والدین پاکیشیا میں کافی عرصہ رہے ہیں۔ اور میں وہیں پیدا ہوا تھا" ۔۔۔ راجر نے اسی لہجے اور اسی انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو واقعی تمہارا تعلق بنتا ہے۔ ہاں ہمارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے" ۔۔۔ کیپٹن شکیل نے مسکراتے

Admin @ Hibuddiez.com

ہوئے کہا۔

"ویری گڈ۔ پھر مجھے تعاون سے قطعی انکار نہیں ہے۔ میں نہ صرف مکمل تعاون کروں گا بلکہ تم چاہو تو تمہیں وہاں تک لے بھی جاؤں گا۔ مجھے مادام بلیک سے شدید نفرت ہے۔ لیکن اب تک مجھے اس کے مقابلے کا کوئی آدمی نہ ملا تھا۔ لیکن کیا تم دونوں ہی یہاں آرک لینڈ میں فلاسٹر کے خاتمے کے لئے آئے ہو"۔۔۔ راجر نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ ہمارے اور گروپ بھی ہیں۔ بہرحال تم مزید وقت ضائع کرنے کی بجائے ہمیں محل وقوع بتاؤ"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے تیز لہجے میں کہا۔ لیکن دوسرے لمحے راجر اس بری طرح قہقہے لگانے لگا جیسے کیپٹن شکیل نے انتہائی مزاحیہ بات کر دی ہو۔ کیپٹن شکیل اور تنویر دونوں حیرت سے اُسے اس طرح ہذیانی انداز میں قہقہے لگاتے دیکھنے لگے۔

"باقی گروپوں کو میں ڈھونڈھ لوں گی۔ میں نے تم دونوں کو اس لئے وہاں اپنے ہیڈکوارٹر سے باہر نکالا تھا۔ کہ تم نے بلیک تھنڈر جیسی بڑی تنظیم کا نام لے دیا تھا۔ مجھے یقین تھا کہ تم دونوں اپنی رہائش گاہ پر جاکر اپنی اصلیت ظاہر کر دو گے۔ اس لئے کہ تم یہی سمجھو گے کہ وہاں تم آزاد ہو۔ لیکن تم نہیں جانتے کہ مادام بلیک کیا نہیں کر سکتی۔ اب دیکھو تم اس وقت بھی مادام بلیک کے قبضے میں ہو۔ تم پاکیشیائی انتہائی احمق لوگ ہو کہ بغیر سوچے سمجھے فلاسٹر کے خلاف کام کرنے کے لئے آرک لینڈ آ گئے ہو۔

فلاسٹر کی حفاظت کی ذمہ داری مادام بلیک کو سونپی گئی ہے اور مادام بلیک کو کراس کئے بغیر تم فلاسٹر تک پہنچ ہی نہیں سکتے"۔۔۔ راجر نے اُسی طرح تیز تیز لہجے میں بولنا شروع کر دیا۔

"یہ تم کیسی باتیں کرنے لگ گئے ہو راجر"۔۔۔ کیپٹن شکیل کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"راجر کی تو صرف زبان حرکت کر رہی ہے۔ بول تو مادام بلیک رہی ہے۔ نادان پاکیشیائیو۔ جاؤ موت کی وادی میں"۔۔۔ راجر نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔ اور پھر جیسے ہی اس کا فقرہ ختم ہوا کمرے میں یک لخت تین انتہائی خوفناک دھماکے ہوئے اور کیپٹن شکیل اور تنویر نے بس سامنے بیٹھے ہوئے راجر اور ایک طرف نیچے پڑے ہوئے اس کے دونوں ساتھیوں کے جسم اچانک اس طرح پھٹتے دیکھے جیسے بم پھٹتا ہے اور اس کے ساتھ ہی ان دونوں کو بالکل ایسے ہی احساس ہوا تھا جیسے بے شمار برچھیاں ان کے جسموں میں گھستی چلی گئی ہوں اور پھر موت جیسی تاریکی نے ان کے ذہنوں پر پردے تان دیئے۔

Admin @ Hibuddiez.com

جم مارکر اپنی رہائش گاہ کے ایک کمرے میں میز پر دونوں کہنیاں ٹیکے اور دونوں ہاتھوں میں اپنے سر کو تھامے ہوئے بیٹھا ہوا تھا۔ اُسے اس طرح بیٹھے ہوئے نجانے کتنی دیر ہو گئی تھی۔ کہ کمرے کے بند دروازے پر آہستہ سے دستک کی آواز سنائی دی۔ اور جم مارکر نے چونک کر سر اٹھایا۔ اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔

"یس ۔۔۔ کم ان"۔۔۔ جم مارکر نے قدرے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان دروازے پر نمودار ہوا۔ اس کے جسم پر معمولی سا لباس تھا۔

"کیا بات ہے ویالی۔ کیوں ڈسٹرب کیا ہے۔ جب کہ میں نے کہا تھا کہ مجھے ڈسٹرب نہ کیا جائے"۔۔۔ جم مارکر نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"جناب۔ کسی بلیک مادام کا فون ہے۔ اور اس کا کہنا ہے کہ وہ آپ سے انتہائی ضروری بات کرنا چاہتی ہیں۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں"

"بلیک مادام ۔۔۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ کیا مطلب یہ بلیک مادام کون ہے۔ اچھا ٹھیک ہے میں بات کرتا ہوں"۔۔۔ جم مارکر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ ویالی تیزی سے واپس مڑ کر کمرے کے دروازے سے باہر نکل گیا۔

جم مارکر نے میز پر رکھے ہوئے فون پیس کا ایک بٹن دبا دیا۔ اس طرح اس کا فون آن ہو گیا تھا۔

"ہیلو ۔۔۔ جم مارکر سپیکنگ"۔۔۔ جم مارکر نے رسیور اٹھاتے ہوئے تیز لہجے میں کہا۔

"مادام بلیک بول رہی ہوں۔ میں نے تمہیں ایک خوش خبری سنانے کے لئے فون کیا ہے۔ کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے دو ارکان جن کے نام کیپٹن شکیل اور تنویر ہیں کو میں نے ہلاک کر دیا ہے۔ اور ان کی لاشیں تمہاری منتظر پڑی ہیں"۔۔۔ دوسری طرف سے ایک سرد اور سخت نسوانی آواز سنائی دی۔

"آپ پہلے اپنا تعارف کرائیں کہ آپ کون ہیں۔ اور آپ کو میرے متعلق کیسے علم ہوا ہے"۔۔۔ جم مارکر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اس کے ذہن میں فوراً یہ خیال آیا تھا کہ مادام بلیک اُسے یا اس کے ساتھیوں کو کسی خاص جگہ تک لے جا کر مارک کرنا چاہتی ہے۔

Admin @ Hibuddiez.com

مجھے مادام بلیک کہتے ہیں۔ تمہارے لئے بس اتنا ہی جان لینا کافی ہے۔ اس سے زیادہ جاننے کی تمہیں ضرورت بھی نہیں۔ مجھے معلوم ہوا تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان فلاسٹر کو ٹریس کرنے اور ختم کرنے کے لئے آرک لینڈ آ رہے ہیں۔ اور میرے ذمہ فلاسٹر کی حفاظت ہے۔ چنانچہ میں حرکت میں آ گئی۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس مختلف گروپوں کی صورت میں یہاں پہنچی ہے۔ لیکن تم سیکرٹ سروس کے چیف ہونے اور انتہائی ذہین اور مستعد ہونے کے باوجود انہیں ٹریس نہ کر سکے ہو۔ بلکہ مجھے یہ بھی اطلاع مل چکی ہے۔ کہ تمہارے انتہائی قیمتی آپریشنل ہیڈ کوارٹر کو بھی تباہ کر دیا گیا ہے۔ اور میں جانتی ہوں کہ یہ حرکت بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس نے ہی کی ہے۔ تاکہ تم اپنے اس ہیڈ کوارٹر میں نصب انتہائی جدید ترین مشینری کو استعمال کرتے ہوئے انہیں ٹریس نہ کر سکو۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس بات کا بھی علم تھا کہ لارڈ باٹر کا تعلق فلاسٹر سے ہے۔ چنانچہ انہوں نے فلاسٹر کو ٹریس کرنے کے لئے لارڈ باٹر کو ذریعہ بنانے کی کوشش کی۔ اور ان کا ایک گروپ جو دو ایجنٹوں پر مشتمل تھا۔ اور جن کے نام کیپٹن شکیل اور تنویر ہیں لارڈ باٹر کو تلاش کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ لیکن میں نے بروقت کارروائی کی اور لارڈ باٹر کو فوری طور پر ہلاک کر دیا گیا۔ اور اس کے بعد ان دونوں ایجنٹوں کو ہلاک کرنے کی غرض سے مجھے اپنے تین خاص آدمیوں کی قربانی بھی دینی پڑی۔ ان تینوں آدمیوں کے پیٹ میں ایک

[illegible] پہنچا دیا گیا۔ اور ان دونوں ایجنٹوں کو یہ موقع دیا گیا۔ کہ وہ ان تینوں آدمیوں کو اغوا کر کے اپنے اڈے پر لے جائیں۔ تاکہ ان کی اصلیت کھل کر سامنے آ سکے۔ جب کہ ایک مخصوص مشین پر ان تینوں آدمیوں کے جسموں میں موجود آلات نہ صرف ماحول کی فلم تک پہنچا رہے تھے۔ بلکہ وہ جو باتیں کرتے تھے اور جو کچھ سنتے تھے وہ بھی میں ریسیونگ سنٹر پر سن سکتی تھی۔ اس کے علاوہ اس آلے کی مدد سے میں ان آدمیوں کے ذہن کو کنٹرول کر کے ان سے اپنی مرضی کی باتیں بھی کہلوا سکتی تھی۔ چنانچہ میری پلاننگ کامیاب رہی۔ ان دونوں ایجنٹوں نے میرے تینوں آدمیوں کو اغوا کیا اور اپنے اڈے پر لے گئے۔ وہاں وہ کھل گئے۔ کہ وہ دراصل پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ایجنٹ ہیں اور اس کے بعد میں نے اپنے آدمیوں کے جسموں میں موجود وہ آلات فائر آن کر دیئے۔ ان کے اندر انتہائی طاقتور بم موجود تھے۔ جن کے پھٹنے سے ایسی ریز پیدا ہوتی ہیں جو ایک مخصوص رینج میں موجود ہر جاندار کو اس طرح چھلنی کر کے رکھ دیتی ہیں۔ کہ جیسے ان کے جسموں پر مشین گن کے برسٹ مارے گئے ہوں۔ میرے آدمیوں کو تو بہرحال مرنا ہی پڑا۔ لیکن تین بم بیک وقت پھٹنے سے وہ دونوں ایجنٹ بھی ہلاک ہو گئے۔ ان کی لاشیں ڈیگارد کالونی کی کوٹھی نمبر اکتیس میں موجود ہیں۔ میں یا میرا کوئی آدمی پبلک کے سامنے نہیں آتا۔ اس لئے میں نے تمہیں فون کیا ہے۔ کہ تم دونوں ایجنٹوں کی لاشیں وہاں سے لے لو۔ اور

اور پھر بے شک حکومت کو بھی بتائیں کہ انہیں آپ نے ہلاک کیا ہے مجھے اس پر کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ ویسے میرا وعدہ کہ میں دوسرے گروپوں کو ٹریس کر کے ان کی لاشیں بھی آپ کو بھجوا دوں گی۔ گڈ بائی" ——— دوسری طرف سے مادام بلیک نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ اور جم مارکر جو شاید مادام کے خاموش ہونے کے انتظار میں تھا اس کے اس طرح اچانک رابطہ ختم کر دینے پر غصے سے بلبلا اٹھا۔ اس نے غصے سے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"کاش۔ تم رابطہ ختم نہ کرتیں مادام بلیک تو میں تمہیں بتاتا کہ جم مارکر سے ایسی گفتگو کا کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ نانسنس۔ ان لوگوں نے واقعی جم مارکر کو احمق سمجھ لیا ہے۔ میں اب انہیں پاتال سے بھی نکال لاؤں گا۔ پاتال سے بھی" ——— جم مارکر نے انتہائی غصے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے اور چہرے پر اس وقت شدید غصے کے آثار نمایاں تھے۔ وہ چند لمحے اسی طرح بیٹھا رہا۔ پھر اس نے دوبارہ رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ہیڈ کوارٹر" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"جم مارکر بول رہا ہوں راجر" ——— جم مارکر نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"یس باس" ——— دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ایک پتہ نوٹ کرو۔ ڈیگارڈ کالونی کوٹھی نمبر اکتیس۔ اپنے دو آدمی وہاں بھیجو۔ اور کوٹھی کے اندر جو صورت حال ہو۔ اس کی مجھے فوراً رپورٹ کرو۔ لیکن یہ خیال رکھنا کہ ہو سکتا ہے کہ اس کوٹھی میں تمہارے آدمیوں کو کور کرنے کے لئے کوئی جال بچھایا گیا ہو۔ اس لئے پوری طرح محتاط رہنا" ——— جم مارکر نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس" ——— دوسری طرف سے کہا گیا اور جم مارکر نے رسیور دوبارہ کریڈل پر پٹخ دیا۔

"آخر یہ سب ہو کیا رہا ہے۔ پہلے ہاکسن مرا پھر آپریشنل ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا گیا۔ پھر اطلاع ملی کہ جیکب اور اس کے ملازم کو ان کی رہائش گاہ میں گولیوں سے اڑا دیا گیا ہے۔ اور اب یہ مادام بلیک سامنے آگئی ہے۔ اور نہ ہی اب تک پاکیشیا سیکرٹ سروس کا کوئی پتہ چلا ہے۔ اور نہ اس کا کوئی ممبر ٹریس ہوا ہے۔ اگر ایسا ہی ہوتا رہا تو پھر یقیناً جم مارکر کو خودکشی ہی کرنی پڑے گی" ——— جم مارکر نے دوبارہ سر کو دونوں ہاتھوں میں پکڑ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ واقعی اپنے آپ کو شدید بے بسی کے عالم میں محسوس کر رہا تھا۔ حالانکہ پہلے اس کا خیال یہی تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس آرک لینڈ میں اس کے ہاتھوں سے کسی طرح بچ کر نہ جا سکے گی۔ لیکن اب اسے محسوس ہو رہا تھا۔ جیسے وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہاتھوں سے نہ بچ سکے گا۔

Admin @ Hibuddiez.com

جب سے آپریشنل ہیڈ کوارٹر تباہ ہوا تھا۔ اس نے ہیڈ کوارٹر جانا ہی چھوڑ دیا تھا۔ اور اپنی اس خفیہ رہائش گاہ میں آ گیا تھا۔ اس رہائش گاہ کا علم اس کے علاوہ صرف اس کے خاص ملازم دیالی کو تھا۔ ہیڈ کوارٹر میں اس کے دفتر میں موجود مخصوص فون کا لنک براہِ راست یہاں کے فون سے تھا۔ اس لئے جو کال بھی اس ہیڈ کوارٹر میں اس کے دفتر میں موجود اس کے مخصوص نمبر پر کی جاتی وہ خود بخود یہاں منتقل ہو جاتی تھی۔ اس طرح وہ یہاں رہ کر نہ صرف سیکرٹ سروس کو کنٹرول کر سکتا تھا۔ بلکہ اس کے ہیڈ کوارٹر کو بھی علم نہ ہو سکتا تھا۔ کہ وہ کہاں موجود ہے۔ اُسے دراصل خطرہ پیدا ہو گیا تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس نے جس طرح آپریشنل ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا ہے اس طرح کہیں وہ اس کا ہیڈ کوارٹر بھی تباہ نہ کر دے۔ اور اب اُسے احساس ہوا تھا کہ اس نے سیکرٹ سروس کا اوپن ہیڈ کوارٹر قائم کر کے بنیادی غلطی کی ہے۔ یہ ہیڈ کوارٹر بھی بالکل اسی طرح خفیہ ہونا چاہیئے جس طرح فلاسٹر کا ہیڈ کوارٹر خفیہ رکھا گیا ہے۔ اور اس نے فیصلہ کر لیا تھا۔ کہ اس مشن کے اختتام پر وہ اس طرح نیا خفیہ ہیڈ کوارٹر قائم کرے گا۔ وہاں بالکل نئے آدمی رکھے گا۔ لیکن بہرحال یہ بعد کی باتیں تھیں۔ اُسے فوری طور پر پاکیشیا سیکرٹ سروس پر ہاتھ ڈالنے کے لئے کسی کلیو کی تلاش تھی۔ لیکن کوئی کلیو سامنے ہی نہ آ رہا تھا۔ وہ نجانے کتنی دیر تک ایسی ہی باتیں سوچتا رہا۔ کہ اچانک میز پر پڑے

ہوئے فون پیس میں سے کال آنے کی مخصوص آواز سنائی دی اور اس نے چونک کر فون پیس اٹھایا اور اس کا بٹن پریس کر دیا۔

" ہیلو ہیلو ۔۔۔۔ راجر کالنگ " ۔۔۔۔ بٹن دبتے ہی راجر کی تیز آواز سنائی دی۔

" یس ۔۔۔ کیا رپورٹ ہے " ۔۔۔۔ جم مارکر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

" باس۔ کوٹھی نمبر اکتیس ڈیگارڈ کالونی پر مقامی پولیس موجود ہے۔ ایک کمرے میں انسانی اعضا ہزاروں ٹکڑوں میں تقسیم ہو کر بکھرے پڑے ہیں۔ اور پولیس کے مطابق یہاں سے دو ایشیائی افراد شدید زخمی حالت میں ملے تھے۔ ان کے جسموں پر باریک باریک سوراخ تھے۔ جیسے انہیں ہزاروں چھرے مارے گئے ہوں۔ پولیس نے انہیں فوری طور پر ہسپتال منتقل کر دیا ہے۔ پورچ میں ایک کار بھی تباہ شدہ حالت میں موجود ہے۔ اُسے بم سے اڑایا گیا ہے۔ اور اس کار میں بم کے خوفناک دھماکے کی وجہ سے گشتی پولیس اس کوٹھی کی طرف متوجہ ہوئی تھی " ۔۔۔۔ راجر نے پوری تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

" وہاں سے کوئی سامان وغیرہ ملا ہو۔ یہ کوٹھی کس کی ہے " ۔۔۔۔ جم مارکر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

" دو بریف کیس ملے ہیں۔ جن کے اندر ایسے کاغذات موجود ہیں جو ایکریمیا سے آنے والے دو سیاحوں سے متعلق ہیں۔ اس کے علاوہ اس کوٹھی میں اسلحہ۔ کرنسی ایک کار اور رہائش کا ہر قسم کا

سامان موجود ہے۔ ویسے یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ کوٹھی کس کی ملکیت ہے۔ پولیس نے ہمسایوں سے پوچھ گچھ کی ہے۔ اس کے مطابق کوٹھی اکثر خالی پڑی رہتی ہے۔ کبھی کبھار آباد ہوتی ہے۔ اور پھر اچانک خالی ہو جاتی ہے"۔۔۔ راجر نے جواب دیا۔

"وہ دونوں زخمی اس وقت کون سے ہسپتال میں ہیں"۔۔۔ جم مارکر نے پوچھا۔

"جنرل سٹی ہسپتال کے پولیس وارڈ میں ہیں"۔۔۔ راجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم ہیڈ کوارٹر واپس آجاؤ۔ میں ابھی تھوڑی دیر بعد تمہیں کال کرتا ہوں"۔۔۔ جم مارکر نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبا دیا۔ اور اس کے بعد اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔۔۔ جنرل سٹی ہسپتال"۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"چیف آف سیکرٹ سروس سپیکنگ۔ پولیس وارڈ کے انچارج سے بات کراؤ"۔۔۔ جم مارکر نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں"۔۔۔ اس بار دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"یس۔ ڈاکٹر ہانزے۔ انچارج پولیس وارڈ سپیکنگ"۔ چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"جم مارکر چیف آف سیکرٹ سروس"۔۔۔ جم مارکر نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ حکم فرمائیے سر"۔۔۔ ڈاکٹر ہانزے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"دو ایشیائی زخمی حالت میں آپ کے وارڈ میں داخل کرائے گئے ہیں۔ ان کی اس وقت کیا پوزیشن ہے"۔۔۔ جم مارکر نے پوچھا۔

"سر۔ ان کی بینڈیج ہو چکی ہے۔ ان کی حالت اب خطرے سے باہر ہے۔ ویسے اگر وہ دس پندرہ منٹ مزید دیر سے یہاں پہنچتے تو پھر ان کی موت یقینی تھی"۔۔۔ ڈاکٹر ہانزے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ان کو کس نوعیت کے زخم آئے ہیں"۔۔۔ جم مارکر نے پوچھا۔

"جناب ان دونوں کے جسموں کے سامنے کے حصے اور ایک کا سائیڈ حصہ بم کے چھروں اور ٹکڑوں کی زد میں تھے۔ اور جسم چھلنی ہو رہا ہے۔ ہم نے تین گھنٹوں کے مسلسل آپریشن کے بعد ان کے جسموں سے چھرے اور لوہے کے ٹکڑے چن چن کر باہر نکالے ہیں۔ ویسے ان دونوں میں قوت مدافعت بے پناہ تھی۔ اس لئے اس قدر زخمی ہونے کے باوجود وہ بچ گئے ہیں۔ حالانکہ ان کے جسموں سے خون کافی مقدار میں نکل چکا تھا"۔۔۔ ڈاکٹر ہانزے نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا اس وقت وہ ہوش میں ہیں"۔۔۔ جم مارکر نے پوچھا۔

"یس سر۔ ابھی چند منٹ پہلے دونوں کو ہوش آیا ہے۔ لیکن ابھی وہ بیان دینے کے قابل نہیں ہیں" ——— ڈاکٹر ہانزے نے جواب دیا۔

"اوکے۔ اب میرا آرڈر سن لو۔ یہ دونوں سیکرٹ سروس کے مجرم ہیں۔ اس لئے تم خفیہ طور پر انہیں سپیشل ہسپتال میں منتقل کرا دو۔ تحریری رسید تمہیں سپیشل ہسپتال کے ڈاکٹر آرنلڈ سے مل جائے گی" ——— جم مارکر نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر" ——— ڈاکٹر ہانزے نے کہا اور جم مارکر نے کریڈل دبا کر ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"سپیشل ہسپتال ——— ڈاکٹر آرنلڈ اٹنڈنگ" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"جم مارکر سپیکنگ ڈاکٹر آرنلڈ۔ جنرل سٹی ہسپتال کے پولیس وارڈ سے دو زخمی ایشیائی سپیشل ہسپتال میں منتقل کئے جا رہے ہیں۔ تم نے رسید دے کر انہیں وصول کر لینا ہے۔ اور ان دونوں کو ریڈ وارڈ میں داخل کرنا ہے۔ کیونکہ مجھے خطرہ ہے کہ ان کے ساتھی انہیں اغوا کرنے کی کوشش کریں گے یا یہ خود بھی فرار ہو سکتے ہیں۔ ان کی اچھی طرح دیکھ بھال کی جائے پھر جیسے ہی یہ بیان دینے کے قابل ہو جائیں ہیڈ کوارٹر فوراً رپورٹ کی جائے" ——— جم مارکر نے تیز تیز لہجے میں تفصیلی ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر" ——— دوسری طرف سے ڈاکٹر آرنلڈ نے کہا۔ اور جم مارکر نے کریڈل دبا کر ایک بار پھر نمبر ڈائل کئے۔

"راجر۔ ان دونوں ایشیائیوں کو میں نے سپیشل ہسپتال کے ریڈ وارڈ میں منتقل کرنے کے احکامات دے دیئے ہیں۔ جیسے ہی یہ بیان دینے کے قابل ہوں گے ڈاکٹر آرنلڈ ہیڈ کوارٹر رپورٹ کرے گا۔ تم نے مجھے فوری اطلاع کرنی ہے" ——— جم مارکر نے کہا۔

"یس باس" ——— راجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور سنو۔ ان کو زخمی کسی مادام بلیک نے کیا ہے۔ اس نے مجھے براہ راست کال کر کے اس کوٹھی کا پتہ بتایا تھا۔ اس کے خیال کے مطابق یہ دونوں مر چکے ہوں گے۔ لیکن یہ بچ گئے ہیں۔ اس کا کہنا ہے کہ یہ دونوں پاکیشیائی سیکرٹ سروس کے رکن ہیں۔ اور ان کی وجہ سے اس مادام بلیک نے لارڈ باڈر کو بھی ہلاک کر دیا ہے۔ لیکن سیکرٹ سروس کو آج تک اس مادام بلیک کا علم بھی نہیں۔ اس کی وجہ" ——— جم مارکر نے غراتے ہوئے کہا۔

"مادام بلیک۔ سر یہ نام تو پہلی بار سامنے آیا ہے۔ آج تک تو کبھی یہ نام نہیں سنا" ——— راجر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ یہ لوگ پہلے اخبار میں اشتہار دیتے پھر سیکرٹ سروس کو علم ہوتا۔ میں تو کافی عرصے اسرائیل رہا ہوں یقیناً یہ تنظیم میری عدم موجودگی میں وجود میں آئی ہو گی۔ یہ تنظیم اس قدر منظم ہے کہ ہم سے بھی پہلے پاکیشیائی سیکرٹ سروس کے ارکان تک نہ صرف پہنچ جاتی ہے بلکہ انہیں ختم بھی کر دیتی ہے۔ اور ہماری حالت یہ ہے کہ ہم اب تک نہ کسی سیکرٹ ایجنٹ کو ٹریس کر سکے ہیں اور نہ ہمیں معلوم ہے کہ یہ مادام بلیک کون

Admin @ Hiluddiez.com

ہے۔ میرا خیال ہے مجھے اب سیکرٹ سروس توڑ کر خود بھی مستعفی ہو جانا چاہیئے" ـــــ جم مارکر کا لہجہ اور زیادہ کرخت ہو گیا تھا۔

"باس۔ ہو سکتا ہے۔ یہ سارا سیٹ اپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہی ہو۔ اس نے ہمیں الجھانے کے لئے ایسا کیا ہو۔ بہرحال آج سے قبل واقعی مادام بلیک کا نام کبھی سامنے نہیں آیا۔ اور نہ ہی کبھی اس بارے میں رپورٹ ملی ہے" ـــــ راجر نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہونہہ ـــــ اب میری ہدایات سن لو۔ اور اگر ان ہدایات پر پوری طرح عمل نہ ہوا تو میں اپنے ہاتھوں سے تمہیں گولی سے اڑا کر سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر خود ہی تباہ کر دوں گا۔ آٹھ گھنٹوں کے اندر اندر مجھے مادام بلیک کے متعلق مکمل رپورٹ مل جانی چاہیئے۔ اپنے تمام آدمی اس کام پر لگا دو۔ اس کا طریقہ کار بھی میں تمہیں بتا دیتا ہوں۔ جو کاغذات کوٹھی میں موجود بریف کیسوں سے ملے ہیں وہ لازماً ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے ہیں۔ ان پر ان کے نوٹ لگے ہوئے ہوں گے۔ ان نوٹوں کی مدد سے معلوم کرو کہ یہ لوگ کہاں کہاں گئے ہیں۔ اس طرح تمہیں مادام بلیک کے متعلق کلیو بھی مل جائے گا۔ اور جو کار کوٹھی سے تباہ شدہ حالت میں ملی ہے اس کی بھی چھان بین کراؤ۔ مجھے یقین ہے کہ اس کار کا تعلق یقیناً مادام بلیک سے ہوگا۔ اس لئے اسے تباہ کیا گیا ہے۔ سمجھ گئے ہو" ـــــ جم مارکر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر" ـــــ راجر نے جواب دیا۔ اور جم مارکر نے ریسیور رکھ دیا۔

کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا تو کمرے میں بیٹھے ہوئے صفدر اور جولیا دونوں بے اختیار چونک پڑے۔ لیکن اپنے دوست الفانسو کو کمرے میں داخل ہوتے دیکھ کر صفدر کے لبوں پر اطمینان بھری مسکراہٹ رینگنے لگی۔

"کیا بات ہے الفانسو۔ اس قدر وحشت کیوں سوار ہے تم پر" صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ آئی۔ ایم۔ سوری مس جولیا بھی موجود ہیں میں سمجھا تم اکیلے ہو گے۔ اصل میں ایک ایسی دھماکہ خیز خبر ملی ہے کہ میں تمہیں سنانے کے لئے پاگلوں کی طرح خود ہی دوڑ پڑا ہوں" ـــــ لمبے قد بھاری جسم کے مالک الفانسو نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"کیسی خبر" ـــــ صفدر نے چونک کر پوچھا۔ جولیا بھی تجسس

Admin@ Hilruddiez.com

بھری نظروں سے اُسے دیکھ رہی تھی۔

"سیکرٹ سروس کا آپریشنل ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا گیا ہے" ـــــ الفانسو نے ایک خالی صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا گیا ہے۔ کیا مطلب۔ کس نے تباہ کیا ہے کیسے تباہ کیا ہے" ـــــ صفدر کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"میں نے مقامی سیکرٹ سروس کے مفصل کوائف حاصل کرنے کے لئے جن آدمیوں کو تعینات کیا تھا۔ ان میں سے ایک نے رپورٹ دی ہے کہ سیکرٹ سروس ہیڈ کوارٹر کے اسسٹنٹ انچارج ہاکسن کو اس کی رہائش گاہ پر کسی نے ہلاک کر کے خود اس کا میک اپ کر لیا لیکن آپریشنل ہیڈ کوارٹر میں نصب ماسٹر کمپیوٹر نے اسے ٹریس کر لیا۔ جس پر چیف جم۔ کر جو وہاں خود آیا تھا حرکت میں آگیا۔ اس آدمی کو ٹریپ کیا گیا۔ ہاکسن کی لاش حاصل کر لی گئی۔ اور پھر اس آدمی کو آپریشنل ہیڈ کوارٹر لے جایا گیا۔ وہاں جم مارکر نے اس پر انتہائی خوف ناک تشدد کیا۔ اس کا میک اپ صاف کر دیا گیا۔ تب پتہ چلا کہ وہ اصل میں پاکیشیائی ہے اس کا نام خرم ہے۔ اور وہ پاکیشیا میں فری لانسر کے طور پر کام کرتا ہے۔ پاکیشیا کے علی عمران نے اسے معاوضے پر ہائر کیا تھا کہ وہ یہاں آکر ہاکسن کی جگہ لے لے۔ پھر علی عمران کو رپورٹ دے علی عمران تب اسے مزید ہدایات دے گا۔ لیکن تشدد کے دوران یہ آدمی خرم ہلاک ہو گیا۔ تو چیف جم مارکر نے اس کی لاش آپریشنل ہیڈ کوارٹر کے نیچے بہنے والے گٹر میں پھنکوا دی۔ اور وہ خود وہاں سے چلا گیا۔ لیکن کچھ ہی دیر بعد پورا ہیڈ کوارٹر انتہائی خوفناک دھماکوں سے مکمل طور پر تباہ ہو گیا۔ یہ دھماکے انتہائی طاقتور ڈائنامنٹ بموں سے کئے گئے تھے کہ آپریشنل ہیڈ کوارٹر میں موجود تمام مشینری مکمل طور پر تباہ ہو گئی۔ اس کے ساتھ ساتھ وہاں موجود تمام افراد بھی ختم ہو گئے۔ اور سیکرٹ سروس اور پولیس کی بے پناہ کوششوں کے باوجود آپریشنل ہیڈ کوارٹر تباہ کرنے والے کا علم نہیں ہو سکا۔ البتہ اس سے ایک نقصان ہوا ہے۔ کہ سیکرٹ سروس کا چیف جم مارکر ہیڈ کوارٹر سے مستقل طور پر غائب ہو کر کسی خفیہ مقام پر چلا گیا ہے۔ اس لئے اب ہمارا یہ منصوبہ کہ ہم جم مارکر کو کور کر کے سیکرٹ سروس کو مفلوج کر دیں گے فی الحال پورا ہوتا ممکن نظر نہیں آتا" ـــــ الفانسو نے تیز تیز لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ آدمی یقیناً ٹائیگر ہو گا۔ لیکن کیا ٹائیگر ہلاک ہو چکا ہے" ـــــ الفانسو کے خاموش ہوتے ہی جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"بظاہر تو ایسا ہی لگتا ہے۔ اور اگر ٹائیگر یہاں پہنچ چکا ہے۔ تو پھر لازماً عمران بھی ساتھ ہو گا۔ اور ہو سکتا ہے ٹائیگر کی موت کا انتقام لینے کے لئے عمران نے آپریشنل ہیڈ کوارٹر کو تباہ کر دیا ہو" صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"مسٹر الفانسو۔ کیا آپ اس ہاکسن کو جانتے ہیں جسے ہلاک کر کے وہ آدمی خرم اس کی جگہ لے رہا تھا" ـــــ جولیا نے الفانسو سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور صفدر بھی جولیا کے اس سوال پر چونک

Admin @ Hibuddiez.com

پڑا کیونکہ وہ جولیا کے سوال کی وجہ تسمیہ جان چکا تھا۔ واقعی جولیا نے انتہائی ذہانت آمیز سوال کیا تھا کیونکہ اگر ہاکسن کا قدوقامت ٹائیگر سے ملتا جلتا ہوگا تو واقعی یہ مجرم ٹائیگر ہی ہو سکتا ہے۔ ورنہ نہیں۔

"جی ہاں۔ اچھی طرح جانتا ہوں۔ کئی بار ملاقات ہوئی ہے اس سے"۔۔۔ ہاکسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا قدوقامت کیسا تھا"۔۔۔ جولیا نے پوچھا۔

"قدوقامت یا حلیہ"۔۔۔ الفانسو نے چونک کر پوچھا۔

"صرف قدوقامت کی تفصیلات بتا دیجئے"۔۔۔ جولیا نے کہا۔

اور الفانسو نے تفصیلات بتانی شروع کر دیں۔

"اوہ۔ یہ قدوقامت عمران کا تو ہو سکتا ہے ٹائیگر کا ہرگز نہیں ہو سکتا تو۔ تو کیا مجرم خود عمران تھا اور وہ ہلاک ہو چکا ہے"۔۔۔ جولیا نے یکلخت بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ انتہائی بے چینی کے انداز میں کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی اس کے چہرے پر بے پناہ وحشت نظر آنے لگی تھی۔

"کک۔۔۔ کیا ہوا مس جولیا آپ......"۔۔۔ الفانسو جولیا کی اس طرح تیزی سے بگڑی ہوئی حالت دیکھ کر بوکھلا گیا۔

"عمران تشدد کے دوران ہلاک نہیں ہو سکتا۔ دنیا کی کوئی طاقت اسے ہلاک نہیں کر سکتی۔ اور دوسری بات یہ......"۔۔۔ جولیا بات کرتے کرتے یکلخت رک گئی۔ لیکن اب اس کے چہرے پر چھائی ہوئی وحشت اور پریشانی اطمینان اور سکون میں تبدیل ہو

چکی تھی۔ الفانسو حیرت سے اس کی اس حیرت انگیز تبدیلی کو دیکھ رہا تھا۔

"دوسری کیا بات مس جولیا"۔۔۔ صفدر نے چونک کر پوچھا۔

"دوسری بات یہ ہے صفدر۔ کہ میرا دل کہہ رہا ہے کہ وہ ہلاک نہیں ہوا"۔۔۔ جولیا نے قدرے شرماتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی منہ دوسری طرف کر لیا۔ اور صفدر کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ رینگنے لگی۔

"کیا یہ علی عمران صاحب مس جولیا کے......"۔۔۔ الفانسو یقیناً شوہر کا لفظ کہنے لگا تھا۔ لیکن پھر شاید اسے خیال آ گیا تھا۔ کہ وہ خود تو اسے مس کہہ رہا ہے۔ اس لئے شوہر کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا۔

"علی عمران صرف مس جولیا کا نہیں بلکہ ہم سب کا ہیرو ہے"۔۔۔ صفدر نے گول مول سا جواب دیا۔ اور الفانسو خاموش ہو گیا۔ اب ظاہر ہے صفدر الفانسو کو کیا بتاتا کہ عمران جولیا کا کیا ہے۔

"تو پھر وہ کون ہو گا صفدر"۔۔۔ جولیا نے یکلخت چونکتے ہوئے پوچھا۔

"اب کیا کہا جا سکتا ہے۔ اس قدوقامت کا صرف عمران ہی ہے۔ اور ہماری ٹیم کا تو کوئی ساتھی ہی نہیں ہے۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ عمران نے واقعی کسی غیر متعلق آدمی کو ہائر کیا ہو اور وہ مارا گیا ہو"۔۔۔ صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور اس بار جولیا نے زیادہ مطمئن انداز میں سر ہلا دیا۔

Admin @ Hibuddiez.com

"تو ہمارا اب تمام منصوبہ ختم ہو گیا" ۔۔۔۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے۔ جم مارکر کا ہی پتہ نہ چلے گا تو ہم کیا کر سکتے ہیں" صفدر نے جواب دیا۔

"میں کوشش کر رہا ہوں۔ سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر میں ایک آدمی کو جو فون ایکسچینج کا آپریٹر ہے۔ میں نے بھاری رقم دے کر اپنے ساتھ ملا لیا ہے۔ میرا خیال ہے جلد ہی اس کا کلیو مل جائے گا" ۔۔۔۔ الفانسو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب سوائے انتظار کرنے کے اور ہم کر بھی کیا سکتے ہیں" ۔۔۔۔ صفدر نے جواب دیا اور الفانسو اٹھ کھڑا ہوا۔

"آپ فکر نہ کریں۔ جلد ہی میں آپ کو کوئی اطلاع دوں گا" ۔۔۔۔ الفانسو نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ صفدر اور جولیا دونوں ہوٹل چھوڑ کر مستقل طور پر الفانسو کی اس کوٹھی میں شفٹ ہو گئے تھے۔ الفانسو نے ان کی پوری پوری مدد کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ اور صفدر اور جولیا نے یہ پلان بنایا تھا کہ سیکرٹ سروس کے چیف جم مارکر کو ٹریپ کر لیا جائے۔ اور صفدر اس کی جگہ لے لے۔ کیونکہ جم مارکر کا قد و قامت صفدر سے ملتا جلتا تھا۔ لیکن اب الفانسو نے یہ رپورٹ دے کر کہ جم مارکر ہیڈ کوارٹر سے کسی خفیہ مقام پر شفٹ ہو چکا ہے۔ ان کا سارا منصوبہ ہی ختم کر دیا تھا۔

"تنویر اور کیپٹن شکیل دونوں کی طرف سے مسلسل خاموشی ہے۔"

"میری تو سمجھ میں نہیں آ رہا کہ اس بار چیف نے کیسی پلاننگ کی ہے" کافی دیر تک خاموش رہنے کے بعد جولیا نے کہا۔

"واقعی ان کی طرف سے مسلسل خاموشی کی وجہ سے ہم بھی معطل بن کر رہ گئے ہیں۔ اب مسئلہ یہ بھی ہے کہ ہمارے پاس صرف ون سائیڈڈ سپیشل ٹرانسمیٹر ہے۔ اس کے ذریعے نہ ہی ہم ان سے رابطہ کر سکتے ہیں اور نہ چیف سے۔ وہی رابطہ کریں تو کریں" ۔۔۔۔ صفدر نے جواب دیا۔

"چیف کی طرف سے بھی مسلسل خاموشی ہے" ۔۔۔۔ جولیا نے جواب دیا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں خود ہی فلاسٹر کے سلسلے میں کوئی نہ کوئی کام کرنا چاہیئے۔ اس طرح بیکار بیٹھے رہنے سے کیا فائدہ ہو گا۔ صرف بوریت ہی ہو گی" ۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"فلاسٹر بھی عجیب تنظیم ہے کوئی سرے سے واقف ہی نہیں اس سے۔ الفانسو نے بھی نام تک نہیں سنا ہوا۔ ویسے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ نام فرضی طور پر سامنے لایا گیا ہو۔ اصل نام کچھ اور ہو" ۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ بہر حال اب یا تو چیف ہم سے رابطہ کرے یا تنویر اور کیپٹن شکیل۔ پھر ہی کوئی لائن ہمیں بھی مل سکے گی۔ ورنہ سوائے سیاحت کرنے کے واقعی اور کوئی کام نہیں ہے ہمارے پاس" ۔۔۔۔ صفدر نے کہا اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ بھی جولیا کی طرح شدید بوریت کا شکار ہو چکا ہے۔

"آج شام کو کیا پروگرام ہے" ۔۔۔ جولیا نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد پوچھا۔

"بس شہر گردی ۔ اور کیا پروگرام ہو سکتا ہے" ۔۔۔ صفدر نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیا ہوا" ۔۔۔ جولیا نے اُسے اس طرح اچانک اٹھتے دیکھ کر حیرت سے پوچھا۔

"میں کچھ دیر آرام کرنا چاہتا ہوں ۔ کچھ سر بھاری محسوس ہو رہا ہے" ۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"ظاہر ہے مسلسل بیکاری کا یہی نتیجہ نکلے گا" ۔۔۔ جولیا نے کہا۔ اور وہ بھی صوفے سے اٹھ کھڑی ہوئی اور اس کے بعد وہ دونوں اپنے اپنے کمروں کی طرف بڑھ گئے۔ صفدر اپنے کمرے میں آکر ابھی لباس بدلنے کی سوچ ہی رہا تھا کہ باہر برآمدے میں تیز تیز قدموں کی آواز آتی سنائی دی ۔ اور صفدر چونک کر دروازے کی طرف مڑ گیا ۔ اسی لمحے اس کوٹھی کا ملازم ہاتھ میں وائرلیس فون پیس اٹھائے دروازے پر نمودار ہوا۔

"باس کی کال ہے" ۔۔۔ ملازم نے مؤدبانہ انداز میں فون پیس صفدر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور صفدر نے ہاتھ بڑھا کر فون پیس اس کے ہاتھ سے لیا ۔ ملازم تیزی سے واپس مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا ۔ صفدر نے فون پیس کا بٹن پریس کر دیا ۔

"ہیلو ۔۔۔ صفدر اٹنڈنگ" ۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"صفدر ۔ میں الفانسو بول رہا ہوں ۔ تمہارے لئے انتہائی حیرت انگیز خبر ہے ۔ ابھی ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ کسی مادام ملیک نے جم مارکر کو کال کر کے بتایا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے دو ارکان جن کا نام تنویر اور کیپٹن شکیل ہے کو ڈیگارو کالونی کی کوٹھی نمبر اکتیس میں گھیر کر ہلاک کر دیا گیا ہے اور جم مارکر ان کی لاشیں اٹھالے ۔ جم مارکر نے یہ بات ہیڈ کوارٹر کے انچارج راجر کو بتائی اور اُسے کوٹھی کو چیک کرنے کے لئے کہا ۔ جم مارکر کا انداز ایسا تھا جیسے اُسے شک ہو کہ یہ کال پاکیشیا سیکرٹ سروس نے اُسے ٹریپ کرنے کے لئے کی ہے ۔ لیکن راجر نے اُسے جو رپورٹ دی اس کے مطابق ڈیگارو کالونی کی کوٹھی نمبر اکتیس پر پولیس کا قبضہ ہے ۔ جہاں سے دو ایشیائیوں کو شدید زخمی حالت میں جنرل سٹی ہسپتال پہنچایا گیا ہے ۔ اور تین مقامی افراد کے وہاں جسموں کے ٹکڑے اڑے ہوئے پائے گئے ہیں ۔ اور ایک تباہ شدہ کار بھی کوٹھی سے ملی ہے ۔ اس کے بعد راجر کو جم مارکر نے دوبارہ کال کیا اور اُسے کہا کہ اس نے دونوں ایشیائیوں کو سپیشل ہسپتال کے ریڈ وارڈ میں پہنچانے کے احکامات دے دیئے ہیں اور اس نے راجر کو اس مادام ملیک کو ٹریس کرنے کے انتہائی سخت احکامات دیئے ہیں" ۔۔۔ الفانسو نے کہا۔

"تم جانتے ہو یہ سپیشل ہسپتال اور اس کا ریڈ وارڈ کہاں ہے" صفدر نے انتہائی بے چین لہجے میں پوچھا۔

"میں نے تمہیں کال کرنے سے پہلے اس کے بارے میں معلومات حاصل کر لی ہیں ۔ کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ تم لازماً یہ بات پوچھو گے۔

Admin @ Hiluddiez.com

سپیشل ہسپتال دراصل ملٹری ہسپتال کے ایک مخصوص حصے میں واقع ہے۔ وہاں سوائے سیکرٹ سروس کے چیف کے اور کوئی نہیں جا سکتا۔ یا پھر چیف کا ذاتی اجازت نامہ ضروری ہے اس کے چار وارڈ ہیں۔ جن میں ریڈ وارڈ درمیان میں ہے اور اس کے گرد سرخ رنگ کی اینٹوں کی مضبوط دیواریں بنی ہوئی ہیں جن میں صرف ایک ہی دروازہ ہے جو کمپیوٹر کی مدد سے کھلتا اور بند ہوتا ہے۔ اور کمپیوٹر پہلے چیکنگ کرتا ہے۔ پھر دروازہ کھولتا ہے۔ اس لئے اس کے اندر کوئی کسی طرح بھی داخل نہیں ہو جا سکتا۔ یہ وارڈ اس لئے بنایا گیا ہے کہ وہاں سیکرٹ سروس کے انتہائی اہم زخمی قیدیوں کا علاج کیا جا سکے" ——— الفانسو نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اندر ڈاکٹر اور نرسیں وغیرہ تو آتی جاتی رہتی ہوں گی مریض بھی آخر جاتے ہوں گے" ——— صفدر نے ہونٹ چبا کر کہا۔

"ہاں۔ لیکن ان سب کے متعلق تفصیلی کوائف کمپیوٹر کو پہلے سے فیڈ کر دیئے جاتے ہوں گے" ——— الفانسو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بہرحال ہم نے اپنے دونوں زخمی ساتھیوں کو ہر صورت میں وہاں سے نکالنا ہے۔ ابھی اور اسی وقت" ——— صفدر نے انتہائی ٹھوس لہجے میں کہا۔

"لیکن مسٹر صفدر......" ——— الفانسو نے کچھ کہنا چاہا۔

"اس بات میں کسی لیکن ویکن کی گنجائش نہیں ہو سکتی۔ ہم ابھی وہیں جا رہے ہیں۔ تم صرف اتنا کرو کہ اپنے ملازم کو کہہ دو کہ وہ ہمیں ہمارے مطلب کا مخصوص اسلحہ مہیا کر دے" ——— صفدر نے تیز لہجے میں کہا۔

"اگر یہ بات ہے مسٹر صفدر تو پھر میں بھی تمہارے ساتھ جاؤں گا۔ میرا انتظار کرو میں آ رہا ہوں" ——— الفانسو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آ جاؤ۔ لیکن جلدی" ——— صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور پھر فون پیس آف کر کے اس نے میز پر رکھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تاکہ جولیا کو تنویر اور کیپٹن شکیل کے متعلق بتا سکے۔ تنویر اور کیپٹن شکیل کے اس طرح زخمی ہو جانے کا سن کر اس کے ذہن میں آندھیاں سی چل رہی تھیں اس کا بس نہ چل رہا تھا کہ وہ ایک لمحہ ضائع کئے بغیر اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچ جاتے۔ لیکن ظاہر ہے اس کے ساتھی کسی ہوٹل میں تو موجود نہ تھے۔ اس لئے ضروری انتظامات کے لئے بہرحال وقت لگنا ہی تھا۔

Admin @ Hibuddiez.com

بلیک زیرو نے ہائی پیک کالونی کے پہلے چوک پر ہی ٹیکسی چھوڑ دی اور پھر ٹیکسی کے واپس چلے جانے کے بعد وہ بڑے اطمینان سے چلتا ہوا چوک سے ذرا ہٹ کر بنے ہوئے ایک بار کی طرف بڑھتا گیا۔ اس کے جسم پر نیلے رنگ کا سوٹ تھا۔ اور چہرے پر مقامی میک اپ۔ بار روم کا دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوا۔ تو اس نے دیکھا کہ بار روم میں شراب پینے والوں کی تعداد خاصی کم تھی۔ لیکن جو آدمی بھی وہاں موجود تھا وہ اپنے لباس اور چہرے سے خاصا خوشحال نظر آرہا تھا۔ ایک سائیڈ پر کاؤنٹر تھا جس کے پیچھے ایک نوجوان کریم کلر کا سوٹ پہنے کھڑا تھا۔

"یس سر۔ فرمائیے۔ کیا خدمت کروں" ــــ نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا نام ریمنڈ ہے اور میں نے لاڈزلے سے ملاقات کرنی ہے" ــــ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ۔ ایک منٹ" ــــ نوجوان نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور کاؤنٹر پر رکھے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے ایک بٹن دبا دیا۔

"کاؤنٹر سے ٹیری بول رہا ہوں جناب مسٹر ریمنڈ تشریف لائے ہیں آپ سے ملاقات کے خواہشمند ہیں" ــــ نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے سر" ــــ نوجوان نے دوسری طرف سے جواب سن کر اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"سائیڈ راہداری میں تشریف لے جائیے سر۔ آخر میں لفٹ ہے۔ جس پر پرائیویٹ لکھا ہوا ہے۔ وہ آپ کو اوپر باس کے دفتر کے سامنے پہنچا دے گی" ــــ ٹیری نے رسیور رکھ کر مسکراتے ہوئے بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"شکریہ مسٹر ٹیری" ــــ بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور مڑ کر سائیڈ کی راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ چند منٹوں بعد وہ اوپر والی منزل پر واقع ایک دروازے پر دستک دے رہا تھا۔ جس کے باہر لاڈزلے کا نام بھی درج تھا۔

"کم ان" ــــ اندر سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔ اور بلیک زیرو دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک خاصا بڑا دفتر نما کمرہ تھا۔ جسے انتہائی باوقار اور خوب صورت انداز میں سجایا گیا تھا۔ ایک سائیڈ پر میز کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر لیکن باوقار

Admin @ Hibuddiez.com

چہرے والا ایکریمی بیٹھا ہوا تھا۔ بلیک زیرو کے اندر داخل ہوتے ہی وہ کرسی سے اٹھا اور پھر میز کی سائیڈ سے نکل کر بلیک زیرو کی طرف بڑھنے لگا۔

"خوش آمدید جناب" ——— لاؤزے نے بڑے بااخلاق لہجے میں کہا۔ اور ساتھ ہی مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"آپ سے مل کر واقعی بے حد مسرت ہوئی ہے مسٹر لاؤزے ٹینی سن نے آپ کی جس قدر تعریف کی تھی وہ واقعی بجا تھی" ——— بلیک زیرو نے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

"شکریہ۔ آیئے تشریف لایئے" ——— لاؤزے نے ایک طرف رکھے ہوئے صوفوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اور بلیک زیرو ایک صوفے پر بیٹھ گیا۔

"پہلے یہ فرمائیں کہ آپ کیا پینا پسند فرمائیں گے" ——— لاؤزے نے پوچھا۔

"صرف بلیک کافی کا ایک کپ" ——— بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور لاؤزے سر ہلاتا ہوا میز کی طرف بڑھا۔ اور اس نے انٹرکام پر کسی کو بلیک کافی لانے کا حکم دیا اور واپس آ کر بلیک زیرو کے سامنے والے صوفے پر بیٹھ گیا۔

"ٹینی سن نے مجھے فون پر بتایا تھا کہ آپ ایکریمیا کی کسی سپیشل ایجنسی سے متعلق ہیں" ——— لاؤزے نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں میرا تعلق بلیو سپیشل ایجنسی سے ہے۔ یہ ایسی ایجنسی ہے۔ جو انتہائی خفیہ طور پر دنیا بھر میں یہودیوں کی سرگرمیوں کے متعلق اطلاعات اکٹھی کرتی رہتی ہے۔ تاکہ حکومت ایکریمیا یہودیوں کے آئندہ کے منصوبوں سے خفیہ طور پر آگاہ ہوتی رہے" ——— بلیک زیرو نے جواب دیا۔

اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک باوردی ملازم ہاتھ میں ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ ٹرے میں بلیک کافی کے دو کپ موجود تھے۔ اس نے بڑے احترام بھرے انداز میں دونوں کپ درمیانی میز پر رکھے اور پھر واپس مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

"لیجئے۔ مجھے یقین ہے۔ کافی آپ کو پسند آئے گی" ——— لاؤزے نے ایک کپ اٹھاتے ہوئے کہا۔

"شکریہ" ——— بلیک زیرو نے کہا۔ اور دوسرا کپ اٹھا کر اس نے بڑے نفاست بھرے انداز میں چسکی لیتے ہوئے کہا۔

"میں سمجھ گیا۔ واقعی یہودی پوری دنیا میں انتہائی حیرت انگیز سرگرمیوں میں مسلسل سرگرم رہتے ہیں۔ گو ان کی سرگرمیاں بظاہر تو ایکریمیا کے خلاف نہیں ہوتیں اور نہ ہو سکتی ہیں۔ بہرحال پھر بھی حکومت کو ان سے آگاہ تو ضرور رہنا چاہئے۔ یہاں بھی آپ کی آمد لازماً اسی سلسلہ میں ہوئی ہو گی" ——— لاؤزے نے کافی سپ کرتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں" ——— بلیک زیرو نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

Admin @ Hibuddiez.com

"اس سلسلے میں آپ کی میں کیا خدمت کر سکتا ہوں۔ کھل کر بتائیے" لاڈزے نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"دیکھئے مسٹر لاڈزے۔ آپ بھی ایکریمین ہیں۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ آپ ایکریمیا قومی کاز کے لئے مجھ سے مکمل تعاون کریں گے۔ ہماری ایجنسی کو خفیہ طور پر اطلاع ملی ہے۔ کہ آرک لینڈ میں ایک خفیہ یہودی تنظیم کام کر رہی ہے۔ جس کا نام فلاسٹر ہے۔ اس تنظیم کو اس قدر خفیہ رکھا گیا ہے کہ اس کا نام شاید ہی کوئی جانتا ہو۔ لیکن بے حد بھاگ دوڑ کے بعد اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ پرنسز ڈلنی اس بارے میں کچھ تفصیلات سے واقف ہے۔ اور آپ پرنسز ڈلنی کے بے حد قریب ہیں" ___ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کی یہ اطلاع تو درست ہے کہ میں پرنسز ڈلنی کے بے حد قریب ہوں۔ کیونکہ میں گھڑ سواری میں اس کا استاد رہا ہوں۔ آپ کو شاید معلوم نہ ہو کہ گھڑ سواری میں مجھے ورلڈ چیمپئن ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ لیکن اب چونکہ میری عمر گھڑ سواری کے قابل نہیں رہی۔ اس لئے میں اب صرف مخصوص افراد کو ٹریننگ دیتا ہوں۔ یہاں کے شاہی خاندان کے تقریباً ہر فرد کو میں نے ہی گھڑ سواری کی ٹریننگ دی ہے۔ اور پرنسز ڈلنی تو ویسے بھی گھڑ سواری کی بے حد شوقین ہیں۔ اس لئے میرے اس سے خاصے قریبی تعلقات ہیں۔ لیکن میں نے کبھی اس کے منہ سے فلاسٹر کا نام نہیں سنا" لاڈزے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں نے پہلے ہی کہا ہے کہ یہ انتہائی خفیہ تنظیم ہے" ___ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں آپ کو پرنسز ڈلنی سے ملوانے پر تیار ہوں۔ لیکن آپ کس حیثیت سے ملاقات کریں گے۔ کیونکہ پرنسز کسی عام آدمی سے ملنا ہی گوارا نہیں کرتیں۔ اور وہ اس معاملے میں انتہائی رکھ رکھاؤ کی مالک ہیں" ___ لاڈزے نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"میں صرف اتنا چاہتا ہوں کہ ان سے دس پندرہ منٹ ایسے ہی ملاقات ہو جائے تاکہ میں باتوں ہی باتوں میں ان سے کوئی ایسا اشارہ حاصل کر سکوں جس کی مدد سے فلاسٹر کے بارے میں آگے کام بڑھایا جا سکے۔ آپ اگر چاہیں تو ایکریمیا کے کسی مشہور اخبار کا حوالہ دے سکتے ہیں" ___ بلیک زیرو نے کہا۔

"ایسے نہیں مسٹر ریمزے۔ پرنسز اخباری رپورٹروں سے تو دور بھاگتی ہیں۔ ایک کام ہو سکتا ہے۔ میں آپ کو ان سے ایکریمیا کے گھوڑوں کے مشہور فارم لارڈز بارڈس کے چیف ٹرینر کے طور پر ملوا سکتا ہوں۔ کیونکہ ان کا نام بھی ریمزے ہے لیکن آپ کو گھڑ سواری کے لئے گھوڑوں کی ٹریننگ کے بارے میں بنیادی معلومات بھی حاصل نہ ہوں گی۔ کیونکہ یہ انتہائی مشکل اور پیچیدہ علم ہے اور پرنسز اس معاملے میں بے حد معلومات رکھتی ہیں" ___ لاڈزے نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"آپ انہیں کہیں کہ ایکریمیا کا مشہور ماہر علم نجوم ان سے ملاقات کرنا چاہتا ہے۔ باقی میں سنبھال لوں گا" ___ بلیک زیرو

نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ماہر علم نجوم۔ اوہ ہاں ایسا ممکن ہے۔ کیونکہ پرنسز کو ان معاملات میں بھی خاصی دلچسپی ہے۔ لیکن کیا آپ واقعی یہ علم جانتے ہیں" ــــ لاڈزے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ بے فکر ہو کر ان سے بات کیجئے۔ باقی مجھ پر چھوڑ دیجئے۔ بہر حال آپ کو شرمندگی نہ ہوگی" ــــ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ٹینی سن میرا بہترین دوست اور محسن ہے اس لئے مجھ پر فرض ہے کہ میں آپ کی حتی المقدور امداد کر دوں میں ابھی معلوم کرتا ہوں کہ پرنسز اس وقت کہاں ہیں" ــــ لاڈزے نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ میز کی طرف بڑھ گیا۔ اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ کر اس نے ٹیلی فون اپنی طرف کھسکایا اور رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ڈنسی گیم کلب" ــــ رابطہ ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔ ٹیلی فون کے ساتھ چونکہ لاؤڈر بھی فکس تھا اس لئے آواز سائیڈ پر بیٹھے ہوئے بلیک زیرو کو بھی سنائی دے رہی تھی۔

"لاڈزے بول رہا ہوں۔ ہائی بیک بار سے۔ پرنسز سے بات کراؤ" ــــ لاڈزے نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں" ــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد رسیور پر ایک قدرے کرخت سی نسوانی آواز سنائی دی۔

"یس۔ پرنسز اسٹائینگ۔ مسٹر لاڈزے۔ کیسے فون کیا ہے" ــــ بولنے والی کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ انتہائی خود پسند ٹائپ کی عورت ہے۔

"پرنسز مجھے معلوم ہے کہ آپ کو علم نجوم سے بے حد دلچسپی ہے۔ اتفاق سے ایکریمیا کے مشہور ماہر علم نجوم مسٹر ریمنڈ سے میری ملاقات ہوئی ہے۔ اگر آپ ان سے ملاقات کرنا چاہیں تو یہ مسٹر ریمنڈ کے لئے بہت بڑا اعزاز ہوگا" ــــ لاڈزے نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ماہر علم نجوم۔ اگر تم اسے ماہر کہہ رہے ہو تو پھر وہ لازماً ماہر ہوگا۔ ٹھیک ہے۔ ہم اسے دس منٹ کی ملاقات کی اجازت دے دیتے ہیں۔ ایک گھنٹے بعد ٹھیک تین بجے وہ ڈنسی گیم کلب کے کاؤنٹر پر آ کر اپنا نام بتائے گا تو اسے ہم تک پہنچا دیا جائے گا" ــــ دوسری طرف سے پرنسز نے کہا۔

"بہت بہت شکریہ پرنسز۔ آپ واقعی قدر شناس ہیں" لاڈزے نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔ اور پھر دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو جانے پر اس نے رسیور رکھ دیا۔

"تمہاری قسمت واقعی عروج پر ہے ریمنڈ۔ ورنہ پرنسز ڈنسی اتنی جلدی ملاقات کا وقت نہیں دیا کرتیں۔ کئی کئی ہفتے کی ڈیٹ دیتی ہیں وہ" ــــ لاڈزے نے کرسی سے اٹھ کر صوفوں کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

Admin @ Hibuddiez.com

"یہ آپ کی مہربانی ہے مسٹر لاؤزے۔ میں آپ کا یہ احسان ہمیشہ یاد رکھوں گا"۔۔۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں۔ بس ایک بات کا خیال رکھنا کہ پرنسز انتہائی مشتعل مزاج خاتون ہیں ذرا سی کوئی بات ان کے مزاج کے خلاف ہو جائے تو پھر ان کے غیض و غضب سے کوئی نہیں بچ سکتا۔ اس لئے محتاط رہنا ہو گا"۔۔۔ لاؤزے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ مجھے اب اجازت دیں میں نہیں چاہتا کہ وقت گزر جائے اور میں لیٹ ہو جاؤں"۔۔۔ بلیک زیرو نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"واپسی میں آپ ضرور مجھ سے ملیں گے"۔۔۔ لاؤزے نے کہا۔ اور بلیک زیرو نے سر ہلا دیا۔ پھر لاؤزے سے مصافحہ کر کے وہ اس کے دفتر سے باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ہی ایک ٹیکسی اسے ڈانسی گیم کلب کی طرف لئے جا رہی تھی۔ بلیک زیرو کو جب سے نارڈن نے یہ بتایا تھا کہ پرنسز ڈانسی فلاسٹر کی چیف ہو سکتی ہے۔ بلیک زیرو نے اس کے متعلق معلومات حاصل کرنی شروع کر دی تھیں۔ لیکن پرنسز ڈانسی واقعی انتہائی پراسرار شخصیت ثابت ہو رہی تھی۔ پھر بڑی مشکل سے بلیک زیرو نے لاؤزے کے متعلق معلومات حاصل کیں۔ اور پھر لاؤزے کی بار کے ایک ویٹر نے بھاری رقم لے کر اسے بتایا کہ لاؤزے کا ایک گہرا دوست ٹینی سن اکریمیا میں رہتا ہے۔ لاؤزے اس کی بات کبھی نہیں ٹالتا۔ اس ویٹر سے اسے ٹینی سن کا فون نمبر بھی مل گیا اور پھر اس نے ٹینی سن سے فون پر بات چیت کی۔ ٹینی سن ٹریولنگ بزنس سے متعلق تھا۔ اور بلیک زیرو نے اس بزنس کے متعلق ہی اس سے تفصیلی بات چیت کی تھی۔ لیکن اس کا مقصد صرف ٹینی سن کا لہجہ اور اس کے انداز گفتگو کو اچھی طرح سمجھنا تھا۔ اس کے بعد بلیک زیرو نے خود ہی ایک پبلک فون بوتھ سے ٹینی سن کے لہجے میں لاؤزے سے بات کی اور اسے اپنا حوالہ دے کر کہا کہ وہ اس کی امداد کرے۔ لاؤزے جب مان گیا۔ تب بلیک زیرو اس سے بطور ریمزے ملنے گیا تھا۔ اور اس کی یہ کوشش کامیاب رہی تھی۔ کہ اسے پرنسز ڈانسی سے ملاقات کا وقت مل گیا تھا۔ اور اب وہ ٹیکسی میں بیٹھا یہی سوچ رہا تھا کہ پرنسز ڈانسی سے وہ اصل معلومات کیسے اگلوائے۔ ٹیکسی نے تھوڑی دیر بعد ہی اسے ڈانسی گیم کلب پہنچا دیا۔ اور چونکہ ابھی ملاقات کے لئے مقرر کردہ وقت نہ ہوا تھا۔ اس لئے بلیک زیرو نے وہیں ہال میں بیٹھ کر ہی وقت گزارنا شروع کر دیا۔ وہ انتہائی کونے کی ایک میز پر اکیلا بیٹھا ہوا تھا۔ حالانکہ پوری بار میں کوئی میز ایسی نہ تھی جس پر ایک یا ایک سے زیادہ عورتیں موجود نہ ہوں۔ اس کے بیٹھتے ہی ویٹر اس کے پاس آیا تو اس نے اسے وہسکی لانے کا کہہ دیا۔ اس نے دیکھ لیا تھا کہ سائیڈ پر ایک بڑا سیمنٹ کا بنا ہوا گملا موجود تھا۔ جس میں انڈور پلانٹ لگا ہوا تھا۔ ویٹر نے وہسکی کا گلاس اس کے سامنے

Admin @ Hibuddiez.com

رکھا۔ تو پہلے تو وہ اُسے اٹھا کر اس طرح کی ایکٹنگ کرتا رہا جیسے وہ اس کی چسکیاں لے رہا ہو۔ اور پھر موقع ملتے ہی اس نے پورا گلاس گملے میں الٹ دیا۔ اور ٹشو پیپر سے اس طرح منہ صاف کرنے لگا جیسے اس نے ایک ہی سانس میں گلاس حلق میں انڈیل لیا ہو۔ ساتھ ساتھ وہ گھڑی بھی دیکھتا جا رہا تھا۔ جب دیا ہوا وقت پورا ہوا تو اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا نوٹ نکال کر میز پر رکھے ہوئے گلاس کے نیچے دبایا اور خود اٹھ کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ کاؤنٹر پر چار لڑکیاں کام کر رہی تھیں۔

"یس مسٹر" ـــ ایک لڑکی نے فارغ ہو کر بلیک زیرو سے پوچھا۔

"میرا نام ریمیز ہے" ـــ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا" ـــ لڑکی نے چونک کر کہا۔ اور پھر اس نے سائیڈ پر کھڑے ایک نوجوان کو اشارہ کیا۔

"مسٹر ریمیز کو پیٹرسن کے پاس لے جاؤ" ـــ لڑکی نے اس نوجوان سے کہا۔

"آیئے جناب" ـــ نوجوان نے کہا اور پھر وہ اُسے لفٹ کے ذریعے تیسری منزل کے ایک کمرے میں لے آیا۔ یہاں ایک ادھیڑ عمر آدمی موجود تھا۔

"میرا نام ریمیز ہے" ـــ بلیک زیرو نے ساتھ آنے والے نوجوان کے واپس جانے کے بعد کہا۔

"اوہ اچھا۔ ایک منٹ" ـــ اس آدمی نے کہا۔ اور تیزی

سے میز پر رکھے ہوئے فون کی طرف لپکا۔ اس نے ریسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پیٹرسن بول رہا ہوں۔ مسٹر ریمیز میرے پاس پہنچ گئے ہیں" ـــ پیٹرسن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ پھر دوسری طرف سے کچھ سننے کے بعد اس نے ریسیور رکھا اور میز پر رکھا ہوا پیڈ گھسیٹ کر اس نے قلم سے اس پر کچھ لکھا اور کاغذ پیڈ سے علیحدہ کر کے بلیک زیرو کی طرف بڑھا دیا۔

"آپ اس پتے پر چلے جائیں" ـــ پیٹرسن نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ بلیک زیرو نے کاغذ لے کر اُسے پڑھا اس پر ڈی لکس ہاؤس پرائم روڈ لکھا ہوا تھا۔ بلیک زیرو خاموشی سے واپس مڑا اور تھوڑی دیر بعد وہ گیم کلب سے باہر آ چکا تھا۔ اس چکر بازی اور پراسراریت سے البتہ اس بات کا اُسے یقین ہوتا جا رہا تھا کہ پرنسز ڈرنسی واقعی پراسرار سرگرمیوں میں ملوث ہے۔ ورنہ ایک عام سی پرنسز کسی ملاقاتی کو اس انداز میں ادھر ادھر نہیں بھگا سکتی۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ اس طرح چیکنگ کی جا رہی ہے کہ کہیں اس کی نگرانی تو نہیں کی جا رہی یا کوئی مشکوک آدمی تو نہیں۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ ٹیکسی میں بیٹھ کر پرائم روڈ کی طرف بڑھا جا رہا تھا۔ ڈی لکس ہاؤس خاصی بڑی عمارت تھی ٹیکسی گیٹ پر رکی تو بلیک زیرو نے نیچے اتر کر کرایہ ادا کیا۔ اور پھر ستون کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے کال بیل کا بٹن پریس کیا تو دوسرے ہی لمحے سائیڈ گیٹ کھلا اور باوردی ملازم نما آدمی باہر آ گیا۔

"میرا نام ریمنڈ ہے" ۔۔۔ بلیک زیرو نے اس ملازم سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ اچھا آئیے" ۔۔۔ ملازم نے چونک کر کہا اور واپس مڑ گیا۔ بلیک زیرو اس کے پیچھے اندر داخل ہوا۔ سامنے برآمدے میں چلے جائیے۔ وہاں مسٹر مارٹن آپ کے استقبال کے لئے موجود ہیں۔ ملازم نے مڑ کر پھاٹک بند کرتے ہوئے کہا۔ اور بلیک زیرو قدم بڑھاتا عمارت کی طرف بڑھنے لگا۔ وسیع و عریض لان پار کر کے وہ برآمدے میں پہنچ گیا۔ جہاں گہرے رنگ کا سوٹ پہنے ایک ادھیڑ عمر مقامی آدمی کھڑا تھا۔

"میرا نام ریمنڈ ہے" ۔۔۔ بلیک زیرو نے ایک بار پھر کہا۔

"اوہ آئیے۔ پرنسز آپ کی منتظر ہیں" ۔۔۔ اس آدمی نے کہا اور مڑ کر ایک راہداری میں سے گزر کر ایک کمرے میں داخل ہوا۔ یہ کمرہ لفٹ کی طرح نیچے اترتا گیا۔ جب لفٹ رکی تو مارٹن دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔ بلیک زیرو بھی اس کے پیچھے تھا۔ جہاں ایک اور تنگ سی راہداری تھی جس کے اختتام پر ایک اور دروازہ تھا۔

"آپ کے پاس کوئی ہتھیار ہو تو مجھے دے دیجئے۔ واپسی میں مل جائے گا" ۔۔۔ مارٹن نے دروازے کے سامنے رکتے ہوئے بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میرا ہتھیار سے کیا تعلق مسٹر مارٹن" ۔۔۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوکے" ۔۔۔ مارٹن نے کہا اور دروازے کو دھکیل کر کھول دیا۔ یہ ایک بند گلی سی تھی جس کے اندر سرخ رنگ کا دبیز قالین بچھا ہوا تھا۔ اس راہداری کے اختتام پر دروازہ ہے۔ وہ کھول کر آپ ملاقاتی کمرے میں پہنچ جائیں گے وہاں تشریف رکھیئے گا۔ پرنسز آپ سے وہیں ملاقات کریں گی لیکن خیال رکھیئے گا۔ ملاقات کا وقت صرف دس منٹ ہے" ۔۔۔ دروازہ کھول کر مارٹن نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔ اور بلیک زیرو مسکراتا ہوا اندر داخل ہوا۔ اس کی تیز نظروں نے چھت کا جائزہ لیا۔ دیواریں چیک کیں۔ لیکن چھت۔ دیواریں۔ اور فرش بالکل سپاٹ تھے۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا اس بند گلی کے آخری سرے پر پہنچ گیا۔ یہاں بھی بند دروازہ موجود تھا۔ بلیک زیرو نے دروازے کو دھکیلا۔ تو وہ کھلتا چلا گیا۔ اور بلیک زیرو ایک وسیع و عریض ہال نما کمرے میں پہنچ گیا۔ جس میں ایک طرف صوفے رکھے ہوئے تھے۔ جب کہ صوفے کے ساتھ ہی ایک اونچی نشست کی کرسی تھی۔ بالکل شاہانہ انداز کی کرسی۔ اس کرسی کا کشن سرخ رنگ کا تھا۔ بلیک زیرو اطمینان سے ایک صوفے پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک باوردی ملازم ہاتھ میں ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ اس نے سنہرے رنگ کے مشروب کا ایک گلاس جو سرخ رنگ کے ٹشو پیپر میں لپٹا ہوا تھا۔ بڑے احترام بھرے انداز میں

Admin @ Hibuddiez.com

بلیک زیرو کے سامنے میز پر رکھا اور خاموشی سے واپس مڑ گیا۔ بلیک زیرو نے گلاس اٹھایا اور پہلے اس نے مشروب کو سونگھا، خوشبو مسحور کن تھی۔ اس نے اس کی چسکی لی۔ مشروب واقعی بےحد فرح بخش تھا وہ آہستہ آہستہ اسے پیتا رہا۔ مشروب نے اس کے جسم میں جیسے تازگی کی ایک لہر سی دوڑا دی اور وہ اپنے آپ کو خاصا ہلکا پھلکا اور فریش سا محسوس کرنے لگا۔ چند لمحوں بعد اندرونی دروازہ کھلا اور پھر ایک خوب صورت اور نوجوان لڑکی اندر داخل ہوئی۔ اس کے جسم پر چست لباس تھا۔ البتہ اس نے گلے میں انتہائی قیمتی ہیروں کا ایک بڑا سا ہار پہنا ہوا تھا بلیک زیرو اس ہار کو دیکھ کر سمجھ گیا کہ آنے والی پرنسز ڈنسی ہے۔ ایک لمحے کے ہزارویں حصے میں اُسے پرنسز کو اس چست اور تقریباً نیم عریاں لباس میں دیکھ کر دھچکا سا لگا۔ شاید اس کے ذہن میں پرنسز کی وجہ سے یہ تاثر تھا کہ آنے والی مشرقی انداز کے شاہی لبادے میں ملبوس ہو گی لیکن دوسرے لمحے اُسے خیال آگیا کہ یہ آرک لینڈ کی پرنسز ہے ایشیا کے کسی ملک کی نہیں ہے۔ وہ اٹھ کھڑا ہوا اور اس نے احتراماً سر کو ذرا سا جھکا دیا۔

"میں پرنسز کا بے حد مشکور ہوں کہ پرنسز نے مجھے ملاقات کا وقت دیا ہے" ــــ بلیک زیرو نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مسٹر ریمیزے۔ آپ کو تکلیف تو ہوئی ہے لیکن ہمارے ساتھ کچھ مجبوریاں ہوتی ہیں۔ بہرحال آپ سے مل کر مسرت ہوئی تشریف رکھیے" ــــ پرنسز نے مسکراتے ہوئے کہا، اور خود وہ اس شاہانہ کرسی پر بیٹھ گئی۔ اس کی آنکھوں میں ذہانت کی تیز چمک تھی۔ اور وہ بڑے غور سے بلیک زیرو کو دیکھ رہی تھی۔

"آپ ماہر علم نجوم ہیں۔ ہمیں بتائیے کہ ہماری شادی کب ہو گی" پرنسز نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ خاصا بے تکلفانہ تھا۔

"پرنسز ایک صورت میں بتا سکتا ہوں کہ آپ یہ شاہی آداب وغیرہ کا سلسلہ ختم کر دیں تاکہ کھل کر بات ہو سکے" ــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"اوہ ٹھیک ہے۔ آپ کھل کر بات کریں" ــــ پرنسز نے چونک کر کہا۔

"پرنسز۔ آپ صرف اپنی تاریخ پیدائش بتا دیں۔ سن مت بتائیں صرف تاریخ" ــــ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تیس مئی" ــــ پرنسز نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"آئی۔ ایم۔ سوری پرنسز آپ کی شادی اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک آپ اپنی پراسرار سرگرمیوں سے علیحدہ نہیں ہو جاتیں" ــــ بلیک زیرو نے اپنے مطلب کے موضوع پر آتے ہوئے کہا۔ اور اس کی بات سن کر پرنسز بے اختیار چونک کر سیدھی ہو گئی۔

"پراسرار سرگرمیاں ــــ کیا مطلب مسٹر ریمیزے" ــــ پرنسز کے لہجے میں حیرت تھی۔

پرنسز، میرا علم بتا رہا ہے کہ آپ کا گہرا تعلق کسی خفیہ تنظیم سے ہے۔ اور اس تنظیم کے نام کا پہلا حرف الف ہے۔ یہ تنظیم آپ کی زندگی کے لئے خطرہ بھی ثابت ہو سکتی ہے" ــــ بلیک زیرو نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ وہ ساتھ ہی غور سے پرنسز کے چہرے کو دیکھنے لگا تھا۔ اور پرنسز چند لمحے خاموش بیٹھی اُسے دیکھتی رہی اور پھر یک لخت کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

" بہت خوب۔ میں تمہاری ذہانت اور علم کی قائل ہو گئی ہوں لیکن میرا تو کسی تنظیم سے کوئی تعلق نہیں۔ البتہ میری ایک دوست ہے مادام بلیک۔ وہ کسی خفیہ تنظیم کی چیف ہے۔ پچھلے دنوں یہ ایک ملنے والے لارڈ باٹر کو پاکیشیا سے آنے والے دو ایجنٹوں جن کا نام تنویر اور کیپٹن شکیل تھا ہلاک کر دیا۔ لارڈ باٹر اس مادام بلیک کا ماتحت تھا۔ مادام بلیک نے ان دونوں ایجنٹوں کو ہلاک کر دیا۔ اور ان کی لاشیں مقامی سیکرٹ سروس کے چیف جم مارکر کو بھجوا دیں۔ مادام بلیک نے مجھے بتایا تھا کہ دونوں پاکیشیائی ایجنٹ کسی فلاسٹر نام کی تنظیم کو ٹریس کر رہے تھے۔ اور اب تم کہہ رہے ہو کہ میرا تعلق کسی الف سے شروع ہونے والی تنظیم سے ہے۔ اور الف سے تو فلاسٹر بھی بنتا ہے" ــــ پرنسز نے مسکراتے ہوئے اور انتہائی بے تکلفانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ اور پرنسز کی بات سن کر بلیک زیرو کو یوں محسوس ہوا جیسے یک لخت اس کا ذہن ماؤف ہو گیا ہو۔ تنویر اور کیپٹن شکیل کی موت کی خبر نے واقعی اُسے اچانک اور شدید ترین دھچکا پہنچایا تھا۔

" ارے آپ کیوں گھبرا گئے۔ مسٹر ڈیمیز۔ آپ کا کیا تعلق ہے پاکیشیا سیکرٹ سروس سے" ــــ پرنسز نے بڑے طنزیہ انداز میں کہا۔

" میرا کیا تعلق ہو سکتا ہے۔ میں تو اس بات پر حیران ہو رہا ہوں کہ آپ کی دوست اس طرح کی قتل و غارت میں ملوث ہیں" ــــ بلیک زیرو نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

" دوست تو ہر طرح کے ہوتے ہیں مسٹر ڈیمیز۔ لیکن مجھے حیرت تو ان پاکیشیائی ایجنٹوں پر ہے جو منہ اٹھائے آجاتے ہیں" پرنسز نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو کے ذہن میں چھناکا سا ہوا۔ وہ اب سمجھ گیا تھا کہ پرنسز اس کی اصلیت سمجھ گئی ہے۔ لہذا اب اس کے سوا کوئی چارہ نہ تھا کہ وہ بھی اپنا یہ مصنوعی روپ ختم کر دے۔ پرنسز وہاں اکیلی تھی اس لئے آسانی سے اس پر قابو پایا جا سکتا تھا۔ وہ ایک جھٹکے سے اٹھا ہی تھا کہ دوسرے لمحے اس کا ذہن بری طرح چکرایا۔ اس نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی بے حد کوشش کی لیکن ذہن کی گردش لمحہ بہ لمحہ بڑھتی جا رہی تھی اور اس کے ساتھ ہی اس کے کانوں میں پرنسز کے انتہائی طنزیہ قہقہے پڑے اور پھر جیسے کیمرے کا شٹر بند ہوتا ہے۔ اس طرح اس کا یہ احساس یک لخت ختم ہو گیا۔ اس کا ذہن مکمل طور پر گہری تاریکی میں ڈوب چکا تھا۔ پھر جس طرح گہرے بادلوں میں بجلی چمکتی ہے اسی طرح اس کے ذہن کے سیاہ پردے پر بھی بجلی کا جھماکہ ہوا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن یک لخت روشن ہو گیا۔ بلیک زیرو

کی بند آنکھیں تیزی سے کھلیں اور اس نے اٹھنے کی کوشش کی۔ لیکن دوسرے لمحے وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ کیونکہ وہ اب اس ملاقاتی کمرے کی بجائے ایک اور کمرے میں کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا جسم کرسی کے ساتھ نائیلون کی رسیوں سے باندھ دیا گیا تھا۔ کمرہ خالی تھا۔ سامنے والی دیوار میں اس کا ایک اکلوتا دروازہ تھا۔ بلیک زیرو کے ہاتھ عقب میں کر کے ہتھکڑی میں بندھے ہوئے تھے۔ ابھی بلیک زیرو ادھر ادھر دیکھ کر کمرے کا جائزہ لے رہا تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور دوسرے لمحے بلیک زیرو یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ دروازے سے ایک ادھیڑ عمر عورت وہیل چیئر پر بیٹھی اندر آ رہی تھی۔ اس کے چہرے پر انتہائی سختی اور سفاکی کے تاثرات نمایاں تھے۔ لیکن آنکھوں میں بے پناہ چمک تھی۔ اس کا پورا جسم سوائے چہرے کے سیاہ رنگ کے لبادے میں لپٹا ہوا تھا۔ وہیل چیئر خود بخود چلتی ہوئی اس کی کرسی سے کچھ دور پہنچ کر رک گئی۔ اب وہ ادھیڑ عمر عورت بڑی زہریلی نظروں سے بلیک زیرو کو دیکھ رہی تھی۔

"تو تم بھی پاکیشیائی ایجنٹ ہو" ـــــ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد اس ادھیڑ عمر عورت نے غراتی ہوئی آواز میں کہا۔

"میرا نام ریمیزے ہے۔ اور میرا تعلق ایکریمیا سے ہے۔ میں تو پرنسز سے ملنے گیا تھا۔ پھر اچانک سے مجھے چکر آیا۔ اور میں بیہوش ہو گیا۔ اب مجھے ہوش آیا ہے تو میں یہاں موجود ہوں۔ آخر یہ سب کیا چکر ہے" ـــــ بلیک زیرو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"پہلی بات تو یہ سن لو کہ تم اب میک اپ میں نہیں ہو۔ بلکہ اپنی اصل شکل میں ہو۔ پرنسز ڈلسی میری دوست ہیں۔ تم ان کے پاس پہنچے۔ اور تم نے وہاں ایسے الفاظ ادا کئے جس سے پرنسز سمجھ گئی کہ تم دراصل فلاسٹر کی تلاش میں آئے ہو۔ چونکہ میں پہلے اس سے دو پاکیشیائی ایجنٹوں کا ذکر کر چکی تھی۔ اور لارڈ بالٹر بھی اس کا ملنے والا تھا۔ اس لئے اسے شک پڑ گیا کہ تم بھی پاکیشیائی ایجنٹ ہو۔ وہ چونکہ خود ایسے معاملات میں ملوث نہیں ہونا چاہتی اس لئے اس نے صرف اتنا کیا کہ اپنی انگلی میں موجود مخصوص انگوٹھی سے نکلنے والی ریز کی مدد سے بے ہوش کیا اور پھر اس کے آدمی تمہیں میرے پاس چھوڑ گئے۔ اس لئے یہ سن لو کہ تم اب مادام بلیک کے سامنے بیٹھے ہوئے ہو۔ اور اپنی اصل شکل میں ہو۔ تمہیں شاید میں ہوش میں لائے بغیر گولی سے اڑا دیتی۔ اور تمہاری لاش بھی تمہارے دو ساتھیوں کی طرح سیکرٹ سروس کے چیف جم مادر کے پاس بھجوا دیتی۔ لیکن میں نے تمہیں اس لئے ہوش دلایا ہے تاکہ تم مجھے بتا سکو کہ تم فلاسٹر کی تلاش میں پرنسز تک کیسے پہنچ گئے۔ اس کا کیا تعلق تمہیں فلاسٹر سے معلوم ہوا ہے" ـــــ مادام بلیک نے اسی طرح سخت لہجے میں کہا۔

"کیا تمہارا تعلق فلاسٹر سے ہے" ـــــ بلیک زیرو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"فلاسٹر کا نام میں نے بھی پہلی بار ان دو پاکیشیائی ایجنٹوں کے

Admin @ Hibuddiez.com

منہ سے سنا تھا۔ حالانکہ یہاں آرک لینڈ پر میرا ہولڈ ہے۔ لیکن میں نے بھی آج تک اس کا نام کبھی نہیں سنا" ـــــ مادام بلیک نے سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"حالانکہ تم مار کر جانتا ہے کہ یہاں یہودیوں کی تنظیم خلاسٹر کام کر رہی ہے" ـــــ بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"جانتا ہو گا۔ بہرحال میں نے جو پوچھا ہے وہ بتاؤ۔ تمہیں کس نے بتایا ہے کہ پرنسز کا تعلق ایسی تنظیموں سے ہو سکتا ہے" مادام بلیک نے کہا۔

"تمہیں یہ بات پوچھنے کی ضرورت کیوں پیش آ رہی ہے۔ مادام بلیک۔ تم اپنے متعلق بات کرو۔ کیا تم بھی یہودن ہو" ـــــ بلیک زیرو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں۔ میں یہودن نہیں ہوں۔ البتہ یہودیوں سے مجھے ہمدردی ضرور ہے۔ تو تم نہیں بتانا چاہتے نہ بتاؤ۔ میرے پاس بھی اتنا وقت نہیں ہے کہ میں تم جیسے احمق پر اسے ضائع کرتی رہوں" ـــــ مادام بلیک نے کہا اور دوسرے لمحے اس کی وہیل چیئر تیزی سے مڑی اور دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ وہیل چیئر جیسے ہی دروازے کے قریب پہنچی دروازہ خود بخود کھل گیا۔ اور وہیل چیئر دوسری طرف جاتے ہی وہ اسی طرح خود بخود بند بھی ہو گیا۔ بلیک زیرو ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اس مادام بلیک کا کردار اس کی سمجھ میں نہ آ رہا تھا۔ ویسے بھی اسے کرسی سے اس طرح باندھ دیا گیا تھا کہ وہ آسانی سے رہا

بھی نہ ہو سکتا تھا۔ پھر تنویر اور کیپٹن شکیل کی ہلاکت نے بھی اس کے ذہن کو زبردست دھچکا پہنچایا تھا۔ اور اب وہ یہی سوچ رہا تھا کہ اس نے عمران سے ہٹ کر خود ٹیم کو لے کر آنے میں کہیں غلطی تو نہیں کی۔ عمران نے تو آج تک انتہائی خوفناک مہمات سر کی ہیں۔ لیکن اس نے اپنی ٹیم کے جسم پر خراش تک نہیں آنے دی۔ جبکہ بقول مادام بلیک اس کی ٹیم کے دو ممبران ہلاک بھی ہو چکے ہیں۔ اس کا ذہن واقعی خوفناک دھماکوں کی زد میں تھا۔ کہ اسی لمحے دروازہ ایک بار پھر کھلا اور دو مشین گن سے مسلح افراد اندر داخل ہوئے۔ ان میں سے ایک نے مشین گن کی نال بلیک زیرو کی پسلیوں سے لگا دی۔ جبکہ دوسرا کرسی کے عقب میں جا کر اس کی بندشیں کھولنے لگا۔ رسیاں کھل جانے کے بعد اسے اٹھا کر کھڑا کر دیا گیا۔ اس کے دونوں ہاتھ عقب میں کلپ ہتھکڑی سے بدستور بندھے ہوئے تھے۔

"سنو۔ اگر زندہ رہنا چاہتے ہو تو خاموشی سے ہمارے ساتھ چلے چلو" ـــــ ان میں سے ایک نے سخت لہجے میں کہا۔

"تم مجھے کہاں لے جانا چاہتے ہو" ـــــ بلیک زیرو نے اسی طرح چونک کر پوچھا۔ جیسے اسے پہلی بار احساس ہوا ہو کہ اسے کہیں لے جایا جا رہا ہے۔

"بلیک روم میں۔ تاکہ تم سے پوچھ گچھ کی جا سکے" ـــــ اسی آدمی نے جواب دیا۔

"سنو۔ میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ مادام بلیک جو کچھ پوچھنا

Admin @ Hibuddiez.com

چاہتی ہیں وہ میں سب بغیر کچھ چھپائے بتا دوں کیونکہ میں دوسروں کی خاطر اپنی جان کو ہلاکت میں نہیں ڈالنا چاہتا۔ اس لئے تم مجھے مادام بلیک کے پاس لے چلو"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے اچانک ہی ذہنی طور پر ایک فیصلہ کرتے ہوئے کہا۔

"اسے دوبارہ کرسی سے باندھ دو"۔۔۔ اچانک کمرے میں مادام بلیک کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ یہ آواز چھت کی طرف سے آرہی تھی۔ اور حکم سنتے ہی ان دونوں مشین گن برداروں نے اسے دوبارہ کرسی سے باندھنا شروع کر دیا۔ لیکن اب چونکہ بلیک زیرو ہوش میں تھا۔ اس لئے اس نے غیر محسوس انداز میں اپنے جسم کو اس طرح اکڑا لیا تھا کہ بندھنے کے بعد جب وہ اپنے جسم کو نارمل انداز میں لے آئے تو رسیاں لامحالہ ڈھیلی پڑ جائیں اس طرح وہ دو چار مزید جھٹکے دے کر رسیاں اگر توڑ نہ سکا تو ان کی گانٹھیں کھول سکتا تھا۔ بلیک زیرو کو رسیوں سے باندھنے کے بعد وہ دونوں تیزی سے ہٹ کر سائیڈوں میں کھڑے ہو گئے۔ چند لمحوں بعد دروازہ ایک بار پھر کھلا اور مادام بلیک وہیل چیئر دوڑاتی ہوئی اندر آ گئی۔

"تم لوگ باہر جاؤ"۔۔۔ مادام نے سرد لہجے میں کہا۔ اور وہ دونوں مسلح افراد اس طرح دوڑتے ہوئے باہر نکل گئے۔ جیسے انہیں ایک لمحہ کی بھی دیر ہو گئی تو ان پر قیامت ٹوٹ پڑے گی۔

"ہاں اب بتاؤ۔ تم کیا بتانا چاہتے ہو۔ ویسے تو تم انتہائی خوش قسمت ہو کہ تم نے اپنے آپ کو دردناک تشدد سے بچا لیا ہے"۔۔۔ مادام بلیک نے سرد اور سپاٹ لہجے میں کہا۔

"مادام بلیک اگر آپ واقعی کسی بڑی تنظیم کی سربراہ ہیں تو پھر یقیناً آپ کو جھوٹ اور سچ پرکھنے کی صلاحیت بھی حاصل ہو گی کیونکہ جو کچھ میں بتانے جا رہا ہوں اس کا کوئی ثبوت بلیک اینڈ وائٹ میں میرے پاس موجود نہیں ہے اور دوسری بات یہ کہ آپ یہ وعدہ ضرور کریں کہ آپ مجھے جان سے نہ ماریں گی"۔۔۔ بلیک زیرو نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ وعدہ۔ بتاؤ"۔۔۔ مادام بلیک نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"مادام بلیک۔ میرا نام خرم ہے۔ اور میں پاکیشیا کا ایک فری لانسر زیر زمین دنیا کا کارکن ہوں۔ میرا براہ راست کسی تنظیم یا حکومت سے کوئی تعلق نہیں۔ البتہ میں بھاری معاوضے پر سیکرٹ ایجنٹوں جیسے کام بھی کر گزرتا ہوں۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والا ایک آدمی ہے جس کا نام علی عمران ہے وہ بظاہر ایک احمق اور مسخرہ سا نوجوان ہے۔ لیکن دراصل انتہائی ذہین آدمی ہے۔ بہرحال یہ علی عمران اپنے کاموں کے لئے اکثر مجھے ہائر کرتا رہتا ہے۔ چونکہ معاوضہ میرے مطلب کا دیتا ہے۔ اس لئے میں بھی خوشی سے اس کے لئے کام کرتا رہتا ہوں۔ اس علی عمران نے مجھے ہائر کیا۔ اور پھر مجھے ایک شخص جس کا نام ہاکسن تھا اور جو آرک لینڈ کا باشندہ ہے۔ فوٹو اور اس کے کاغذات اور پتہ دے کر کہا کہ میں آرک لینڈ کے دارالحکومت ہاگن جاؤں۔ اور

Admin @ Hibuddiez.com

اس ہاکسن نامی آدمی کو قتل کر کے اس کی جگہ لے لوں۔ یہ ہاکسن آرک لینڈ کی سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر میں اسسٹنٹ انچارج تھا۔ جب میں ہاکسن کی جگہ لے لوں گا۔ تو پھر یہ علی عمران خود ہی مجھ سے رابطہ کر کے مجھے مزید ہدایات دے گا۔ چنانچہ میں یہاں آیا۔ ہاکسن کو ٹریپ کیا۔ اور اسے قتل کر کے میں نے اس کا روپ دھار لیا۔ یہ ساری کارروائی ہاکسن کے فلیٹ میں ہوئی۔ لیکن اس سے پہلے کہ میں فلیٹ سے نکل کر ہیڈ کوارٹر پہنچتا۔ سیکرٹ سروس کے چیف باس جم مارکر کا فون آ گیا۔ اس نے مجھے ایک کلب کے باہر پہنچنے کے لئے کہا۔ میں وہاں پہنچ گیا تو جم مارکر علیحدہ کار میں وہاں آیا۔ اور اس نے مجھے اپنے پیچھے آنے کے لئے کہا۔ شہر میں مختلف جگہوں پر گھومنے کے بعد وہ پہلے ایک کالونی کی کوٹھی کے اندر لے گیا۔ بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ یہ سیکرٹ سروس کا آپریشنل ہیڈ کوارٹر ہے۔ وہاں مجھے ٹریپ کر لیا گیا اور میرا میک اپ صاف کر کے مجھ سے پوچھ گچھ کی جانے لگی۔ میں نے بھی یہ ساری بات بتا دی۔ لیکن اس نے میری بات کا یقین نہ کیا اور مجھ پر خوفناک تشدد شروع کر دیا۔ اس خوفناک تشدد کے دوران میرے حواس معطل ہو گئے۔ جم مارکر نے شاید یہ سمجھ لیا کہ میں مر چکا ہوں۔ اس لئے اس نے مجھے اس عمارت کے نیچے بہنے والے گٹر میں پھنکوا دیا۔ جہاں مجھے ہوش آ گیا۔ اور میں نے فیصلہ کیا کہ میں اس خوفناک تشدد کا جم مارکر سے انتقام لوں گا۔ چنانچہ میں گٹر میں کھلنے والے ایک غسل خانے کا ڈھکن توڑ کر

اس غسل خانے میں پہنچ گیا۔ وہاں میں نے غسل کر کے لباس بدلا۔ اس غسل خانے کے ساتھ ایک خواب گاہ تھی۔ جو اس آپریشنل ہیڈ کوارٹر کے انچارج نارڈن کی تھی۔ نارڈن آرام کرنے وہاں آیا۔ تو میں نے اُسے ٹریپ کر لیا۔ اس سے میں نے آپریشنل ہیڈ کوارٹر کا پورا نقشہ وہاں سے نکلنے والے ایک خفیہ راستے سمیت معلوم کر لیا۔ پھر نارڈن کو میں نے ہلاک کر دیا۔ اور اس کا میک اپ کر کے میں نے اس ہیڈ کوارٹر کے خصوصی اسلحہ خانے سے انتہائی طاقتور ٹائم بم لے کر انہیں خفیہ طور پر وہاں نصب کیا اور خود اس ہیڈ کوارٹر سے باہر آ گیا۔ ان ٹائم بموں کے پھٹنے سے سیکرٹ سروس کا پورا ہیڈ کوارٹر تباہ ہو گیا۔ اس طرح اس جم مارکر سے میں نے بھرپور انتقام لے لیا۔ لیکن میرا اصل مقصد ختم ہو چکا تھا۔ اس لئے میں فارغ تھا۔ کہ اس علی عمران کی کال آ گئی۔ اس نے مجھے آپریشنل ہیڈ کوارٹر تباہ کرنے پر شاباش دی۔ اور میرے ذمہ ایک نیا مشن لگایا۔ اس نے کہا کہ ڈنسی گیم کلب کی مالکہ پرنسز ڈنسی کے متعلق اطلاعات ملی ہیں کہ وہ فاسٹر نامی خفیہ تنظیم کی چیف ہے اس بارے میں اس سے مل کر کنفرم کرو چنانچہ میں نے پرنسز سے ملنے کی کوشش شروع کر دی لیکن پرنسز سے ملنا عام حالات میں ممکن نہ تھا۔ البتہ مجھے یہ معلوم ہو گیا کہ وہ اپنے گھڑ سواری کے ٹرینر لاڈزے کی بات مانتی ہے اور لاڈزے کا ایک گہرا دوست ٹینی سن ایکریمیا میں رہتا ہے جسے میں جانتا تھا۔ چنانچہ میں نے ٹینی سن کی آواز میں یہیں سے لاڈزے کو

Admin @ Hibuddiez.com

فون کیا۔ اور یہ تاثر دیا کہ میں ایکریمیا سے بول رہا ہوں میں نے اسے کہا کہ میں اپنے ایک دوست ڈیمیزے کو اس کے پاس بھیج رہا ہوں وہ اس کی مدد کرے۔ اس کے وعدہ کرنے پر میں لاؤزے سے اس کی بار میں جا کر ملا۔ اسے میں نے بتایا کہ میں ایکریمیا کی کسی سپیشل ایجنسی کا آدمی ہوں۔ وہ ٹینی سن کی وجہ سے میری مدد پر آمادہ ہو گیا۔ لیکن پرنسز ظاہر ہے کہ عام آدمی سے ملتی ہی نہ تھی۔ البتہ لاؤزے کو معلوم تھا کہ وہ علم نجوم میں دلچسپی لیتی ہے۔ چنانچہ ماہر علم نجوم بن کر اس سے ملنے کی تجویز سوچی گئی۔ لاؤزے نے پرنسز کو فون کیا۔ پرنسز نے وقت دے دیا۔ پھر پرنسز سے ملاقات ہوئی۔ میں نے اشارۃً اس سے فلاسٹر کی بات کی۔ پھر اچانک میں بے ہوش ہو گیا۔ اس کے بعد ہوش آیا تو میں یہاں موجود تھا۔ بس یہ ہے ساری بات"۔۔۔ بلیک زیرو مسلسل بولنے کے بعد ایک طویل سانس لے کر خاموش ہو گیا

"لگتا تو ایسا ہے کہ تم واقعی سچ بول رہے ہو مسٹر خرم۔ اور تم نے اپنی جو حقیقت بتائی ہے اس لحاظ سے تم میرے لئے قطعی بے کار ہو۔ البتہ تمہارے سچ کو پرکھنے کے لئے میرے پاس ایک ذریعہ موجود ہے"۔۔۔ مادام بلیک نے خاموش بیٹھے اس کی پوری روئیداد سننے کے بعد کہا۔

"میں نے کوئی لفظ جھوٹ نہیں بولا مادام۔ میں فری لانسر آدمی ہوں۔ میں دوسروں کی خاطر اپنی جان کیوں دوں"۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"سپیشل فون پیس بھیجو۔ اور جم مارکر سے کال ملاؤ"۔۔۔ مادام نے یک لخت اونچے اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔ اور پھر خاموش ہو گئی۔

چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان ہاتھ میں ایک عجیب ساخت کا فون پیس اٹھائے اندر داخل ہوا۔ اس نے وہ فون پیس مادام کی جھولی میں رکھ دیا۔ مادام کا جسم بے حس و حرکت تھا۔ اس کا صرف سر اور گردن حرکت کر رہے تھے۔ باقی جسم ساکت تھا۔ فون پیس مادام کی جھولی میں رکھ کر وہ آدمی ایک طرف ہٹ کر مؤدبانہ انداز میں کھڑا ہو گیا

"ہیلو ہیلو۔۔۔ مادام بلیک کالنگ چیف آف سیکرٹ سروس جم مارکر"۔۔۔ مادام بلیک نے بغیر جسم کو حرکت دیئے سرد لہجے میں کہا۔

"یس۔ جم مارکر اٹنڈنگ یو"۔۔۔ چند لمحوں بعد مادام کی جھولی میں رکھے ہوئے اس عجیب ساخت کے فون پیس میں سے جم مارکر کی اونچی آواز سنائی دی۔

"جم مارکر۔ یہ بتاؤ کہ تمہارا آپریشنل ہیڈ کوارٹر تباہ ہو گیا ہے"۔۔۔ مادام نے کہا۔

"ہاں۔ مگر آپ کون ہیں۔ پہلے بھی آپ نے کال کی ہے۔ آپ پہلے اپنا تعارف کرائیں"۔۔۔ اس بار جم مارکر کی سخت آواز سنائی دی اور مادام بلیک عجیب سے انداز میں ہنس پڑی۔

"اس چکر میں مت پڑو جم مارکر۔ میں بہرحال تمہاری دشمن نہیں ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ تم اپنے اس آپریشنل ہیڈ کوارٹر

کو تباہ کرنے والے کو ٹریس نہ کر سکے ہو گے" ۔۔۔ مادام نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"میرے آدمی اُسے ٹریس کر رہے ہیں" ۔۔۔ جم مارکر کی غصیلی آواز سنائی دی۔

"تم نے ہیڈ کوارٹر کے اسسٹنٹ انچارج ہاکن کے روپ میں کسی آدمی کو پکڑا اور پھر اُسے آپریشنل ہیڈ کوارٹر میں لے گئے۔ اس کا کیا ہوا" ۔۔۔ مادام بلیک نے کہا۔

"اوہ مادام ۔ تمہیں ان سب باتوں کا کیسے پتہ چل جاتا ہے۔ اب مجھے تمہارے بارے میں سوچنا پڑے گا" ۔۔۔ جم مارکر کے لہجے میں حیرت تھی۔

"تم سوچتے رہنا ۔ پہلے میری بات کا جواب دو۔ اس میں تمہارا ہی فائدہ ہے" ۔۔۔ مادام بلیک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ آدمی تشدد کے دوران ہلاک ہو گیا تھا۔ اور میں نے اس کی لاش گٹر میں پھنکوا دی تھی" ۔۔۔ جم مارکر نے جواب دیا۔

"کیا تم نے چیک کیا تھا کہ وہ واقعی مر گیا ہے" ۔۔۔ مادام نے کہا۔

"ہاں میں نے خود چیک کیا تھا ۔ مگر تم یہ ساری باتیں کیوں پوچھ رہی ہو" ۔۔۔ جم مارکر کے لہجے میں غصہ تھا۔

"سنو جم مارکر جسے تم نے لاش سمجھ کر گٹر میں پھنکوا دیا تھا۔ اس کا نام خرم تھا۔ اور وہ علی عمران نامی کسی آدمی کے لئے کام کر رہا تھا" ۔۔۔ مادام نے کہا۔

"ہاں" ۔۔۔ جم مارکر کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"تو پھر سنو ۔ چیف آف سیکرٹ سروس صاحب ۔ وہ آدمی مرا نہیں تھا۔ بلکہ زندہ تھا۔ وہ گٹر میں سے نکل کر تمہارے آپریشنل ہیڈ کوارٹر کے ایک غسل خانے میں پہنچ گیا۔ جس کے ساتھ آپریشنل ہیڈ کوارٹر کے انچارج نارڈن کی خواب گاہ تھی۔ وہاں اس نے نارڈن کو ٹریپ کیا اور اُسے ہلاک کر کے اس کا میک اپ کر کے اس نے ٹائم بم سیٹ کئے اور خود باہر نکل گیا۔ اس طرح اس نے تم سے بھرپور انتقام لے لیا۔ پھر یہ خرم ایک ایجنسی کے روپ میں پرنسز ڈنسی سے ملنے گیا۔ پرنسز ڈنسی مجھ سے واقف ہیں۔ وہاں اس نے عجیب و غریب باتیں کیں تو پرنسز ڈنسی نے مجھ سے رابطہ کیا۔ میں نے اُسے بے ہوش کر کے اپنے پاس منگوا لیا۔ اور اب یہ میرے سامنے بندھا ہوا بیٹھا ہے۔ میرے لئے یہ بیکار آدمی ہے۔ اور ویسے بھی میں نے سچ بولنے کی صورت میں اس کی جان بخشی کا وعدہ کر لیا تھا۔ اس لئے میں اسے ہلاک نہیں کرنا چاہتی۔ البتہ یہ تمہارا مجرم ہے۔ اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اسے تمہارے پاس بھجوا دوں۔ پہلے بھی میں نے تمہیں پاکیشیا سیکرٹ ایجنٹ کے دو آدمیوں کی لاشیں بھیجی تھیں۔ اسے بھی وصول کر لو۔ اور سنو۔ تم اپنی کارکردگی کو بہتر بناؤ۔ اور اصل آدمی علی عمران کو پکڑنے کی کوشش کرو۔ اگر تمہاری

یہی کارکردگی رہی تو پھر مجھے پرنسز ڈلنسی سے بات کرنی ہوگی تاکہ پرنسز ڈلنسی کنگ آف آرک لینڈ کو تمہاری اہلیت کے بارے میں بتائے۔ اس کے بعد تم خود سمجھ سکتے ہو کہ تمہارا کیا حشر ہو سکتا ہے۔ لیکن میں چونکہ تمہاری دشمن نہیں ہوں۔ اس لئے میں فی الحال تمہیں آگاہ کر رہی ہوں۔ کہ تم اپنی کارکردگی بہتر بناؤ" ــــ مادام کا لہجہ بے حد سرد ہو گیا۔

"سنو مادام۔ مجھے دھمکیاں دینے کی کوشش مت کرو۔ کنگ آف آرک میری اہلیت کو تم سے بہتر طور پر جانتے ہیں۔ اور یہ بھی بتا دوں کہ تم نے سیکرٹ سروس کے جن دو ایجنٹوں کو اپنے تین آدمیوں کی قربانی دے کر لاشوں میں تبدیل کیا تھا وہ مرے نہیں تھے بلکہ زندہ تھے۔ اس لحاظ سے تمہاری کارکردگی بھی وہی ہے جو میری ہے۔ اس لئے ہمیں بجائے ایک دوسرے کو دھمکیاں دینے کے اس مشترکہ دشمن کے خلاف ایک دوسرے کی مدد کرنی چاہیئے" ــــ جم مارکر نے تیز لہجے میں کہا۔

"زندہ تھے۔ یہ کیسے ممکن ہے" ــــ اس بار مادام بے حد حیران نظر آ رہی تھی

"اب بھی زندہ ہیں۔ اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ اس کے باوجود میں تمہارا مشکور ہوں کہ تم نے انہیں مجھ تک پہنچا دیا ہے اب ان کے ذریعے میں ان کے سارے ساتھیوں کو گرفتار کر لوں گا" ــــ جم مارکر نے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ تو پھر میں اس خرم کو تمہارے پاس بھجوا دیتی ہوں۔ تم اس کا کیا کرتے ہو کیا نہیں کرتے۔ مجھے اس سے کوئی دلچسپی نہیں۔ بولو۔ کہاں بھجواؤں" ــــ مادام نے کہا۔

"آپ اپنی جگہ بتا دیں۔ میرے آدمی وہاں سے اسے لے لیں گے" ــــ جم مارکر نے کہا۔

"نہیں میں اپنے آدمی یا اپنی جگہ اوپن نہیں کر سکتی۔ اس لئے میرے آدمی اسے ڈلنسی گیم کلب کی دوسری منزل کے کمرہ نمبر سولہ میں چھوڑ کر چلے جائیں گے۔ تم انہیں وہاں سے لے سکتے ہو" مادام نے کہا۔

"ٹھیک ہے مادام" ــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی مادام نے سر کو مخصوص انداز میں جھٹکا۔ اور ساتھ کھڑے ہوئے آدمی نے جلدی سے آگے بڑھ کر مادام کی جھولی سے وہ عجیب ساخت کا فون پیس اٹھا لیا۔

"اس آدمی کو بے ہوش کر کے ڈلنسی گیم کلب کی دوسری منزل کے کمرہ نمبر سولہ میں پہنچا دو" ــــ مادام نے اونچی آواز میں کہا۔ اور جیسے ہی اس کی بات ختم ہوئی کمرے کی چھت پر سے سرخ رنگ کی شعاعیں نکل کر بلیک زیرو پر پڑیں اور بلیک زیرو کا ذہن یک لخت تاریکی کی دلدل میں ڈوبتا چلا گیا۔

Admin @ Hibuddiez.com

عمران نے کار ڈنسی گیم کلب سے کافی فاصلے پر ایک اور کمرشل عمارت کی پارکنگ میں روکی اور پھر نیچے اتر آیا۔ اس کے چہرے پر اس وقت مقامی میک اپ تھا اور جسم پر مقامی طور پر استعمال ہونے والا عام سا لباس یعنی جینز اور سیاہ جیکٹ۔ ٹائیگر نے ڈنسی گیم کلب سے جو معلومات حاصل کی تھیں۔ اس کے مطابق پرنسز ڈنسی سے کسی صورت بھی ملاقات ممکن نہ تھی۔ اور نہ ہی کسی کو اس کے متعلق علم تھا کہ وہ کہاں موجود ہوگی۔ وہ خود ہی جس سے چاہتی ہے رابطہ قائم کر لیتی ہے اور بس۔ البتہ وہ اتنی معلومات ضرور حاصل کر آیا تھا کہ ڈنسی گیم کلب کا منیجر ماسٹر رچمنڈ پرنسز ڈنسی کے بے حد قریب ہے۔ اس کے ذریعے ملاقات ممکن ہو سکتی ہے۔ ماسٹر رچمنڈ۔ آرک لینڈ کا سب سے بااثر بدمعاش سمجھا جاتا تھا اور وہ کبھی کسی عام

آدمی سے ملنا گوارا نہ کرتا تھا۔ اس کے علاوہ لارڈ باٹر بھی کافی دنوں سے غائب تھا۔ اس رپورٹ کے بعد عمران نے اس ماسٹر رچمنڈ سے ملاقات کرنے کا پروگرام بنا لیا۔ وہ اگر چاہتا تو بلیو کارڈ کی مدد سے بھی اس سے ملاقات کر سکتا تھا۔ لیکن چونکہ اس کا اصل مقصد پرنسز ڈنسی سے ملاقات تھی۔ اس لئے اس نے بلیو کارڈ استعمال نہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ کیونکہ پرنسز ڈنسی بہرحال شاہی خاندان سے متعلق تھی۔ اور بلیو کارڈ دیکھ کر براہ راست وہ کنگ سے بھی بات کر سکتی تھی۔ اس طرح مسئلہ مزید خراب ہو سکتا تھا۔ چنانچہ اس نے ایک غنڈے کے روپ میں اس سے ملاقات کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ تاکہ اس سے پرنسز ڈنسی کے متعلق درست معلومات حاصل کر کے پھر اس پرنسز ڈنسی پر ہاتھ ڈالنے کی پلاننگ کی جائے۔ ٹائیگر کو اس نے دوسرا مشن دیا تھا۔ کہ وہ سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر کو تلاش کر کے وہاں اپنے قد و قامت کا کوئی ایسا آدمی تلاش کرے جس کا وہ روپ دھار سکے تاکہ جم مارکر اور اس کی سیکرٹ سروس کے خاتمے کے لئے باقاعدہ پلاننگ کی جا سکے۔

کار سے اتر کر عمران اطمینان سے قدم بڑھاتا ڈنسی گیم کلب کی شاندار عمارت کی طرف بڑھتا گیا۔ وہ کار براہ راست وہاں اس لئے نہ لے گیا تھا کیونکہ کار کا تعلق بہرحال ایس۔ ایس۔ فورس سے تھا۔ اور وہ یہ تعلق سامنے نہ لانا چاہتا تھا۔ گیم کلب میں داخل ہو کر وہ سیدھا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ جس پر بیک وقت

Admin @ Hibuddiez.com

چار لڑکیاں کام کر رہی تھیں۔

"جی۔ کیا چاہیئے"۔۔۔ کاؤنٹر پر کھڑی ایک خوب صورت مقامی لڑکی نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں تو خود آپ کو کچھ پیش کرنے حاضر ہوا ہوں"۔۔۔ عمران نے کاؤنٹر پر کہنیاں ٹیکتے ہوئے بڑے رومانٹک لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھی نہیں"۔۔۔ لڑکی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ فرمائیں۔ آپ کو دل چاہیئے۔ جان چاہیئے۔ جگر چاہیئے۔ یا صرف خون چاہیئے۔ آپ جیسی چیز کو دینے کے لئے سب کچھ موجود ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کتنے نوٹ ہیں تمہاری جیب میں"۔۔۔ لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نوٹ جتنے تم چاہو۔ نوٹوں کی کوئی کمی نہیں ہے ڈارلنگ"۔۔۔ عمران نے ٹھیٹھ عاشقانہ لہجے میں کہا۔

"اگر ایک ہزار ڈالر دے سکتے ہو تو ایک گھنٹے بعد میری ڈیوٹی آف ہو جائے گی۔ اس کے بعد میں تمہارے ساتھ کمپنی کر سکتی ہوں۔ لیکن ایک ہزار ڈالر ابھی دینے ہوں گے تمہیں"۔۔۔ لڑکی نے بڑے کاروباری لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ یہ کاروبار صدیوں سے کرتی چلی آ رہی ہو۔

"ایک ہزار تو کیا دو ہزار ڈالر دے سکتا ہوں۔ لیکن کمپنی بھرپور چاہیئے۔ بس کیا بتاؤں تمہیں دیکھتے ہی نجانے مجھے کیا ہو گیا ہے۔ حالانکہ مائیکل لف کے پیچھے ہزاروں خوب صورت لڑکیاں بھاگتی پھرتی رہتی ہیں لیکن مائیکل لف ان کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا۔ اگر یقین نہ آئے تو زاک لینڈ جا کر پوچھ لو"۔۔۔ عمران نے جیکٹ کے اندر سے ہزار ہزار ڈالر نوٹوں کی موٹی سی گڈی نکال کر اس میں سے بڑے بے نیازانہ انداز میں ایک نوٹ کھینچ کر اس لڑکی کی طرف پھینکتے ہوئے کہا۔ لڑکی نے نوٹ اس طرح جھپٹا جیسے سات بادشاہوں کا خزانہ اس کے ہاتھ آ گیا ہو۔

"تو تمہارا نام مائیکل لف ہے اور تم زاک لینڈ سے آئے ہو" لڑکی نے اس بار پوری طرح ریشہ خطمی ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اور یہ میری خوش قسمتی ہے کہ یہاں آتے ہی تم جیسی حسینہ کی کمپنی میسر آ گئی ہے۔ پیسے کی فکر نہ کرو۔ میں تمہارے ساتھ کمپنی پر ایک لاکھ ڈالر بھی ایک رات میں خرچ کر سکتا ہوں"۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور اس لڑکی کا چہرہ مسرت سے گلنار ہوتا گیا۔ اس کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی۔ ظاہر ہے اسے مسرت تو ہونی تھی کہ ایک انتہائی مالدار آسامی اس کے جال میں پھنس گئی تھی۔ اور وہ چونکہ ایسے طبقے سے تعلق رکھتی تھی جس کا کام ہی دوسروں سے دولت بٹورنا تھا۔ اس لئے اسے یقین تھا۔ کہ وہ مختلف حیلوں بہانوں سے عمران سے کافی رقم اینٹھ لینے میں کامیاب ہو جائے گی۔

"میرا نام جنیفڈا ہے۔ اب تمہیں ایک گھنٹہ انتظار کرنا پڑے

Admin @ Hibuddiez.com

گا۔ پھر تم دیکھنا میں تمہیں کیسی کمپنی دیتی ہوں۔ تم خوش ہو جاؤ گے“۔ لڑکی نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ مجھے بس ماسٹر رچمنڈ سے ملاقات کرنی ہے میں ایک گھنٹہ گزار لوں گا۔ ماسٹر اپنے دفتر میں ہی ہو گا“ ——— عمران نے کہا۔

”ماسٹر رچمنڈ۔ نہیں۔ وہ دفتر میں تو نہیں ہے۔ تم نے اس سے ضرور ملنا ہے“ ——— لڑکی نے چونک کر کہا۔

”ہاں۔ انتہائی ضروری ملنا ہے بلیے سودے کی بات ہے“۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میرا نام آسے نہ بتانا میں تمہیں بتا دیتی ہوں۔ اس وقت ماسٹر رچمنڈ ڈیوس کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ گیا ہوا ہے۔ وہاں اس کی خاص عورت علیسی رہتی ہے۔ اس نے خاص طور پر منع کیا ہے کہ کسی کو وہاں کا پتہ نہ بتایا جائے۔ لیکن وہ تم سے ملے گا نہیں وہاں وہ کسی سے نہیں ملتا“ ——— جنیفر نے کہا۔

”وہ تو وہ۔ اس کا باپ بھی مائیکل نف سے ملے گا۔ تم ابھی جانتی ہی نہیں ہو مجھے منی۔ بہرحال تم فکر نہ کرو۔ میں اس سے مل کر آرہا ہوں۔ اگر مجھے دیر ہو جائے تو میرا انتظار کرنا“ ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور واپس مڑ گیا۔

تھوڑی دیر بعد اس کی کار ڈیوس کالونی کی طرف اڑی جا رہی تھی۔ تقریباً دس منٹ کی ڈرائیونگ کے بعد وہ ڈیوس کالونی میں داخل ہو گیا۔ کوٹھیوں کے رقبے اور ساخت سے یہ امراء کی کالونی

نظر آرہی تھی۔ کوٹھی نمبر بارہ کے سامنے سے جب وہ گزرا تو کوٹھی نمبر بارہ بھی خاصی بڑی اور شاندار عمارت پر مشتمل تھی۔ عمران نے آگے جا کر کار موڑی۔ اور پھر واپس لا کر اس نے پھاٹک کے سامنے روک دی۔ نیچے اتر کر اس نے ستون پر لگی ہوئی کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ کال بیل کے بٹن کے نیچے ایک جالی سی لگی ہوئی تھی وہ سمجھ گیا کہ اس کے ذریعے اندر سے بات چیت ہو سکتی تھی۔

”کون ہے“ ——— چند لمحوں بعد ہی اسی جالی میں سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”مائیکل نف“ ——— عمران نے لہجے کو کرخت کرتے ہوئے جواب دیا۔

”کس سے ملنا ہے تمہیں“ ——— اس بار دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا گیا۔

”ماسٹر رچمنڈ سے اور کس سے ملنا ہے۔ میں اسرائیل سے آیا ہوں“ ——— عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

”ٹھیک ہے۔ آجاؤ“ ——— آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی پھاٹک خود بخود اندر کی طرف کھلتا چلا گیا۔ عمران واپس کار میں بیٹھا۔ اور اس نے کار آگے بڑھا دی۔ وسیع و عریض لان کراس کر کے اس نے کار پورچ میں جا کر روک دی۔ کار روک کر وہ ابھی نیچے اترا ہی تھا کہ مشین گنوں سے مسلح دو افراد تیزی سے اس کی طرف بڑھے۔

”آؤ ادھر“ ——— ان میں سے ایک نے برآمدے کے کونے

Admin @ Hibuddiez.com

کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اور عمران کندھے اچکاتا کونے کی طرف بڑھ گیا۔ اس طرف خاصا وسیع اور شاندار انداز میں سجا ہوا ڈرائنگ روم تھا۔ مسلح افراد دروازے پر ہی رک گئے۔ جب کہ عمران بڑے اطمینان سے صوفے پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک چھریرے بدن کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر گاؤن تھا۔ البتہ اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ سختی بھی تھی۔

"میرا نام ماسٹر رچمنڈ ہے۔ تم کون ہو"۔۔۔ ماسٹر رچمنڈ نے اندر داخل ہوتے ہی سخت لہجے میں کہا۔ وہ بڑے غور سے صوفے پر بیٹھے عمران کو دیکھ رہا تھا۔

"بتایا تو ہے مجھے مائیکل لف کہتے ہیں اور میرا تعلق اسرائیل سے ہے"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے اسی طرح بیٹھے بیٹھے جواب دیا۔

"اسرائیل۔ لیکن میرا کیا تعلق اسرائیل سے اور تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ میں یہاں ہوں"۔۔۔ ماسٹر رچمنڈ نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے اور زیادہ حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"اسرائیل کے سپیشل ایجنٹ کے لئے یہ معمولی باتیں ہیں مسٹر رچمنڈ"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ تو تم اسرائیل کے سپیشل ایجنٹ ہو۔ بہر حال بتاؤ کیوں ملنا چاہتے ہو مجھ سے"۔۔۔ ماسٹر رچمنڈ کے چہرے پر اس بار ہلکی سی مرعوبیت کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔

"جہاں اسرائیل جیسی [illegible] کے معاملات ملوث ہوں۔ اور اسرائیل کو ان معاملات کے سلجھانے کے لئے اپنا سپیشل ایجنٹ بھیجنا پڑے۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ وہ معاملات اس طرح سب کے سامنے ڈسکس ہو سکتے ہیں۔ باہر دروازے پر تمہارے آدمی کھڑے ہیں"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم کچھ اشارہ تو کرو۔ پھر میں انہیں بھیج دوں گا"۔۔۔ رچمنڈ نے کہا۔

"اشارے کے لئے فلاسٹر پرنس ڈنسی۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ سمجھ لو"۔۔۔ عمران نے کہا۔ تو رچمنڈ بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"اوہ اوہ مگر......"۔۔۔ رچمنڈ واقعی بری طرح بوکھلا گیا تھا۔

"اگر تمہیں یقین نہ آ رہا ہو تو یہ دیکھو کارڈ۔ اسے پہچانتے ہو۔ بلیو کارڈ ہے۔ کنگ آف آرک کی طرف سے"۔۔۔ عمران نے منہ بنا کر جیب سے بلیو کارڈ نکال کر رچمنڈ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ۔ تو تمہارے پاس بلیو کارڈ ہے۔ اوہ پھر تم غلط آدمی نہیں ہو سکتے۔ ٹھیک ہے میرے ساتھ آؤ"۔۔۔ رچمنڈ نے کارڈ کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ البتہ کارڈ دیکھنے کے بعد اس کے چہرے پر اطمینان کے آثار ابھر آئے تھے۔ اس کے ساتھ ہی وہ اس ڈرائنگ روم کے اندرونی دروازے

Admin @ Hibuddiez.com

کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے کارڈ جیب میں ڈالا اور اٹھ کر خاموشی سے اس کے پیچھے چل پڑا۔ دروازہ کراس کر کے وہ ایک اور کمرے میں سے ہوتے ہوئے ایک راہداری میں آئے اور پھر راہداری کے اختتام پر موجود ایک دروازے میں سے ایک کمرے میں پہنچ گئے۔ اس کمرے کا دروازہ دیکھ کر ہی وہ سمجھ گیا کہ یہ ساؤنڈ پروف کمرہ ہے۔ دروازے پر لاک موجود تھا۔ ریمنڈ نے نمبر گھما کر لاک کھولا اور پھر دروازہ دھکیل کر وہ اندر داخل ہو گیا۔ عمران خاموشی سے اس کے پیچھے آ گیا۔ ریمنڈ نے کمرے کے اندر ایک بڑی میز اور اس کے گرد آٹھ دس کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔ یہ کوئی میٹنگ ہال لگتا تھا۔ ریمنڈ نے مڑ کر دروازہ بند کر کے اُسے لاک کر دیا۔

"اب کھل کر بات کر سکتے ہو"۔۔۔ ریمنڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور ایک کرسی گھسیٹ کر اس پر بیٹھ گیا۔ جب کہ عمران پہلے ہی ایک کرسی پر بیٹھ چکا تھا۔

"ہاں۔ یہ ساؤنڈ پروف کمرہ واقعی ہماری بات چیت کے لئے مناسب ہے۔ تو سنو ریمنڈ۔ حکومت اسرائیل کو مسلسل اطلاعات مل رہی ہیں کہ فلاسٹر کے خلاف دنیا کی سب سے خوفناک سیکرٹ سروس پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں مسلسل کامیابیاں حاصل کر رہی ہے۔ پہلے حکومت اسرائیل کا خیال تھا کہ مقامی سیکرٹ سروس کا چیف جم مارکمران کا سدباب کر سکے گا۔ لیکن اب جو اطلاعات مل رہی ہیں اس کے مطابق جم مارکمران کے مقابلے میں ناکام ہوتا جا رہا ہے۔ چنانچہ حکومت اسرائیل نے مجھے یہاں اس لئے بھیجا ہے تاکہ میں اس پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف کام کر سکوں۔ اسرائیل میں میرا ریکارڈ اس قدر شاندار ہے کہ حکومت اسرائیل کو مکمل یقین ہے کہ میں اس پاکیشیا سیکرٹ سروس کا آسانی سے قلع قمع کر سکتا ہوں۔ چنانچہ کنگ آف آرک لینڈ سے مجھے خصوصی طور کارڈ جاری کرا کر دیا گیا ہے۔ تاکہ یہاں میرے مشن میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہو سکے۔ مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ پرنسز ڈنسی یا اس کا خاص آدمی ماسٹر ریمنڈ اس سلسلے میں میرے بہترین معاون ثابت ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ لارڈ باٹر غائب ہے۔ پرنسز کے متعلق معلوم نہیں ہو سکا کہ وہ کہاں ہیں۔ البتہ تمہارے متعلق میں نے معلوم کر لیا کہ تم یہاں اپنی عورت نیلی کے پاس موجود ہو۔ اس لئے میں یہاں آ گیا۔ تاکہ تم سے مل کر فوری طور پر کام کا آغاز کیا جا سکے"۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ مادام بلیک نے اسرائیل کو کوئی اطلاع نہیں دی۔ حالانکہ اُسے دینی چاہئے تھی"۔۔۔ ریمنڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران اس کی بات سن کر چونک پڑا۔

"کیسی اطلاع۔ کیا کوئی اطلاع ایسی ہے جو چھپائی گئی ہے" عمران نے جان بوجھ کر مادام بلیک کے بارے میں کچھ نہ کہا تھا۔

Admin Hibuddiez.com

کیونکہ مادام بلیک ایک نیا نام تھا۔ لیکن جس طرح ریمنڈ بات کر رہا تھا۔ اس سے تو ظاہر ہوتا تھا کہ اس مادام بلیک کا تعلق اسرائیل سے ہے۔

"چھپانے کا کیا سوال ہو سکتا ہے۔ مادام بلیک نے اس اطلاع کو اس قابل نہ سمجھا ہو گا کہ حکومت اسرائیل تک اسے پہنچاتی۔ بہرحال میں تمہیں بتا دیتا ہوں کہ دو آدمی میرے دفتر میں آئے وہ لارڈ باٹر کو پوچھ رہے تھے۔ مجھے ان پر شک پڑا۔ تو میں نے انہیں بے ہوش کر کے مادام بلیک کے پاس بھجوا دیا۔ پھر مادام بلیک نے مجھے بتایا کہ یہ دونوں پاکیشیائی سیکرٹ سروس کے ایجنٹ تھے۔ مادام بلیک نے انہیں ہلاک کر کے ان کی لاشیں جم بار کو بھجوا دیں۔ ان کے نام تنویر اور کیپٹن شکیل تھے" ۔۔۔۔ ریمنڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

اور تنویر اور کیپٹن شکیل کی ہلاکت کا سن کر عمران کے ذہن میں بے اختیار دھماکے ہونے لگ گئے۔ بلیک زیرو نے اسے بتایا تھا کہ فلاسٹر کی تلاش کا اصل کام اس نے تنویر اور کیپٹن شکیل کے ہی ذمہ لگایا تھا۔ اور اب یہ ریمنڈ بتا رہا تھا کہ وہ دونوں ہلاک ہو چکے ہیں۔

"لیکن صرف یہی دو ایجنٹ تو نہ آئے ہوں گے۔ وہ تو پوری تنظیم ہے" ۔۔۔۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تو کیا ہوا۔ چاہے پورا ملک ہی کیوں نہ ہو۔ جب مادام بلیک یہاں موجود ہے تو اسرائیل کو فکر کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ جم بار کو ناکام ہو سکتا ہے۔ لیکن مادام بلیک ناکام نہیں ہو سکتی۔ اور یہ بھی بتا دوں کہ لارڈ باٹر کو بھی مادام بلیک نے موت کی سزا دے کر ختم کر دیا ہے۔ کیونکہ ان دونوں پاکیشیائی ایجنٹوں کا لارڈ باٹر کو فلاسٹر کے حوالے سے پوچھنے آنے کا یہی مطلب تھا کہ لارڈ باٹر ان کی نظروں میں آ چکا ہے۔ جہاں تک پرنس ڈانسی کا تعلق ہے۔ وہ تو ان معاملات میں کبھی آتا ہی نہیں۔ ان کا کیا تعلق" ۔۔۔۔ ریمنڈ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ مادام بلیک اپنا کام درست طور پر کر رہی ہے۔ اور سنو۔ پھر میری بات مادام بلیک سے کرا دو۔ تاکہ میں پوری طرح تسلی کر کے واپس چلا جاؤں۔ اور حکومت کو اطلاع کر دوں" ۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ آخر اصل بات کیا ہے۔ تمہارے پاس اصل بلیو کارڈ ہے۔ میں نے چیک کر لیا ہے۔ اور بلیو کارڈ ظاہر ہے کسی مشکوک آدمی کو جاری نہیں کیا جا سکتا۔ بے پناہ چھان پھٹک کے بعد اسے جاری کیا جاتا ہے۔ لیکن تم باتیں ایسی کر رہے ہو۔ کہ جیسے تم مشکوک آدمی ہو۔ پہلے تم نے پرنس ڈانسی کا نام لے لیا۔ اب تم مجھ سے کہہ رہے ہو کہ میں مادام بلیک سے تمہاری بات کرا دوں۔ حالانکہ حکومت اسرائیل اچھی طرح جانتی ہے کہ مادام بلیک کے متعلق آج تک کسی کو بھی نہیں معلوم ہو سکا کہ وہ کون ہے۔ کہاں رہتی ہے۔ اس کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ اس سے کون کون متعلق ہے۔ نہ اس کے

Admin @ Hibuddiez.com

فون نمبر کا علم ہے۔ اور نہ اس کی ٹرانسمیٹر فریکونسی کا۔ ہمیں جب اس سے رابطہ کرنا ہو تو ہم صرف ٹرپل زیرو دیرو فون کر کے اطلاع دے دیتے ہیں۔ اس کے بعد مادام بلیک اگر چاہے تو خود ہی رابطہ کر لیتی ہے۔ اور ٹرپل زیرو تمہیں معلوم ہے کہ لنڈا ہر کوئی نمبر نہیں ہے۔ نہ ہی ایکس چینج میں اس کا کوئی خصوصی سسٹم موجود ہے"۔۔۔ رچمنڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم ٹرپل زیرو دیرو فون کر کے میرے متعلق بتا دو۔ یہ مادام بلیک خود ہی رابطہ کرے گی"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں کر دیتا ہوں"۔۔۔ رچمنڈ نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔ اور پھر اس نے میز پر پڑا ہوا ٹیلی فون اپنی طرف کھسکایا اور رسیور اٹھا کر اس نے تین بار زیرو ڈائل کیا۔

"میں ماسٹر رچمنڈ بول رہا ہوں۔ فون نمبر ڈبل ون۔ فائیو۔ نائن زیرو۔ ون سے۔ اسرائیلی حکومت کی طرف سے ایک سپیشل ایجنٹ مائیکل لف یہاں میرے پاس موجود ہے وہ بلیو کارڈ ہولڈر ہے۔ وہ مادام سے بات کرنا چاہتا ہے"۔۔۔ رچمنڈ نے تیز تیز لہجے میں کہا اور پھر رسیور رکھ دیا۔

"اب اگر مادام چاہے گی تو بات کر لے گی ورنہ نہیں"۔۔۔ رچمنڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن مادام بلیک فلاسٹر کی چیف تو نہیں ہے پھر وہ....."

عمران نے جان بوجھ کر فقرہ ادھورا چھوڑ دیا۔

"چیف نہیں ہے تو کیا ہوا۔ اس کی حفاظت تو بہرحال مادام کی ہی ذمہ داری ہے"۔۔۔ رچمنڈ نے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا اب وہ ساری بات سمجھ گیا تھا کہ فلاسٹر تنظیم کی حفاظت کے لئے کوئی اور تنظیم قائم کی گئی ہے۔ جسے مادام بلیک کنٹرول کر رہی ہے۔ اور لازماً اس مادام بلیک کا تعلق اسرائیل سے ہی ہو گا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ ان دونوں کے درمیان مزید بات چیت ہوتی میز پر رکھے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ رچمنڈ نے تیزی سے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"رچمنڈ بول رہا ہوں"۔۔۔ رچمنڈ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مادام بلیک ہیڈ کوارٹر۔ مادام بلیک مصروف ہیں کل کسی وقت فون کرنا"۔۔۔ ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ رچمنڈ نے رسیور رکھ دیا۔

"اب کل ہی بات ہو سکتی ہے"۔۔۔ رچمنڈ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کل بات کر لوں گا۔ ویسے تم کبھی مادام بلیک سے ملے ہو"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"مجھے آج تک ایک آدمی بھی ایسا نہیں ملا جو کہے کہ میں مادام بلیک سے ملا ہوں۔ ویسے اتنا سنا ہوا ہے کہ مادام بلیک خوب صورت اور جوان ہے"۔۔۔ رچمنڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا یہ بتاؤ کہ فلاسٹر کے کسی آدمی سے تمہاری ملاقات ہوئی

ہے" ـــــ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا اور ریمنڈ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"اگر تم بلیو کارڈ ہولڈر نہ ہوتے مائیکل لنٹ۔ تو اس سوال کے بعد تمہاری لاش یہاں پھڑکتی نظر آتی" ـــــ ریمنڈ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"وہ کیوں" ـــــ عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

"اس لئے کہ تم اتنا بھی نہیں جانتے کہ فلاسطر زندہ انسانوں کی تنظیم نہیں ہے۔ اس تنظیم میں کام کرنے والے روبوٹ ہیں اور روبوٹ کسی سے ملاقات نہیں کیا کرتے" ـــــ ریمنڈ نے کہا اور عمران بھی بے اختیار ہنس دیا۔

"ویسے ایک بات ہے ریمنڈ۔ مجھے یہ بات پتہ ہے کہ تم حکومت اسرائیل سے بھی زیادہ باخبر ہو" ـــــ عمران نے کہا اور ریمنڈ ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"میں اس لئے باخبر ہوں کہ میں اپنی آنکھیں اور کان کھلے رکھتا ہوں۔ اور پورے آرک لینڈ میں مجھ سے زیادہ باخبر آدمی تمہیں اور کوئی نہ ملے گا" ـــــ ریمنڈ نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"اتنا بڑا دعویٰ کرنے سے پہلے آدمی کو سوچ لینا چاہئے کہ تمہیں یہ تو معلوم نہیں کہ مادام بلیک کون ہے۔ اس کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ فلاسطر کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ اور تم کہہ رہے ہو کہ تم آرک لینڈ کے سب سے باخبر آدمی ہو" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کاش تم بلیو کارڈ ہولڈر نہ ہوتے مائیکل لنٹ تو تمہیں پتہ چلتا کہ ریمنڈ کے سامنے ایسی بات کرنے والے کا انجام کیا ہوتا ہے۔ مجھے سب معلوم ہے لیکن میں جانتا ہوں کہ یہ ایسے راز ہیں جو اپنے آپ سے بھی چھپانا پڑتا ہے۔ بہرحال اب تم جا سکتے ہو۔ کل ڈنس کیم کلب آ جانا وہیں میں تمہاری بات مادام سے کرا دوں گا" ـــــ ریمنڈ نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے" ـــــ عمران بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ پھر جیسے ہی ریمنڈ دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔ عمران کا ہاتھ بجلی سے بھی زیادہ تیزی سے گھوما اور ریمنڈ چیختا ہوا کسی گیند کی طرح اچھل کر چار فٹ دور فرش پر ایک دھماکے سے گرا۔ لیکن اس کی پھرتی بھی واقعی قابل رشک تھی۔ نیچے گرتے ہی وہ یک لخت کسی لٹو کی طرح گھوم کر اٹھا اور اس کے ساتھ ہی ایک دھماکہ ہوا اور عمران اگر پلک جھپکنے کے وقفے سے بھی کم وقفے میں ایک طرف نہ ہٹ چکا ہوتا تو گولی ٹھیک اس کے سینے پر پڑتی۔ لیکن عمران اپنی بے پناہ پھرتی کی وجہ سے بچ نکلا تھا۔ اس نے گھومتے ہوئے ریمنڈ کے ہاتھ میں ریوالور کی جھلک دیکھ لی تھی۔ دوسرے لمحے ایک اور دھماکہ ہوا اور اس بار ریمنڈ کے حلق سے چیخ نکلی۔ اس بار گولی عمران کے ریوالور سے نکلی تھی۔ اور ریمنڈ کے اس ہاتھ کی کئی انگلیاں اڑ گئیں جس میں اس نے ریوالور پکڑا ہوا تھا۔ مگر ریمنڈ عمران کی توقع سے بھی زیادہ تیز اور چست اور بہترین لڑاکا ثابت ہوا۔ گولی سے اس کی انگلیاں تو اڑ گئیں اور ریوالور اس کے ہاتھ سے نکل گیا۔ مگر وہ واقعی توپ

سے نکلنے والے گولے کی طرح اڑتا ہوا سیدھا عمران کی طرف آیا۔ مگر دوسرے لمحے اس کے حلق سے ایک زوردار چیخ نکلی اور اس کا عمران کی طرف بڑھتا ہوا جسم یکلخت فضا میں قلابازیاں کھاتا ہوا اوپر کی طرف اٹھا۔ اور پھر اسی حالت میں نیچے فرش پر ایک دھماکے سے آ گرا۔ عمران نے صرف اچھل کر اپنا گھٹنا اس کے جسم کے نچلے حصے میں اس طرح مارا تھا کہ اس کا تیزی سے حرکت میں آیا ہوا جسم فضا میں قلابازیاں کھاتا ہوا اٹھ گیا تھا۔ جیسے ہی رچمنڈ کا جسم فرش پر آ کر گرا۔ عمران نے یکلخت لات بڑھا کر اس کی گردن پر رکھ دی۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم ذرا سا گھوم گیا۔ اس کے ساتھ ہی رچمنڈ کے حلق سے یکلخت چیخ چیخ اور پھر خرخراہٹ سی نکلنے لگی اور اس کا دوبارہ سمٹتا ہوا جسم ایک جھٹکے سے سیدھا ہو گیا۔ اس کا چہرہ تیزی سے مسخ ہوتا گیا۔

"بولو۔ کہاں ہے فلاسٹر کا ہیڈ کوارٹر۔ بولو" ——— عمران نے غراتے ہوئے کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے ٹانگ کو ذرا سی مزید حرکت دی۔

"ن ——— نکسوما جزیرے پر" ——— رچمنڈ نے اسی طرح خرخراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔ اس کی حالت واقعی لمحہ بہ لمحہ خراب سے خراب تر ہوتی جا رہی تھی۔ عمران نے پیر کو تھوڑا سا واپس موڑ دیا تو رچمنڈ کی تیزی سے بگڑتی ہوئی حالت تیزی سے سنبھلنے لگ گئی۔

"پوری تفصیل بتاؤ" ——— عمران نے کہا۔

"مم ——— مم ——— مجھے مزید معلوم نہیں۔ بب ——— بب ——— بس اتنا ہی معلوم ہے" ——— رچمنڈ نے جواب دیا۔ اور اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ سچ کہہ رہا ہے۔

"تم بکواس کر رہے ہو۔ فلاسٹر کا ہیڈ کوارٹر تو یہاں دارالحکومت میں ہے" ——— عمران نے غراتے ہوئے کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے اپنی ٹانگ کو دوبارہ موڑنے کا اشارہ کیا تو رچمنڈ یکلخت گھگھیانے کے انداز میں چیخ پڑا۔

"وہ ——— وہ ——— مم ——— مم ——— مادام بلیک کا ہیڈ کوارٹر یہاں ہے۔ فلاسٹر کا نہیں ہے" ——— رچمنڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

"کہاں ہے۔ بولو۔ کوئی اتہ پتہ کوئی نشانی بتاؤ۔ انکار مت کرنا" عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اپنی لات کو ذرا سا گھما کر دوبارہ پہلے والی حالت میں لے آیا۔

"مم ——— مم ——— مجھے نہیں معلوم۔ پرنسز ڈنسی کو معلوم ہو گا۔ وہ مادام بلیک کی خاص ایجنٹ ہے۔ یا پھر رائنس بار کے مالک رائنس کو پتہ ہو گا وہ مادام بلیک کا خاص الخاص آدمی ہے" ——— رچمنڈ نے کہا۔ اور ابھی اس کا فقرہ ختم ہی ہوا تھا کہ اچانک عمران کو ساتھ ہی میز پر پڑے ہوئے ٹیلی فون سے ایک ہلکے سے دھماکے کی آواز سنائی دی۔ اس کے ساتھ ہی اسے یوں محسوس ہوا جیسے دنیا کی ہر چیز لٹو کی طرح گھومنے لگ گئی ہو۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے ٹانگ موڑی۔ اور پھر اچھل کر وہ بیرونی دروازے کی طرف دوڑ

Admin @ Hibuddiez.com

پڑا۔ وہ اب جلد از جلد یہاں سے نکل جانا چاہتا تھا۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ دروازے تک پہنچتا کہ اچانک اُسے انتہائی زوردار چکر آیا اور اس کے ساتھ ہی اس کے حواس جنہیں اس نے بڑی مشکل سے سنبھالا ہوا تھا۔ اس کا ساتھ چھوڑ گئے۔

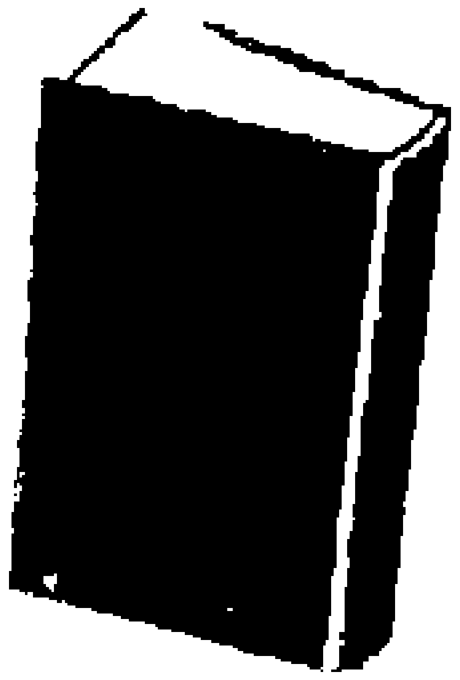

جم مارکر کا چہرہ مسرت کی زیادتی سے پھٹنے کے قریب ہو رہا تھا۔ اس کی آنکھوں میں جیسے دھنک کے رنگ اترے ہوئے تھے۔ اس نے جلدی سے فون کا رسیور اٹھایا۔ اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ ہیڈ کوارٹر" ۔۔۔ دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"جم مارکر بول رہا ہوں۔ قیدی پہنچ گئے ہیں تھرڈ پوائنٹ پر" جم مارکر نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس۔ ابھی چند منٹ پہلے تو آپ نے احکامات دیئے ہیں۔ ابھی تو ان کی منتقلی کے انتظامات کئے جا رہے ہیں" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ اچھا۔ بہرحال انتہائی محتاط رہنا ہے۔ دنیا کے سب سے خطرناک ایجنٹ ہیں۔ اور جیسے ہی یہ وہاں پہنچیں مجھے فوراً اطلاع دینا" ۔۔۔ جم مارکر نے تیز اور انتہائی پرجوش لہجے میں کہا۔

"باس۔ انہیں طویل بے ہوشی کے انجکشن لگا دیئے گئے ہیں۔ اس لئے وہ چاہے جتنے بھی خطرناک ہوں۔ کیا کر سکتے ہیں" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور جم مارکر نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"اب لطف آئے گا۔ اب میں اس پاکیشیا سیکرٹ سروس سے گن گن کر بدلے لوں گا۔ اب میں انہیں بتاؤں گا کہ یہودی دشمنی کا کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ اب اسرائیل کے حکام کو بھی معلوم ہو گا کہ جن لوگوں کا ان کی بہترین سپیشل ایجنسیاں اور تنظیمیں کچھ نہیں بگاڑ سکیں انہیں جم مارکر نے ہلاک کر دیا ہے" ۔۔۔ جم مارکر نے کمرے میں ٹہلتے ہوئے اور خود کلامی کے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ ابھی وہ اسی انداز میں کمرے میں ٹہل رہا تھا کہ میز پر رکھے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ جم مارکر تیزی سے چونک کر مڑا اور پھر اس نے لپک کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ جم مارکر" ۔۔۔ اس کے لہجے میں جوش نمایاں تھا۔

"مادام بلیک بول رہی ہوں" ۔۔۔ دوسری طرف سے

مادام بلیک کی سرد آواز سنائی دی۔

"اوہ مادام بلیک۔ میں آپ کا واقعی مشکور ہوں کہ آپ نے اس سیکرٹ سروس کو گرفتار کرنے میں میرے ساتھ بھرپور تعاون کیا ہے۔ مجھے آپ کا نمبر معلوم نہ تھا۔ ورنہ میں خود آپ کو فون کر کے آپ کا شکریہ ادا کرتا"۔۔۔ جم مارکر نے تیز لہجے میں کہا۔

"اب کتنے آدمی تمہاری تحویل میں ہیں"۔۔۔ مادام بلیک نے اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے پوچھا۔

"دو آدمی تو وہ ہیں جنہیں آپ نے لاشیں سمجھا تھا۔ لیکن وہ زندہ تھے۔ میں نے انہیں سپیشل ہسپتال کے ریڈ وارڈ میں داخل کرا دیا تھا۔ اس کے بعد ان دونوں کو وہاں سے نکالنے کے لئے ایک گروپ نے اچانک ریڈ کیا۔ اس گروپ میں ایک پاکیشائی مرد ایک مقامی بدمعاش الفانسو اور ایک سوئس نژاد عورت شامل تھی۔ وہ ان دونوں کو نکال کر لے ہی جاتے۔ لیکن آخری لمحے میں وہ کمپیوٹر کی زد میں آ کر بے ہوش ہو گئے۔ ان میں سے اس مقامی بدمعاش الفانسو کو تو میں نے فوری طور پر گولی سے اڑا دیا تھا۔ البتہ باقی دو کو قید کر لیا ہے۔ اس کے علاوہ آپ نے آپریشنل ہیڈ کوارٹر تباہ کرنے والے آدمی خرم کو بے ہوشی کے عالم میں ڈنسی گیم کلب کے کمرے میں پہنچا دیا تھا۔ جہاں سے میں نے اُسے وصول کر لیا۔ پھر ایک آدمی کو مین ہیڈ کوارٹر میں داخل ہوتے وقت ٹریپ کر لیا گیا۔ اور آخر میں آپ نے ایک آدمی کو ڈیوس کالونی سے ٹریپ کر کے بھجوا دیا۔ اس طرح اس

Admin @ Hibuddiez.com

وقت ایک سوئس نژاد عورت جولیا اور چھ پاکیشائی مرد میری تحویل میں موجود ہیں۔ اور مجھے یقین ہے کہ اب پوری پاکیشیا سیکرٹ سروس میرے قبضے میں آ گئی ہے"۔۔۔ جم مارکر نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"ابھی یہ لوگ زندہ ہیں"۔۔۔ مادام بلیک نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ میں انہیں عبرت ناک موت مارنا چاہتا ہوں اس لئے میں نے انہیں اپنے ایک محفوظ ترین سنٹر میں منتقل کرنے کے احکامات دے دیئے ہیں۔ جہاں سے میری اجازت کے بغیر ان کی روحیں بھی باہر نہ نکل سکیں گی"۔۔۔ جم مارکر نے جواب دیا۔

"کیا تم ان سے پوچھ گچھ کرو گے"۔۔۔ مادام بلیک نے پوچھا۔

"پوچھ گچھ کیسی مادام بلیک۔ وہ آرک لینڈ کے مجرم ہیں خوفناک ایجنٹ ہیں۔ بس اتنا کافی ہے۔ البتہ میں انہیں عبرتناک سزا ضرور دوں گا"۔۔۔ جم مارکر نے کہا۔

"ان سے میں نے ایک خاص پوائنٹ پر پوچھ گچھ کرنی ہے اس کے لئے میں اپنی ایک لیڈی پرنسز ڈنسی کو تمہارے پاس بھیج رہی ہوں۔ پرنسز ڈنسی کو میں نے پوچھ گچھ کے سلسلے میں بریف کر دیا ہے۔ اس لئے ساری باتیں تو وہی معلوم کر لے گی۔ اور سنو تم اس پوچھ گچھ میں کوئی مداخلت نہ کرو گے۔ البتہ یہ وعدہ کہ جب پوچھ گچھ مکمل ہو جائے گی تو پھر ان کی موت تمہارے ہی ہاتھوں ہو گی"۔۔۔ مادام بلیک نے کہا۔

Admin @ Hibuddiez.com

"پرنسز پوچھ گچھ کریں گی" ___ جم مارکر کے لہجے میں حیرت تھی۔

"ہاں۔ اب تم مجھے اپنا وہ خاص پوائنٹ بتا دو جہاں تم نے انہیں منتقل کیا ہے" ___ مادام بلیک نے پوچھا۔ اور جواب میں جم مارکر نے اُسے تھرڈ پوائنٹ کی تفصیل بتا دی۔ اور ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا کہ منتقلی میں ایک گھنٹہ لگ جائے گا۔ اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ اور جم مارکر نے بڑے ڈھیلے ہاتھوں سے رسیور رکھ دیا۔ پرنسز کا نام سن کر اس کا سارا جوش و خروش ختم ہو گیا تھا۔ کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ پرنسز کے سامنے اس کی حیثیت سوائے ایک ماتحت کے اور کچھ نہ ہو گی۔ اس کے باوجود کہ وہ سیکرٹ سروس کا چیف تھا لیکن بہرحال وہ کنگ آف آرک کا ملازم تھا اور پرنسز ڈنسی کنگ آف آرک کی بھتیجی تھی اور وہ نہ صرف شاہی خاندان میں انتہائی بااثر تھی بلکہ یہاں تک کہا جاتا تھا کہ کنگ آف آرک بھی اس کی بات آنکھیں بند کر کے مان لیتا ہے۔ حقیقت یہ کہ جس قدر مسرت اُسے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو گرفتار کرنے اور پھر انہیں عبرت ناک سزا دینے کے تصور سے ہو رہی تھی وہ سب پرنسز ڈنسی کا نام سن کر ختم ہو گئی تھی۔ کیونکہ اگر پرنسز ڈنسی مادام بلیک کی طرف سے پوچھ گچھ کے لئے آ رہی ہے تو لازماً اس مادام بلیک نے اُسے یہ تفصیل بھی بتا دی ہو گی۔ کہ ان لوگوں کی گرفتاری میں زیادہ کام مادام بلیک کا ہی ہے۔ اس لئے اب اس کا یہ افتخار کہ اس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو گرفتار کیا ہے۔ ایک لحاظ سے ختم ہو کر رہ گیا تھا لیکن

ظاہر ہے وہ اب کر بھی کیا سکتا تھا۔

"یہ مادام بلیک آخر ہے کون۔ اور اچانک کہاں سے آرک لینڈ میں پیدا ہو گئی ہے۔ آج سے پہلے تو کبھی اس کے بارے میں نہیں سنا تھا" ___ جم مارکر نے چند لمحے خاموش بیٹھنے کے بعد چونک کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"کہیں یہ پرنسز ڈنسی ہی تو مادام بلیک نہیں ہے" ___ ایک اور خیال نے بچھو کے ڈنک کی طرح اس کی سوچ کو ڈسا۔ اور جم مارکر بے اختیار اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ چند لمحے تو گہری سوچ میں غرق کمرے میں ٹہلتا رہا۔ پھر اس نے کندھے اچکائے اور دوسرے لمحے وہ تیزی سے ٹیلی فون کی طرف جھپٹا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ___ کنگ کلب" ___ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"ڈینش سے بات کراؤ۔ جم مارکر بول رہا ہوں" ___ جم مارکر نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس سر۔ ہولڈ آن کریں" ___ دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں کی خاموشی کے بعد رسیور پر ایک اور آواز سنائی دی۔

"ڈینش بول رہا ہوں" ___ بولنے والے کے لہجے میں حیرت تھی۔

"ڈینش۔ تم فوراً ایکس کالونی کی کوٹھی نمبر الیون پہنچو۔ جلدی فوراً"

جم مارکر نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے میز کے کنارے پر لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور اس کا ملازم اندر داخل ہوا۔

" دیالی۔ ابھی گیٹ پر ایک آدمی آئے گا۔ اس کا نام ڈینیش ہے۔ اُسے فوراً میرے پاس لے آنا"۔۔۔۔ جم مارکر نے ملازم سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یس باس"۔۔۔ دیالی نے جواب دیا۔ اور مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔ پھر تقریباً پندرہ منٹ بعد دروازہ ایک بار پھر کھلا اور ایک لمبا تڑنگا نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر جینز اور جیکٹ تھی۔ چہرے مہرے سے وہ زیر زمین دنیا کا آدمی لگ رہا تھا۔

" آؤ ڈینیش۔ بیٹھو"۔۔۔ جم مارکر نے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

" خیریت ہے مارکر۔ تم کافی پریشان دکھائی دے رہے ہو" ڈینیش نے بھی اُسی طرح بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔ اور ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

اُسی لمحے ملازم دیالی اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک ٹرے تھی جس میں شراب کی ایک بوتل اور دو گلاس موجود تھے۔ اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں بوتل اور گلاس میز پر رکھے اور پھر واپس چلا گیا۔ جم مارکر نے بوتل کا ڈھکن کھولا اور پھر دونوں گلاس بھر دیئے۔

" سنو ڈینیش۔ تم نہ صرف میرے کلاس فیلو ہو بلکہ انتہائی گہرے دوست بھی ہو۔ یہاں تم نے جو کاروبار کر رکھا ہے۔

اس میں ترقی بھی اس لئے کر رہے ہو کہ میں تمہاری باقاعدہ سرپرستی کرتا ہوں"۔۔۔ جم مارکر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" خیریت۔ یہ آج بیک وقت دوستی اور احسان جتلانے کا سلسلہ کیسے اکٹھا شروع ہو گیا۔ تم واقعی ذہنی طور پر انتہائی الجھے ہوئے ہو۔ سنو جم مارکر۔ کاروبار پر لعنت بھیجو۔ ڈینیش کی نظروں میں دوستی کی زیادہ وقعت ہے۔ تم مجھے کھل کر بتاؤ کہ تمہیں کیا الجھن ہے اور میں اس سلسلے میں کیا کر سکتا ہوں۔ یقین رکھو میں تمہاری خاطر اپنی جان بھی دے سکتا ہوں"۔۔۔ ڈینیش نے انتہائی پُرخلوص لہجے میں کہا تو جم مارکر کا سُتا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

" اوہ۔ تم نے واقعی مجھے یہ بات کر کے بے پناہ حوصلہ دیا ہے۔ میں تمہیں مختصر طور پر ساری بات بتاتا ہوں۔ اس کے بعد تمہیں اصل الجھن بھی بتاؤں گا"۔۔۔ جم مارکر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور اس کے بعد اس نے فلاسٹر تنظیم کو ٹریس کرنے کے سلسلے میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے یہاں آنے سے لے کر اب تک گزرنے والے تمام حالات ڈینیش کو تفصیل سے بتا دیئے۔

" تو پھر اب کیا الجھن ہے۔ یہ سب لوگ تمہاری تحویل میں آ چکے ہیں۔ انہیں گولیوں سے اڑا دو"۔۔۔ ڈینیش نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" نہیں۔ اصل الجھن یہیں سے شروع ہو رہی ہے۔ پہلے خالی مادام بلیک منظر میں تھی اور مجھے اس کی کوئی پرواہ نہ تھی لیکن اب پرنسز ڈنسی اس کی ایجنٹ بن کر آ رہی ہے۔ بس یہیں سے

Admin @ Hibuddiez.com

سارا کھیل خراب ہو گیا ہے۔ پرنسز ڈلنسی کے منظر میں آنے کے بعد میری حیثیت اور وقعت سب ختم ہو جائے گی اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو گرفتار کرنے کا نہ صرف سارا کریڈٹ ہی ختم ہو جائے گا بلکہ آئندہ کے لئے بھی میری کوئی وقعت ان کی نظروں میں نہ رہے گی"۔۔۔ جم مارکر نے کہا۔

"تو پھر تم کیا چاہتے ہو"۔۔۔ ڈینش نے اس بار خود الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں اپنی وقعت اور حیثیت قائم کرنا چاہتا ہوں۔ اور اس لئے میں نے تمہیں بلایا ہے۔ سنو میرے ذہن میں ایک تجویز آئی ہے۔ تمہارے پاس ایک انتہائی فعال گروپ موجود ہے۔ خفیہ اڈے بھی ہیں۔ تم اپنے آدمیوں سمیت اس تھرڈ پوائنٹ پر اس وقت بھرپور انداز میں ریڈ کرو جب میں اور پرنسز ڈلنسی وہاں موجود ہوں۔ اور پھر تم پرنسز اور مجھے بے ہوش کر کے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے تمام آدمیوں کو اٹھا کر اپنے کسی خفیہ اڈے میں لے جانا۔ اس سے یہی سمجھا جائے گا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس نے اپنے ساتھیوں کی رہائی کے لئے ریڈ کیا ہے۔ اور وہ انہیں نکال کر لے گئے ہیں۔ لیکن تم انہیں وہاں قید رکھنا۔ اور پھر میں کچھ روز بعد اعلان کر دوں گا کہ میں نے اپنی سیکرٹ سروس کی مدد سے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو تلاش کر کے ان کا خاتمہ کر دیا ہے۔ اس طرح میری وقعت اور عزت بحال ہو جائے گی۔ اور اگر اس مادام ملیکا نے ہمارے اڈے آنے کی کوشش کی پھر اس سے بھی نمٹ لیا جائے گا۔ بولو کیسی تجویز ہے"۔۔۔ جم مارکر نے پرجوش لہجے میں کہا۔

"تجویز تو اچھی ہے لیکن اس میں دو باتیں مسئلہ بن سکتی ہیں۔ ایک تو پرنسز کی ذات کیونکہ پرنسز کو پورا آرک لینڈ اچھی طرح پہچانتا ہے۔ اس لئے میرے آدمی کبھی جب وہاں پرنسز کو موجود دیکھیں گے تو کہیں وہ لوگ بغاوت نہ کر دیں گے۔ دوسری بات یہ کہ میرے گروپ کے آدمی بہرحال مجرموں کے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ اصل بات لیک آؤٹ کر دیں۔ اس کا نتیجہ جانتے ہو کیا نکلے گا۔ یہی کہ تم اور میں دونوں بے موت مارے جائیں گے۔ کنگ آف آرک کا غضب ہم پر ٹوٹ پڑے گا"۔۔۔ ڈینش نے سوچنے کے سے انداز میں کہا۔

"ہاں۔ واقعی اس پوائنٹ پر تو میں نے غور ہی نہ کیا تھا پھر ہمیں کیا کرنا چاہئے"۔۔۔ جم مارکر نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"اس کے سوا اور کوئی چارہ بھی نہیں۔ ٹھیک ہے۔ تمہاری عزت کی خاطر مجھے اپنے چار خاص آدمی ختم کرنے پڑیں گے۔ اور سکے"۔۔۔ ڈینش نے کہا۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں"۔۔۔ جم مارکر نے کہا۔

"میں اپنے چار آدمیوں کو اس مشن پر ساتھ لے جاؤں گا۔ وہ میرے خاص آدمی ہیں۔ وہ مجھ سے باہر نہیں جا سکتے۔ جب یہ سب لوگ ایک خاص اڈے پر پہنچ جائیں گے تو پھر میں اپنے ان

چاروں آدمیوں کو بھی ختم کر دوں گا۔ تاکہ یہ راز ہمیشہ کے لئے راز رہ جائے۔ اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں" ــــ ڈینش نے کہا۔

"اوہ ویری گڈ ڈینش۔ واقعی اس طرح یہ راز ہمیشہ کے لئے راز ہی رہے گا۔ تم ایسا کرو کہ مجھے اپنا اڈہ بتا دو۔ میں بعد میں اکیلا وہاں آجاؤں گا۔ لیکن خیال رکھنا یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس والے دنیا کے خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ ہیں" ــــ جم مارکر نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ ابھی تمہیں ڈینش کی صلاحیتوں کا علم ہی نہیں۔ اڈہ میں تمہیں فون پر بتا دوں گا۔ کیا نمبر ہے وہاں کا" ــــ ڈینش نے کہا۔

"یہاں کا کوئی علیحدہ نمبر نہیں ہے۔ ہیڈ کوارٹر میں یہ انٹر ڈائل ہوتے ہی کال خود بخود یہاں لنک ہو جاتی ہے۔ لیکن فون مت کرنا۔ اس مادام بلیک کے ہاتھ بے حد لمبے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ فون کال ٹریس ہو جائے۔ اس لئے تم ابھی فیصلہ کر کے مجھے بتا دو۔ کیونکہ کسی بھی لمحے ہیڈ کوارٹر انچارج راجر کا فون آسکتا ہے اور پھر مجھے وہاں جانا ہو گا۔ اور پرنسز ڈنسی کے بھی وہاں پہنچنے کا وقت قریب ہے۔ میں نے اُسے ایک گھنٹے کا وقت دیا تھا" ــــ جم مارکر نے کہا۔

"تمہاری یہ بات بھی درست ہے۔ اوکے پتہ نوٹ کر لو۔ رابرٹ لائن۔ کوٹھی نمبر تھری۔ بلاک ایکس" ــــ ڈینش نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم اب جاؤ۔ اور سنو۔ ٹھیک ایک گھنٹے بعد تم نے ریڈ کر دینا ہے۔ لیکن خیال رکھنا پہلے چیکنگ کر لینا۔ کہیں اس مادام بلیک کے آدمی وہاں نگرانی نہ کر رہے ہوں" ــــ جم مارکر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ ویسے وہاں سے مجھے کتنے افراد کو لے جانا ہو گا۔ تعداد بتا دو تاکہ میں اسی لحاظ سے انتظامات کر لوں" ــــ ڈینش نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ایک سوئس نژاد عورت ہے۔ اس کے علاوہ چھ پاکیشیائی مرد ہیں۔ یہ سات افراد ہوئے۔ مطلب یہ کہ وہاں سے سوائے میرے اور پرنسز ڈنسی کے باقی سب افراد کو لے جانا ہے لیکن یہ خیال رکھنا۔ پرنسز کو کوئی چوٹ نہ لگ جائے" ــــ جم مارکر نے کہا۔

"فکر نہ کرو۔ میں پہلے بے ہوش کر دینے والی گیس فائکم اندر فائر کر دوں گا۔ اس کے بعد اندر داخل ہوں گا۔ اور جب میں ان آدمیوں کو لے جاؤں گا تو پھر میرا ایک آدمی جسے رابرٹ لائن کے اڈے کا علم نہیں ہے۔ اندر جا کر تمہیں اور پرنسز کو اینٹی انجکشن لگا کر واپس چلا جائے گا۔ اس طرح تم دونوں بھی جلد ہی ہوش میں آجاؤ گے" ــــ ڈینش نے کہا۔ اور جم مارکر نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلایا اور وہ مڑا۔ اور دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔ کچھ دیر بعد میز پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی

Admin @ Hibuddiez.com

بج اٹھی۔

"یس۔ جم مارکر اٹنڈنگ" ۔۔۔ جم مارکر نے تیز لہجے میں کہا۔

"راجر بول رہا ہوں باس۔ قیدیوں کی تھرڈ پوائنٹ پر منتقلی مکمل ہو گئی ہے" ۔۔۔ راجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"قیدیوں کی پوزیشن کیا ہے" ۔۔۔ جم مارکر نے کہا۔

"وہ بے ہوش ہیں باس۔ البتہ اینٹی انجکشن کی بوتلیں اور سرنجیں میں نے وہاں پہنچا دی ہیں۔ تاکہ آپ جب چاہیں انہیں ہوش میں لایا جا سکے" ۔۔۔ ہیڈ کوارٹر کے انچارج راجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ سنو۔ میں وہاں آ رہا ہوں۔ پرنسز ڈنسی بھی وہاں پہنچ رہی ہیں۔ اس لئے ان کے آنے سے پہلے تم اپنے ساتھیوں سمیت وہاں سے واپس ہیڈ کوارٹر چلے جاؤ گے" ۔۔۔ جم مارکر نے کہا۔

"پرنسز آ رہی ہیں۔ وہ کیوں باس" ۔۔۔ راجر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ کنگ آف آرک کی طرف سے ان ایجنٹوں سے پوچھ گچھ کے لئے آ رہی ہے" ۔۔۔ جم مارکر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ آپ آ جائیں میں اپنے ساتھیوں کو واپسی کے لئے کہہ دیتا ہوں۔ آپ کے وہاں پہنچتے ہی ہم واپس چلے جائیں گے" ۔۔۔ راجر نے کہا اور جم مارکر نے اوکے کہہ کر رسیور رکھا اور پھر اٹھ کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

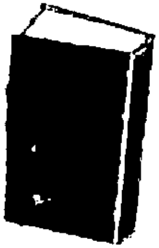

عمران کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں۔ لیکن پہلے چند لمحوں تک وہ لاشعوری انداز میں آنکھیں جھپکاتا رہا۔ پھر آہستہ آہستہ اس کا شعور جاگتا گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے دیکھ لیا کہ وہ لوہے کی کرسی پر راڈز کی مدد سے جکڑا ہوا بیٹھا ہوا ہے۔ اس نے گردن گھمائی تو اس کے منہ سے بے اختیار سیٹی کی سی آواز نکل گئی۔ کیونکہ اس کے ساتھ والی کرسی پر بلیک زیرو اپنے اصل چہرے میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ صفدر۔ پھر کیپٹن شکیل تھا۔ جب کہ اس ہاتھ پر اس کے ساتھ تنویر۔ پھر ٹائیگر۔ اور آخر میں جولیا بیٹھی ہوئی تھی۔ لیکن ان سب کی گردنیں ڈھلکی ہوئی تھیں۔ کمرہ کافی بڑا تھا۔ چند اور کرسیاں بھی وہاں موجود تھیں۔ لیکن وہ خالی پڑی

ہوئی تھیں۔ اُسی لمحے اُسے سامنے دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی۔ اور اس نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا۔ دروازے میں سے ایک مقامی آدمی اندر داخل ہو رہا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک سرنج اور ایک بوتل موجود تھی۔

"ارے تمہیں خود بخود ہوش کیسے آگیا" ــــ آنے والے نے چونک کر سامنے بیٹھے ہوئے عمران کو ہوش میں دیکھتے ہوئے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

"میں چکنی مٹی کا بنا ہوا ہوں۔ اس لئے بے ہوشی زیادہ دیر تک مجھ پہ قائم نہیں رہ سکتی پھسل کر گر جاتی ہے" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور وہ آدمی ہونٹ بھینچے تیزی سے جولیا کی طرف بڑھ گیا۔ اور پھر اس نے ہاتھ میں موجود سرنج سے تھوڑا سا محلول جولیا کے بازو میں انجکٹ کیا اور پھر وہ ٹائیگر کو انجکشن لگانے لگا۔ عمران کو چھوڑ کر اس نے باری باری سب کو انجکشن لگایا اور پھر واپس مڑ کر دروازے کی طرف جانے لگا۔

"ارے۔ اتنی بھی کیا بے مروتی۔ کم از کم یہ تو بتلاتے جاؤ۔ کہ ہم کس کے مہمان ہیں" ــــ عمران نے کہا۔

"سیکرٹ سروس کے" ــــ اس آدمی نے مڑے بغیر کہا۔ اور پھر دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔ اسی لمحے ایک ایک کر کے اس کے ساتھیوں کو ہوش آتا گیا۔ وہ سب حیرت سے ادھر ادھر دیکھ رہے تھے۔

"ارے خرم۔ تم بھی یہاں پہنچ گئے" ــــ عمران نے باقی ساتھیوں کو سنانے کے لئے بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اس بار تم سے کنٹریکٹ نے مجھے بے حد خراب کیا ہے عمران" بلیک زیرو نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"بھاری معاوضہ بھی تو لیتے ہو۔ اب ہر بار تو حلوہ نہیں ملتا کھانے کو کبھی کبھی کونین بھی تو چبانی پڑتی ہے" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"عمران۔ تم کب آئے ہو یہاں" ــــ جولیا نے اونچی آواز میں پوچھا۔

"کیا بتاؤں جولیا۔ اتنے سارے آدمیوں کے سامنے کہتے ہوئے بھی شرم آتی ہے۔ اس بار تمہارے باس نے سپاٹ جواب دے دیا۔ کہنے لگا بجٹ ختم ہو گیا ہے۔ اس لئے تمہیں دینے کے لئے رقم نہیں ہے۔ مفت کام کرنا ہے تو کرو۔ اب تم خود سوچو مفت کام کوئی کرتا ہے۔ چنانچہ میں نے انکار کر دیا۔ اور اس نے تمہیں یہاں بھیج دیا۔ لیکن جب تم وہاں سے چلی آئیں تب مجھے احساس ہوا کہ جدائی کسے کہتے ہیں۔ روزانہ تمہارے فلیٹ کو جا کر سلام کر آتا تھا۔ لیکن بس کچھ نہ پوچھو۔ بجائے بے چینی کم ہونے کے بڑھتی ہی گئی۔ آخر اُسی منہ سے مجھے تمہارے باس کو کہنا پڑا کہ میں مفت بھی کام کرنے کے لئے تیار ہوں۔ لیکن اب مجھ سے یہ جدائی برداشت نہیں ہوتی۔ اس نے میری حالت دیکھی تو اور بھی اکڑ گیا کہ اب تو خرچے کے پیسے بھی نہ ملیں گے۔ جانا

ہے تو خرچہ بھی اپنی جیب سے کرو۔ مجبوراً ٹائیگر سے ادھار مانگنا پڑا۔ لیکن یہ بھی کسی بنئے سے کم نہیں ہے۔ کہنے لگا کہ اپنے ادھار کی حفاظت کے لئے ساتھ جاؤں گا۔ چنانچہ اسے بھی لے آنا پڑا۔ کہ ٹھیک ہے بھائی اپنے مقروض کی حفاظت کرو۔ تاکہ ادھار کی واپسی کا سکوپ قائم رہے"۔۔۔ عمران کی زبان رواں ہو گئی اور جولیا کے چہرے پر عجیب سے تاثرات ابھر آئے۔

"یہ خرم کون ہے"۔۔۔ اس نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"یہ میرا مقروض ہے۔ اس کی حفاظت کے لئے مجھے آنا پڑا"۔ عمران نے جواب دیا۔ اور بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور وہ سب چونک کر ادھر دیکھنے لگے۔ دروازے میں سے ایک خوب صورت اور نوجوان لڑکی اندر داخل ہوئی۔ اس کے پیچھے ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی تھا۔ جس کے چہرے پر وقار اور تمکنت نمایاں تھی۔ اس کی پیشانی فراخ اور آنکھوں میں تیز چمک تھی۔

"یہ پرنسز ڈلنی ہے"۔۔۔ بلیک زیرو نے ساتھ بیٹھے عمران سے کہا اور عمران چونک پڑا۔

"ان میں سے علی عمران کون ہے جم مارکر"۔۔۔ اس عورت نے مڑ کر پیچھے آنے والے سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور عمران سمجھ گیا کہ پیچھے آنے والا سیکرٹ سروس کا چیف جم مارکر ہے۔ اسرائیل میں گو وہ ایک دوسرے سے ٹکرا چکے تھے۔ لیکن عمران نے اس

Admin @ Hibuddiez.com

کی شکل نہ دیکھی تھی۔ جب کہ ٹائیگر کا اس سے براہ راست ٹکراؤ ہوا تھا۔

"ہر ہائنس پرنسز ڈلنی کی خدمت میں علی عمران سلام پیش کرتا ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو تم ہو علی عمران۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مشہور ایجنٹ۔ یہ سب تمہارے ساتھی ہیں"۔۔۔ پرنسز نے غور سے عمران کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ساتھی تو وہی ہوتا ہے پرنسز جو ساتھ دے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارا ایک آدمی میرے پاس ماہر علم نجوم بن کر آیا تھا۔ کون ہے وہ"۔۔۔ پرنسز نے غور سے سب کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"وہ میں ہوں پرنسز"۔۔۔ اس بار بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"اچھا تو تم ہو وہ۔ تم نے مادام بلیک کو بتایا تھا کہ تمہیں علی عمران نے کہا تھا کہ میرا تعلق کسی فلاسٹر نامی تنظیم سے ہے۔ میں یہاں صرف یہ معلوم کرنے آئی ہوں کہ اس علی عمران نے کیسے یہ بات کی۔ بتاؤ علی عمران تم بتاؤ تم نے کیسے یہ خیال کیا کہ میرا بھی تعلق کسی خفیہ تنظیم سے ہو سکتا ہے"۔۔۔ پرنسز بات کرتے کرتے عمران سے مخاطب ہو گئی۔ اس کا لہجہ بے حد تحکمانہ تھا۔

"تم نے ابھی خود ہی کہا ہے کہ تمہارا تعلق کسی مادام بلیک سے ہے۔ اور میں نے یہی بات چیک کرنے کے لئے خرم کو

Admin @ Hibuddiez.com

تمہارے پاس بھیجا تھا" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"تم پہلے سے مادام بلیک کے بارے میں جانتے تھے" ——— پرنسز کے لہجے میں حیرت تھی۔

"جانتا ہوتا تو اسے تمہارے پاس بھیجنے کی بجائے براہِ راست مادام بلیک کے پاس نہ بھیج دیتا۔ میرا آئیڈیا تھا کہ جو عورت پرنسز ہونے کے باوجود گیم کلب چلا سکتی ہے اس کا تعلق لازماً خفیہ تنظیم سے ہی ہوگا۔ فلاسٹر سے نہ سہی مادام بلیک سے سہی" ——— عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ جم مارکر۔ بس مجھے مزید کچھ نہیں پوچھنا۔ تم اب اطمینان سے ان کو گولیوں سے اڑا دو" ——— پرنسز نے کہا اور واپس مڑنے ہی لگی تھی کہ باہر سے اچانک تیز فائرنگ کی آوازیں سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی عمران کی ناک سے ایک نامانوس سی بو ٹکرائی اور لاشعوری طور پر عمران نے اپنا سانس روک لیا۔ دوسرے لمحے اس نے پرنسز اور اس جم مارکر دونوں کو ٹیڑھے میڑھے انداز میں نیچے گرتے دیکھا اس نے گردن موڑ کر دائیں بائیں دیکھا تو اس کے ساتھیوں کی گردنیں بھی ڈھلک چکی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد اس کے کانوں میں دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔ اور عمران نے اسی طرح سانس روکے روکے اپنی گردن کو سائیڈ پر کر لیا۔ اور آنکھیں نیم باز کر لیں۔ اس نے اپنا چہرہ

بھی اس طرح بنا لیا تھا جیسے وہ بھی اپنے ساتھیوں سمیت بے ہوش ہو چکا ہو۔ اسی لمحے کمرے کے دروازے میں سے چار مسلح افراد اندر داخل ہوئے۔ وہ چاروں مقامی تھے۔

"جلدی کرو۔ انہیں کھول کر ویگن میں ڈالو۔ جلدی کرو۔ پرنسز اور جم مارکر بھی یہاں موجود ہیں۔ انہیں ایسے پڑے رہنے دو۔ باقی سب کو اٹھاؤ" ——— سب سے آگے آنے والے نے تحکمانہ انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی عمران اور اس کے ساتھیوں کے جسموں کے گرد موجود راڈز کھٹاک کھٹاک کی تیز آوازوں کے ساتھ کھلنے لگ گئے۔

عمران چونکہ سمجھ ہی نہ سکا تھا کہ یہ کون سی پارٹی ہو سکتی ہے اس لئے اس نے فوری طور پر حرکت میں نہ آنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ کام انتہائی تیز رفتاری سے ہو رہا تھا۔ اس لئے تھوڑی ہی دیر بعد عمران اپنے ساتھیوں سمیت بند باڈی کی ایک ویگن کے عقبی حصے میں فرش پر موجود تھا۔ اور ویگن حرکت میں آ گئی تھی۔ عقبی حصے میں ان کے علاوہ اور کوئی نہ تھا۔ ویگن کے عقبی دروازے کو باہر سے لاک کر دیا گیا تھا۔ ظاہر ہے ان کے خیال کے مطابق چونکہ وہ سب بے ہوش تھے۔ اس لئے ان کے ساتھ کسی مسلح آدمی کو بھی نہ بٹھایا گیا تھا۔

"عمران صاحب۔ آپ ہوش میں ہیں" ——— اچانک صفدر کی آواز سنائی دی۔

"ارے۔ اب تم بھی میری طرح چکنی اور ڈھیٹ مٹی کے بن

Admin @ Hibuddiez.com

گئے ہو" ____ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اور پھر وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا۔ کہ صفدر کے ساتھ ساتھ بلیک زیرو۔ تنویر کیپٹن شکیل اور ٹائیگر بھی اٹھ کر بیٹھ گئے تھے۔

" ویری گڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ ڈھیٹوں کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے۔ جولیا پر ابھی پاکیشیا کی ڈھیٹ مٹی نے اثر نہیں کیا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب۔ یہ پارٹی کون ہو سکتی ہے" ____ صفدر نے اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

" بظاہر تو ہماری حمایت اور جم مارکر کی مخالف ہی نظر آتی ہے۔ لیکن ظاہر ہے۔ ہم سب ہمدرد تو یہاں اکٹھے ہوئے ہیں۔ اس لئے اب ویگن رکے گی تب ہی پتہ چلے گا۔ تم سب ہوشیار رہنا۔ ہمیں یہ جس جگہ لے جا رہے ہیں وہاں پہنچتے ہی ہمیں حرکت میں آجانا ہوگا۔ تاکہ ہم پھر نہ بے بس کر لئے جائیں۔ اس کے بعد اصل صورت حال واضح ہو گی" ____ عمران نے کہا۔ اور اس کے ساتھیوں نے سر ہلا دیا۔

پھر تقریباً بیس پچیس منٹ تک مسلسل سفر کرنے کے بعد ویگن کی رفتار ہلکی ہونی شروع ہو گئی۔ اور وہ سب چوکنے ہو گئے تھوڑی دیر بعد ویگن ایک جھٹکے سے رکی اور اس کے ساتھ ہی عمران اور دوسرے ساتھی دوبارہ اسی طرح لیٹ گئے جیسے پہلے پڑے ہوئے تھے۔

" ان سب کو اٹھاؤ۔ اور بڑے کمرے میں لوہے کی کرسیوں پر جکڑ دو۔ میں اندر جا رہا ہوں۔ بس جلدی کرو۔ جلدی۔ ان کی تعداد زیادہ ہے۔ اس لئے دو پھیرے لگانے پڑیں گے" ____ وہی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ جس نے پہلے انہیں اٹھانے کے احکامات دیئے تھے۔ اور چند لمحوں بعد ویگن کا عقبی دروازہ کھل گیا اور پھر چار افراد اوپر چڑھ آئے۔

" یہیں قابو کر لو" ____ اچانک عمران نے آہستہ سے کہا۔ اور دوسرے لمحے عمران۔ صفدر۔ تنویر اور کیپٹن شکیل چاروں بجلی کی سی تیزی سے ان پر جھپٹ پڑے۔ وہ چاروں انہیں اٹھانے کے لئے جھک ہی رہے تھے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے اچانک جھپٹ پڑنے پر وہ چاروں چونکہ ہر لحاظ سے مطمئن تھے۔ اس لئے وہ مار کھا گئے۔ اور عمران اور اس کے ساتھیوں نے انہیں اس طرح جکڑ لیا کہ ان کے حلق سے بس ہلکی سی آوازیں ہی نکل سکیں۔ انہوں نے اپنے آپ کو چھڑانے کے لئے جد و جہد کی۔ مگر کٹاک کٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی باری باری ان چاروں کے جسم ڈھیلے پڑتے گئے۔ ان کی گردنیں ٹوٹ چکی تھیں اور وہ ہلاک ہو گئے تھے۔ ان کے کاندھوں سے لٹکی ہوئی مشین گنیں لے کر عمران اور اس کے ساتھی سوائے جولیا کے خاموشی سے ویگن سے نیچے اتر آئے۔ یہ ایک چھوٹی سی کوٹھی تھی۔ ویگن کے سامنے ایک کار موجود تھی۔ اور اس سے آگے برآمدہ اور پھر اصل عمارت تھی۔ اور وہاں اور کوئی آدمی نظر نہ آ رہا تھا۔

" میرا خیال ہے وہ چیختی ہوئی آواز والا ان کا لیڈر اندر اکیلا

Admin @ Hibuddiez.com

ہے۔ اسے زندہ پکڑنا ہے"____ عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور وہ سب ویگن اور کار کی اوٹ لے کر عمارت کی طرف بڑھنے لگے۔

"کیا ہوا ہے انہیں۔ ابھی تک لے کر نہیں آئے۔ جلدی کرو"____ اچانک عمارت کے اندر سے وہی آواز سنائی دی اور پھر ایک آدمی اندر سے دوڑ کر باہر آتا ہوا دکھائی دیا۔ عمران ویگن کے بعد کار کی اوٹ لیتے ہوئے آگے بڑھ رہا تھا۔ وہ آدمی کار کی دوسری سائیڈ سے دوڑ کر ویگن کے عقب کی طرف آ رہا تھا کہ یک لخت عمران نے چھلانگ لگائی اور وہ کار کے اوپر سے چھلانگتا ہوا اس آدمی سے جا ٹکرایا اور وہ چیختا ہوا نیچے گرا۔ اسی لمحے اس کے باقی ساتھی جو ویگن کے عقبی حصے کی آڑ میں تھے تیزی سے آگے بڑھ کر اس کے قریب پہنچ گئے۔

"دونوں ہاتھ اٹھا کر کھڑے ہو جاؤ ورنہ"____ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔ اور وہ آدمی انتہائی حیرت بھرے انداز میں اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کا چہرہ حیرت کی شدت سے تقریباً مسخ ہو کر رہ گیا تھا۔ اسی لمحے صفدر نے جھٹکے سے اس کی جیکٹ کو نیچے کی طرف سے پیچھے کر کے اسے اس کی آدھی پشت تک اتار دیا۔ اب وہ آدمی اپنے بازو بھی نہ ہلا سکتا تھا۔ ویسے بھی وہ حیرت کی زیادتی کی وجہ سے بت بنا ہوا تھا۔

"تت____ تت____ تم ہوش میں آ گئے۔ انتہائی زود اثر فالکم گیس کے فائر کے باوجود خود بخود ہوش میں آ گئے۔ مم____ مم میرے ساتھی"____ اس آدمی نے اسی طرح شدید حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"صفدر۔ تم اندر سے فالکم گیس کا اینٹی انجکشن تلاش کر کے جولیا کو ہوش میں لے آؤ۔ میں اسے اندر لے جاتا ہوں۔ باقی ساتھی باہر پہرہ دیں گے"____ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔ اور اس آدمی کو دھکیلتا ہوا عمارت کے اندر ایک بڑے کمرے میں آیا۔ جہاں لوہے کی کرسیاں کمرے کی دیواروں کے ساتھ ساتھ فرش میں نصب تھیں۔ اس کے علاوہ دیواروں کے ساتھ بڑے خوفناک خاردار ہنٹر تیز دھار کے بھالے، خنجر وغیرہ ٹنگے ہوئے تھے۔ عمران نے اسے ایک کرسی پر بٹھا کر راڈز سے جکڑ دیا۔

"کیا نام ہے تمہارا"____ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"ڈینش۔ مگر تم کیسے ہوش میں آ گئے"____ اس آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ نسخہ بھی بتا دوں گا۔ پہلے یہ بتاؤ کہ تم نے کس کے کہنے پر وہاں ریڈ کیا۔ اور ہمیں یہاں اٹھا لائے"____ عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"مجھے نہیں معلوم"____ ڈینش نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ وہ اب حیرت کے شدید ترین جھٹکے سے نکل کر کافی حد تک اپنے آپ کو سنبھال چکا تھا۔ عمران ہونٹ بھینچے ایک لمحے تک اسے دیکھتا رہا۔ پھر وہ تیزی سے مڑا اور اس نے ایک دیوار کے ساتھ لٹکا ہوا تیز دھار خنجر اتارا۔ اور واپس ڈینش

Admin @ Hibuddiez.com

کی طرف آگیا۔

"آخری بار کہہ رہا ہوں کہ سب کچھ سچ سچ بتا دو۔ ورنہ جو عبرتناک حالت تمہاری ہوگی۔ اس کے بعد موت بھی تمہارے قریب آتے خوف کھائے گی"۔۔۔ عمران نے خنجر کی نوک کو اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان رکھتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔

"مجھے ایک پارٹی نے ہائر کیا تھا"۔۔۔ ڈنیش نے ہونٹ بھینچتے ہوئے جواب دیا۔ لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے یک لخت دردناک چیخ نکلی۔ اور اس کا راڈز میں جکڑا ہوا جسم بے بسی کے انداز میں پھڑکنے کی کوشش کرنے لگا۔ عمران نے بڑے سرد مہرانہ انداز میں خنجر کی نوک سے اس کی بائیں آنکھ کا ڈھیلا باہر کو اچھال دیا تھا۔ اور پھر چند لمحے تڑپنے کے ساتھ ہی ڈنیش بے ہوش ہوگیا۔ عمران نے خنجر بائیں ہاتھ میں پکڑا اور دائیں ہاتھ سے اس کے گال پر تھپڑوں کی بارش کر دی۔ تیسرے یا چوتھے تھپڑ کے ساتھ ہی ڈنیش ایک بار پھر چیختا ہوا ہوش میں آگیا۔ اس کی اکلوتی آنکھ میں شدید خوف اور دہشت نمایاں تھی جب کہ بائیں آنکھ سے نکلنے والے خون اور دوسرے مواد نے بہہ کر اس کے چہرے کو انتہائی ڈراؤنا بنا دیا تھا۔

"سچ سچ بتا دو۔ ورنہ اس بار دوسری آنکھ بھی نکال دوں گا بولو"۔۔۔ عمران کا لہجہ اسی طرح سرد تھا۔

"بب۔۔بب۔۔بتاتا ہوں۔ خدا کے لئے مجھے مت مارو۔ بتاتا ہوں"۔۔۔ ڈنیش نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔ اور

اس کے ساتھ ہی جیسے ٹیپ ریکارڈ چل پڑتا ہے۔ اس طرح اس نے جم مارکر کے پاس جانے اس سے ہونے والی تمام گفتگو اور پھر آخر میں ریڈ کرنے اور یہاں تک آنے کی پوری روئیداد تفصیل سے بتا دی۔ اور عمران سمجھ گیا کہ جم مارکر نے صرف انا اور اپنی بات کو اوپر رکھنے کی غرض سے یہ ڈرامہ کھیلا ہے۔ لیکن اس کے اس ڈرامے نے ان کی جانیں بچا دی تھیں۔ ورنہ اس بار وہ واقعی یقینی موت کا شکار ہو جاتے۔

"سنو۔ ہم تمہیں زندہ چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔ تم جم مارکر سے کہہ دینا کہ تم اچانک ہوش میں آگئے تھے۔ اس لئے تم اپنا بچاؤ نہ کر سکے۔ اگر تم ہمیں کوئی ایسی رہائش گاہ کا پتہ بتا دو جس کا علم سوائے تمہاری ذات کے اور کسی کو نہ ہو۔ اور وہاں ضروری اسلحہ اور کاریں وغیرہ بھی موجود ہوں۔ لیکن یہ یاد رکھنا اگر تم نے ہمیں ڈاج دینے کی کوشش کی تو پھر تم چاہے پاتال میں کیوں نہ گھس جاؤ۔ تمہیں عبرت ناک موت کے لئے ہم ڈھونڈ نکالیں گے"۔۔۔ عمران نے کہا اور ڈنیش کی اکلوتی آنکھ میں یک لخت ایک چمک سی لہرا اٹھی۔

"مارٹن کالونی۔ کوٹھی نمبر ایک سو بارہ بلاک سی وہ میرا خاص خفیہ اڈہ ہے۔ اس کے متعلق سوائے میرے اور کوئی نہیں جانتا۔ وہاں تمہیں اپنے مطلب کی ہر چیز مل جائے گی۔ میں نے انتہائی ایمرجنسی حالات کے پیش نظر اسے اپنے بچاؤ کے لئے آخری پناہ گاہ کے طور پر رکھا ہوا ہے"۔۔۔ ڈنیش نے فوراً جواب

Admin @ Hibuddiez.com

دیا اور جیسے ہی اس کا فقرہ ختم ہوا عمران کا ہاتھ بجلی سے بھی زیادہ تیزی سے حرکت میں آیا۔ اور خنجر ڈینیش کی شہ رگ میں اترتا چلا گیا۔ ڈینیش نے زوردار چیخ ماری اور پھر چند لمحے تڑپنے کے بعد اس کی اکلوتی آنکھ بے نور ہو گئی۔ اور گردن ڈھلک گئی۔ عمران نے خنجر کھینچ کر اس کی قمیض سے ہی صاف کیا۔ اور پھر اُسے واپس دیوار پر اُسی جگہ ٹانک دیا جہاں وہ پہلے موجود تھا۔ اس نے راڈز کھول کر اس کی لاش کو گھسیٹ کر فرش پر گرا دیا۔ اور خود تیزی سے چلتا ہوا کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جولیا اور صفدر برآمدے میں ہی موجود تھے۔ صفدر نے انٹی انجکشن تلاش کر لیے تھے۔ اس لئے اس نے جولیا کو یہ انجکشن لگا کر ہوش دلا دیا تھا۔ باقی ساتھی ادھر ادھر بکھرے ہوئے تھے۔

"کیا ہوا۔ اس سے کچھ پتہ چلا" ـــــ صفدر نے عمران کو باہر آتے دیکھ کر پوچھا۔

"ہاں کچھ پتہ چلا ہے۔ لیکن ہمیں فوراً اس ویگن کے ذریعے ہی یہاں سے نکلنا ہے" ـــــ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔ اور وہ سب دوڑتے ہوئے اُسی ویگن کی طرف بڑھ گئے۔ اور چند لمحوں بعد ویگن انہیں لئے ہوئے اس چھوٹی سی کوٹھی سے باہر آ گئی۔ سٹیرنگ پر عمران خود تھا۔ باقی سب ساتھی ویگن کے عقبی حصے میں تھے۔ اور عمران نے باہر سے کنڈہ لگا دیا تھا۔ عمران نے کوٹھی سے باہر آ کر اس علاقے کا نام ایک ریستوران کے بورڈ پر پڑھا اور پھر مارٹن کالونی کی طرف بڑھ گیا۔ چونکہ شہر کا نقشہ اس کے ذہن میں موجود تھا۔ اس لئے وہ اطمینان سے ویگن چلاتا ہوا آگے بڑھتا جا رہا تھا۔ ویسے وہ دل ہی دل میں پچھتا بھی رہا تھا کہ اس نے ڈینیش کو قتل کرنے میں جلدی کی ہے۔ اس سے اس نے یہ نہیں پوچھا کہ وہ انہیں کہاں سے اٹھا کر لایا تھا۔ ورنہ وہ واپس جا کر آسانی سے اس جم مارکر اور پرنسز ڈنسی کو وہاں سے اٹھا لاتے اور اس کے بعد ان کے لئے مشن کی کامیابی انتہائی آسان ہو جاتی لیکن اس وقت اس کے ذہن میں یہی خیال آیا تھا کہ کہیں جم مارکر اپنے ساتھیوں سمیت اپنے پلان کے مطابق یہاں نہ پہنچ جائے۔ اس لئے اس نے جلدی کی تھی۔ حالانکہ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ فالکم گیس کا شکار انٹی انجکشن کے بغیر چار گھنٹوں سے پہلے کسی طرح بھی ہوش میں نہیں آ سکتا۔ لیکن پھر وہ یہ سوچ کر مطمئن ہو گیا کہ ہو سکتا ہے اس ڈینیش نے ایسا پلان بنایا ہو کہ ان کے آنے کے بعد اس کا وہاں موجود کوئی آدمی ان دونوں کو انٹی انجکشن لگا کر چلا جائے اس طرح وہ پانچ دس منٹ بعد خودبخود ہوش میں آ جاتے۔

تھوڑی دیر بعد وہ مارٹن کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو بارہ بلاک سی کے سامنے پہنچ گئے۔ کوٹھی پر تالا پڑا ہوا تھا۔ ویسے بھی یہ کوٹھی کالونی کے سب سے آخری حصے میں اور خاصی ہٹ کر بنی ہوئی تھی عمران نے ویگن روکی اور پھر ویگن کے ڈیش بورڈ کا ایک خانہ کھولا۔ تو اس میں سے اُسے ایک مڑی ہوئی تار مل گئی تھی۔ تار لے کر وہ نیچے اترا اور چند لمحوں کی کوشش کے بعد وہ اس تار کی مدد سے

Admin @ Hibuddiez.com

تالا کھول لینے میں کامیاب ہو چکا تھا۔ پھاٹک کھول کر وہ واپس مڑا اور پھر ویگن کو سٹارٹ کر کے کوٹھی کے اندر لے گیا۔ کوٹھی واقعی خالی پڑی ہوئی تھی۔ اور اس کی ظاہری حالت بھی بتا رہی تھی کہ کافی عرصے سے خالی ہے۔ عمران نے ویگن جا کر پورچ میں روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ ویگن کی عقبی طرف آیا۔ اس نے عقبی دروازہ جس کا کنڈا باہر سے بند ہوتا تھا کھولا۔ اور اس کے ساتھی ایک ایک کر کے نیچے اترنے لگے۔

"تنویر، تم اس ویگن کو یہاں سے لے جاؤ۔ اور اس کالونی سے کہیں دور چھوڑ کر واپس آ جاؤ۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس ویگن کی وجہ سے وہ لوگ یہاں ہمیں تلاش کر لیں" ——— عمران نے تنویر سے کہا۔ اور تنویر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا۔ اور دروازہ کھول کر سیٹ پر بیٹھ گیا۔ کیپٹن شکیل پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ جب تک تنویر ویگن موڑ کر پھاٹک تک پہنچا اس نے پھاٹک کھول دیا اور تنویر ویگن باہر نکال کر لے گیا۔ کیپٹن شکیل نے پھاٹک بند کر دیا لیکن چھوٹی کھڑکی کی کنڈی اندر سے نہ لگائی۔ تاکہ تنویر واپسی کے وقت بغیر کال بیل بجائے اندر آ سکے۔ اس نے تنویر کو اس بات سے اس وقت آگاہ کر دیا تھا جب وہ ویگن کو پھاٹک سے گزار کر باہر لے جا رہا تھا۔

تھوڑی دیر بعد کوٹھی کی مکمل تلاشی لی جا چکی تھی۔ کوٹھی میں ایک کار بھی موجود تھی۔ ضروری اسلحہ بھی۔ میک اپ کا سامان۔ مختلف ٹائپ کے لباس اور اس کے ساتھ ساتھ ڈبوں میں بند غذا بھی کافی مقدار میں موجود تھی۔

"فی الحال تو چھپنے کے لئے یہ کوٹھی ٹھیک ہے" ——— عمران نے ایک صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"فی الحال کا کیا مطلب" ——— صفدر نے چونک کر پوچھا۔

"بہرحال یہ ہمارا اپنا اڈہ نہیں ہے۔ اس لئے اس وقت تک ہمیں یہاں رہنا ہے۔ جب تک کہ صحیح صورت حال کا اندازہ نہ ہو جائے۔ میرے خیال میں سب سے پہلے ہمیں ایک دوسرے کا حال چال پوچھ لینا چاہئے۔ خرم تم نے پہلے تو رپورٹ دے دی تھی کہ تمہیں ہاکس کو قتل کرتے ہوئے پکڑ لیا گیا۔ اور پھر تم نے انتقاماً سیکرٹ سروس کا آپریشنل ہیڈکوارٹر اڑا دیا۔ لیکن دوسری بار میں نے تمہیں کہا تھا کہ تم پرانسز ڈونسی کو جا کر چیک کرو تاکہ معلوم ہو سکے کہ وہ کس حد تک فلاسٹر کے سلسلہ میں ملوث ہے۔ لیکن تم بارکر کی قید میں پہنچ گئے۔ یہ سب کیسے ہوا۔ پہلے تم اپنی رپورٹ دے دو" ——— عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا۔ باقی ساتھی بھی غور سے بلیک زیرو کی طرف دیکھنے لگے۔

"پہلے ان صاحب سے تعارف تو کراؤ۔ ہمیں پتہ چلے کہ یہ کون صاحب ہیں اور کیسے اچانک ہمارے درمیان ٹپک پڑے ہیں" ——— جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

"ان صاحب کا نام خرم ہے۔ فری لانسر جاسوس ہیں۔ ملٹری سیکرٹ سروس سے تعلق رہا ہے ان کا۔ چیف کے کہنے پر میں

Admin @ Hibuddiez.com

اکثر انہیں مختلف مقاصد کے لئے ہائر کرتا رہتا ہوں" ۔۔۔ عمران نے خلاف توقع سنجیدگی سے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"عمران صاحب ۔ اس بار آپ کا دیا ہوا معاوضہ بے حد مہنگا پڑا ہے" ۔۔۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

"جتنے فی صد مہنگا پڑا ہے بتا دو ۔ تاکہ اتنی کٹوتی کر کے اسے سستا بنا دوں ۔ بھائی جاسوسی صرف نگرانی کرنے کا نام نہیں ہے اور نہ ہی ملٹری سیکرٹ سروس کی طرح ۔ بس جا کر ایک آدھ چھاؤنی اڑا دی ۔ اور مونچھوں کو تاؤ دینا شروع کر دیا ۔ سیکرٹ سروس کے ساتھ کام کرتے ہوئے تو دانتوں پسینہ آنے تک جاتا ہے ۔ بشرطیکہ تمہارے دانت اصلی ہوں تو" ۔۔۔ عمران نے کہا ۔ اور بلیک زیرو مسکرا دیا ۔ اور پھر اس نے تفصیل سے پرنسز ڈنسی سے ملاقات کے لئے اپنی کوشش سے لے کر اس سے ملاقات اور پھر مادام بلیک سے ملاقات تک پوری کہانی بتا دی ۔

"اوہ تو تم اس مادام بلیک کی خدمت میں حاضری دے چکے ہو ۔ اس کا حلیہ اور پوری تفصیل بتاؤ" ۔۔۔ عمران نے چونک کر کہا ۔

"وہ وہیل چیئر پر بیٹھی رہتی ہے ۔ اس کا پورا جسم معذور اور مفلوج ہے ۔ وہ صرف زبان سے حکم دیتی ہے ۔ اور اس کے حکم کی تعمیل ہو جاتی ہے" ۔۔۔ بلیک زیرو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔

"خرم صاحب درست کہہ رہے ہیں ۔ ہماری بھی اس سے ملاقات ہو چکی ہے" ۔۔۔ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

اور پھر اس نے اپنے اور تنویر کے ڈنسی گیم کلب میں جا کر رچنڈ سے ملاقات اور اس کے بعد مادام بلیک کے اس پر اسرار کمرے سے لے کر واپس اپنی رہائش گاہ میں ان کے آدمیوں سمیت پہنچنے اور پھر ان آدمیوں کے جسموں میں اچانک بم پھٹنے تک پوری تفصیل بتا دی ۔

"اوہ اوہ ۔ تو یہ بات ہے ۔ یہ مادام بلیک تو بے حد ہوشیار عورت ثابت ہو رہی ہے ۔ لازماً اس نے اپنے آدمیوں کے جسموں میں کوئی ایسا آلہ پہنچایا ہوا ہے جس سے وہ ان کی نقل و حرکت ان کے اردگرد کا ماحول اور ہو سکتا ہے کہ وہاں پیدا ہونے والی آوازیں بھی وہ کسی ریسیونگ سیٹ پر سن رہی ہو گی اور پھر اس آلہ میں وائرلیس کنٹرول تھا تو بم بھی موجود ہو گا ۔ اس طرح اس نے تم دونوں کو ہلاک کرنے کی پلاننگ کی" ۔۔۔ عمران نے چونک کر کہا اور کیپٹن شکیل نے سر ہلا دیا ۔

"اب درویشوں کے قصے تو ختم ہو گئے ۔ اب درویش اپنا قصہ سنائے گی" ۔۔۔ عمران نے آخر میں جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا ۔ اور اس بار سب ساتھیوں سمیت جولیا بھی ہنس پڑی ۔ اسی لمحے تنویر بھی اندر آ گیا ۔ اس نے بتایا کہ وہ کافی دور ویگن کو چھوڑ کر ایک پبلک بس کے ذریعے واپس آیا ہے ۔ تو عمران نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا ۔ جولیا کے پاس بتانے کے لئے کچھ زیادہ مواد نہ تھا ۔ اس نے صرف اتنا بتایا کہ صفدر اور اس نے الفانسو کی مدد سے جم مارکر کو گھیرنے اور ختم کرنے کا پلان بنایا تھا لیکن

پھر تنویر اور کیپٹن شکیل کے زخمی ہو کر ہسپتال پہنچنے کی اطلاع ملی ۔ تو انہوں نے الفانسو کی مدد سے وہاں ریڈ کیا ۔ کمپیوٹر کو بیکار کر دیا گیا تھا ۔ تنویر اور کیپٹن شکیل بھی اب تقریباً صحت مند ہو چکے تھے ۔ وہاں اس وارڈ میں موجود سب افراد کا خاتمہ کر کے وہ جب واپس جا رہے تھے ۔ تو اچانک ایک راہداری کی چھت سے ان پر سرخ رنگ کی شعاعوں کا دھارا پڑا ۔ اور وہ بیہوش ہو گئے ۔ اس کے بعد انہیں ہوش آیا تو وہ عمران اور باقی ساتھیوں کے ساتھ موجود تھے ۔

" اس کا مطلب ہے اس الفانسو کو پہلے ہی ختم کر دیا گیا ہو گا " عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا ۔

" ہاں ۔ وہ اچھا دوست تھا " ___ صفدر نے کہا ۔

" اس کا مطلب ہے کہ چیف کی ساری پلاننگ بیکار چلی گئی " عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا ۔

" کیا مطلب ۔ چیف کی پلاننگ کیسے بیکار جا سکتی ہے " ___ جولیا نے چونک کر قدرے غصیلے لہجے میں کہا ۔

" بیکار تو کیا بے بس کہو ۔ بلکہ بے تکی کہو ۔ ہونہہ ۔ چلے تھے عمران کے مشورے کے بغیر پلاننگ کرنے " ___ عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا ۔

" تم اپنے آپ کو سمجھتے کیا ہو ۔ اور سنو تم یہاں آئے کیوں منہ اٹھائے ۔ یہ مشن ہمارا ہے اور ہم نے اسے مکمل کرنا ہے سمجھے " ___ عمران کی توقع کے عین مطابق جولیا بھڑک گئی ۔

" ٹھیک ہے ۔ جاؤ ۔ کر لو مکمل ۔ میں تو ٹائیگر سمیت آج ہی واپس جا رہا ہوں ۔ اور مسٹر خرم آپ بھی تیاری کریں اور جو چیک ایڈوانس کے طور پر وصول کیا ہے ۔ اس کی واپسی کا بھی بندوبست کر لیں ۔ میں باتھ روم جا رہا ہوں ۔ اس دوران تم تیاری کر لو ۔ ہماری روانگی فوری ہو گی " ___ عمران نے کہا ۔ اور اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔

" ویسے عمران کی بات درست ہے ۔ اس بار واقعی ہماری ساری پلاننگ یکسر فیل ہو کر رہ گئی ہے ۔ اب تک ہم فلاسٹر کے ہیڈ کوارٹر کو بھی تلاش نہیں کر سکے ۔ اس کی تباہی کا مرحلہ تو ابھی آئے گا " ___ صفدر نے عمران کے جاتے ہی بات کی ۔ اور سب کے ہونٹ بھینچ گئے ۔ کیونکہ صفدر کی بات واقعی درست تھی ۔

" لیکن عمران سے تو پوچھو ۔ اس نے خود کون سا تیر مار لیا ہے " تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا ۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد عمران واپس آیا تو صفدر نے تنویر کی بات اس سے کر دی ۔

" کیا کرو گے سن کر ۔ اور نہ ہی سنو تو اچھا ہے ۔ اس میں چند حسیناؤں کے نام آتے ہیں " ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" ظاہر ہے ۔ تم کیا بتاؤ گے ۔ تمہارے پاس کچھ بتلانے کو ہو گا تو بتاؤ گے ۔ تم بھی تو ہمارے ساتھ ہی اس جم مار کے ہاتھ گرفتار ہو چکے تھے " ___ جولیا ابھی تک غصے میں تھی ۔

Admin @ Hibuddiez.com

"عمران صاحب۔ میرے خیال میں یہ مشن واقعی ہمارے بس کا روگ نہیں ہے۔ اس لئے ہمیں واپس چلا جانا چاہیئے۔ ویسے بھی ابھی فلاسٹر نے کوئی ایسا کام تو کیا ہی نہیں کہ پاکیشیا یا دوسرے اسلامی بلاکس کے لئے کوئی خطرہ پیدا ہو۔ جب وہ ایسا کرے گی تو پھر دیکھ لیں گے"۔۔۔ صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم۔۔۔ تم یہ کہہ رہے ہو۔ یہ بزدلی کی باتیں تم کر رہے ہو۔ حیرت ہے"۔۔۔ جولیا سے نہ رہا گیا تو وہ بھی بول ہی پڑی جبکہ باقی ساتھی بھی حیرت سے صفدر کو دیکھنے لگے تھے۔ صرف عمران کے لبوں پر مسکراہٹ تھی۔ کیونکہ وہ جانتا تھا۔ کہ صفدر نے یہ بات کیوں کی ہے۔ وہ اس طرح عمران کو روک کر کام پر آمادہ کرنا چاہتا تھا۔

"ہاں میں اس لئے ایسا کہہ رہا ہوں کہ باس نے بھی اس مشن کو زیادہ اہمیت نہ دی تھی۔ ورنہ وہ لازماً ان کو لیڈر بنا کر بھیجتا۔ جبکہ اس بار اس نے سارا مشن ہم پر چھوڑ دیا اور اس کے بعد ہم سے کوئی واسطہ بھی نہیں رکھا۔ اب اگر یہ آدمی اچانک ہمیں وہاں سے نہ نکال لاتے تو ظاہر ہے۔ اس وقت تک ہماری لاشیں کسی گٹر میں بہہ رہی ہوتیں"۔۔۔ صفدر نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ واقعی باس نے ہم سے اب تک کوئی رابطہ ہی نہیں کیا۔ حالانکہ باس نے خود کہا تھا۔ کہ وہ ہمیں ساتھ ساتھ

گائیڈ کرتا رہے گا"۔۔۔ اس بار تنویر نے کہا۔

"ہو سکتا ہے۔ تمہارا باس کسی بدبودار گٹر میں تیراکی کی مشق کرتا پھر رہا ہو"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور بلیک زیرو کے بے اختیار ہونٹ بھنچ گئے۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران اس پر طنز کر رہا ہے۔

"پھر وہی بکواس۔ ہزار بار میں نے کہا ہے کہ باس کے متعلق ایسی باتیں نہ کیا کرو وہ تمہاری طرح احمق نہیں ہے سمجھے"۔۔۔ جولیا نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ اس طرح کی باتیں کر کے ہم صرف وقت ضائع کر رہے ہیں۔ ہمیں مشن کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ میں نے اس ساری صورت حال کا جو تجزیہ کیا ہے وہ میں بتا دیتا ہوں"۔۔۔ کیپٹن شکیل جو اب تک خاموش بیٹھا ہوا تھا یک لخت بول پڑا۔ اور وہ سب چونک کر کیپٹن شکیل کو دیکھنے لگے۔

"ہمارا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے پاس فلاسٹر کے بارے میں سرے سے کوئی کلیو ہی نہیں ہے اور اس تنظیم کو اس قدر خفیہ رکھا گیا ہے کہ یہاں بھی اسے کوئی نہیں جانتا۔ لارڈ باٹر کا ایک کلیو تھا۔ لیکن اسے بھی ہمارے سامنے جلا کر راکھ بنا دیا گیا ہے۔ اور اب تک ہم نے جو کچھ بھی کارکردگی دکھائی ہے۔ اس کے نتیجے میں فلاسٹر کی بجائے ایک اور تنظیم سامنے آ گئی ہے۔ جس کی سربراہ وہ معذور

Admin @ Hibuddiez.com

عورت مادام بلیک ہے۔ فلاسٹر کی طرف اٹھنے والا ہر قدم ہمیں مادام بلیک کے پاس ہی پہنچا دیتا ہے اور عمران صاحب نے بتایا ہے کہ ڈینیش کے مطابق ہم سے پوچھ گچھ کرنے کے لئے پرنسز ڈلسی مادام بلیک کے نمائندے کے طور پر آئی تھی۔ تو اس کا مطلب ہے کہ یا تو یہ پرنسز ڈلسی خود مادام بلیک ہے۔ وہ دو مختلف روپ رکھتی ہے۔ یا پھر پرنسز ڈلسی اس کی اہم ترین ایجنٹ ہے۔ ویسے بھی ہمارے ساتھ ڈلسی کلب کے انچارج رچمنڈ نے جو کچھ کیا اس کے بعد ہم مادام بلیک کے پاس پہنچ گئے تھے۔ اس سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ ان دونوں کے درمیان گہرے تعلقات موجود ہیں۔ جہاں تک فلاسٹر کا تعلق ہے میرے خیال میں فلاسٹر صرف ایک فرضی نام کے طور پر مشہور کیا گیا ہے۔ اصل تنظیم یہی مادام بلیک والی ہی ہے۔ اس لئے ہمیں اب پوری توجہ اس مادام بلیک کی طرف لگا دینی چاہئے۔ جہاں تک جم مارکر کا تعلق ہے۔ ہم اب تک صرف فلاسٹر کے سلسلے میں معلومات حاصل کرنے کے چکر میں اس کی طرف پوری توجہ نہیں کر سکے۔ اس لئے میرا خیال ہے ہمیں دو گروپ بنا لینے چاہئیں۔ ایک جم مارکر کے خلاف کام کرے دوسرا مادام بلیک کے خلاف۔ اگر ہم مادام بلیک کو قابو کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ تو پھر مجھے یقین ہے کہ فلاسٹر والا عقدہ بھی حل ہو جائے گا"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن مادام بلیک کے بارے میں بھی تو ہمارا خیال فلاسٹر جیسا

ہی ہے "۔۔۔ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" میرا خیال ہے کہ مادام بلیک تک پہنچنے کے لئے ہمیں پرنسز ڈلسی کو قابو میں کرنا چاہئے "۔۔۔ صفدر نے کہا۔

" واہ یہ ہوئی ناں پہلی کام کی بات۔ بس تم یہ کام مجھ پر چھوڑ دو۔ خوب صورت عورتوں کو قابو کرنے کا فن مجھے آتا ہے "۔۔۔ اچانک عمران نے کہا۔ اور جولیا کے علاوہ باقی ساتھی عمران کی یہ بات سن کر بے اختیار ہنس پڑے۔

" تو تم یہاں اس لئے آئے ہو۔ اب میں سمجھ گئی ہوں۔ چیف نے تمہیں بتا دیا ہوگا پرنسز ڈلسی کے متعلق اور تم رال ٹپکاتے پہنچ گئے۔ یہاں۔ میں دیکھتی ہوں تم کیسے قابو میں کرتے ہو اس ڈلسی کو۔ میں تمہیں گولی مار دوں گی "۔۔۔ جولیا نے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

" اب میں تمہیں تو ناراض نہیں کر سکتا۔ ٹھیک ہے۔ تنویر پرنسز ڈلسی کو قابو میں کرے گا اور میں اور ٹائیگر اس جم مارکر کے خلاف کام کریں گے "۔۔۔ عمران نے خلاف توقع انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور جولیا جو شاید عمران سے کسی اور بات کی توقع کر رہی تھی۔ وہ پہلے تو چند لمحے حیرت سے عمران کو دیکھتی رہی پھر یک لخت اس کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا۔ جیسے عمران نے اس کی بات مان کر اس کے دل کو انتہائی مسرت سے پُر کر دیا ہو۔

" ٹھیک ہے۔ میں اور جولیا پرنسز ڈلسی کے خلاف کام کریں

Admin @ Hibuddiez.com

گئے ۔۔۔۔ تنویر نے اپنے مطلب کی بات کر دی ۔

" عمران صاحب ۔ آپ جو کچھ طے کرتے رہیں میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔ لیکن آپ نے مجھے معاوضہ دے کر صرف ایک کام کے لئے ہائر کیا تھا ۔ وہ میں نے کر دیا ۔ یہ اور بات ہے کہ مجھے ٹریس کر لیا گیا ۔ اس کے باوجود میں نے جم مارکر کا آپریشنل ہیڈ کوارٹر تباہ کر کے اس کمی کو پورا کرنے کی کوشش کی ۔ اس کے بعد آپ نے مجھے پرنسز ڈنسی کو چیک کرنے کا کام سونپا اور اب پرنسز ڈنسی کے خلاف آپ کے ساتھی کام کریں گے ۔ اس لئے میرا خیال ہے اب آپ یا تو مجھے واپس جانے دیں یا پھر نیا معاوضہ طے کر کے مجھے کوئی کام بتائیں " ۔۔۔۔ اچانک بلیک زیرو نے بات کرتے ہوئے کہا ۔ دراصل وہ موجودہ پوزیشن میں اپنے آپ کو عجیب سی مشکل میں محسوس کر رہا تھا ۔

" معاوضہ تو کجا تمہیں چیف نے دینا ہے ۔ میں تو آغا سلیمان پاشا کی تنخواہ نہیں دے سکا تمہیں معاوضہ کہاں سے دوں گا ۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم فی الحال انتظار کرو ۔ ہو سکتا ہے چیف کی کال آ ہی جائے " ۔۔۔۔ عمران نے کہا اور بلیک زیرو خاموش ہو گیا ۔ ظاہر ہے وہ تو جانتا تھا کہ چیف کی کال کہاں سے آ سکتی ہے ۔ ویسے اس وقت وہ سخت ضرورت محسوس کر رہا تھا کہ کسی طرح کوئی ایسا سیٹ اپ ہو جائے کہ ایکسٹو کے لہجے میں اس کی موجودگی میں ممبرز کی بات ہو جائے کیونکہ سیکرٹ سروس کے ممبران کی نظروں میں اس نے اپنے لئے شکوک گہرے سائے منڈلاتے ہوئے دیکھ لئے تھے ۔ لیکن ظاہر ہے وہ اس پوزیشن میں کچھ بھی نہ کر سکتا تھا ۔

" عمران صاحب ۔ آپ نے ابھی تک یہ نہیں بتایا کہ آپ نے کیا کیا اور پھر آپ کیسے جم مارکر کے ہاتھ لگ گئے " ۔۔۔۔ صفدر نے کہا ۔ اور جواب میں عمران نے ریمنڈ سے ملنے اور پھر زیرو پر مادام بلیک کو فون کرنے اور پھر اچانک بے ہوش ہو جانے کی تفصیل تو بتا دی ۔ لیکن وہ معلومات جو اس نے ریمنڈ سے حاصل کی تھیں وہ اس نے نہ بتائیں ۔

" لیکن ریمنڈ کو تو آپ پر شک ہی نہ تھا ۔ اور آپ کے متعلق بھی کسی کو معلوم نہ تھا کہ آپ اس کوٹھی میں ہیں ۔ پھر کس نے وہاں اس حیرت انگیز انداز میں آپ کو بے ہوش بھی کر دیا ۔ اور پھر جم مارکر تک بھی پہنچا دیا " ۔۔۔۔ صفدر نے کہا ۔

" میں نے اپنے طور پر جو تجزیہ کیا ہے ۔ اس کے مطابق یہ کام بھی مادام بلیک کا ہی ہے ۔ ریمنڈ نے فون پر مادام بلیک سے رابطہ کر کے میرے متعلق بات کی مگر بعد میں یہ بتایا گیا کہ وہ مصروف ہے ۔ کل سے پہلے ملاقات نہیں ہو سکتی ۔ اس کے کچھ دیر بعد واردات ہوئی ۔ فون پیس میں ہلکا سا دھماکہ ہوا اور اس کے بعد میں بے ہوش ہو گیا ۔ ہوش آیا تو آپ کے ساتھ موجود تھا ۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ مادام بلیک نے ریمنڈ کی کال ملنے کے بعد باقاعدہ وہاں چیکنگ کی اور ہو سکتا ہے اس نے کسی خفیہ مشین کے ذریعے میرا میک اپ چیک کر لیا ہو ۔

Admin @ Nibuddiez.com

چنانچہ اس نے مجھے اس فون بیس کے اندر موجود بے ہوش کر دینے والی طاقتور گیس یا شعاعوں کی مدد سے بے ہوش کر دیا۔ لیکن ان ساری باتوں کے ساتھ ساتھ اس ڈینش نے جو کچھ بتایا ہے۔ اس کے مطابق جم مارکر اور مادام بلیک دونوں کے درمیان کوئی رابطہ نہیں ہے۔ وہ دونوں ایک دوسرے سے واقف بھی نہیں ہیں۔ اور یہ مادام بلیک عجیب سا کردار بن کر سامنے آ رہی ہے۔ تنویر اور کیپٹن شکیل کو تو اس نے واقعی ہلاک کرنے کی کوشش کی شاید اس لئے کہ یہ دونوں اس کے ہیڈ کوارٹر تک پہنچ گئے تھے۔ اور ہو سکتا ہے اُسے خطرہ ہو کہ ان لوگوں نے کوئی ایسا نشان ذہن میں رکھ لیا ہو جس سے اس کا ہیڈ کوارٹر ٹریس ہو سکتا ہو۔ لیکن خرم کو اس نے براہِ راست جم مارکر کے حوالے کر دیا۔ چلو یہ سوچ لیا جائے کہ اس نے خرم کو ایک بیکار آدمی سمجھ لیا تھا۔ لیکن مجھے اگر اس نے بے ہوش کیا تھا تو پھر مجھے اس نے کیوں جم مارکر کے حوالے کیا۔ ایک بات۔ اور دوسری بات کہ پھر پرنسز ڈنسی وہاں اس کا نمائندہ بن کر پوچھ گچھ کرنے بھی پہنچ گئی۔ حالانکہ وہ یہ پوچھ گچھ مجھے جم مارکر کے حوالے کرنے سے پہلے بھی براہِ راست کر سکتی تھی۔ پھر وہ مجھے پہچانتی بھی نہ تھی۔ ان ساری باتوں سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ مادام بلیک کسی ایسی مشکل میں ضرور پھنسی ہوئی ہے۔ کہ وہ براہِ راست ہمارے خلاف کوئی قدم اٹھانے سے ہچکچاتی ہے۔ اور خود کام کرنے کے جم مارکر کو آگے کر دیتی ہے“ ۔۔۔ عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ ختم ہوتا جولیا یک لخت بیٹھے بیٹھے بے اختیار اچھل پڑی اور وہ سب جولیا کو اس طرح اچھلتے دیکھ کر چونک پڑے۔

”اوہ۔ باس کی کال ہے۔ میں آ رہی ہوں“ ۔۔۔ جولیا نے کان میں پہنے ہوئے ٹاپس پر انگلی رکھتے ہوئے کہا۔ اور تیزی سے اٹھ کر اس کمرے سے باہر چلی گئی۔ شاید خرم اور ٹائیگر کی موجودگی کی وجہ سے وہ ان کے سامنے کال اٹنڈ نہ کرنا چاہتی تھی۔ لیکن باس کی کال کا سن کر سب سے زیادہ حیران بلیک زیرو دکھائی دے رہا تھا۔ کیونکہ ظاہر ہے جس باس کی بات وہ کر رہی تھی۔ وہ بذاتِ خود یہاں موجود تھا۔ عمران بھی یہاں تھا۔ تو پھر کون سا باس اُسے کال کر رہا تھا۔ اور بلیک زیرو کو بھی معلوم تھا کہ اس نے ٹاپس میں موجود انتہائی طاقتور مگر جدید ترین ٹرانسمیٹر جولیا کو خود دیا تھا۔ اس نے بے اختیار عمران کی طرف دیکھا مگر عمران کا چہرہ سپاٹ تھا۔ بلیک زیرو نے ہونٹ بھینچ لئے۔ پھر جولیا فوراً ہی دوسرے کمرے سے واپس آ گئی۔ اس نے کان میں موجود ٹاپس نکال کر ہتھیلی میں پکڑا ہوا تھا۔

”چیف تم سے بات کرنا چاہتا ہے“ ۔۔۔ جولیا نے ٹاپس عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ انتہائی سنجیدہ سا ہو رہا تھا۔ عمران نے ٹاپس کی پچھلی طرف انگلی رکھ کر اُسے دبایا۔

”یس سر۔ عمران بول رہا ہوں اوور“ ۔۔۔ عمران نے مؤدبانہ

Admin @ Hibuddiez.com

لہجے میں کہا۔

"عمران مشن کے سلسلے میں کیا پیش رفت ہوئی ہے اوور"۔ ایکسٹو کا لہجہ انتہائی سخت اور سرد تھا۔ اور بلیک زیرو کی حالت دیکھنے والی تھی۔ اس کی سمجھ میں یہ سارا چکر نہ آ رہا تھا۔ وہ خود یہاں موجود تھا۔ اور عمران بھی۔ لیکن ایکسٹو اس کے سامنے عمران سے بات بھی کر رہا تھا۔ حقیقتاً اس کا ذہن گھوم کر رہ گیا تھا۔

"یس سر فی الحال آپکی سروس کے ممبران چوہوں کی طرح ادھر ادھر دوڑتے پھر رہے ہیں۔ انہیں نہ کوئی کلیو مل رہا ہے۔ نہ کوئی لائن آف ایکشن اوور"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔ لہجہ البتہ مؤدبانہ ہی تھا۔

"تم ان کی بات چھوڑو۔ مجھے معلوم ہے کہ انہوں نے کیا کیا ہے اور کیا نہیں کیا۔ میری نظریں ہر لمحے ان پر رہتی ہیں مجھے معلوم ہے کہ مادام بلیک نے کس طرح سیکرٹ سروس کے ممبران کو جم مارکر کے حوالے کیا۔ جم مارکر کی پلاننگ سے میں پہلے واقف تھا۔ اس لئے مجھے معلوم تھا کہ اس کا خاص آدمی ڈینش تم سب کو بے ہوش کر کے لے جائے گا۔ اور میری پلاننگ اس سلسلہ میں کچھ اور تھی۔ لیکن تم لوگوں نے اچانک ڈینش اور اس کے آدمیوں کا خاتمہ کر کے ساری پلاننگ ختم کر دی ہے۔ بہرحال سیکرٹ سروس کی بات چھوڑو۔ تم اپنی بات کرو تم مجھے یہ کہہ کر آئے تھے۔ کہ تم نے ہائر کردہ ایجنٹ فرم کے ذریعے براہِ راست فلاسٹر تک پہنچنے کی پلاننگ کی ہے۔ حالانکہ میں نے دیکھا ہے کہ تمہارا ہائر کردہ آدمی فرم بھی ہر معاملے میں ناکام رہا ہے اور تم بھی اوور"۔۔۔۔ ایکسٹو کا غصہ عروج پر تھا۔ اس کے لہجے میں کوبرے سانپ جیسی پھنکار تھی۔ اور عمران جیسا شخص بھی بے اختیار سہم کر رہ گیا تھا۔

"فرم نے بہرحال ایک کارنامہ تو سرانجام دیا ہے جناب۔ لیکن دراصل ان لوگوں نے فلاسٹر کو اس طرح خفیہ رکھا ہوا ہے کہ باوجود انتہائی کوشش کے کوئی معمولی سا کلیو بھی نہیں مل رہا اوور"۔۔۔۔ عمران نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ اس نے سیکرٹ سروس کا آپریشنل ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا ہے۔ اگر وہ ایسا نہ کرتا تو شاید اب تک میں خود اُسے گولی سے اڑا چکا ہوتا۔ اور جہاں تک تمہارا تعلق ہے۔ تم نے اب تک انتہائی ناکارہ کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ حالانکہ جم مارکر اور پرنسز ڈنسی کے اکٹھے ہونے سے تمہیں اصل بات کی تہہ تک پہنچ جانا چاہئے تھا۔ سنو میں تمہیں ان کا کلیو دیتا ہوں۔ یہاں غلط طور پر یہ مشہور کیا گیا ہے کہ فلاسٹر کا ہیڈ کوارٹر ہاگن میں ہے۔ جب کہ فلاسٹر کا ہیڈ کوارٹر ایک جزیرے نکسوا میں ہے۔ یہاں مادام بلیک کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ اور مادام بلیک ہی دراصل فلاسٹر کی اصل باس ہے۔ پرنسز ڈنسی یا تو اس کی سپیشل ایجنٹ ہے۔ یا پھر وہ ڈبل رول کر رہی ہے۔ بیک وقت مادام بلیک کا بھی اور پرنسز ڈنسی

کا بھی۔ اور یہاں رابنسن بار کا مالک رابنسن مادام بلیک کا خاص ایجنٹ ہے۔ کیا اس قدر کلیو کافی ہیں تمہارے لئے یا...... اوور" ___ ایکسٹو کا لہجہ بے حد طنزیہ تھا اور عمران کے چہرے پر انتہائی شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے۔

"بہت کافی ہیں جناب۔ ویسے آج مجھے پتہ چلا ہے کہ پردے میں رہنے کا کیا فائدہ ہوتا ہے اوور" ___ عمران نے کہا۔

"شٹ اپ۔ اب پوری طرح یہ مشن مکمل کرو۔ اب میں کوئی کوتاہی برداشت نہیں کروں گا۔ سمجھے۔ اب سیکرٹ سروس کو تم ہی لیڈ کرو گے اوور اینڈ آل" ___ ایکسٹو نے اسی طرح سخت لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"کمال ہے۔ یہ آدمی ہے یا کوئی جن۔ کہ اسے سب کچھ خود بخود علم ہو جاتا ہے" ___ عمران نے منہ بناتے ہوئے ٹرانسمیٹر جولیا کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ جس کا چہرہ اب ذرا مسرت سے کھلا جا رہا تھا۔ ظاہر ہے ایکسٹو نے عمران پر اپنی واضح برتری ظاہر کر دی تھی۔ تنویر کا چہرہ بھی کھلا جا رہا تھا۔ جب کہ صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں مسکرا دیئے۔

"اب تم بتاؤ۔ تم تو بس اپنے آپ کو ہی طرم خان سمجھتے ہو۔ اب پتہ چلا کہ چیف کیا ہے" ___ جولیا سے نہ رہا جا سکا تو بول ہی پڑی۔

"آج واقعی اس نے مجھے حیران کر دیا ہے۔ بہرحال اب واقعی کام بھی ہونا چاہیئے۔ اب تک بڑی سیر کر لی ہے۔ ہم

نے آرک لینڈ کی" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں عمران صاحب۔ اب آپ لیڈر بھی بن گئے ہیں۔ اور ٹیم بھی یہاں اکٹھی ہے۔ اور چیف نے باقاعدہ منزل کی نشاندہی بھی کر دی ہے۔ اس لئے اب واقعی کام ہونا چاہیئے" ___ صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جہاں تک اس جزیرے پر فلاسٹر کے ہیڈ کوارٹر کا تعلق ہے تو میرا خیال ہے کہ یہ ہیڈ کوارٹر کوئی عام تنظیمی قسم کا ہیڈ کوارٹر نہیں ہو سکتا۔ وہاں کوئی خاص کام سرانجام دیا جا رہا ہے۔ اور ظاہر ہے جن لوگوں نے اس قدر خفیہ انتظامات کر رکھے ہیں۔ انہوں نے وہاں بھی حفاظت کے خصوصی انتظامات کئے ہوں گے اور مادام بلیک اور یہ بارکر دونوں اکٹھے ہو کر ہمارے خلاف کام کر رہے ہیں۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ ہمیں اس جزیرے پر ریڈ کرنے سے پہلے اس مادام بلیک سے دو دو ہاتھ کر لینے چاہئیں۔ اس سے ہمیں اس جزیرے پر ہونے والے اصل واقعات اور وہاں کے حالات کا بخوبی علم ہو جائے گا اور مادام بلیک تک پہنچنے کا صحیح راستہ رابنسن کی طرف سے ہو کر گزرتا ہے۔ رابنسن ہمیں پرلنسز تک لے جائے گا اور پرلنسز مادام بلیک تک اور مادام بلیک فلاسٹر کے ہیڈ کوارٹر تک" ___ عمران نے بھی اس بار انتہائی سنجیدہ انداز میں تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ آپ جم مارکر کو کیوں نظر انداز کر رہے ہیں۔ وہ ظاہر ہے کسی بھوت کی طرح ہمارا پیچھا کرتا رہے گا" ___ صفدر

نے کہا۔

"اس سلسلے میں میرا خیال ہے کہ ہمیں اس کے ساتھ باقاعدہ چوہے بلی کا کھیل کھیلنا چاہیئے۔ اسے فون پر دھمکیاں دی جائیں۔ کنگ آف آرک کو بھی اس بارے میں فون کیئے جائیں یا کسی اور ذریعے سے بتادیا جائے کہ اس نے یہودیوں کے ساتھ معاہدہ کر کے اپنی اور اپنے ملک کی تباہی کو مقدر کر لیا ہے۔ چنانچہ ایک گروپ یہ کام کرے گا۔ جب کہ دوسرا گروپ خفیہ طور پر فلاسٹر کے خلاف کام کرے گا۔ اور کسی طرح بھی جم مارکر کے سامنے نہ آئے گا۔ اس طرح ہم بیک وقت دو محاذوں پر کام کر سکتے ہیں"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"تو پھر گروپ بھی آپ ہی بتا دیں"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"سیکرٹ سروس بمقابلہ سیکرٹ سروس اور کرائے کے لوگ بمقابلہ فلاسٹر۔ سیدھا سیدھا حساب ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"میرا خیال دوسرا ہے۔ آپ جم مارکر کے خلاف کام کریں۔ جب کہ ہم فلاسٹر کے خلاف کام کرتے ہیں۔ آپ جم مارکر کو ہم سے زیادہ اچھی طرح جانتے ہیں"۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن میں تنویر کو پرنسز ڈلسی کی طرف بھیجنا نہیں چاہتا۔ وہ خاصی خوب صورت لڑکی ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا تو اس لئے تم خود ادھر جانا چاہتے ہو۔ اور ہمیں جم مارکر سے الجھانا چاہتے ہو۔ نہیں۔ صفدر ٹھیک کہہ رہا ہے۔ ہم فلاسٹر کے خلاف کام کریں گے اور تم جم مارکر کے خلاف"۔۔۔ جولیا

نے انتہائی فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"میرا خیال دوسرا ہے۔ اگر ہم نے ایک بار پھر گروپوں میں بٹ کر کام شروع کیا تو وہی نتیجہ نکلے گا جو اب تک نکلتا رہا ہے۔ اور چیف نے بھی اشارتاً یہی حکم دیا ہے کہ ہم ٹیم کی صورت میں کام کریں۔ اس طرح ہماری طاقت اکٹھی رہے گی اور جہاں تک جم مارکر کے خلاف کام کرنے کی بات ہے۔ میرا خیال ہے۔ براہ راست جم مارکر سے ٹکرانے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ جم مارکر کو معلوم ہے کہ ہم فلاسٹر کے خلاف کام کرنے آئے ہیں۔ اس لئے ہمیں براہ راست فلاسٹر کے خلاف ہی کام کرنا چاہیئے۔ ظاہر ہے۔ جم مارکر خود بخود ہمارے آڑے آنے کی کوشش کرتا رہے گا۔ اور اسی کوشش کے دوران اس سے آسانی سے نمٹا جا سکتا ہے۔ بہرحال ہمیں پوری توجہ اپنے اصل مشن کی طرف ہی رکھنی چاہیئے"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے اچانک بات کرتے ہوئے کہا اس کی بات میں واقعی وزن تھا۔ بے اختیار سب کے سر اثبات میں ہلنے لگ گئے۔

"کیپٹن شکیل واقعی کیپٹن ہے۔ ٹیم کو یکجا رکھ کر لڑانا جانتا ہے۔ ٹھیک ہے۔ میں ٹائیگر اور خرم تینوں اس رابنسن کے خلاف کام کرتے ہوئے آگے بڑھتے ہیں۔ جب کہ صفدر اور اس کے ساتھی پرنسز ڈلسی کے خلاف کام کریں گے تاکہ اگر ہو سکے تو اس سے فلاسٹر تک پہنچا جا سکے۔ اس طرح مجھے یقین ہے کہ ہم دونوں آخرکار ایک جگہ پہنچ کر مل جائیں گے۔ ہیڈ کوارٹر ہی

Admin @ Hibuddiez.com

رہے گا۔ کیونکہ یہ اڈہ ڈینش کا انتہائی خفیہ اڈہ ہے۔ اور ڈینش بلاک ہو چکا ہے۔ البتہ اب ہمیں میک اپ وغیرہ تبدیل کر لینے چاہئیں۔ اور ایک بات کا ہر صورت میں خیال رکھا جائے کہ مادام بلیک اور جم مارکر دونوں انتہائی جدید ترین آلات استعمال کر رہے ہیں۔ اس لئے ہر صورت میں محتاط رہ کر کام کو آگے بڑھانا ہے۔ اور کام میں تیزی ہونی چاہیئے۔ یہاں میں نے ایک الماری میں بی۔ ٹھری ٹرانسمیٹرز کافی تعداد میں پڑے دیکھے ہیں۔ یہ ہم سب اپنے پاس رکھیں گے۔ یہ انتہائی محفوظ ٹرانسمیٹر ہیں۔ اس سے فوری طور پر ایک دوسرے کو کال بھی کیا جا سکتا ہے اور ایک دوسرے کی مدد بھی کی جا سکتی ہے۔ او۔ کے۔ پھر کام کا آغاز کر ہی دیا جائے" ۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے ساتھ ہی باقی سب افراد بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ ان سب کے چہروں پر جوش کے آثار نمایاں تھے۔

عمران ۔۔۔ ٹائیگر اور بلیک زیرو تینوں رائینس بار کی قدیم عمارت کی سائیڈ پر بنے ہوئے پارکنگ میں کار روک کر نیچے اترے۔ اور پھر بار کے مین گیٹ کی طرف مڑ گئے۔ ان تینوں نے اپنے چہروں پر ایکریمین میک اپ کر رکھا تھا۔ اور تینوں کے چہروں سے ہی ظاہر ہوتا تھا کہ وہ زیر زمین دنیا کے افراد ہیں۔ ان کے جسموں پر یہاں کا مخصوص لباس جینز اور سیاہ چمڑے کی جیکٹیں تھیں۔ بار ہال ان کی توقع سے کہیں زیادہ بڑا تھا۔ اور اس وقت منشیات کے دھوئیں اور سستی شراب کی بو سے اندر کی فضا اس قدر بوجھل ہو رہی تھی کہ ان تینوں کا ہی دم گھٹنے لگا۔ لیکن وہ اطمینان سے قدم بڑھاتے کاؤنٹر کی طرف بڑھتے گئے۔ جہاں ایک چھوٹی آنکھوں اور چوڑے جسم والا گنجا آدمی کھڑا انہیں غور سے دیکھ رہا تھا۔ جب کہ اس کے ساتھ موجود دو نوجوان

Admin @ Hibuddiez.com

لڑکیاں ویٹرز کو شراب کی بوتلیں اور جام دینے میں مصروف تھیں، یہاں آنے سے پہلے عمران نے رابنسن کے اس بار اور بذاتِ خود رابنسن کے بارے میں معلومات حاصل کر لی تھیں۔ رابنسن بوڑھا آدمی تھا۔ اور وہ زیادہ تر اپنے دفتر میں بیٹھا رہتا تھا۔ اس کا کام آرک لینڈ کی مختلف مجرم تنظیموں کو کرائے پر آدمی سپلائی کرنا تھا۔ اور اس سلسلہ میں اس نے باقاعدہ ایک لمبا چوڑا گروپ بنا رکھا تھا جسے رابنسن گروپ کہا جاتا تھا۔ اس گروپ میں ہر قسم کے جرائم پیشہ افراد شامل تھے۔ رابنسن انہیں لمبی اور بھاری تنخواہیں دیتا تھا۔ جب کہ وہ مختلف تنظیموں سے لمبی رقمیں لے کر انہیں ان کے متفرق کاموں پر تعینات کر دیتا تھا۔ اس گنجے کاؤنٹرمین کا نام وسکی تھا اور وہ رابنسن گروپ کو عملی طور پر بھی کنٹرول کرتا تھا۔ کہا جاتا تھا کہ وسکی سے آرک لینڈ کا کوئی مجرم یا مجرم تنظیم چھپی ہوئی نہ تھی۔ وہ سب کے کاموں سے باخبر رہتا تھا۔ لیکن وہ براہِ راست کسی کے کام میں مداخلت نہ کرتا تھا۔

"ہیلو مسٹر وسکی۔ تم ہمیں اس طرح دیکھ رہے ہو جیسے کوئی ہارا ہوا جواری جیتنے والے کو دیکھتا ہے" ــــ عمران نے کاؤنٹر کے قریب جا کر مسکراتے ہوئے کہا۔ اور وسکی کی پیشانی پر تیزی سے سلوٹیں سی پڑنے لگ گئیں۔

"کون ہو تم۔ میں تمہیں پہلی بار دیکھ رہا ہوں" ــــ وسکی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اب بار بار دیکھو گے۔ کیونکہ رابنسن گروپ میں جلد ہی ہم تین کا اضافہ ہونے والا ہے۔ جہاں تک ہمارے تعارف کا تعلق ہے۔ تو اگر تمہارا کوئی واقف ایکریمیا کی ریاست شی گن میں ہو تو اسے فون کر کے پوچھ لو کہ راجر، مارجر، اور ڈارجر وہاں کیا حیثیت رکھتے ہیں۔ لیکن اب ہم ایکریمیا چھوڑ چکے ہیں اور یقیناً شی گن والے ہمارے وہاں سے آنے کی خبر سن کر جشنِ مسرت منا رہے ہوں گے" ــــ عمران نے اسی طرح مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ تو تم یہاں کام لینے آئے ہو۔ لیکن تمہیں کس نے کہا ہے کہ رابنسن کا کوئی گروپ ہے" ــــ وسکی نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

"مسٹر وسکی۔ ہم جہاں پہنچ جائیں وہاں کام خود بخود چل کر ہمارے پاس آ جاتا ہے۔ سمجھے۔ اور ہم صرف اتمامِ حجت کے لئے آئے ہیں۔ اگر رابنسن ہمیں اپنے گروپ میں ہماری شرائط پر کام دے سکتا ہے تو ٹھیک ورنہ سمجھو رابنسن گروپ کے ساتھ ساتھ آرک لینڈ میں ڈارجر گروپ بھی وجود میں آ جائے گا۔ اور ڈارجر گروپ کے وجود میں آنے کے بعد رابنسن گروپ کے پاس سوائے یہاں بار میں شرابیں بیچنے کے علاوہ اور کوئی دھندہ باقی نہ رہے گا۔ اس لئے تم بس اتنا کہو کہ رابنسن سے ہمیں ملا دو۔ اس کے بعد رابنسن کیا جواب دیتا ہے یہ اس کی مرضی ہے" ــــ عمران نے اس بار سخت لہجے میں کہا۔

Admin @ Hibuddiez.com

"جاؤ۔ دفع ہو جاؤ۔ اور جا کر خوشیاں مناؤ کہ تم جیسے تھرڈ کلاس لوگ وسکی سے ایسی بات کرنے کے باوجود زندہ بچ گئے ہیں جاؤ گٹ آؤٹ۔ ورنہ ہڈیاں توڑ کر باہر پھنکوا دوں گا"۔۔۔ وسکی نے یک لخت انتہائی غصیلے انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ اور اس کی غصیلی آواز سنتے ہی یک لخت سائیڈوں میں کھڑے ہوئے چار پہلوان نما غنڈے چونک کر آگے بڑھے۔ وہ چاروں غور سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ رہے تھے۔ مگر وسکی نے اس طرح منہ بناتے ہوئے ہاتھ اٹھا کر انہیں روک دیا جیسے عمران اور اس کے ساتھیوں کی وہ اتنی اہمیت بھی نہ سمجھتا ہو کہ ان کے لئے اپنے آدمیوں کو تکلیف دے۔

"گڈ شو وسکی۔ تم واقعی جی دار آدمی لگتے ہو۔ کیوں ماجد اور راجہ کیسی رہی۔ یہ وسکی ہمیں اس طرح کھلے عام دھمکیاں دے رہا ہے"۔۔۔ عمران نے انتہائی تحسین آمیز لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے کوئی بزرگ کسی معصوم سے بچے کی طرف سے دھمکی دیئے جانے پر ہنس کر بات کرتا ہے۔

"واقعی ٹارجر۔ یہ ہماری زندگی کا انتہائی حیرت انگیز لمحہ ہے۔ آج تک کسی کو آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی جرأت نہیں ہوتی جب کہ یہاں کھلے عام دھمکیاں دی جا رہی ہیں"۔۔۔ بلیک زیرو نے حیرت بھرے انداز میں جواب دیا۔

"باس۔ لعنت بھیجو اس رابنسن اور اس وسکی پر۔ میں نے تو تمہیں پہلے بھی کہا تھا کہ اپنے گروپ کا اعلان کر دو۔ خواہ مخواہ اس وسکی جیسے حقیر کیڑے کی باتیں سننی پڑ رہی ہیں"۔۔۔ ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ وہ تینوں کاؤنٹر کے پاس کھڑے اس طرح آپس میں باتیں کر رہے تھے جیسے باہمی مشورہ کر رہے ہوں۔

"کیا۔۔۔ کیا تم نے مجھے حقیر کیڑا کہا۔ مجھے"۔۔۔ وسکی نے غصے کی شدت سے آگے کی طرف لپکتے ہوئے چیخ کر کہا۔ مگر دوسرے لمحے اس کی غصیلی چیخ خود بخود لمبی چیخ میں تبدیل ہو گئی اور اس کا بھاری بھرکم جسم کاؤنٹر پر سے گھسٹتا ہوا ایک دھماکے سے بار کے فرش پر جا گرا۔ عمران نے بڑے اطمینان سے آگے کی طرف جھکتے ہوئے وسکی کو گردن سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے ہال کی طرف اچھال دیا تھا۔ وسکی نیچے گرتے ہی تڑپ کر اٹھنے ہی لگا تھا کہ یک لخت بلیک زیرو کی لات حرکت میں آئی اور وسکی کنپٹی پر زوردار ضرب کھا کر پہلے سے زیادہ زوردار انداز میں چیختا ہوا نیچے گرا۔ اسی لمحے ہال ریوالور کے دھماکوں اور ان چار غنڈوں کی دردناک چیخوں سے گونج اٹھا۔ وسکی کے نیچے گرتے ہی ان چاروں غنڈوں نے تیزی سے جیبوں سے ریوالور نکال لئے تھے لیکن ٹائیگر پہلے ہی ہوشیار تھا۔ اس لئے دوسرے لمحے ریوالور کے دھماکوں کے ساتھ ہی ان چاروں کے ہاتھوں سے ریوالور نکل کر دور جا گرے۔

"اب اگر حرکت کی تو گولیاں دل پر پڑیں گی"۔۔۔ ٹائیگر نے چیختے ہوئے کہا۔ وسکی لات کھا کر ایک بار پھر نیچے گرا اور اس

Admin @ Hibuddiez.com

نے اس بار واقعی حیرت انگیز انداز میں اپنے جسم کو کمان کے انداز میں موڑا۔ وہ دراصل اپنی کنپٹی کو دوبارہ ضرب سے بچا کر قلابازی کھا کر اٹھنا چاہتا تھا۔ لیکن جیسے ہی قلابازی کھاتے ہوئے اس کی لاتیں بجلی کی سی تیزی سے اوپر کو اٹھیں۔ عمران ذرا سا جھکا۔ اس کے دونوں ہاتھ پلک جھپکنے میں اس کی پنڈلیوں کی طرف بڑھتے نظر آئے اور دوسرے لمحے وسکی کا بھاری جسم فضا میں لہراتا ہوا اوپر کو اٹھا اور دوسرے لمحے وہ ایک زوردار دھماکے سے کاؤنٹر کی دوسری طرف جا گرا۔ اور اس کے ساتھ ہی کاؤنٹر کی دوسری طرف نیچے کو جھکی ہوئی لڑکیوں کی چیخیں سنائی دیں۔ وہ شاید لڑائی اور ریوالور کے دھماکوں کے خوف سے کاؤنٹر سے نیچے ہو گئی تھیں۔ کہ اچانک بھاری جسم کا وسکی ان کے سروں پر آ گرا۔ ایک لمحے کے لئے کاؤنٹر کے پیچھے چیخنے اور گڑبڑ کی آوازیں سنائی دیں۔ پھر وسکی کا سر کاؤنٹر کے پیچھے سے ایسے برآمد ہوا جیسے کوئی گہرائی میں سے اوپر کو آ رہا ہو۔ اس کی پیشانی پر زخم آ گیا تھا۔ جس میں سے خون بہہ کر اس کے چہرے پر پھیل رہا تھا۔ جس کی وجہ سے اس کا چہرہ انتہائی بھیانک نظر آ رہا تھا۔

"ہاں تو مسٹر وسکی۔ کیا رابنسن سے ملاقات ہو سکتی ہے یا میں اپنے ساتھی کی بات مان کر علیحدہ گروپ کا اعلان کر دوں" عمران نے کاؤنٹر پر کہنی ٹیکتے ہوئے انتہائی دوستانہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔ ہال میں موجود ہر شخص مجسموں کی طرح ساکت

بیٹھا ہوا تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے پورا ہال خالی پڑا ہو۔ ٹائیگر اور بلیک زیرو ریوالور ہاتھوں میں پکڑے ایک دوسرے سے پشت ملائے انتہائی چوکنے انداز میں کھڑے تھے۔

"تم ۔۔۔ تم ۔۔۔ میں تمہیں ......" ۔۔۔ وسکی نے اوپر کو اٹھتے ہوئے شدید ترین غصے میں چیختے ہوئے کچھ کہنا چاہا کہ عمران کا دوسرا بازو بجلی سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے حرکت میں آیا اور اوپر کو اٹھتے ہوئے وسکی کے گنجے سر پر اس قدر زوردار چپت پڑی کہ وسکی ایک بار پھر چیختا ہوا کاؤنٹر کے پیچھے غائب ہو گیا۔ چپت کی آواز سے ہال گونج اٹھا۔ کیونکہ وہاں واقعی موت کی سی خاموشی تھی۔ ہر شخص سانس روکے بیٹھا انتہائی حیرت بھری نظروں سے یہ انتہائی دلچسپ اور حیرت انگیز تماشا دیکھ رہا تھا۔ عمران چپت مار کر اس طرح ہاتھ ملنے لگا۔ جیسے شرارتی بچے کسی گنجے کے سر پر چپت مار کر ہاتھ مل کر چپت سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

"کون ہو تم" ۔۔۔ اچانک ایک طرف ہال کے اوپر بنی ہوئی ریلنگ سے ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور عمران نے دیکھا کہ ریلنگ پر ایک ادھیڑ عمر آدمی کھڑا حیرت سے یہ سب تماشا دیکھ رہا تھا۔

"کیا تم رابنسن ہو" ۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔ میں رابنسن ہوں۔ مگر تم نے یہ کیا تماشا بنا رکھا ہے یہاں۔ کون ہو تم" ۔۔۔ ادھیڑ عمر آدمی نے تیزی سے ایک

سائیڈ کی سیڑھیاں اتر کر نیچے آتے ہوئے کہا۔

"باس باس۔ اس شخص نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا ہے۔ میں اسے"۔۔۔ اسی لمحے کاؤنٹر سے نکل کر دسکی نے بے اختیار چیختے ہوئے کہنا شروع کیا۔

"ایک چپت اور لگا دوں۔ بڑی خارش ہو رہی ہے ہاتھ میں۔ یقین کرو بڑی مدت کے بعد کسی گنجے کے سر پر چپت لگانے کا موقع ملا ہے۔ اور اس چپت بازی کا واقعی لطف ہی نرالا ہے"۔ عمران نے مسکرا کر دسکی کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ اور اس بار ادھیڑ عمر رابنس بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم واقعی دلچسپ آدمی ہو۔ میں فرسٹ آفس میں کسی کام سے آیا تھا۔ کہ چپت کی آواز سن کر باہر آ گیا۔ بہرحال آؤ میرے ساتھ۔ اور دسکی سنو لیٹے ہوش میں رہا کرو۔ ہر آدمی سے ایک ہی انداز سے پیش آنے کا یہی نتیجہ نکلتا ہے"۔۔۔ رابنس نے بات کرتے کرتے دسکی سے مخاطب ہو کر سخت لہجے میں کہا اور مڑ کر سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔

"دوسری چپت ادھار رہی مسٹر دسکی"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے دسکی سے کہا۔ جس نے اتنی سختی سے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے کہ اس کے ہونٹ نیلے پڑ گئے تھے۔ اور عمران کے فقرے پر ہونٹ کچھ اور بھینچ گئے۔ ٹائیگر اور بلیک زیرو بھی عمران کے پیچھے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اوپر پہنچے اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑے دفتر نما کمرے میں موجود تھے۔ دفتر بے حد شاندار انداز میں سجا ہوا

تھا۔ نیچے بار ہال کی حالت دیکھ کر کوئی اندازہ نہ کر سکتا تھا کہ اس تھرڈ کلاس بار کے مالک کا دفتر اس قدر شاہانہ انداز میں سجا ہوا ہو سکتا ہے۔ دفتر مکمل طور پر ساؤنڈ پروف تھا۔

"تم نے جس انداز میں دسکی کو ٹریٹ کیا ہے۔ اس نے مجھے بے حد متاثر کیا ہے۔ حالانکہ دسکی ایسا جی دار اور لڑائی بھڑائی میں ماہر آدمی ہے کہ یہاں ہارگن میں اس کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی کوئی جرأت نہیں کرتا۔ بہرحال تم تینوں اجنبی ہو۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم اپنا تفصیلی تعارف کرا دو"۔۔۔ رابنس نے ایک صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا یہاں کوئی راز کی بات ہو سکتی ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"راز کی بات۔ ہاں ہاں۔ کھل کر بات کرو۔ یہ ساؤنڈ پروف کمرہ ہے"۔۔۔ رابنس نے چونک کر کہا۔

"تو پہلے میز کے نیچے لگا ہوا ٹیپ اور دائیں کونے میں نصب کیمرہ آف کر دو"۔۔۔ عمران نے کہا تو رابنس بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"اوہ اوہ۔ تمہیں یہ سب کیسے معلوم ہو گیا۔ کون ہو تم۔ اب مجھے تمہارے بارے میں سنجیدگی سے سوچنا ہو گا"۔۔۔ رابنس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ انتہائی سنجیدگی تھی۔

"سب کچھ بتا دیں گے۔ تم یہ آف تو کرو۔ ویسے یہ بتا دوں کہ ان سے ہمیں تو کوئی فرق نہیں پڑے گا البتہ تمہارا اپنا مسئلہ کسی سطح پر خراب ہو سکتا ہے"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے

ہوئے کہا۔ اور رابنسن چند لمحے ہونٹ بھینچے کھڑا غور سے عمران کو دیکھتا رہا پھر تیزی سے مڑا۔ اور اس نے میز کی کرسی والے کنارے پر موجود بٹن آف کر دیئے۔ اور آکر واپس صوفے پر بیٹھ گیا۔ لیکن اب اس کے چہرے پر بے پناہ سنجیدگی تھی۔

"مسٹر رابنسن۔ تم کبھی اسرائیل گئے ہو" ۔۔۔ عمران نے بھی انتہائی سنجیدگی سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"اسرائیل۔ کیا مطلب۔ کیا تمہارا تعلق اسرائیل سے ہے"۔ رابنسن کو شاید خواب میں بھی توقع نہ تھی کہ عمران اس طرح اچانک اسرائیل کا نام لے دے گا۔

"جو میں نے پوچھا ہے۔ وہ بتاؤ۔ اس کے بعد آگے بات ہو گی" عمران کا لہجہ بے حد سرد تھا۔

"ہاں گیا ہوں۔ سینکڑوں بار گیا ہوں۔ مگر سنو۔ میرا تمہیں یہاں لے آنے کا یہ مطلب نہیں کہ تم اس طرح مجھ سے رعب سے بات کرو۔ میں چاہوں تو صرف ایک آنکھ کے اشارے سے تمہارے جسم راکھ کا ڈھیر بن سکتے ہیں" ۔۔۔ رابنسن نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"تم واقعی مادام بلیک کے خاص آدمی ہو۔ اب مجھے یقین آگیا ہے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ تو رابنسن بے اختیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"کیا ۔۔۔ کیا کہہ رہے ہو تم۔ کون مادام بلیک" ۔۔۔ رابنسن کا چہرہ یکلخت بگڑ سا گیا تھا۔

"تم آرام سے بیٹھ کر ہماری بات سنو۔ ہم مادام بلیک کے دشمن نہیں ہیں دوست ہیں اور اسرائیل سے آنے والے مادام بلیک کے دشمن نہیں ہو سکتے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ تم مجھے لمحہ بہ لمحہ حیران کرتے جا رہے ہو۔ ذرا کھل کر بات کرو۔ کون ہو تم اور کیا چاہتے ہو" ۔۔۔ رابنسن نے دوبارہ صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"سنو رابنسن۔ ہم اسرائیل سے مادام بلیک کے لئے ایک خاص خبر لے کر آئے ہیں۔ اور وہ خبر یہ ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس جو یہاں خلاسٹر کے خلاف کام کر رہی ہے۔ اس کو اس بات کا علم ہو گیا ہے کہ مادام بلیک کی اصل حیثیت کیا ہے۔ اس سلسلے میں ہم ایک خاص پلاننگ بھی لے آئے ہیں" ۔۔۔ عمران نے سنجیدگی سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"یہ تم کیسی باتیں کر رہے ہو۔ تم نے شاید مجھے احمق سمجھ رکھا ہے" ۔۔۔ رابنسن نے تیز لہجے میں کہا۔ اور پھر اس نے صوفے پر بیٹھے بیٹھے سنبھلنے کیا کیا کہ وہ دونوں صوفے جن پر عمران اور اس کے ساتھی بیٹھے ہوئے تھے۔ یکلخت بجلی کی سی تیزی سے زمین میں اترتے چلے گئے۔ ان کی رفتار اس قدر تیز تھی کہ دوسرے ساتھی تو ایک طرف عمران خود بھی اپنے آپ کو نہ سنبھال سکا تھا۔ اور پلک جھپکنے کے عرصے میں نیچے اترتے ہوئے صوفے رک گئے۔ اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے دیکھا کہ دونوں صوفے شفاف شیشے کے ایک کیبن کے درمیان موجود تھے۔ کیبن کی

سائیڈ کی دیواریں چھت تک چلی گئی تھیں۔ چھت جو کافی بلندی پر تھی۔ سپاٹ نظر آ رہی تھی۔ کیبن بالکل بند تھا۔ اس میں کوئی دروازہ یا روشندان یا لکیر نہ تھی۔ صوفوں کے رکتے ہی وہ تینوں ایک جھٹکے سے اٹھے ہی تھے کہ ان کے جسموں نے خود بخود زمین چھوڑ دی۔ اور وہ تینوں ہی ہوا میں اٹھتے چلے گئے۔ بالکل ایسے جیسے گیس بھرے غباروں کے دھاگے توڑ دینے سے وہ فضا میں اٹھ جاتے ہیں۔ لیکن ابھی ان تینوں کے جسم ذرا سے اوپر کو اٹھے تھے کہ ان کے قدموں کے نیچے اندھے شیشے کی ایک پلیٹ سی آ گئی۔ اور اب وہ زمین سے تقریباً تین فٹ اونچے شیشے کے اس پلیٹ فارم پر کھڑے نظر آ رہے تھے۔

"کمال ہے۔ پورا طلسم ہوشربا بنا رکھا ہے"۔۔۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور ابھی اس کا فقرہ ختم ہی ہوا تھا۔ کہ سامنے دیوار پر ایک سکرین سی روشن ہو گئی۔ شفاف شیشے کی دیوار میں سے وہ سکرین انہیں صاف نظر آ رہی تھی۔ سکرین پر پہلے چند لمحے تو آڑی ترچھی لکیریں سی نظر آتی رہیں۔ پھر اس پر ایک جھماکے سے رابنسن کی تصویر ابھر آئی۔ رابنسن کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ تھی۔ اس کے دیکھنے کا انداز ایسا تھا جیسے وہ تمسخرانہ نظروں سے انہیں دیکھ رہا ہو۔

"تم نے رابنسن کو واقعی احمق سمجھ رکھا تھا۔ لیکن میں تمہیں بتاتا ہوں کہ تم خود دنیا کے سب سے بڑے احمق ہو۔ کیونکہ مادام بلیک کی کوئی دوہری شخصیت نہیں ہے۔ اس بات کا علم حکومت اسرائیل کو بھی ہے اس لئے تمہارا پیغام واقعی احمقانہ تھا۔ اور تم نے جس انداز میں وسکی اور اس کے ساتھیوں کو ڈیل کیا ہے۔ اس سے لازمی طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ تم عام بدمعاش یا غنڈے نہیں ہو۔ بلکہ تمہارا تعلق کسی سیکرٹ سروس سے ہے۔ اور چونکہ تم نے خود ہی پاکیشیا سیکرٹ سروس کا نام لیا ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ تم تینوں کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہی ہے۔ اس لئے میں نے تمہیں یہاں قید کر دیا ہے۔ یہاں سے تم میری اجازت کے بغیر کسی طرح بھی باہر نہیں نکل سکتے کیونکہ ان شیشوں پر ایٹم بم بھی اثر نہیں کرتا۔ اب میں جم مارکر کو فون کر رہا ہوں۔ اس کے بعد تمہیں اس کے حوالے کر دوں گا"۔۔۔ رابنسن نے تیز لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا۔ سکرین ایک جھماکے سے غائب ہو گئی۔

"اگر آواز اس شیشے کے کیبن میں پہنچ سکتی ہے تو ہم بھی باہر نکل سکتے ہیں۔ کیونکہ مسٹر خرم میں نے سنا ہے کہ تم کسی زمانے میں شعبدہ بازی بھی کرتے رہے ہو"۔۔۔ عمران نے مسکرا کر بلیک زیرو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"آپ کیا چاہتے ہیں"۔۔۔ بلیک زیرو نے اس طرح منہ بناتے ہوئے کہا جیسے کوئی بڑا بچے کی فرمائشوں سے زچ ہو کر آخر کار جان چھڑانے کے لئے اس سے پوچھتا ہے۔

"میں چاہتا ہوں کہ جم مارکر یہاں پہنچے تو ہم اس رابنسن کے ساتھ ساتھ جم مارکر کو بھی کور کر لیں۔ اس طرح ایک تیر سے دو

شکار ہو جائیں گے" ۔۔۔ عمران نے معصوم سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن باس ضروری تو نہیں کہ وہ یہاں آئے۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ کوئی بے ہوش کر دینے والی گیس اس کیبن میں چھوڑ دی جائے" ٹائیگر نے کہا۔

"ہونے کو تو بہت کچھ ہو سکتا ہے ٹائیگر۔ مثلاً شیر۔ میرا مطلب ہے ٹائیگر شیشے کے پنجرے سے باہر بھی آ سکتا ہے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ اس احمق نے خود ہی ہمارے لئے آسانی پیدا کر دی ہے۔ اس سارے میکنزم کا تعلق چھت سے ہے۔ اور اگر ہم ایک دوسرے کے کاندھوں پر کھڑے ہو جائیں تو چھت تک ہاتھ پہنچ سکتا ہے۔ اس کے بعد ظاہر ہے ہم دوبارہ دفتر میں بھی پہنچ سکتے ہیں۔ میں نے دیکھ لیا ہے۔ چھت پر اس کیبن کے درمیان ایک چھوٹا سا دائرہ باہر کو معمولی سا ابھرا ہوا ہے۔ یہ دائرہ اس وقت پیدا ہوا ہے جب ہمیں کشش ثقل کو ختم کر کے اوپر کو اٹھایا گیا ہے" ۔۔۔ بلیک زیرو نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور ٹائیگر اس طرح حیرت سے بلیک زیرو کو دیکھنے لگا جیسے وہ حیران ہو رہا ہو کہ بلیک زیرو کو یہ سب کچھ اس قدر مختصر وقفے میں کیسے نظر آ گیا۔ لیکن عمران کے چہرے پر تحسین آمیز تاثرات ابھر آئے۔

"گڈ شو خرم۔ تم واقعی ملٹری انٹیلی جنس کے اچھے ایجنٹ رہے ہو۔ کسی ایجنٹ کی نظریں اس طرح تیز ہونی چاہئیں۔ لیکن تم نے دائرے کو تو دیکھا ہے۔ لیکن کیبن کے دائیں کونے کے ساتھ ایک ہلکی سفید سی لکیر کو چھت سے نیچے دونوں تک جاتے ہوئے شاید چیک نہیں کیا۔ یہ ہالو لائن ہے۔ اس کی مدد سے یہ ساری شعبدہ گری دکھائی گئی ہے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ تو ٹائیگر کے چہرے پر خود بخود شرمندگی کے آثار ابھر آئے۔ کیونکہ عمران کی بات تو بہرحال اور تھی لیکن یہ نیا آدمی خرم بھی اس سے تیز جا رہا تھا۔ جب کہ وہ خود احمق بنا ان دونوں کی باتیں اس طرح کھڑا سن رہا تھا جیسے وہ نابینا ہو۔ اس لئے یہ سب کچھ نہ دیکھ سکا ہو۔

"ٹائیگر۔ تم خرم کے کاندھے پر چڑھ جاؤ۔ اور میں تمہارے کاندھے پر۔ کیونکہ مجھے ٹائیگر پر سواری کرنے کا بچپن سے ہی شوق رہا ہے۔ چلو آج اس بہانے یہ شوق بھی پورا ہو جائے گا" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور بلیک زیرو اکڑوں بیٹھ گیا۔ ٹائیگر نے لات اٹھا کر اس کے ایک کندھے پر پیر رکھا اور اچھل کر اس کے کاندھوں پر سوار ہو گیا۔ اس نے اس کے سر کو دونوں ہاتھوں سے تھام رکھا تھا۔ بلیک زیرو کا جسم ہلکا سا لہرایا ضرور لیکن بہرحال اس نے اپنے آپ کو سنبھالے رکھا۔ پھر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"شیشے کے ساتھ لگ جاؤ۔ اس طرح شیشے پر ہاتھ رکھ دینے سے توازن درست رہے گا" ۔۔۔ عمران نے کہا اور بلیک زیرو

Admin @ Hibuddiez.com

نے اُسی طرح کاندھوں پر ٹائیگر کو اٹھائے دو قدم آگے بڑھائے اور پھر اس نے دونوں ہاتھ شیشے پر جما دیئے۔ اوپر سیدھے کھڑے ہوئے ٹائیگر نے بھی ویسا ہی کیا۔ اب مسئلہ تھا عمران کے اوپر چڑھنے کا۔ لیکن عمران ذرا سا اچھلا اور اس نے بلیک زیرو کے دونوں کاندھوں پر ہاتھ رکھے اور دوسرے لمحے اس کا جسم حیرت انگیز طور پر قلابازی کھاتا ہوا اوپر کو اٹھتا گیا۔ اور اس کے دونوں پیر ٹائیگر کی گردن کے گرد قینچی کی صورت میں پڑے۔

"قابو رہنا ٹائیگر"۔۔۔ عمران کے حلق سے آواز نکلی اور دوسرے لمحے اس کا جسم جواب الٹا ہو چکا تھا۔ یک لخت ایک جھٹکے سے ہوا میں لہراتا ہوا اوپر کو اٹھتا گیا اور پلک جھپکنے میں اس کے ہاتھ سیدھے ہو کر اوپر چھت پر پھیل کر جم گئے۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے دونوں پیر گردن سے ہٹا کر ٹائیگر کے کاندھوں پر ایڈجسٹ کر دیئے۔ اب وہ تینوں ایک دوسرے کے اوپر سیدھے کھڑے ہو گئے تھے۔ ٹائیگر اور بلیک زیرو دونوں کے چہرے زور لگانے کی وجہ سے عنابی سے ہو رہے تھے۔ لیکن عمران کے سیدھے ہو جانے کے بعد ان کے چہرے نارمل ہوتے گئے۔

عمران نے پہلے اس ہالو لائن کے اس جوڑ کو جو چھت سے گزر کر اوپر جا رہا تھا۔ اپنی انگلی میں موجود ناخن سے کھولنا شروع کر دیا۔ یہ ایک جست کے رنگ کی ڈبی تھی۔ جس کے اندر ایک پیچ لگا ہوا تھا۔ عمران کی انگلی کے ناخن کے اندر لگا ہوا تیز بلیڈ مخصوص حرکت کی وجہ سے باہر آ گیا تھا۔ اور چند لمحوں بعد وہ پیچ کھولنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس کے بعد اس نے دو انگلیوں سے اندر موجود دو مختلف رنگ کی تاروں کو باری باری ایک جھٹکے سے جوڑ سے علیحدہ کیا۔ اور پھر اپنا توازن ٹائیگر کے کاندھوں پر درست کر کے اس نے دونوں ہاتھوں سے علیحدہ علیحدہ تار کو پکڑا۔ اور انہیں آپس میں ذرا سا ملایا تو سرر کی تیز آواز کے ساتھ ہی ایک جھٹکے سے شیشے کی پلیٹ سے تین فٹ نیچے موجود دونوں صوفے اوپر پلیٹ کے ساتھ آ کر ٹکراتے۔ مگر شیشے کی پلیٹ کی وجہ سے وہ رک گئے تھے۔ عمران نے دونوں سروں کو اکٹھا کر کے ایک ہاتھ سے ان کے سروں کو مروڑ کر انہیں جوڑ دیا۔ چونکہ اس کے پیروں میں کریپ سول جوتے موجود تھے۔ اس لئے اس کے جسم کو ہلکا سا جھٹکا تو ضرور لگا۔ لیکن اس سے زیادہ کچھ نہیں ہوا۔

"ہوشیار۔ اب میں پلیٹ ہٹانے لگا ہوں جیسے ہی پلیٹ ہٹ گئی میں اور ٹائیگر دونوں چھلانگیں لگا کر صوفوں پر گریں گے۔ اور خرم تم بھی محتاط رہنا۔ شیشے کی پلیٹ ہٹتے ہی دونوں صوفے بجلی سے بھی زیادہ رفتار سے اوپر کو اٹھیں گے میں نے سرکٹ کو الٹا کر جوڑ دیا ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے چھت میں موجود اس ابھرے ہوئے دائرے پر ہاتھ رکھ کر پوری قوت سے اُسے دبایا تو کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی شیشے کی پلیٹ سائیڈ کی دیوار میں جا کر افقی انداز میں اس سے چمٹ گئی۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ تینوں لہراتے

Admin @ Hibuddiez.com

ہوئے تیزی سے اوپر کو اٹھتے ہوئے صوفوں پر ایک دھماکے سے گرے اور ابھی وہ سنبھل ہی نہ پائے تھے کہ صوفے چھت کے قریب پہنچے چھت خود بخود ہٹی اور دوسرے لمحے جیسے ہی صوفے ایک جھٹکے سے دوبارہ اس کمرے میں نمودار ہوئے ان کے نیچے فرش برابر ہو گیا تھا۔ ان کے گرنے اور صوفوں کے باہر جھٹکے سے نکل کر رکنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ تینوں ہی اچھل کر سائیڈوں پر موجود دبیز قالین پر جا کر گرے۔ دوسرے لمحے وہ تینوں اسی طرح اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ وہ تینوں ہی بے اختیار لمبے لمبے سانس لے رہے تھے۔

"واہ۔ اسے کہتے ہیں شعبدہ گری"۔۔۔ عمران نے مسکرا کر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔ دفتر خالی پڑا ہوا تھا۔ رابنسن وہاں موجود نہ تھا۔

"یہاں سے نکل چلیں عمران صاحب۔ یہ کمرہ واقعی طلسم ہوشربا ہے"۔۔۔ بلیک زیرو نے تیز لہجے میں کہا۔ اور عمران سر ہلاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھا۔ ٹائیگر اور بلیک زیرو اس کے پیچھے تھے۔ دروازہ بند نہ تھا۔ اس لئے عمران نے اسے اطمینان سے کھول کر باہر جھانکا۔ باہر راہداری خالی پڑی ہوئی تھی۔ اس کا ایک سرا تو ہال کی طرف موجود ریلنگ اور سیڑھیوں کی طرف جاتا تھا۔ جب کہ دوسرا سرا اندرونی طرف کو چلا گیا۔ جو کافی آگے جا کر دیوار سے بند ہو جاتا تھا اور کونے میں ایک دروازہ نظر آ رہا تھا۔ جو اس وقت کھلا ہوا تھا۔ عمران تیزی سے باہر نکلا اور پھر بجائے ہال کی طرف جانے کے وہ دبے قدموں دوسرے کونے میں موجود دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازے کے قریب پہنچ کر اس نے جیسے ہی کھلے دروازے سے جھانکا وہ چونک پڑا۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا لیکن اس کی ایک دیوار کے ساتھ ایک مشین نصب تھی۔ کمرہ خالی پڑا ہوا تھا۔ عمران اندر داخل ہوا۔ اور اس کے پیچھے ٹائیگر اور بلیک زیرو بھی اندر آ گئے۔ کیونکہ کسی بھی لمحے نیچے ہال سے کوئی آدمی راہداری میں آ سکتا تھا۔ ویسے ٹائیگر آتے ہوئے اس دفتر والے کمرے کا دروازہ بند کر آیا تھا۔ عمران اس مشین کی طرف بڑھا۔ وہ اسے غور سے دیکھ ہی رہا تھا کہ باہر راہداری میں تیز تیز قدموں کی آوازیں ابھریں اور وہ تینوں چونک کر تیزی سے سائیڈوں میں ہٹے۔ قدموں کی آوازیں بتا رہی تھیں کہ آنے والے دو افراد ہیں۔ ان کا خیال تھا کہ آنے والے دفتر میں جائیں گے لیکن جب آوازیں ان کے اندازے کے مطابق دفتر کے دروازے سے آگے بڑھ آئیں تو وہ تیزی سے کھلے دروازے کی دونوں سائیڈوں میں پشت لگا کر کھڑے ہو گئے۔ کیونکہ اب ظاہر تھا کہ آنے والے اسی کمرے میں آ رہے ہیں۔ ان تینوں نے جیبوں سے ریوالور نکال کر ہاتھوں میں لے لئے تھے۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ یہ پاکیشیائی ایجنٹ ہیں"۔۔۔ ایک آواز سنائی دی اور عمران کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ

Admin @ Hibuddiez.com

دوڑنے لگی۔ وہ جم مارکر کی آواز پہچان گیا تھا۔ بلیک زیرو بھی آواز پہچان گیا تھا۔

"مجھے یقین ہے۔ آپ خود چیک کر لیں"۔۔۔ دوسری آواز رابنسن کی تھی۔ اور چند لمحوں بعد واقعی رابنسن اور جم مارکر دونوں کمرے میں داخل ہوئے۔ رابنسن آگے تھا۔ جب کہ جم مارکر اس کے پیچھے۔ رابنسن تو تیزی سے مشین کی طرف بڑھا۔ لیکن جم مارکر کی چھٹی حس نے شاید کمرے میں کسی کی موجودگی کا احساس اُسے دلا دیا تھا۔ کیونکہ وہ تیزی سے نہ صرف پلٹا تھا۔ بلکہ پلٹتے ہوئے اس نے انتہائی حیرت انگیز پھرتی سے جیب سے ریوالور بھی نکال لیا تھا مگر دوسرے لمحے عمران کے ریوالور سے دھماکہ ہوا اور اس کے ہاتھ سے ریوالور نکل کر دور جا گرا۔

"بس اب ہاتھ اٹھا دو تم دونوں"۔۔۔ عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔ اور رابنسن جو مشین پر جھکا ہوا تھا دھماکے اور عمران کی آواز سن کر تیزی سے اچھل کر پلٹا۔ اور اس طرح اچانک پلٹنے سے وہ بے اختیار جم مارکر سے ٹکرا گیا۔ عمران کے آگے بڑھنے کے ساتھ ہی ٹائیگر اور بلیک زیرو بھی ریوالور پکڑے آگے بڑھ آئے تھے۔ لیکن جم مارکر واقعی بے پناہ پھرتیلا اور ذہین آدمی تھا۔ اس نے رابنسن کے ٹکرانے سے اپنے لہرانے کا فائدہ اٹھایا اور اس کے اوپر کو اٹھتے ہوئے ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئے۔ اور دوسرے لمحے رابنسن کا جسم بندوق سے نکلنے والی گولی کی طرح اڑتا ہوا عمران، ٹائیگر اور بلیک زیرو کے جسموں سے ٹکرایا۔ کیونکہ آگے بڑھنے کی وجہ سے وہ تقریباً دروازے کے سامنے اکٹھے ہو چکے تھے۔ رابنسن کے اچانک اور زور دار انداز سے ٹکرانے کی وجہ سے وہ تینوں ہی پیچھے گرتے چلے گئے۔ جم مارکر کسی پرندے کی طرح اڑتا ہوا ان کے اوپر سے ہو کر باہر راہداری میں گرا۔ اور پھر جب تک عمران چیختے ہوئے رابنسن کو ایک طرف اچھال کر راہداری میں آیا۔ جم مارکر غائب ہو چکا تھا۔ عمران نے ریلنگ کی طرف اس کے مڑتے ہوئے جسم کی ایک جھلک ہی دیکھی تھی۔ ادھر بلیک زیرو رابنسن کے اچھل کر ایک طرف گرتے ہی بجلی کی سی تیزی سے اٹھا اور اس نے بجلی سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے لات گھمائی اور نیچے گر کر اچھل کر کھڑا ہوتا ہوا رابنسن کنپٹی پر چوٹ کھا کر دوبارہ فرش پر گرا۔ دروازے کی طرف مڑتے ہوئے ٹائیگر نے لات گھمائی اور گر کر اٹھتا ہوا رابنسن ایک چیخ مار کر نیچے گرا اور ساکت ہو گیا۔ عمران جو بے اختیار جم مارکر کے پیچھے دوڑتا ہوا کچھ قدم ہال کی طرف بڑھ گیا تھا رک کر تیزی سے دوڑتا ہوا واپس دروازے پر آیا۔

"جلدی کرو۔ اسے اٹھا کر یہاں سے نکلو اور جو راستے میں نظر آئے گولی سے اڑا دو۔ ہمیں اسے یہاں سے نکال کر لے جانا ہے۔ جم مارکر اب اپنے ساتھیوں سمیت ریڈ کرے گا" عمران نے رابنسن کو فرش پر ساکت پڑے دیکھ کر کہا اور ٹائیگر

Admin @ Hibuddiez.com

نے جلدی سے ریوالور جیب میں ڈالا اور جھک کر رابنسن کو ایک جھٹکے سے اٹھا کر کاندھے پر ڈال کر سیدھا کھڑا ہو گیا۔

"عمران صاحب۔ یہاں کوئی تہہ خانہ بھی ہے۔ یہ فرش کا حصہ علیحدہ نظر آ رہا ہے"۔۔۔ ٹائیگر نے سیدھے ہوتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ کہاں ہے"۔۔۔ عمران جو واپس راہداری میں بڑھ گیا تھا۔ ٹائیگر کی آواز سن کر پلٹ کر کمرے میں آ گیا۔ اور پھر اس نے اس فرش کے ایک کونے میں ابھری ہوئی اینٹ پر زور سے پیر مارا تو سرر کی تیز آواز کے ساتھ ہی فرش کا ایک حصہ ہٹ کر باقی فرش میں غائب ہو چکا تھا اور سیڑھیاں نیچے جاتی دکھائی دے رہی تھیں۔

"ہم تہہ خانے میں پھنس نہ جائیں"۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔ لیکن دوسرے لمحے راہداری میں دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔

"آ جاؤ۔ اب اور کوئی چارہ نہیں۔ جلدی کرو"۔۔۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور ٹائیگر رابنسن کو اٹھائے اور بلیک زیرو بجلی کی سی تیزی سے سیڑھیاں اترتے چلے گئے۔ آخر میں عمران اترا اور اس نے سائیڈ پر موجود ایک ہک جسے وہ پہلے ہی چیک کر چکا تھا ایک جھٹکے سے کھینچا تو سرر کی آواز سے ان کے سروں پر چھت برابر ہو گئی۔ اور پھر وہ واقعی انتہائی تیز رفتاری سے سیڑھیاں اترتے ہوئے ایک چھوٹے سے

کمرے میں پہنچے جس کی دوسری دیوار میں ایک دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا۔ اس دروازے سے گزر کر وہ ایک بڑے ہال نما کمرے میں پہنچ گئے جس میں ہر طرف لکڑی کی بڑی بڑی پیٹیاں زمین سے چھت تک پہنچی ہوئی تھیں۔

"ان پیٹیوں کے پیچھے چھپ جاؤ۔ وہ لازماً نیچے آئیں گے"۔۔۔ عمران نے کہا اور ٹائیگر نے پیٹیوں اور دیوار کے درمیانی خلا میں رابنسن کو اس طرح لٹا دیا کہ باہر سے نظر نہ آ سکتا تھا اور جیب سے ریوالور نکال کر وہ ایک اور خلا میں گھس گیا۔ بلیک زیرو اور عمران پہلے ہی چھپ چکے تھے۔ اسی لمحے انہیں سرر کی تیز آواز اوپر سے سنائی دی۔ اور پھر چار پانچ افراد کے تیزی سے نیچے سیڑھیاں اترنے کی آواز سنائی دی۔ اور پھر وہ چھوٹے کمرے سے اس بڑے ہال میں آ گئے۔

"یہاں تو کوئی نہیں ہے۔ وہ یقیناً ایمرجنسی ڈور سے باہر نکل گئے ہوں گے"۔۔۔ ایک تیز آواز سنائی دی۔

"ہاں واقعی آؤ"۔۔۔ دوسری آواز سنائی دی اور وہ سب تیزی سے واپس مڑے اور پھر ایک بار پھر ان کے سیڑھیاں چڑھنے کی آواز سنائی دی۔ اور چند لمحوں بعد سرر کی تیز آواز انہیں دوبارہ سنائی دی۔

"بس اب یہ جگہ سب سے زیادہ محفوظ ہو چکی ہے"۔۔۔ عمران نے پیٹیوں کی آڑ سے باہر نکلتے ہوئے کہا۔

"میرے خیال میں ان کے ساتھ جم مارکر نہ تھا۔ ورنہ وہ اتنی آسانی سے واپس نہ جاتا"۔۔۔ بلیک زیرو نے باہر آتے

Admin @ Hibuddiez.com

ہوئے کہا۔

"میری سمجھ میں خود نہیں آرہا کہ وہ خود انکے ساتھ کیوں نہیں آیا۔ حالانکہ اُسے تو پورا بار ہی بموں سے اڑا دینا چاہیئے۔ اور جب اُسے معلوم ہو گیا تھا کہ یہاں پاکیشیائی ایجنٹ موجود ہیں" ——— عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے ——— ان پیٹیوں کو جو زرد رنگ کی ہموار لکڑی کی بنی ہوئی تھیں غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ اس دوران ٹائیگر نے رابنسن کو گھسیٹ کر باہر فرش پر لا ڈالا۔ وہ ابھی تک بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ عمران چونک کر ایک پیٹی کی طرف بڑھا اور اس نے جلدی سے ایک پیٹی کو اٹھا کر فرش پر رکھا۔ پیٹی چاروں طرف سے بند تھی۔ عمران نے جھک کر ناک پیٹی سے لگا دی۔ اور پھر سیدھا ہو کر اس نے ریوالور کی نال پیٹی کے کونے پر رکھی اور ٹریگر دبا دیا دوسرے لمحے پیٹی کی لکڑی میں سوراخ ہو چکا تھا۔ اور اس میں سے زرد رنگ کا سفوف سا باہر کو اچھل آیا۔ عمران نے چٹکی بھر کر سفوف اٹھایا اور اُسے ہتھیلی پر رکھ کر غور سے دیکھنے لگا اس ہال نما کمرے میں چونکہ چھت کے درمیان ایک ٹیوب چھت کے اندر روشن تھی۔ اس لئے اُسے ہتھیلی پر رکھا ہوا سفوف اچھی طرح دکھائی دے رہا تھا۔ عمران چند لمحے اُسے غور سے دیکھتا رہا پھر اس نے ایک بار پھر اُسے سونگھا اور دوسرے لمحے اس کے چہرے پر پریشانی کے آثار ابھر آئے۔ چہرے کے عضلات سکڑ گئے۔

"کیا ہے یہ عمران صاحب" ——— بلیک زیرو نے پوچھا۔

"یہ اڈٹاسیم کا سفوف ہے" ——— عمران نے کہا۔

"اڈٹاسیم کیا چیز ہے میں نے تو پہلے کبھی اس کا نام نہیں سنا" بلیک زیرو نے حیران ہو کر کہا۔

"یہ ایک نو دریافت شدہ کیمیائی عنصر ہے جو مختلف دھاتوں کو ایک خاص تناسب سے ملانے سے حاصل ہوتا ہے۔ اس پر ریسرچ جاری ہے۔ سائنسدانوں کا خیال ہے کہ اس کی مدد سے بے پناہ توانائی پیدا کی جا سکتی ہے۔ ایسی توانائی کہ جس سے پوری دنیا کے لئے توانائی کا متبادل اور انتہائی سستا انتظام حاصل کیا جا سکتا ہے۔ میرا مطلب ہے کہ پٹرول، مٹی کا تیل، کوئلہ، لکڑی اور پانی سے حاصل ہونے والی توانائی سے کہیں زیادہ طاقتور اور کہیں زیادہ سستا انتظام۔ لیکن اس پر تو ابھی ابتدائی ریسرچ ہو رہی ہے۔ پھر اڈٹاسیم کا اتنا بڑا ذخیرہ آخر یہاں ایک بار کے تہہ خانے میں کیوں موجود ہے" ——— عمران نے بات کرتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ کہیں نلاسٹر اس اڈٹاسیم سے تو کوئی چکر نہیں چلا رہا ہے" ——— ٹائیگر نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ اوہ۔ اس کی یہاں موجودگی کا یہی مطلب ہو سکتا ہے کہ نلسونا جزیرے میں اس اڈٹاسیم کی مدد سے کوئی ایسی خوفناک ایجاد کی جا رہی ہے جس سے یقیناً پوری دنیا کے نظام کو کنٹرول کر سکنے کے قابل ہو جائیں گے اور اس کی یہاں موجودگی کا مطلب ہے کہ یہ رابنسن انتہائی اہم ترین آدمی ہے۔ اب

Admin @ Hibuddiez.com

ہمیں ہر صورت میں اسے یہاں سے صحیح سلامت نکال کر لے جانا ہو گا۔ آؤ اب چلیں"۔۔۔۔ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اور ٹائیگر نے اسے جھک کر اٹھایا اور ایک بار پھر کاندھے پر ڈال لیا۔ چند لمحوں بعد وہ تینوں واپس اس مشین روم میں پہنچ چکے تھے۔

"وہ کسی ایمرجنسی راستے کی بات کر رہے تھے۔ شاید وہ راستہ سامنے والی دیوار میں ہو"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا۔ اس نے باہر راہداری میں جھانکا تو راہداری خالی پڑی ہوئی تھی۔ عمران نے انہیں وہیں رکنے کے لئے کہا۔ اور خود وہ تیزی سے باہر آ کر اس دیوار کی طرف بڑھا۔ جس پر راہداری کا اختتام ہو رہا تھا اور قریب جا کر اس نے واقعی دیوار کے درمیان ایک باریک سی لکیر چیک کر لی۔ اس نے اس لکیر کی دونوں سائیڈوں پر تیزی سے ہاتھ پھیرا اور پھر ایک جگہ اس کا ہاتھ رک گیا۔ وہاں دیوار میں ذرا سا ابھار تھا عمران نے ہاتھ کو دبایا تو سرر کی ہلکی سی آواز کے ساتھ ہی دیوار درمیان سے کھل کر دونوں طرف ہٹتی گئی۔ راہداری آگے جا رہی تھی۔

"آؤ"۔۔۔۔ عمران نے مڑ کر اپنے ساتھیوں سے کہا۔ اور وہ دونوں کمرے سے نکل کر اس خلا کو پار کر کے دوسری طرف پہنچ گئے۔ عمران بھی ادھر آ گیا۔ اب اس کی تیز نظریں فرش پر جمی ہوئی تھیں۔ کیونکہ اس ٹائپ کے میکنزم کے اصولوں کو وہ کافی حد تک جانتا تھا۔ ایک طرف دباؤ کے بعد ظاہر ہے دیوار تو غائب ہو چکی تھی۔ اس لئے دیوار کو برابر کرنے کا میکنزم لازماً اس درمیانی جوڑ کے سامنے فرش پر ہی ہو گا۔ اور ایک ٹائلے پر ایک جگہ اس نے پیر کا دباؤ ڈالتے ہی سرر کی تیز آواز سے دیوار دوبارہ برابر ہو گئی اور وہ تینوں تیزی سے آگے بڑھتے گئے۔ راہداری کے اختتام پر سیڑھیاں نیچے جاتی دکھائی دے رہی تھیں۔ وہ سیڑھیاں اترتے ہوئے ایک کمرے میں پہنچے۔ جس کی دوسری طرف ایک تنگ سا راستہ تھا۔ اس راستے کے اختتام پر ایک دروازہ تھا۔ جو اندر سے بند تھا۔ عمران نے ہاتھ اٹھا کر انہیں رکنے کا اشارہ کیا۔ اور پھر دروازے کی چٹخنی ہٹا کر اس نے دروازہ کھولا اور باہر جھانکا۔ تو اسے ایک عقبی گلی نظر آئی جس کی ایک سائیڈ پر مین روڈ نظر آ رہی تھی۔ گلی خالی پڑی ہوئی تھی۔

"تم یہیں رکو۔ میں جا کر پارکنگ سے کار لے آتا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر دروازے سے نکل کر وہ گلی میں آ گیا۔ اس نے باہر آتے ہی جیب سے ایک باریک سا ماسک نکالا۔ اور اسے منہ پر چڑھا کر چہرے کو دونوں ہاتھوں سے تھپکتا ہوا سڑک کی طرف بڑھتا گیا۔ جب تک وہ سڑک پر پہنچا تو اس کے چہرے کے خدوخال کافی حد تک تبدیل ہو چکے تھے۔ پھر سڑک پر پہنچ کر وہ ایک لمبا چکر کاٹ کر کلب کے سامنے والے رخ پر پہنچا۔ وہاں حالات معمول پر ہی لگتے تھے۔ کسی قسم کی کوئی غیر معمولی سرگرمی نظر نہ آ رہی تھی۔ عمران اطمینان سے چلتا ہوا پارکنگ کی طرف بڑھتا گیا۔ جہاں اس کی کار موجود تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ کار اس عقبی گلی میں لے آیا۔ اس نے اسے اس دروازے کے

Admin @ Hibuddiez.com

آگے لے جا کر ٹرن کیا اور پھر دروازے کے قریب لے جا کر روک دیا۔ دوسرے لمحے بلیک زیرو نے باہر نکل کر کار کا عقبی دروازہ کھولا اور ٹائیگر نے بجلی کی سی تیزی سے اپنے کاندھے پر لدے ہوئے بے ہوش رابنسن کو دونوں سیٹوں کے درمیان لٹا دیا اور پھر وہ دونوں اچھل کر عقبی سیٹ پر بیٹھ گئے۔ اس کے ساتھ ہی عمران نے کار آگے بڑھا دی۔

"اس کا خیال رکھنا کہیں یہ اچانک ہوش میں نہ آجائے"۔ عمران نے کار سڑک پر پہنچ کر دائیں ہاتھ پر موڑتے ہوئے کہا اور پھر ڈینش والے اڈے تک پہنچنے سے پہلے عمران کار کو مختلف سڑکوں پر دوڑاتا رہا۔ اس کے ذہن میں جم مارکر کی اس طرح غائب ہو جانے والی بات بری طرح کھٹک رہی تھی۔ وہ جم مارکر کی ذہانت، تیزی اور مستعدی کو اچھی طرح جانتا تھا۔ اس لئے اسے یقین نہ آ رہا تھا کہ جم مارکر فوری طور پر جان بچا کر نکل جانے کے بعد واپس نہ آئے گا۔ اس کا خیال تھا کہ شاید سیکرٹ سروس اس کلب کے گرد نگرانی کر رہی ہو۔ لیکن کافی دیر تک کار مختلف سڑکوں پر دوڑنے کے باوجود جب اسے اپنے تعاقب میں کوئی کار نظر نہ آئی تو آخر کار اس نے کار کو ڈینش والی رہائش گاہ کی طرف موڑ دیا۔ کیونکہ ایک تو رابنسن کے ہوش میں آجانے کا خطرہ تھا دوسرا یہ کہ یہاں اکثر مقامات پر ٹریفک چیکنگ ہوتی رہتی تھی۔ اور اگر وہ کسی ٹریفک چیکنگ میں پھنس گئے۔ تو پھر رابنسن کی وجہ سے انہیں واقعی مشکل کا سامنا ہوگا۔ اس لئے اس نے سوچا کہ فوری طور پر رہائش گاہ پہنچ کر پہلے اس رابنسن سے پوچھ گچھ مکمل کر لی جائے۔ اس کے بعد جو ہوگا سو دیکھا جائے گا۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ رہائش گاہ میں پہنچ چکے تھے۔ باقی ساتھی وہاں موجود نہ تھے۔ وہ یقیناً پرنسز ڈنسی کی تلاش میں نکل گئے۔ ٹائیگر نے رابنسن کو ایک کرسی پر بٹھا کر اچھی طرح باندھ دیا۔

"ٹائیگر۔ تم باہر جا کر نگرانی کرو۔ مجھے خطرہ ہے کہ کہیں یہ جم مارکر یہاں ریڈ نہ کر دے"۔ عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا باہر نکل گیا۔

"آپ نے نگرانی تو چیک کر لی ہے پھر یہ خطرہ کیوں ذہن میں پیدا ہوا ہے"۔ ٹائیگر کے جانے کے بعد بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"یہ لوگ ترقی یافتہ ہیں۔ انتہائی جدید ترین آلات سے مدد لیتے ہیں۔ اس لئے ہمیں ہر لحاظ سے محتاط رہنا چاہئے"۔ عمران نے سر ہلا کر کہا۔ اور رابنسن کو ہوش میں لانے کے لئے آگے بڑھ گیا۔

"عمران صاحب۔ اتفاق سے ہم دونوں یہاں اکیلے ہیں۔ اس سے پہلے کوئی موقع ہی نہ مل رہا تھا۔ اور میں ذہنی طور پر پاگل سا ہو رہا ہوں۔ مجھے بتائیے کہ یہ کس ایکسٹو کی کال تھی۔ اور اس نے آخر کس طرح رابنسن اور دوسری معلومات حاصل کر لی تھیں"۔ بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

Admin @ Hibuddiez.com

"تو تمہارا خیال ہے کہ سوائے میرے اور تمہارے پاکیشیا میں اور کوئی ایکسٹو نہیں ہو سکتا۔ بھائی اتنی بڑی تنظیم ہے۔ سنبھالنے کتنے اور ایکسٹو حکومت نے مقرر کر رکھے ہوں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ مذاق میں مت ٹالیں۔ میری ذہنی حالت واقعی اس معاملے میں درست نہیں ہے" ـــــ بلیک زیرو نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اچھا۔ تم خود بتاؤ۔ جب کہ ہم دونوں یہاں موجود ہیں۔ یہ ایکسٹو کون ہو سکتا ہے۔ اور اس نے کیسے اصل اور اہم معلومات حاصل کر لیں وہ معلومات جو اب تک ساری ٹیم کے ٹکریں مارنے کے باوجود حاصل نہ ہو سکی تھیں" ـــــ عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ میں نے اس پر واقعی بے پناہ غور کیا ہے۔ اور میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ آپ جب باتھ روم میں گئے ہیں تو آپ نے کسی خفیہ لانگ رینج ٹرانسمیٹر سے پاکیشیا سلیمان کو کال کیا ہے۔ کیونکہ آپ کے اور میرے علاوہ صرف سلیمان ہی ایسا آدمی ہے جو ایکسٹو کے لہجے پر بھی قادر ہے۔ اور ایکسٹو کے انداز میں بات بھی کر سکتا ہے۔ کیونکہ کافی عرصہ پہلے جب سیکرٹ سروس نے ایکسٹو کی اصلیت ٹریس کرنے کی کوشش کی تھی تو سلیمان کو ہی سامنے لایا گیا تھا۔ اور اس نے اپنا رول واقعی انتہائی مہارت سے ادا

ملہ اس کے لئے انتہائی دلچسپ ناول پڑھیے "ایکسٹو۔ ایکسٹو کون"

کیا تھا۔ لیکن سلیمان صرف لہجہ اور انداز تو اپنا سکتا ہے۔ لیکن پاکیشیا میں بیٹھ کر وہ اہم معلومات تو حاصل نہیں کر سکتا جو یہاں آپ کو بھی معلوم نہیں ہیں" ـــــ بلیک زیرو نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تو پھر کیا نتیجہ نکلا" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نتیجہ نکل آتا تو پھر آپ سے کیوں پوچھتا" ـــــ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جب نتیجہ نکل آئے گا تو لازماً اخبار میں چھپ جائے گا۔ لیکن اگر تم واقعی چھپنے سے پہلے ہی نتیجہ معلوم کرنا چاہتے ہو تو پھر سن لو کہ تم فیل ہو چکے ہو" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ پھر بات مذاق میں ٹال رہے ہیں" بلیک زیرو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ایک تو تمہاری یہ بیویوں کی طرح روٹھنے والی عادت باوجود کوشش کے نہیں جاتی۔ ذرا سی بات ہو تو روٹھ جاتے ہو۔ بہرحال سنو۔ تمہارے یہاں آنے اور پھر جس طرح کے حالات یہاں پیش آئے اور جس طرح ہم سب اکٹھے ہو گئے۔ میں نے محسوس کیا کہ صورت حال تمہاری حد تک انتہائی مشکوک ہو چکی ہے۔ صفدر، کیپٹن شکیل تو ایک طرف تنویر جیسے شخص نے مجھ سے اشارۃً پوچھنے کی کوشش کی کہ یہ خرم صاحب کہیں ایکسٹو تو نہیں ہیں۔ کیونکہ جس انداز میں تم سامنے آئے ہو ایک

Admin @ Hibuddiez.com

تو وہ اندازہ بذاتہ مشکوک تھا۔ اور دوسری بات یہ تھی کہ آج سے پہلے سیکرٹ سروس کے ممبران کے سامنے ایسی کوئی بات نہ ہوئی تھی کہ کسی نامعلوم آدمی کو باقاعدہ ہائر کر کے اسے سیکرٹ سروس کے انتہائی اہم مشن پر بھیج دیا گیا ہو۔ ٹائیگر کے متعلق تو وہ جانتے ہیں۔ کہ وہ براہِ راست میرا شاگرد ہے۔ لیکن تمہارا نہ کبھی پہلے ذکر آیا اور نہ کبھی انہوں نے پہلے تمہیں دیکھا۔ اور تیسری بات یہ کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس نے بڑی بڑی اور انتہائی خطرناک ترین مہمات بھی سر کی ہیں۔ اور ان کے مقابلے میں بظاہر یہ مہم کچھ زیادہ پیچیدہ اور مشکل بھی نہیں ہے کہ اس کے لئے تمہیں ہائر کیا جاتا۔ پھر ہائر کرنے کے لئے جو کام تمہاری طرف سے سامنے آیا وہ بھی بذاتِ خود انتہائی مشکوک تھا۔ اور تمہاری کارکردگی بھی سوائے اس آپریشن ہیڈ کوارٹر ٹریس کرنے کے کوئی خاص سامنے نہیں آئی۔ اور تم نے سیکرٹ سروس کو یہ تاثر بھی دیا ہوا تھا کہ تم یہاں موجود ہو۔ اور سیکرٹ سروس کی کارکردگی کی نگرانی بھی کر رہے ہو۔ اس تاثر کی وجہ سے سیکرٹ سروس کے ممبران کو نفسیاتی طور پر یہ اطمینان ہو جاتا ہے کہ جب کوئی خاص مشکل ان پر پڑی۔ تو ایکسٹو انہیں آخرکار بچا لے گا۔ اور یہاں تمہاری طرف سے کوئی ایسی بات سامنے نہ آئی۔ اگر جم مارکر پرنس ڈنسی اور مادام بلیک پر اپنی برتری جتانے کے چکر میں پڑ کر ڈینش کو استعمال نہ کرتا تو ہم سب واقعی سخت ترین مشکل میں پھنس چکے تھے۔ ان ساری باتوں کے پیش نظر یہ ضروری ہو گیا تھا کہ تمہاری موجودگی میں ایکسٹو کی کال بھی آئے اور ایکسٹو کچھ ایسے کلیو بھی دے جس سے یہ بات بھی ممبران پر واضح ہو جائے کہ ایکسٹو واقعی ان کی حفاظت کر رہا تھا۔ لیکن مسئلہ یہ تھا کہ ہم دونوں سب کے سامنے موجود تھے۔ تمہیں علیحدہ بھیج کر اگر کال کی جاتی تو ظاہر ہے شک یقین میں بدل جاتا۔ اس لئے میں نے آخرکار اس مسئلے کو حل کرنے کی یہی راہ نکالی کہ باتھ روم جا کر لانگ رینج ٹرانسمیٹر پر سلیمان سے رابطہ کیا اسے کیس کے بارے میں بریف کیا۔ اور کال کے متعلق تفصیلی ہدایات دیں۔ جولیا کے ٹائپ میں فٹ شدہ ٹرانسمیٹر کی فریکونسی اسے بتائی۔ اور سلیمان نے واقعی اپنا رول بے حد کامیابی سے نبھایا ہے۔ اب تمہاری وجہ سے پیدا ہونے والے تمام شکوک یکسر ختم ہو چکے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے عمران صاحب۔ واقعی اس بار میری پلاننگ بالکل غلط ثابت ہوئی ہے۔ اور میں نے جو کچھ سوچا تھا وہ لیا نہیں ہو سکا۔ کیونکہ اس مادام بلیک والے گروپ کے متعلق مجھے سرے سے کوئی علم بھی نہ تھا۔ لیکن اصل بات مسئلہ تو وہیں رہ گیا ہے۔ کہ سلیمان نے یہ کلیو کیسے مہیا کئے"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"کمال ہے۔ ساری رات یوسف زلیخا کا قصہ سنتے رہے۔ اور صبح کو پوچھ رہے ہو کہ زلیخا عورت تھی یا مرد تھا۔ بھائی جب

میں نے بتا دیا ہے کہ میں نے سلیمان کو بریف کیا تھا تو ظاہر ہے یہ کلیو بھی میں نے ہی سلیمان کو بتائے ہوں گے۔ اگر وہ علم نجوم کا اتنا ہی ماہر ہوتا کہ وہاں پاکیشیا میں بیٹھے بیٹھے سارے کلیو صرف زائچہ بنا کر معلوم کر لیتا تو پھر وہ میرا باورچی بننے کی بجائے واقعی اصل ایکسٹو ہوتا" ۔۔۔ عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

" لیکن آپ نے یہ کلیو کہاں سے حاصل کئے۔ آپ نے تو اس بارے میں پہلے کوئی اشارہ بھی نہیں کیا" ۔۔۔ بلیک زیرو کے لہجے میں حیرت تھی۔

" اصل میں سب درویشوں نے اپنے اپنے قصے تو سنا دئیے مگر مجھ غریب درویش سے کسی نے روکھے منہ بھی نہیں پوچھا کہ بھائی تمہارے ساتھ کیا گزری" ۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

" مجھے یاد ہے آپ سے پوچھا تو تھا مگر آپ ٹال گئے تھے" بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

" اس وقت نہ ٹالتا تو پھر یہ اتنا بڑا ڈرامہ کیسے سٹیج ہوتا" ۔۔۔ عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے رچمنڈ سے ملنے اور پھر اس پر تشدد کر کے اس سے رابن اور فلاسٹر کے ہیڈ کوارٹر والے جزیرے کے نام والے کلیو حاصل کرنے تک ضروری تفصیلات بتا دیں۔

" لیکن آپ کو بے ہوش کیوں کیا گیا۔ اور لازماً یہ کام مادام بلیک کا ہی ہو گا۔ اگر اس نے آپ کی باتیں سن لی تھیں تو پھر تو اُسے اب تک اس رابن کو راستے سے ہٹا دینا چاہئے تھا" ۔۔۔ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اگر وہ باتیں سن چکی ہوتی تو پھر اُسے پرنسز ڈلنی کو بھیج کر معلومات حاصل کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ اور پرنسز ڈلنی نہ آتی تو اب تک شاید ہم منکر نکیر کے حساب کتاب سے بھی فارغ ہو چکے ہوتے۔ میرا خیال ہے کہ واقعی جس وقت رچمنڈ نے مادام بلیک کو کال کیا تھا۔ اس وقت مادام بلیک موجود نہ تھی اور اس کے آدمیوں نے واپسی جواب دے دیا لیکن جیسے ہی وہ آئی اُسے بتایا گیا۔ تو اس نے کسی خاص ذریعے سے اس کمرے کی پوزیشن چیک کی۔ وہاں میں اس رچمنڈ پر تشدد کر رہا تھا۔ چنانچہ اس نے وہاں بے ہوش کرنے والی گیس پھیلائی۔ اور پھر مجھے بھی سیکرٹ سروس کا آدمی سمجھ کر جم مارکر تک پہنچا دیا۔ لیکن پھر شاید اُسے خیال آیا کہ وہ تم سے معلومات تو حاصل کر لے چنانچہ اس نے پرنسز ڈلنی کو وہاں بھیج دیا یا ہو سکتا ہے کہ وہ مادام بلیک ہی پرنسز ڈلنی ہو۔ اس لئے وہ خود وہاں پہنچ گئی" ۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

" اس کا تو مطلب ہے کہ اس مادام بلیک کا سائنسی کنٹرول پورے ہاکن پر چھایا ہوا ہے۔ کیونکہ وہ کوٹھی تو رچمنڈ کی ایک لحاظ سے قطعی پرائیویٹ تھی" ۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا اور عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" اوہ اوہ۔ تمہاری اس بات سے مجھے ایک خیال آ گیا ہے۔ پہلے تو میں سوچ رہا تھا کہ تم نے خواہ مخواہ یہ قصہ چھیڑ کر وقت ضائع

Admin @ Hibuddiez.com

کیا ہے۔ لیکن اب اس وقت ضائع ہونے کا بھی ایک بڑا فائدہ سامنے آ ہی گیا ہے۔ یہ رابنسن ہی مادام بلیک کا خاص آدمی ہے۔ اور پہلے کیپٹن شکیل اور تنویر دونوں مادام بلیک کے آدمیوں کے جسم میں موجود بموں کے پھٹنے سے زخمی ہو چکے ہیں۔ یہ جب تک بے ہوش ہے۔ تب تک تو ہم محفوظ ہیں۔ لیکن اس کے ہوش میں آتے ہی ہم ٹریس بھی ہو سکتے تھے۔ اور بم کے پھٹنے سے ہلاک یا زخمی بھی۔ مجھے تو اس بات کا خیال تک ذہن سے اتر گیا تھا" ـــــ عمران نے چونک کر کہا۔

"تو پھر اب" ـــــ بلیک زیرو بھی پریشان ہو گیا۔

"یہاں میڈیکل باکس ضرور ہو گا۔ اسے تلاش کر کے لے آؤ۔ پہلے مجھے اس کا آپریشن کر کے وہ آلہ نکالنا پڑے گا پھر اس سے اطمینان سے پوچھ گچھ ہو سکے گی۔ لیکن یہ آخر اس قدر طویل عرصے سے مستقل بے ہوش کیوں ہے۔ عام سی چوٹ سے بے ہوش ہوا تھا اب تک ہوش میں آ جانا چاہئے تھا اسے" ـــــ عمران نے کہا۔

"کار میں اسے ہوش آنے لگا تھا۔ ٹائیگر نے دوبارہ کنپٹی پر ہک مار کر پھر بے ہوش کر دیا تھا" ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔ اور پھر مڑ کر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

جولیا اور اس کے ساتھی اس وقت ایک ہوٹل میں بیٹھے کھانا کھانے میں مصروف تھے۔ ان سب نے نئے لباس پہن رکھے تھے۔ اور چہروں پر نئے میک اپ تھے۔ میک اپ کے لحاظ سے وہ گریٹ لینڈ کے باشندے لگتے تھے۔ یہ میک اپ تو وہ ڈینش والی رہائش گاہ سے کر کے چلے تھے۔ لیکن لباس انہوں نے راستے میں ایک سٹور سے خریدے اور پھر اس سٹور کے باتھ روم میں انہیں تبدیل کر کے پہلے والے لباس انہوں نے وہاں سے کافی دور ایک کوڑے کے ڈرم میں پھینک دیئے تھے۔ اس کے بعد وہ اس ہوٹل میں آ گئے تھے تاکہ کھانا بھی کھا لیا جائے اور مزید پلاننگ بھی کر لی جائے۔ سٹور سے انہوں نے دو قیمتی کیمرے اور فلمیں بھی خرید لی تھیں۔ کیونکہ رہائش گاہ سے وہ صحافیوں کا روپ دھارنے کا پروگرام بنا کر نکلے تھے۔

"اب اس پرنسز ڈلسی کو تلاش کرنے کے لئے کیا طریقہ اختیار کیا جائے۔ اگر اس کے کلب گئے تو وہ مشکوک سمجھ کر پہلے کی طرح پھر نہ مادام بلیک تک ہمیں پہنچا دیں" —— کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میرا خیال ہے ہمیں اس علاقے کی طرف جانا چاہئے جہاں آرک لینڈ کا شاہی خاندان رہتا ہے۔ وہاں سے اس پرنسز کے بارے میں صحیح معلومات مل سکتی ہیں بطور صحافی ہم وہاں کی کسی اہم شخصیت سے انٹرویو کے لئے ملاقات کر سکتے ہیں" —— صفدر نے کہا۔

"کیوں نہ براہِ راست پرنسز کا ہی انٹرویو کر لیا جائے" —— جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ اگر واقعی خود مادام بلیک ہے یا اس کی ایجنٹ ہے تو وہ بے حد محتاط ٹائپ عورت ہو گی۔ اس طرح اچانک انٹرویو کال کا سن کر وہ باقاعدہ انکوائری کرائے گی" —— صفدر نے کہا۔

"کیوں نہ یہاں کسی عام سے اخبار کے دفتر چلا جائے۔ اور وہاں اپنا تعارف کرا کر شاہی خاندان کے بارے میں معلومات حاصل کی جائیں۔ یہ صحافی نام کی مخلوق بڑے بڑے راز ہائے درون پردہ جانتی ہوتی ہے" —— کیپٹن شکیل نے کہا۔ اور مخلوق کا لفظ سن کر سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"ارے ٹھہرو۔ کیپٹن شکیل کا آئیڈیا واقعی قابل عمل ہے یہاں میں نے ایک اخبار میں کنگ آف آرک لینڈ کا تازہ ترین انٹرویو پڑھا تھا۔ وہ انٹرویو کسی مشہور لیڈی صحافی نے لیا تھا۔ ٹھہرو مجھے اس کا نام یاد کر لینے دو" —— صفدر نے کہا اور پھر سوچنے کے سے انداز میں اس نے آنکھیں بند کر لیں۔

"ارے ہاں یاد آ گیا۔ اس کا نام جیولٹ تھا۔ اخبار کے ایڈیٹر کی طرف سے اس بارے میں نوٹ بھی درج تھا کہ آرک لینڈ کی مدرت صحافی جیولٹ نے اپنے مخصوص انداز میں یہ انٹرویو لیا ہے۔ اور کنگ آف آرک جو کسی صحافی کو انٹرویو دینے کے لئے تیار نہ تھے جیولٹ کو انٹرویو دینے کے لئے فوراً رضامند ہو گئے۔ اس نوٹ کا مطلب ہے کہ یہ صحافی عورت جیولٹ یہاں خاصا اثر رسوخ رکھتی ہے۔ اگر یہ ہماری امداد پر آمادہ ہو جائے تو اس پرنسز ڈلسی کا اتہ پتہ آسانی سے معلوم کیا جا سکتا ہے" —— صفدر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کون سے اخبار میں تھا یہ انٹرویو" —— جولیا نے پوچھا۔

"گرین ٹائم نام تھا اخبار کا" —— صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک طرف موجود ویٹر کو ہاتھ کے اشارے سے بلایا۔

"یس سر" —— ویٹر نے قریب آ کر مؤدبانہ لہجے میں پوچھا۔

"یہ بتاؤ کہ اخبار گرین ٹائم کا دفتر یہاں سے کتنی دور ہے" صفدر نے پوچھا۔

"جناب یہاں سے تو کافی دور ہاکس روڈ پر ہے" —— ویٹر

Admin @ Hibuddiez.com

نے جواب دیا۔

"کیا فون یہاں ٹیبل پر آسکتا ہے" ۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"جی ہاں۔ لے آؤں" ۔۔۔۔ ویٹر نے جواب دیا۔

"ہاں۔ فون بھی لے آؤ۔ اور گرین ٹائم اخبار کا نمبر بھی معلوم کر کے آؤ" ۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"جناب۔ آپ نے وہاں کس سے بات کرنی ہے۔ وہاں تو بے شمار نمبر ہوں گے" ۔۔۔۔ ویٹر نے کہا۔

"معروف صحافی خاتون ہیں مس جیولٹ۔ ان سے بات کرنی ہے" ۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"اوہ مس جیولٹ تو ہمارے ہوٹل میں ہی مستقل طور پر رہتی ہیں اور یہ وقت ان کے آرام کا ہے۔ وہ لازماً اپنے کمرے میں ہوں گی۔ ٹھہریئے میں فون لے آتا ہوں آپ بات کر لیں" ۔۔۔۔ ویٹر نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

"چلو کہیں جانا نہیں پڑا" ۔۔۔۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اخبار میں اس جیولٹ کی کنگ کے ساتھ تصویر تو ضرور شائع ہوئی ہو گی" ۔۔۔۔ اچانک خاموش بیٹھے ہوئے تنویر نے کہا تو سب چونک کر اسے دیکھنے لگے۔

"صرف کنگ کی تصویر تھی اور وہ بھی سرکاری تصویر جو یہاں عام طور پر دکانوں وغیرہ پر لگی ہوئی نظر آتی ہے" ۔۔۔۔ صفدر نے جواب دیا۔

"تم نے جیولٹ کی تصویر کے بارے میں کیوں پوچھا ہے" ۔۔۔۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں تنویر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"بس یونہی۔ کوئی خاص مقصد نہ تھا" ۔۔۔۔ تنویر نے ٹالنے کے انداز میں کہا اور صفدر مسکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ تنویر نے تصویر کے بارے میں کیوں پوچھا ہے وہ یہ جاننا چاہتا تھا کہ جیولٹ جوان ہے یا بوڑھی۔ صفدر نے یہ اندازہ اس لئے لگایا تھا کہ وہ تنویر کی طبیعت سے واقف تھا۔ اسی لمحے ویٹر فون لے کر آ گیا۔ اس نے پلگ میز کے ایک پائے میں موجود کنکشن سے لگا دیا۔

"چوتھی منزل۔ کمرہ نمبر بارہ ہے جناب ان کا۔ آپ ریسیور اٹھا کر اوپر ایکس چینج سے کہیں گے تو وہ رابطہ کرا دیں گے" ۔۔۔۔ ویٹر نے کہا اور پھر واپس مڑ گیا۔ صفدر نے ریسیور کریڈل سے اٹھایا۔

"یس" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے ایک نسوانی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کمرہ نمبر بارہ چوتھی منزل۔ مس جیولٹ سے بات کرائیں" ۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"کون صاحب بات کریں گے" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"وہ ہمیں نہیں جانتیں۔ ہم گریٹ لینڈ کے صحافی ہیں۔ ان سے ملنا چاہتے ہیں اور ہوٹل کے ہال سے ہی فون کر رہے ہیں" صفدر نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"جی بہتر۔ میں رابطہ کر کے بات کرتی ہوں ان سے" ۔۔۔۔ دوسری

Admin @ Hibuddiez.com

طرف سے لیڈی آپریٹر نے کہا اور پھر لائن پر کافی دیر تک خاموشی طاری رہی۔ اس کے بعد لیڈی آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو" ۔۔۔ لیڈی آپریٹر نے کہا۔

"یس" ۔۔۔ صفدر نے جواب دیا۔

"مس جیولٹ سے بات کریں" ۔۔۔ لیڈی آپریٹر نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی ایک نوجوان اور انتہائی شیریں آواز سنائی دی۔

"ہیلو۔ میں جیولٹ بول رہی ہوں۔ آپ کون صاحب ہیں" ۔۔۔ بولنے والی کے لہجے میں ہلکی سی حیرت کا شائبہ موجود تھا۔

البرٹ

"مس جیولٹ۔ میرا نام البرٹ ہے۔ میرے ساتھ مس وکٹوریا اور دو اور ساتھی کیمرہ مین ہیں۔ ہمارا تعلق گریٹ لینڈ کے ایک چھوٹے سے اخبار "سلور لائن" سے ہے۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ آپ جیسی معروف صحافی یہاں اسی ہوٹل میں رہائش پذیر ہیں تو ہمیں آپ سے ملاقات کی خواہش ہوئی ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو۔۔۔" صفدر نے کہا۔

"اوہ۔ آپ ضرور تشریف لائیں۔ مجھے آپ صحافیوں سے مل کر واقعی بے حد مسرت ہوگی" ۔۔۔ دوسری طرف سے جیولٹ کی مسرت بھری آواز سنائی دی۔

"بے حد شکریہ مس جیولٹ۔ ہم ابھی تھوڑی دیر میں حاضر ہو جاتے ہیں" ۔۔۔ صفدر نے کہا اور دوسری طرف سے او کے کے الفاظ سن کر اس نے رسیور رکھ دیا۔ کھانا وہ کھا چکے تھے۔ اس لئے صفدر نے ویٹر کو بلا کر بل ادا کیا اور پھر وہ سب اٹھ کر لفٹ کی طرف بڑھ گئے۔ چند لمحوں بعد وہ چوتھی منزل کے کمرہ نمبر بارہ کے سامنے موجود تھے۔ صفدر نے ہاتھ اٹھا کر دستک دی۔

"کون ہے" ۔۔۔ اندر سے جیولٹ کی لہجہ دار آواز سنائی دی۔

"آپ کے پرستار مس جیولٹ۔ ابھی آپ سے فون پر بات ہوئی ہے" ۔۔۔ صفدر نے اونچے لہجے میں کہا۔ اور دوسرے لمحے دروازہ کھل گیا۔ دروازہ کھلتے ہی صفدر اور اس کے ساتھیوں کی نظریں بے اختیار جھک گئیں۔ کیونکہ مس جیولٹ ایک تنگ اور چھوٹی سی شرٹ اور ہاف نیکر پہنے دروازے پر کھڑی ہوئی تھی جبکہ جولیا کے چہرے پر غصے کے آثار پھیلتے چلے گئے۔

"آئیے آئیے۔ تشریف لائیے" ۔۔۔ جیولٹ نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔

"شکریہ" ۔۔۔ صفدر نے کہا اور آگے بڑھ کر کمرے میں آ گیا۔

"میرا نام جیولٹ ہے۔ آپ جانتے ہی ہیں" ۔۔۔ جیولٹ نے مڑ کر صفدر کی طرف مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"البرٹ" ۔۔۔ صفدر کو مجبوراً مصافحہ کرنا پڑا کیونکہ بہرحال اس وقت وہ گریٹ لینڈ کا باشندہ تھا۔ اور مغربی ممالک میں اسے معیوب نہ سمجھا جاتا تھا۔

"یہ میری ساتھی مس جولیا ہیں اور یہ والکر اور یہ مارٹن" ۔۔۔ صفدر نے باری باری باقی ساتھیوں کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔ کیپٹن شکیل کا نام اس نے خود ہی والکر اور تنویر کا مارٹن

Admin @ Hibuddiez.com

رکھ دیا تھا۔ جیولٹ نے بڑے مسرت بھرے انداز میں سب سے مصافحہ کیا۔ لیکن جولیا اور دوسرے ساتھیوں کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ بھی رسم ہی نبھا رہے ہیں۔ حتیٰ کہ تنویر کے انداز میں بھی گرم جوشی نہ تھی۔ کیونکہ تنویر دیسے جس قدر بھی کھلی طبیعت کا آدمی تھا، لیکن اخلاقیات کا وہ بھی سختی سے قائل تھا۔ اور جیولٹ کے اس مختصر سے بلکہ نہ ہونے کے برابر لباس نے ان سب کو واقعی ذہنی کوفت میں مبتلا کر دیا تھا۔ رسمی فقروں کے بعد جیولٹ نے انہیں بیٹھنے کے لئے کہا۔

"آپ کیا پئیں گے"۔۔۔۔ جیولٹ نے فون کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"صرف کوک۔ اور مس جیولٹ اگر آپ ناراض نہ ہوں تو پلیز ذرا مکمل لباس پہن لیں۔ کیونکہ ہمارا اخبار عورتوں کے مکمل لباس پہننے کی تحریک کا زبردست حامی ہے"۔۔۔۔ جولیا سے نہ رہا گیا۔ تو وہ آخر کار بول ہی پڑی۔ کیونکہ جیولٹ کا لباس واقعی اس قدر مختصر تھا کہ وہ اسے زیادہ دیر برداشت ہی نہ کر سکتی تھی۔

"اوہ اچھا۔ ویری سوری۔ میں ابھی آتی ہوں"۔۔۔۔ جیولٹ نے چونک کر کہا۔ اور پھر تیزی سے وہ ملحقہ کمرے کی طرف بڑھ گئی۔ کیونکہ یہ صرف ایک کمرہ نہ تھا بلکہ چار کمروں کا مکمل سوٹ تھا۔ جس میں یہ کمرہ ملاقاتیوں کے لئے مخصوص تھا۔ تھوڑی دیر بعد جیولٹ واپس آئی تو اس نے مکمل لباس پہن رکھا تھا۔

"امید ہے آپ ناراض نہ ہوں گی مس جیولٹ"۔۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں۔۔۔۔ دراصل یہاں ہاگن میں رواج ہی ایسا ہے۔ اس لئے مجھے خیال نہیں رہا"۔۔۔۔ جیولٹ نے کہا اور پھر اس نے رسیور اٹھا کر ہوٹل والوں کو اپنے کمرے میں کوک بھیجنے کے لئے کہا اور ان کے ساتھ بیٹھ گئی۔

"مس جیولٹ۔ آپ نے کنگ آف آرک سے جو انٹرویو لیا تھا وہ میں نے گرین ٹائمز میں پڑھا تھا۔ میں آپ سے بے حد متاثر ہوا۔ اور سچی بات یہ ہے کہ میرا خیال تھا کہ آپ بوڑھی خاتون ہوں گی۔ کیونکہ آپ کے قلم میں بے حد پختگی محسوس ہوتی تھی۔ لیکن آپ تو ماشاءاللہ جوان ہیں"۔۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اور خوب صورت بھی"۔۔۔۔ تنویر نے بے اختیار لقمہ دیتے ہوئے کہا۔ اور جولیا نے اُسے گھور کر دیکھا تو تنویر نے بے اختیار منہ دوسری طرف کر لیا۔

"آپ کی اس تعریف کا بے حد شکریہ۔ بس اسے آپ میری خداداد صلاحیت ہی کہہ سکتے ہیں"۔۔۔۔ جیولٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اُسی لمحے دروازہ کھلا اور ویٹر کوک لئے اندر داخل ہوا۔ اس نے ٹشو میں لپٹی ہوئی ایک ایک بوتل سب کے ہاتھ میں دی اور پھر ٹرے لئے واپس چلا گیا۔

"مس جیولٹ۔ آپ یقیناً پرنسز ڈلسی سے واقف ہوں گی۔ ہم دراصل یہاں اس لئے حاضر ہوئے ہیں کہ ہم اپنے اخبار کے لئے پرنسز ڈلسی کا تصویری انٹرویو لینا چاہتے ہیں۔ کیونکہ پرنسز ڈلسی

Admin @ Hibuddiez.com

کی لاف بڑی ہنگامہ خیز ہے۔ وہ پرنسز ہونے کے باوجود ایک گیم کلب بھی چلاتی ہیں۔ اور دوسری سرگرمیوں میں بھی حصہ لیتی ہیں۔ لیکن شاید یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ یہاں کوشش کے باوجود ہمیں ان کا پتہ ہی معلوم نہیں ہو سکا۔ ہم نے کلب بھی فون کیا۔ لیکن انہوں نے بتانے سے انکار کر دیا"۔۔۔ صفدر نے فوراً ہی اصل موضوع پر آتے ہوئے کہا۔ کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ کہیں جیولٹ ان کے اخبار اور ان کی دوسری صحافتی سرگرمیوں کے بارے میں سوالات نہ شروع کر دے۔

"پرنسز ڈنسی کا انٹرویو۔ اوہ یہ تو کنگ آف آرک کے انٹرویو سے بھی زیادہ مشکل کام ہے۔ پرنسز کسی طرح انٹرویو دینے پر آمادہ ہی نہیں ہوتیں۔ حالانکہ میں نے بھی بہت کوشش کی ہے"۔۔۔ جیولٹ نے کوک سپ کرتے ہوئے کہا۔

"اگر ہمیں ان کا پتہ مل جائے تو راضی کرنا ہمارا کام ہے۔ یہ فن ہمیں آتا ہے"۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں مسٹر البرٹ۔ وہ تو صحافت کا نام سن کر ہی بدک جاتی ہیں۔ کچھ عجیب و غریب اور پراسرار کردار کی مالک ہیں۔ بہرحال آپ میرے پاس آئے ہیں تو میں آپ کو ناکام تو نہیں بھیج سکتی۔ مجھے پرنسز ڈنسی کے ایک ایسے پتے کا علم ہے جہاں عام طور پر موجود ہوتی ہیں۔ یہ پتہ بھی انتہائی خفیہ ہے۔ مجھے بس اتفاق سے ہی معلوم ہو گیا تھا۔ لیکن یہ پتہ میں اس شرط پر بتا سکتی ہوں کہ میرا نام درمیان میں نہ آنے پائے۔ کیونکہ میں نے یہیں رہنا ہے۔ اور پرنسز کی ناراضگی مجھے بے حد نقصان بھی پہنچا سکتی ہے" جیولٹ نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں مس جیولٹ۔ یہ تو آپ کا ہم پر احسان ہو گا۔ اور ہم اپنے محسن کو کیسے کوئی تکلیف پہنچا سکتے ہیں"۔۔۔ صفدر نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"رائل روڈ پر ایک عمارت ہے آرک ہاؤس۔ یہ بظاہر تو شاہی میوزیم ہے۔ لیکن اس کے عقبی حصے میں ایک انتہائی خوبصورت رہائش گاہ بنی ہوئی ہے۔ پرنسز ڈنسی وہیں رہتی ہیں۔ اس رہائش گاہ کا ایک خفیہ گیٹ ہے۔ جو میوزیم کے عقبی گیٹ کے ساتھ ہی بنا ہوا ہے۔ بظاہر یہ ایک پرانا سا گیٹ ہے جو اکثر بند رہتا ہے۔ لیکن اس رہائش گاہ میں جانے کے لئے یہی گیٹ ہے۔ لیکن بہتر یہی ہے کہ آپ فون پر پرنسز سے بات کر لیں کیونکہ اس رہائش گاہ پر ان کی موجودگی کا کوئی اقرار ہی نہ کرے گا اس لئے آپ ان سے مل بھی نہ سکیں گے"۔۔۔ مس جیولٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ اور صفدر اور اس کے ساتھیوں کے چہرے کھل اٹھے۔ انہوں نے واقعی انتہائی اہم کلیو حاصل کر لیا تھا۔

"کیا اس عمارت میں فون ہے"۔۔۔ صفدر نے چونک کر پوچھا۔

"ہو گا تو وہاں لازماً۔ لیکن مجھے معلوم نہیں ہے۔ ایک اور نمبر ہے۔ یہ پرنسز کا خاص نمبر ہے۔ وہ جہاں بھی ہوں اس نمبر کے

Admin @ Hibuddiez.com

ذریعے اس سے بات ہو سکتی ہے" ـــــ جیولٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک نمبر بتا دیا۔

"بہت شکریہ مس جیولٹ۔ آپ واقعی ہماری محسن ہیں۔ اور آپ سے ملاقات کر کے بھی ہمیں بے حد مسرت ہوئی ہے۔ اب ہمیں اجازت دیجئے۔ تاکہ ہم پرنسز سے انٹرویو کے لئے کوششیں شروع کر دیں" ـــــ صفدر نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"بہت شکریہ۔ بس ایک وعدہ کریں کہ آپ کے جس شمارے میں یہ انٹرویو چھپے۔ آپ مجھے وہ شمارہ ضرور بھجوا دیں اسی پتے پر" ـــــ جیولٹ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"بالکل مس جیولٹ۔ آپ سے تو اب رابطہ رہے گا۔ آپ جب بھی گریٹ لینڈ تشریف لائیں۔ ہمارے اخبار ضرور تشریف لائیں۔ ہمیں بے حد مسرت ہو گی" ـــــ صفدر نے کہا اور جیولٹ نے باقاعدہ وعدہ کر لیا۔ پھر وہ سب دوبارہ جیولٹ سے مصافحہ کر کے کمرے سے باہر آ گئے۔

"جب قدرت مہربان ہو تو پھر ایسے ہی اتفاقات خود بخود پیدا ہو جاتے ہیں" ـــــ صفدر نے لفٹ سے اتر کر ہال میں داخل ہوتے ہوئے کیپٹن شکیل سے کہا اور کیپٹن شکیل مسکرا دیا۔

"اسے فون کر لیں" ـــــ جولیا نے کہا۔

"نہیں مس جولیا۔ ہم نے اس سے انٹرویو تو نہیں کرنا اور فون کرنے سے مشکوک ہو جائے گی۔ ہمیں تو سمجھئے کہ اب اس کی رہائش گاہ پر ایک لحاظ سے ریڈ کرنا پڑے گا" ـــــ صفدر نے کہا۔

"ایک بار مل جائے پھر دیکھنا میں اس سے کیسے سب بات اگلواتا ہوں" تنویر نے فوراً بات کرتے ہوئے کہا۔ اور صفدر مسکرا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ہوٹل سے باہر آ چکے تھے۔ چونکہ ڈینش کی رہائش گاہ پر ایک ہی کار تھی جو عمران لے گیا تھا۔ اس لئے وہ یہاں ٹیکسی کے ذریعے آئے تھے۔

"میرے خیال میں ہمیں کوئی کار خرید کر لینی چاہئے۔ اسی طرح ٹیکسیوں سے کام نہیں چلے گا" ـــــ جولیا نے ہوٹل سے باہر نکلتے ہوئے کہا۔

"ایک کی بجائے دو کاریں ہونی چاہئیں۔ آئیے۔ یہاں قریب ہی ایک شوروم موجود ہے" ـــــ صفدر نے کہا اور وہ سب سر ہلاتے ہوئے آگے بڑھ گئے۔ چونکہ ڈینش کی رہائش گاہ کی تلاشی کے دوران انہیں بھاری مقدار میں کرنسی بھی دستیاب ہو گئی تھی۔ اس لئے انہیں کچھ زیادہ فکر نہ تھی۔ اور تھوڑی دیر بعد ان دونوں نے ہاگن میں عام طور پر چلنے والی ماڈل اور کمپنی کی دو کاریں خرید لیں۔ دونوں سفید رنگ کی تھیں کیونکہ یہاں سفید رنگ کی کاروں کی کثرت تھی۔ اس لئے انہوں نے بھی سفید رنگ کی ہی کاریں لی تھیں۔ کیونکہ وہ کسی طرح بھی نمایاں نہ ہونا چاہتے تھے۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ دونوں کاروں میں بیٹھے رائل روڈ کی طرف بڑھتے گئے۔ انہوں نے یہ پروگرام بنایا تھا کہ پہلے وہ یہ میوزیم دیکھیں گے اور پھر وہاں کے ماحول کا اچھی طرح جائزہ لے کر مزید اقدامات کریں گے۔

Admin @ Hibuddiez.com

میوزیم واقعی بے حد شاندار تھا۔ اس میں ایک حصہ تو صرف شاہی خاندان کی تصاویر اور ان کی خاص خاص چیزوں کے لئے مخصوص کیا گیا تھا۔ اور انہوں نے اس حصے میں زیادہ دلچسپی لی۔ میوزیم کی گائیڈ ایک نوجوان لڑکی آربیلا تھی۔ وہ انہیں ہر تصویر اور ہر چیز کے بارے میں ساتھ ساتھ تفصیلات بتاتی جا رہی تھی۔ اور پھر وہ ایک قدآدم رنگین تصویر کے سامنے رک گئے۔ کیونکہ یہ پرنسز ڈلنسی کی انتہائی خوب صورت تصویر تھی۔ وہی پرنسز ڈلنسی جو جم مارکم کے ساتھ آئی تھی۔ اور آربیلا انہیں پرنسز ڈلنسی کے بارے میں تفصیلات بتانے لگی۔

"مس آربیلا۔ پرنسز ڈلنسی تو یہاں آتی رہتی ہوں گی وہ تو سنا ہے بے حد سوشل خاتون ہیں" ۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"جی ہاں وہ ہمارے میوزیم کی سرپرست ہیں۔ یہ میوزیم انہی کا قائم کردہ ہے۔ یہ عمارت بھی انہوں نے ہی تعمیر کرائی تھی" ۔۔۔۔ آربیلا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہم نے تو سنا ہے کہ پہلے وہ اسی عمارت میں رہائش رکھتی تھیں" صفدر نے کہا۔

"اوہ نہیں جناب۔ یہ عمارت تو شروع سے ہی میوزیم کی عمارت ہے۔ البتہ اس کے عقب میں ایک چھوٹی سی رہائش گاہ ضرور ہے۔ جہاں کبھی کبھار پرنسز ڈلنسی میوزیم میں آنے والے غیر ملکی مہمان شخصیتوں کی دعوت کرتی رہتی ہیں" ۔۔۔۔ آربیلا نے کہا اور صفدر کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

"اس رہائش گاہ کا راستہ تو میوزیم کے اندر سے ہی جاتا ہوگا" صفدر نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"جی ہاں۔ لیکن وہ بند رہتا ہے۔ اور صرف پرنسز ڈلنسی ہی اسے کھولنے کی مجاز ہیں" ۔۔۔۔ آربیلا نے جواب دیا اور صفدر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ پھر وہ کافی دیر تک میوزیم میں گھومتے پھرتے رہے۔ آربیلا ہی انہیں گائیڈ کرتی رہی۔ اور پھر باتوں ہی باتوں میں صفدر نے اس سے وہ راستہ بھی پوچھ لیا۔ یہ ایک بڑا سا فولادی گیٹ تھا۔ جو دوسری طرف سے بند تھا۔ اس کے بعد وہ میوزیم سے باہر آ گئے۔ پھر انہوں نے پیدل چل کر عقبی حصہ بھی گھوم لیا۔

"اس میوزیم والے دروازے سے اگر اندر داخل ہو جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ کیونکہ جس ٹائپ کے یہ لوگ ہیں انہوں نے لازماً دوسری طرف سائنسی آلات نصب کر رکھے ہوں گے۔ جب کہ ادھر ایسی کوئی بات نہ ہوگی۔ کیونکہ ظاہر ہے ادھر سے تو وہ اپنی مرضی سے آنے والوں کو لے جاتی ہوگی" ۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ میں نے بھی یہی پلان بنایا ہے۔ میوزیم ابھی تھوڑی دیر بعد بند ہونے والا ہے۔ یہاں ایک دو چوکیدار بھی ہوں گے۔ انہیں آسانی سے بے ہوش کیا جا سکتا ہے" ۔۔۔۔ صفدر نے جواب دیا۔ اور سب نے سر ہلا دیئے۔ اس کے بعد وہ کاروں میں بیٹھ کر بظاہر واپس چلے گئے۔

لیکن ان کا ارادہ تھا کہ وہ ایک گھنٹہ ویسے ہی سڑکوں پر گھوم کر پھر دوبارہ آئیں گے۔ کیونکہ یہاں ان کی مسلسل موجودگی شک کا باعث بھی بن سکتی تھی۔ پھر وہ ایک ریستوران میں جا کر بیٹھ گئے اور انہوں نے وہاں کافی لمبا وقت گزار دیا۔

"آؤ اب چلیں اپنے مشن پر"۔۔۔ صفدر نے گھڑی دیکھ کر اٹھتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ ریستوران سے نکل کر کاروں میں بیٹھے اور رائل روڈ کی طرف بڑھ گئے۔ کار میں انہوں نے کچھ دور ایک آئرن روکیس اور جیبوں میں موجود مشین پسٹلز کی موجودگی کا اطمینان کر کے وہ پیدل ہی میوزیم کی طرف چل پڑے۔ ان کا انداز ایسا تھا جیسے وہ ویسے ہی گھوم پھر رہے ہوں۔ کیمرے انہوں نے کاروں میں ہی چھوڑ دیئے تھے۔ کیونکہ موجودہ پلاننگ میں انہیں اس کی ضرورت نہ رہی تھی۔

میوزیم بند ہو چکا تھا اور وہاں ایک ہی چوکیدار تھا۔ جسے تنویر نے آسانی سے بے ہوش کر دیا۔ صفدر کے کہنے پر تنویر نے چوکیدار کو باقاعدہ باندھ بھی دیا۔ اور اس کے منہ میں بھی کپڑا ٹھونس دیا۔ کیونکہ انہیں نجانے کتنا وقت لگ جائے۔ اور ایسا نہ ہو کہ ان کی واپسی سے پہلے ہی چوکیدار کو ہوش آ جائے۔ تنویر نے تو اسے مارنے کی بات بھی کر دی۔ لیکن صفدر نے اسے منع کر دیا۔ کہ کسی غیر متعلق آدمی کو ہلاک کرنا اچھی بات نہ تھی۔ فولادی دروازہ اسی طرح بند تھا۔ دروازے کے درمیان جھری سے انہیں دوسری طرف جاتی ہوئی بند راہداری نظر آ رہی تھی۔

جس میں سرخ رنگ کا قالین بچھا ہوا تھا۔

"اب اسے کھولیں کیسے"۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"میں کھولتا ہوں۔ آپ ہٹ جائیں"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔ اور اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک پتلی سی زرد رنگ کی پٹی سی نکالی اور اس کی سائیڈ موڑ کر اس نے اسے دروازے کی درمیانی جھری میں پھنسا دیا۔ اور خود وہ سب پیچھے ہٹ گئے۔ چند لمحوں بعد ہلکا سا دھماکہ ہوا۔ اور اس کے ساتھ ہی دروازے کے پٹ خود بخود کھلتے چلے گئے۔ پٹی سے نکلنے والی ریز نے دوسری طرف موجود زنجیر اور لاک کو توڑ دیا تھا۔ ان سب نے مشین پسٹل نکال لئے۔ اور پھر وہ دبے قدموں راہداری میں سے گزرتے ہوئے آگے بڑھتے گئے۔ راہداری کی چھت اور دیواریں سپاٹ تھیں۔ ان میں کسی قسم کے سائنسی آلات کی تنصیب نظر نہ آتی تھی۔ اس لئے وہ اطمینان سے آگے بڑھتے گئے۔ راہداری کے اختتام پر ایک اور دروازہ تھا۔ جو لکڑی کا تھا۔ اور اس پر انتہائی خوبصورت نقش و نگار بنے ہوئے تھے۔ صفدر نے دروازے کو دھکیلا تو وہ بند نہ تھا۔ اور پھر وہ دوسری طرف ایک بڑے کمرے میں آ گئے۔ یہ کمرہ ڈرائنگ روم کے انداز میں سجا ہوا تھا اور واقعی اس کی سجاوٹ شاہانہ انداز میں کی گئی تھی۔ اسی لمحے انہیں کہیں قریب ہی فون کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔ اور وہ سب چونک پڑے۔ آواز اسی طرف سے آ رہی تھی جدھر اس بڑے کمرے کا دوسرا دروازہ تھا جو بند تھا۔ وہ سب تیزی سے لیکن انتہائی

محتاط انداز میں اس دروازے کی طرف بڑھتے گئے۔

"یس" ——— ان کے کانوں میں ایک تیز آواز سنائی دی اور یہ آواز سنتے ہی وہ سب چونک پڑے۔ کیونکہ وہ آواز سے ہی پہچان چکے تھے کہ بولنے والی پرنسز تھی۔

"رنکو بول رہا ہوں پرنسز۔ وہ گروپ جو عقبی طرف گھومتا نظر آیا تھا دو کاروں میں بیٹھ کر واپس جا چکا ہے۔ ویسے انہوں نے ملازم گائیڈ آدیلا سے آپ کے متعلق بے حد دلچسپی ظاہر کی تھی" ——— ایک اونچی آواز سنائی دی۔ حالانکہ صاف ظاہر تھا کہ فون پر یہ آواز دوسری طرف سے آ رہی ہے۔ اس لحاظ سے تو یہ آواز رسیور پرنسز کے کان سے لگا ہونے کی وجہ سے سنائی ہی نہ دینی چاہیے تھی۔ لیکن آواز اتنی اونچی تھی جیسے بولنے والا دروازے کی دوسری طرف بیٹھا بول رہا ہو۔ اور وہ سمجھ گئے کہ عام فون کی بجائے یہ جدید انداز کا دن ویں فون ہے۔ جس میں رسیور علیحدہ نہیں ہوتا بس صرف بٹن دبانے سے بات ہو بھی سکتی ہے اور جواب بھی دیا جا سکتا ہے اس میں سننے اور بولنے دونوں کی رینج کافی فاصلے تک ہوتی ہے۔

"بس محتاط رہنا۔ ویسے یہاں کون آ سکتا ہے۔ یہاں کا علم تو کسی کو ہے ہی نہیں" ——— پرنسز کا اکتاہٹ بھرا جواب سنائی دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی ہلکی سی کلک کی آواز سنائی دی۔ اور پھر کمرے میں خاموشی طاری ہو گئی۔ سب سے آگے موجود صفدر نے مڑ کر اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ اٹھا کر اس نے آہستہ سے دروازے پر رکھا اور اسے ذرا سا دبایا تو دروازے کے درمیان موجود جھری پھیلتی گئی۔ اس کا مطلب تھا کہ دروازہ صرف بھڑا ہوا ہے۔ بند نہیں ہے۔ صفدر اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھوں میں موجود ریوالور سیدھے ہو گئے اور اس کے ساتھ ہی صفدر نے لات مار کر دروازہ کھولا اور پھر وہ سب بجلی کی سی تیزی سے اندر داخل ہو گئے۔ تو انہوں نے پرنسز ڈنیسی کو ایک آرام کرسی میں دھنسا ہوا بیٹھا دیکھا۔ انہیں اس طرح اندر آتے دیکھ کر پرنسز یکلخت چونک کر اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے آثار نمایاں تھے۔ پرنسز کے جسم پر سل لباس تھا اور وہ ہاتھ میں ایک فائل پکڑے ہوئے تھی شاید وہ اس فائل کے مطالعے میں مصروف تھی۔ اس سے کچھ فاصلے پر ایک میز پر دن ویں فون پڑا ہوا تھا۔ کمرہ انتہائی شاندار انداز میں سٹڈی روم کے طور پر سجا ہوا تھا۔ دیواروں کے ساتھ لگی کی خوبصورت الماریوں میں مختلف قسم کی کتابیں بھری ہوئی صاف نظر آ رہی تھیں۔ جب تک پرنسز کھڑی ہو کر کوئی اور اقدام کرتی یہ چاروں اس کے سر پر پہنچ چکے تھے۔

"خبردار۔ اگر کوئی حرکت کی" ——— جولیا نے انتہائی درشت لہجے میں کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ پرنسز کوئی لفظ منہ سے نکالتی۔ تنویر کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور پرنسز کنپٹی پر مڑی ہوئی انگلی کے ہک کی ضرب کھا کر چیختی ہوئی پہلو کے بل دبیز قالین پر جا گری۔ نیچے گرتے ہی اس نے تیزی سے

Admin @ Hibuddiez.com

اٹھنے کی کوشش کی مگر اُسی لمحے جولیا کی لات حرکت میں آئی۔ اور اس کی جوتی کی نوک پرنسز کی کنپٹی پر پڑی۔ اور پرنسز کا جسم ایک جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا۔

"یہاں جتنے بھی افراد ہیں سب کا فوری خاتمہ کر دو۔ میں یہاں اس پرنسز کا خیال رکھتی ہوں" ---- جولیا نے پرنسز کے بے ہوش ہوتے ہی تیز لہجے میں اپنے ساتھیوں سے کہا اور وہ سب سر ہلاتے ریوالور ہاتھوں میں لئے اس دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ جو اندرونی طرف کو کھلتا تھا۔ ان کے جانے کے بعد جولیا نے تیزی سے کمرے کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد وہ ایک الماری کے نچلے خانے سے رسی کا ایک گچھا تلاش کر لینے میں کامیاب ہو گئی۔ اس نے قالین پر بے ہوش پڑی ہوئی پرنسز کو اٹھا کر اس کے دونوں بازو عقب میں موڑ کر اس کی کلائیاں رسی سے باندھ دیں اور اس کی دونوں پنڈلیاں بھی اُسی رسی کے ایک سرے سے باندھنے کے بعد اس نے اُسے گھسیٹ کر کرسی کے اوپر بٹھا دیا۔ اس کے بعد اس نے سب سے پہلے وہ فائل چیک کی جس کے مطالعے میں پرنسز مصروف تھی۔ یہ فائل ڈنسی گیم کلب کے حساب کتاب پر مبنی تھی۔ اس میں لاکھوں کروڑوں ڈالرز کا منافع دکھایا گیا تھا۔ جولیا نے منہ بنا کر فائل ایک طرف رکھی اور اس کے بعد اس نے میز کی درازیں کھول کر ان کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ میز کی سب سے نچلی دراز میں اسے سرخ رنگ کی ایک فائل مل گئی۔ جس کے ایک کونے پر

چھوٹا سا حرف الف لکھا ہوا تھا۔ جولیا نے جلدی سے فائل کھولی اس میں دس کاغذ تھے۔ یہ دس کے دس کاغذ کمپیوٹر کی مدد سے تحریر کئے گئے تھے۔ جولیا نے انہیں غور سے دیکھنا شروع ہی کیا تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور صفدر اور اس کے ساتھی اندر داخل ہوئے۔

"چار افراد تھے۔ چاروں کا خاتمہ کر دیا ہے۔ نیچے ایک بڑے تہہ خانے میں ہر طرف انتہائی جدید مشینری نصب تھی۔ یوں لیبارٹری لگ رہی تھی وہ تہہ خانہ" ---- صفدر نے کہا۔

"پھر" ---- جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"پھر کیا۔ ساری مشینری کو فائرنگ کر کے تباہ کر دیا ہے۔ کیونکہ باوجود غور کرنے کے اس مشینری کی اصل ماہیت سمجھ میں نہ آ رہی تھی" ---- صفدر نے جواب دیا۔

"یہ فائل دیکھو۔ اس کے کونے میں حرف "الف" لکھا ہوا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ فائل فلاسٹر سے متعلق ہے" ---- جولیا نے فائل صفدر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ فلاسٹر کی فائل اور یہاں۔ اس کا مطلب ہے کہ پرنسز ڈنسی کا واقعی اس معاملے سے گہرا تعلق ہے" ---- صفدر نے فائل لیتے ہوئے کہا۔ اور پھر جیسے ہی اس نے فائل کھولی۔ باقی ساتھی بھی فائل پر جھک گئے۔

"یہ تو کوئی سائنسی کلیے لگتے ہیں" ---- کیپٹن شکیل نے کہا اور صفدر نے بھی سر ہلا دیا۔

Admin @ Hibuddiez.com

"عمران ہی اسے سمجھ سکتا ہے۔ ہماری سمجھ میں نہیں آ سکتے" صفدر نے فائل موڑ کر اُسے اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"کیا ضرورت ہے مغز ماری کرنے کی۔ اس پرنسز سے ہی سب کچھ معلوم ہو جائے گا" ــــ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی اُسے روکتا اس نے آگے بڑھ کر اس کے منہ پر زوردار تھپڑ جڑ دیا۔ پہلے کے بعد دوسرے تھپڑ سے کمرہ گونج اٹھا اور اس کے ساتھ ہی پرنسز ہلکی سی چیخ مار کر ہوش میں آ گئی۔ اس کی آنکھیں خوف سے پھیلی ہوئی تھیں اور چہرے پر شدید تکلیف کے آثار ابھر آئے تھے۔

"تم پرنسز ہو کر مجرمانہ سرگرمیوں میں ملوث ہو۔ اس لئے تم کسی رحم کی مستحق نہیں ہو" ــــ اس کے ہوش میں آتے ہی جولیا نے اُس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تت ــــ تت ــــ تم کون ہو۔ اور یہاں اچانک کیسے آ گئے" ــــ پرنسز نے تقریباً چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔ مگر دوسرے لمحے کمرہ ایک اور زوردار تھپڑ کی آواز سے گونج اٹھا۔ یہ تھپڑ تنویر نے مارا تھا اور پرنسز کی گردن تھپڑ کھا کر تقریباً گھوم سی گئی۔ اس کے خوب صورت گال پر انگلیوں کے نشانات ابھر آئے تھے۔

"زیادہ حیرت دکھانے اور اداکاری کرنے کی ضرورت نہیں

پرنسز ڈلسی ـ بتاؤ فلاسٹر کے ہیڈ کوارٹر میں کیا ہو رہا ہے۔ اور سن لو کہ ہمیں معلوم ہے کہ تم ہی مادام بلیک ہو" ــــ تنویر نے انتہائی سرد انداز میں غراتے ہوئے کہا۔

"مادام بلیک ـ کیا کہہ رہے ہو۔ میں کیسے مادام بلیک ہو سکتی ہوں۔ میں تو پرنسز ہوں۔ اور مجھے نہیں معلوم کہ فلاسٹر کیا ہے" ــــ پرنسز نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اب اس کے چہرے پر کرختگی کے آثار نمودار ہو گئے تھے۔ جیسے اس نے ذہنی طور پر اپنے آپ کو سنبھال لیا تھا۔

"تنویر ـ خنجر نکال کر اس کے خوب صورت چہرے پر اس قدر زخم ڈال دو کہ لوگ اس کے چہرے پر تھوکنا بھی پسند نہ کریں" یک لخت جولیا نے غراتے ہوئے کہا اور تنویر نے کوٹ کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈالا تو دوسرے لمحے ایک تیز دھار پتلا سا استرے نما خنجر اس کے ہاتھ میں چمکنے لگا۔

"مجھے خوب صورت عورتوں کو بدصورت بنانے میں بے حد لطف آتا ہے" ــــ تنویر نے اس طرح چٹخارہ لیتے ہوئے کہا جیسے واقعی یہ کام اس کے لئے انتہائی مسرت بخش ثابت ہوتا ہو۔ اس کی آنکھوں میں یک لخت تیز چمک ابھر آئی تھی۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ تم وحشی ہو۔ درندے ہو۔ رک جاؤ۔ جو کچھ مجھے معلوم ہے میں بتا دیتی ہوں۔ رک جاؤ" ــــ یک لخت پرنسز ڈلسی نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ وہ شاید تنویر کے مخصوص انداز کے چٹخارے۔ اس کے چہرے پر ابھر آنے

والے تاثرات اور آنکھوں میں دوڑنے والی وحشیانہ چمک سے خوفزدہ ہو گئی تھی۔ ابھی اس کا فقرہ ختم ہی ہوا تھا کہ وہ بُری طرح چیخ اٹھی۔ کیونکہ تنویر کا ہاتھ حرکت میں آیا تھا اور خنجر کی نوک نے اس کے گال پر ایک نشان لگا دیا تھا۔

"بولتی جاؤ ورنہ......" تنویر نے اسی طرح چنگھاڑتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"رک جاؤ۔ بتاتی ہوں۔ میں مادام ملبیک کی خاص ایجنٹ ہوں۔ یہ مادام ملبیک کا سب ہیڈ کوارٹر ہے۔ رک جاؤ پلیز فار گاڈ سیک۔ رک جاؤ" پرنسز ڈنسی بولتے بولتے تنویر کے ہاتھ کو دوبارہ حرکت میں آتے دیکھ کر ہذیانی انداز میں چیخ پڑی۔

"رک جاؤ تنویر" جولیا نے کہا۔ اور تنویر نے اس طرح منہ بنا کر ہاتھ پیچھے کر لیا جیسے کسی بچے کو اس کی انتہائی دل پسند گیم میں حصہ لینے سے جبراً روک دیا گیا ہو۔

"دیکھو پرنسز۔ ہمیں تم سے براہِ راست کوئی دشمنی نہیں ہے۔ اس لئے اگر تم واقعی اپنے آپ کو بچانا چاہتی ہو تو سب کچھ کھل کر بتا دو۔ ورنہ یاد رکھو تنویر نے تمہارا وہ حشر کر دینا ہے کہ تمہارے جسم پر زخم ہی زخم ہوں گے۔ جن پر مکھیاں بھنبھناتی رہیں گی۔ لیکن تم ہاتھ پیر ہلانے سے بھی معذور رہو گی اور مر بھی نہ سکو گی۔ اس لئے میں تمہیں آخری چانس دے رہی ہوں۔ سب کچھ بتا دو" جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

"تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ ہو" پرنسز نے دہشت زدہ لہجے میں کہا۔

"تم پھر سوال کرنے لگی ہو" جولیا نے ہونٹ بھینچ کر غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں اس لئے پوچھ رہی ہوں۔ کیونکہ اگر تم واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ ہو تو پھر تم مادام ملبیک کے مقابلے کے لوگ ہو۔ تمہیں سب کچھ بتانے کا کوئی فائدہ بھی ہو گا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ تم مجھے مادام ملبیک کے قہر سے بچانے کا بھی وعدہ کرو گے۔ ورنہ وہ مجھے کسی حقیر مکھی کی طرح مسل کر رکھ دے گی۔ وہ ان معاملات میں بے حد ظالم ہے" پرنسز نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تم پہلے سب کچھ تفصیل سے بتا دو۔ اس کے بعد تمہارے بیان سے ہم فیصلہ کریں گے کہ کیا ہم تمہاری کوئی مدد کر سکتے ہیں یا نہیں" جولیا نے کہا۔

"سنو۔ میں سب کچھ بتا دیتی ہوں۔ میں یہودی نہیں ہوں۔ میرا آرک لینڈ کے مقامی مذہب سے تعلق ہے۔ مادام ملبیک کا نام کرسٹائن ہے۔ وہ پہلے میری دوست بنی۔ اس کے بعد اس نے میرے ساتھ اشتراک میں گیم کلب کھولا۔ جس سے ہمیں بے پناہ آمدنی ہوتی ہے۔ پھر اس نے بین الاقوامی طور پر اسلحے کی سمگلنگ شروع کر دی۔ اور اپنا نام مادام ملبیک رکھ لیا ہے۔ میں چونکہ پرنسز ہوں۔ اس لئے میں کھل کر سمگلنگ کا کاروبار نہیں کر

Admin @ Hibuddiez.com

سکتی۔ اس لئے میں اس گروپ سے علیحدہ رہی۔ البتہ اس کا منافع مجھے ملتا رہتا ہے۔ مادام بلیک نے علیحدہ خفیہ ہیڈ کوارٹر بنا لیا جو بائکن کے شمالی مشرقی حصے میں ایک گھنے جنگل کے اندر زیر زمین ہے۔ اور وہاں انتہائی جدید ترین حفاظتی آلات نصب ہیں۔ البتہ سب ہیڈ کوارٹر یہاں بنایا گیا ہے۔ یہی جگہ جہاں تم موجود ہو یہاں میں خود رہتی ہوں۔ لیکن یہاں کا کنٹرول بھی مادام بلیک کے پاس ہی ہے۔ اس کے آدمی یہاں کام کرتے ہیں۔ میں مادام بلیک کی خاص ایجنٹ ہوں۔ لیکن میں پرنسز ہونے کی وجہ سے ان کاروبار سے الگ تھلگ رہتی ہوں۔ بس اس سے زیادہ مجھے معلوم نہیں ہے"۔۔۔ پرنسز ڈلسی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر تمہیں کسی بات کا کوئی علم نہیں ہے تو تم نے کیوں یہ کہا تھا کہ ہمارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے"۔۔۔ جولیا نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"پچھلے دنوں اس نے مجھے بتایا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ یہاں اس کے خلاف کام کر رہے ہیں۔ پھر اس نے مجھے ایک کوٹھی میں پہنچنے کی ہدایت کی۔ جہاں ایک عورت اور کئی افراد قید تھے۔ اور مقامی سیکرٹ سروس کا سربراہ مارکیو بھی وہاں موجود تھا۔ میں نے وہاں ان سے وہ سوالات کرنے تھے۔ جو مادام بلیک نے مجھے بتائے تھے۔ لیکن پھر اچانک میں بے ہوش ہو گئی۔ پھر مجھے یہاں اپنے کمرے میں ہی ہوش آیا اور رنکو نے مجھے بتایا کہ کسی نامعلوم گروپ نے اس کوٹھی میں بے ہوش کر دینے

والی گیس پھیلا کر حملہ کیا اور مجھے بے ہوش کر دیا تھا۔ اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے افراد غائب ہو گئے تھے۔ یہاں مادام کی طرف سے انچارج رنکو نے صرف اس وجہ سے اس کوٹھی کی ڈیوٹیشن پر چیکنگ نہ کی تھی کہ اسے کسی قسم کے کسی خطرے کا احساس نہ تھا لیکن پھر جب کافی دیر تک میری واپسی نہ ہوئی تو رنکو نے چیکنگ کی تو تمہیں وہاں بے ہوش پایا۔ چنانچہ اس نے مجھے تو وہاں اٹھوا لیا اور مارکیو کو اس کے ہیڈ کوارٹر بھجوا دیا۔ پھر اس نے مادام بلیک کو اطلاع دی تو مادام بلیک نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو فوری طور پر تلاش کرنے اور گولی سے اڑا دینے کا حکم دے دیا۔۔۔ لیکن اب تک رنکو کی بے پناہ کوشش کے باوجود پاکیشیا سیکرٹ سروس کا پتہ نہیں چل سکا۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے رنکو نے مجھے بتایا کہ کوئی گروپ کوٹھی کے عقبی طرف دیکھا گیا ہے۔ لیکن میں نے پرواہ نہ کی اور اب تم یہاں اچانک پہنچ گئے ہو"۔۔۔ پرنسز ڈلسی نے جولیا کے سوال کا وضاحت سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم مادام بلیک کے اس ہیڈ کوارٹر میں کبھی گئی ہو"۔۔۔ صفدر نے سوال کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں کئی بار گئی ہوں۔ لیکن وہاں مجھے میری آنکھوں پر پٹی باندھ کر لے جایا گیا ہے۔ جیسے ہی جنگل شروع ہوتا میری آنکھوں پر سیاہ پٹی باندھ دی جاتی تھی۔ اس پورے جنگل پر مادام بلیک کا قبضہ ہے اور اس نے وہاں قدم قدم پر ایسے

سائنسی آلات نصب کر رکھے ہیں۔ کہ اس کی مرضی کے بغیر کوئی پرندہ بھی اس جنگل میں نہیں اڑ سکتا" ۔۔۔ پرنسز ڈنسی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"فلاسٹر کے بارے میں تم کیا جانتی ہو" ۔۔۔ صفدر نے ہی پوچھا۔

"مادام بلیک کے منہ سے ایک بار میں نے یہ نام سنا تھا۔ لیکن مجھے معلوم نہیں ہے کہ یہ کیا چیز ہے اور کہاں ہے" ۔۔۔ پرنسز ڈنسی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پرنسز ڈنسی۔ اگر تم ہمیں احمق سمجھتی ہو تو تم اپنا ہی نقصان کرو گی۔ فلاسٹر کے بارے میں تفصیلی فائل ہمیں تمہاری اسی میز کے نچلے خانے سے ملی ہے۔ اور تم کہہ رہی ہو کہ تمہیں کوئی علم ہی نہیں ہے" ۔۔۔ جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تم اس فائل کی بات کر رہی ہو جس پر "الف" لکھا ہوا ہے" ۔۔۔ پرنسز نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں۔ اور اس کے باوجود تم انکار کر رہی ہو" ۔۔۔ جولیا نے سرد لہجے میں کہا۔

"سنو اس فائل میں کیا لکھا ہوا ہے اور کیا نہیں۔ مجھے ذاتی طور پر اس کا علم نہیں ہے یہ فائل مادام کے آدمی اور یہاں کے انچارج رنگو نے مجھے آج دی ہے کہ میں اسے اپنے پاس رکھ لوں۔ اس کے کہنے کے مطابق مادام بلیک نے اس فائل کے متعلق تفصیلی ہدایات مجھے خود دینی ہیں اور مجھے یہ فائل لے کر آرک اینڈ اسرائیل جانا ہوگا لیکن ابھی تک مادام بلیک کی کال نہیں آئی" ۔۔۔ پرنسز نے کہا۔

"ہماری یہاں موجودگی کا رنگو کو علم ہو گیا ہو گا" ۔۔۔ صفدر نے پوچھا۔

"نہیں۔ یہ میرا ذاتی کمرہ ہے۔ البتہ یہاں کرسی کے پائے کے ساتھ ایک بٹن ایسا ہے کہ جیسے ہی میں اسے دباؤں گی تو ایک مشین کے ذریعے اس پورے کمرے کو نہ صرف دیکھ سکے گا بلکہ وہ یہاں ہونے والی سب بات چیت بھی سن لے گا۔ اور اس کمرے کی چھت پر ایسی مشینری نصب ہے کہ اس کے ذریعے وہ یہاں جو کارروائی چاہے کر سکتا ہے۔ رنگو اور اس کے ساتھی نیچے تہہ خانے میں موجود ہیں اگر تم اپنی زندگی بچانا چاہتے ہو تو فوراً ان پر قابو پا لو۔ ورنہ وہ کسی بھی لمحے تمہارے لئے انتہائی خطرہ بن سکتے ہیں" ۔۔۔ پرنسز نے کہا اور جولیا اور اس کے ساتھیوں کو پہلی بار اس کی باتوں پر یقین آگیا کہ وہ جو کچھ کہہ رہی ہے خلوص کے ساتھ کہہ رہی ہے۔

"تم فکر نہ کرو۔ ہم نہ صرف ان کا خاتمہ کر چکے ہیں بلکہ اس ساری مشینری کو بھی تباہ کر چکے ہیں" ۔۔۔ جولیا نے کہا تو پرنسز بندھے ہونے کے باوجود بے اختیار اچھل پڑی۔

"مشینری تباہ کر دی۔ اوہ اوہ۔ یہ کیا کیا تم نے۔ مشینری تباہ ہوتے ہی مادام بلیک کو اس کا علم ہو گیا ہو گا۔ اور وہ کسی بھی لمحے یہاں کچھ بھی کر سکتی ہے" ۔۔۔ پرنسز نے انتہائی ہراساں سے لہجے میں کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ ختم ہوتا۔ اچانک کمرہ ایک اونچے نسوانی قہقہے سے گونج اٹھا۔ آواز کمرے کے ایک کونے سے آ رہی تھی۔

Admin @ Hibuddiez.com

"تم نے درست کہا ہے پرنسز۔ میں جس لمحے چاہوں جو چاہوں کر سکتی ہوں۔ میں نے تمہاری ساری باتیں سن لی ہیں۔ اس لئے اب تمہارا انجام بھی ان لوگوں کے ساتھ ہی عبرت ناک موت کی صورت میں نکلے گا" ۔۔۔۔ ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی یک لخت سرر سرر کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی کمرے کی چاروں دیواروں پر سیاہ رنگ کی کسی دھات کی چادریں سی چھت سے زمین تک چڑھ گئیں۔ وہ دروازے بھی اس کے ساتھ ہی ان چادروں کے پیچھے چھپ گئے تھے۔ اور اس کے ساتھ ہی جولیا اور اس کے ساتھیوں کے جسم خود بخود بے حس و حرکت ہو گئے۔ وہ سب اب چاہنے کے باوجود کوئی حرکت نہ کر سکتے تھے۔

"تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ واقعی بے حد ہوشیار اور ذہین ثابت ہوئے ہو۔ اگر میں آرک لینڈ میں موجود نہ ہوتی تو تم اس جیمز مارکر کے بس کا روگ ہرگز نہ تھے۔ اب تک میں نے یہی سوچا تھا کہ تم سب کی موت مقامی سیکرٹ سروس کے ہاتھوں آئے لیکن ہر بار تم بچ نکلے ہو۔ اس لئے اب میں نے خود براہ راست تمہیں ہلاک کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے اور مادام بلیک کا فیصلہ کسی صورت بھی تبدیل نہیں ہو سکتا" ۔۔۔ مادام بلیک کی اسی طرح چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ لیکن چونکہ وہ بے حس و حرکت ہو چکے تھے۔ اس لئے ظاہر ہے وہ اس کی کسی بات کا جواب ہی نہ دے سکتے تھے۔

"اب بولو تم کس طرح مجبور بے بس اور لاچار ہوئے کھڑے ہو۔ کہ چاہنے کے باوجود تم بات بھی نہیں کر سکتے۔ مجھے تمہاری اس بے بسی اور بے چارگی پر رحم آ رہا ہے۔ ٹھیک ہے میں صرف تمہاری زبانوں کو حرکت کی اجازت دے دیتی ہوں تاکہ تم مرنے سے پہلے میرے سامنے گڑگڑا سکو۔ رو سکو۔ اپنی زندگیوں کی بھیک مانگ سکو" ۔۔۔ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد مادام بلیک کی غراتی آواز دوبارہ سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی چھت سے نکلنے والی نیلے رنگ کی شعاعوں سے کمرہ ایک بار بھر گیا پھر شعاعیں غائب ہو گئیں۔ اب وہ تو ویسے ہی بے حس و حرکت تھے البتہ گردن تک کا حصہ حرکت کر سکتا تھا۔

"مادام ۔ مادام ۔ مجھے مت مارو۔ میں تمہاری ساتھی اور دوست ہوں ۔ میں مجبور تھی۔ یہ لوگ میرا چہرہ بگاڑنا چاہتے تھے۔ اور تم جانتی ہو کہ مجھے اپنے چہرے سے کس قدر پیار ہے" ۔۔۔ کمرے کی دیوار کے ساتھ بیٹھی پرنسز نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"خاموش رہو۔ تم نے انہیں ہیڈ کوارٹر کا محل وقوع بتا کر غداری کی ہے اور میں سب کچھ برداشت کر سکتی ہوں مگر غداری برداشت نہیں کر سکتی" ۔۔۔ مادام بلیک کی انتہائی غصیلی اور چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور پرنسز کا چہرہ یک لخت ہلدی کی طرح زرد پڑ گیا۔

"مادام بلیک۔ کیا فلاسٹر کی چیف تم خود ہو" ۔۔۔ صفدر نے پوچھا۔

"ہاں۔ میں فلاسٹر کی چیف ہوں۔ لیکن فلاسٹر بالکل علیحدہ ہے جبکہ

Admin @ Hibuddiez.com

ہے۔ خود کفیل پروجیکٹ۔ اور یہ بھی بتا دوں کہ فلاسٹر پروجا
میں کوئی انسان کام نہیں کرتا۔ وہاں صرف بے جان مشینیں
کام کر رہی ہیں۔ صرف انہیں کنٹرول ہمارے ٹاپ سائنسدا
کرتے ہیں۔ لیکن وہ وہاں نہیں ہوتے۔ وہ وہاں سے
دور ہوتے ہیں۔ بہرحال اب باتیں ختم۔ تم مرنے کے لئے
جاؤ"۔۔۔ مادام بلیک نے تیز لہجے میں کہا۔

"مادام بلیک۔ اگر تم چاہو تو میں تمہیں ایک ایسی بات
سکتا ہوں جس سے تمہیں فائدہ پہنچ سکتا ہے"۔۔۔ اچانک
کیپٹن شکیل نے اونچی آواز میں کہا۔ وہ پہلی بار بولا تھا۔

"تم اور میرے فائدے کی بات کرو گے۔ تم زمین پر
والے حقیر کیڑے۔ تم میرے فائدے کی بات کرو گے۔ نا
تمہیں صرف مرتے دیکھنا چاہتی ہوں۔ گو آن"۔۔۔ مادام بلیک
نے انتہائی غصیلے انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ اور اس کے
ہی کمرے کی دیواروں کے سامنے موجود سیاہ رنگ کی
واپس چھت میں غائب ہو گئیں۔ اور چاروں کے غائب
ہی ان کے جسم مکمل طور پر حرکت میں آگئے۔ لیکن اسی لمحے کمرے
کی چھت سے [illegible] رنگ کی شعاعیں نکل کر ان کے جسم ۲۱۹
پڑیں۔ اور اس کے ساتھ ہی صفدر۔ جولیا اور اس کے
سارے ساتھی اس طرح قالین پر ٹیڑھے میڑھے ہو کر گر پڑے
جیسے زہریلی دوا چھڑکنے سے ضرر رساں کیڑے مکوڑے
پر گرتے ہیں۔ کرسی پر بندھی بیٹھی پرنسز کی گردن بھی خود

Admin @ www.hibuddiez.com

عمران سیریز

200

ڈبل سنچری نمبر

فلاسٹر پروجیکٹ

حصہ دوم

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز
پاک گیٹ
ملتان

Admin @ www.hibuddiez.com

بہترین محسنوں کی جان عمران کی خاطر قربان کرا دیتے ہیں کیا یہ ضروری ہے کہ صرف عمران اور اس کے ساتھی ہی زندہ بچ جائیں۔ ان کے علاوہ جو بھی عمران کا ساتھ دے وہ بالآخر مارا جائے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ اس بارے میں ضرور توجہ دیں گے۔"

السید زاہد سراج القادری صاحب! خط لکھنے اور ناولوں کی پسندیدگی کے لئے بے حد مشکور ہوں۔ آپ نے جن جذبات کا اظہار کیا ہے میں اس کے لئے بھی آپ کا دلی طور پر ممنون ہوں۔ میری شروع سے ہی یہی کوشش رہی ہے کہ جاسوسی ادب کو اس کی تمام تر دلچسپیوں کے ساتھ ساتھ بامقصد بھی بنایا جائے۔ جہاں تک عمران کی مدد کرنے والوں کے انجام کا تعلق ہے تو آپ نے خود ہی "بعض اوقات" کے الفاظ لکھ کر یہ بات واضح کر دی ہے کہ ہمیشہ ایسا نہیں ہوتا۔ جہاں بھی ایسا ہوتا ہے وہاں مجبوراً ہوتا ہے کیونکہ عمران اور اس کے ساتھی بہرحال تربیت یافتہ ہیں اور بے پناہ تجربات بھی انہیں مشکل سچویشنز میں بچ نکلنے میں مدد دیتے ہیں جبکہ وہ لوگ جو ہنگامی طور پر عمران کی مدد کرتے ہیں، ان جیسی تربیت اور تجربے کے حامل نہیں ہوتے اس لئے بعض اوقات وہ بچ نکلنے میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ امید ہے اب "بعض اوقات" کی بخوبی وضاحت ہو گئی ہو گی۔

اب اجازت دیجئے۔

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

جم مارک اپنے کمرے میں بڑی بے چینی کے عالم میں ٹہل رہا تھا۔ اس کا چہرہ غصے اور بے بسی کی شدت سے بری طرح بگڑا ہوا تھا۔ آنکھوں سے غصے کی چنگاریاں سی نکل رہی تھیں۔ وہ بار بار مٹھیاں بھینچ بھینچ کو اپنے ہی جسم کو مارنے لگ جاتا۔

"آخر یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ وہاں اسرائیل میں تو میں نے اس پاکیشیا سیکرٹ سروس کو تگنی کا ناچ نچا دیا تھا۔ لیکن یہاں میرے اپنے ہی ملک میں مجھے قدم قدم پر ان لوگوں سے ہزیمت اٹھانی پڑ رہی ہے۔ میرا ہر پلان ہر منصوبہ ناکام ہو جاتا ہے" جم مارک نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ اس انداز میں سوچتے بڑبڑاتا ہوا کمرے میں ٹہل رہا تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ جم مارک چونک کر اس کی

Admin @ www.hibuddiez.com

طرف مڑا۔

"کچھ پتہ چلا"۔۔۔۔ جم مارکر نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا

"نہیں باس۔ وہ غائب ہو چکے ہیں۔ ہم نے اپنی بہترین کوششیں کر لی ہیں۔ لیکن ان کا کچھ پتہ نہیں چلا"۔۔۔۔ آنے والے نے مایوس لہجے میں کہا۔

"تم نے جب ان کی کار کے نیچے زیرو آل دن لگا دیا تھا تو پھر اس کی ریسیونگ کیسے آف ہو گئی"۔۔۔۔ جم مارکر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"زیرو آل دن تھرڈ کھری پوائنٹ پر سڑک پر پڑا ہوا ملا ہے۔ وہ کسی جھٹکے کی وجہ سے گر گیا اور پیچھے سے آنے والی کاروں نے اس کے چیتھڑے اڑا دیئے۔ ہم زیرو آل دن کی وجہ سے مکمل طور پر مطمئن تھے کہ وہ جہاں بھی جائیں گے ہماری نظروں میں ہی رہیں گے۔ اس لئے ہم نے ان کا تعاقب بھی نہ کیا تھا"۔۔۔۔ آنے والے نوجوان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اب مقامی سیکرٹ سروس ان لوگوں کے مقابلے میں مکمل طور پر ناکام ہو چکی ہے۔ اب مجھے کچھ اور سوچنا ہو گا"۔۔۔۔ جم مارکر نے میز کے پیچھے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ آنے والا نوجوان سر جھکائے خاموش کھڑا رہا۔ جم مارکر کافی دیر تک بیٹھا ہونٹ چباتا رہا۔ جیسے وہ کسی حتمی نتیجے تک پہنچنا چاہتا ہو۔

"تم جا سکتے ہو"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد جم مارکر نے سر اٹھا کر نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا اور نوجوان تیزی سے مڑا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔ نوجوان کے جانے کے بعد جم مارکر اسی طرح خاموش بیٹھا رہا۔ پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر سامنے رکھے ہوئے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے مختلف نمبر پریس کرنے لگا۔

"یس۔۔۔۔ بلڈ ہاؤنڈ کلب"۔۔۔۔ ایک کرخت سی آواز رابطہ ہوتے ہی سنائی دی۔

"ماریکا سے بات کراؤ۔ میں جم مارکر بول رہا ہوں"۔۔۔۔ جم مارکر نے دوسری طرف سے بولنے والے سے بھی زیادہ کرخت لہجے میں کہا۔

"ہولڈ آن کریں سر"۔۔۔۔ اس بار دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"یس۔۔۔۔ ماریکا بول رہا ہوں"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک ٹھہری ہوئی آواز سنائی دی۔ بولنے والے کا لہجہ بتا رہا تھا۔ کہ اُسے اپنے اوپر بے پناہ اعتماد ہے۔

"ماریکا۔ تم اس وقت کہاں موجود ہو۔ میں تم سے ایک ضروری بات کرنا چاہتا ہوں"۔۔۔۔ جم مارکر نے نرم لہجے میں کہا۔

"کلب میں ہوں آجاؤ"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔۔۔۔ میں آرہا ہوں"۔۔۔۔ جم مارکر نے کہا۔ اور رسیور رکھ کر وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"اب اس کے سوا اور چارہ بھی نہیں ہے"۔۔۔۔ جم مارکر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور تیزی سے کمرے کے دروازے

Admin @ www.hibuddiez.com

کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیز رفتاری سے سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی جا رہی تھی۔ مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد وہ ایک خوب صورت عمارت کے سامنے جا کر رک گیا۔ عمارت پر کھڑی شاڈ گیم کلب کا نیون سائن جگمگا رہا تھا۔ جم مارکر نے کار ایک سائیڈ پر روکی اور نیچے اتر کر وہ مین ہال کی طرف جانے کی بجائے برآمدے کے آخری حصے کی طرف بڑھتا گیا جہاں سے سیڑھیاں اوپر کو جا رہی تھیں۔ سیڑھیوں کے آغاز پر دو تنومند نوجوان ہاتھوں میں مشین گنیں اٹھائے کھڑے تھے۔

"مارکیکا اوپر ہے" ـــــ جم مارکر نے ان میں سے ایک سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر۔ باس آپ کے منتظر ہیں" ـــــ نوجوان نے مودبانہ لہجے میں کہا۔ اور جم مارکر تیزی سے سیڑھیاں پھلانگتا ہوا اوپر پہنچا۔ اور پھر ایک لمبی سی راہداری کے اختتام پر وہ ایک بند دروازے کے سامنے جا کر رک گیا۔ اس نے ہاتھ اٹھا کر دروازے پر دستک دی تو دروازہ خود بخود اندر کی طرف کھلتا گیا۔

"خوش آمدید مسٹر جم مارکر چیف آف سیکرٹ سروس آدک لینڈ" ـــــ دروازے کی دوسری طرف کھڑے ایک لمبے تڑنگے بھاری مگر ورزشی جسم کے مالک آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں وہی ٹھہراؤ تھا جو فون پر بات چیت کے دوران موجود تھا۔ یہ ایک کافی بڑا کمرہ تھا جسے خوب صورت انداز میں سجایا گیا تھا۔ ایک سائیڈ پر صوفے اور درمیان میں میز تھی۔ جس کی سائیڈ پر ایک اونچا سا ریک تھا جس میں شراب کی بوتلیں بھری ہوئی تھیں۔

"مارکیکا۔ جب مسائل لاینحل ہو جائیں تو پھر تم ہی یاد آتے ہو" جم مارکر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بیٹھو۔ مارکیکا کے پاس آ جانے کے بعد مسائل رہ ہی نہیں سکتے۔ تم لاینحل ہونے کی بات کر رہے ہو" ـــــ مارکیکا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور جم مارکر سر ہلاتا ہوا ایک صوفے پر جیسے ڈھیر سا ہو گیا۔ مارکیکا نے ریک میں سے ایک بوتل اور دو گلاس نکالے۔ بوتل کھول کر اس نے دونوں گلاس بھرے اور پھر بوتل کو میز پر رکھ کر وہ اطمینان سے سامنے والے صوفے پر بیٹھ گیا۔

"لو اپنی پسند کی شراب پیو اور مجھے بتاؤ کہ اب تم کس مشکل میں پھنسے ہوئے ہو" ـــــ مارکیکا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور جم مارکر نے ایک گلاس اٹھایا اور اسے اس طرح حلق میں انڈیل لیا جیسے صدیوں سے پیاسا ہو۔ پھر اس نے خود ہی دوسری بار گلاس بھرا۔ اور اسے بھی پہلے کی طرح حلق میں انڈیل لیا۔

"تم واقعی بے حد پریشان ہو جم مارکر۔ حالانکہ میں سمجھتا ہوں تم جیسی صلاحیتوں کے مالک کو اس قدر پریشان نہیں ہونا چاہیے" ـــــ مارکیکا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ جم مارکر کی

Admin @ www.hibuddiez.com

اس حالت نے واقعی اُسے تشویش میں مبتلا کر دیا تھا۔

" ماریکا۔ یہاں آرک لینڈ میں تم میرے واحد ایسے دوست ہو جس کے سامنے میں کھل کر سب کچھ کہہ سکتا ہوں۔ میں واقعی پریشان ہوں۔ کیونکہ باوجود انتہائی کوشش کے حالات کچھ اس طرح پیدا ہوتے چلے جا رہے ہیں کہ میرے حصے میں صرف ناکامی ہی آ رہی ہے "۔۔۔۔ جم مارکر نے تیسری بار گلاس بھرتے ہوئے کہا۔ بوتل اب خالی ہو چکی تھی۔

" پوری تفصیل سے مجھے بتاؤ۔ بغیر کسی ہچکچاہٹ کے "۔۔۔۔ ماریکا نے کہا اور جم مارکر نے پہلے تو اسرائیل جانے اور وہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ساتھ پیش آنے والے مشن کی تفصیلات بتائیں۔ اس کے بعد اس نے کنگ آف آرک لینڈ سے ملاقات صدر اسرائیل کی کال اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی یہاں آمد کی اطلاع سے لے کر اب تک پیش آنے والے تمام واقعات پوری تفصیل سے بتا دیئے۔ اس نے واقعی کچھ بھی نہ چھپایا تھا۔ ماریکا شراب کی چسکیاں لیتا رہا۔ اور خاموشی سے بیٹھا جم مارکر کی باتیں سنتا رہا۔ اور اس نے درمیان میں ایک لفظ بھی نہ بولا تھا۔

اور اب یہ صورت حال ہے کہ رابنسن سمیت وہ علی عمران اور اس کے ساتھی غائب ہو چکے ہیں۔ رابنسن نے مجھے بتایا تھا کہ وہ مادام بلیک کا خاص آدمی ہے۔ اور اس نے ان لوگوں کو ایسی جگہ قید کر رکھا ہے۔ جہاں سے ان کی روحیں بھی باہر نہیں آ سکتیں۔ لیکن وہ تمہارے سامنے پہلے ہی نہ صرف آزاد ہو چکے تھے بلکہ اب وہ رابنسن سمیت غائب ہیں۔ اور میں اور میری سیکرٹ سروس احمقوں کی طرح پورے آرک لینڈ میں انہیں تلاش کرتے پھر رہے ہیں۔ لیکن انسانوں کے اس وسیع جنگل میں بغیر کسی خاص کلیو کے انہیں کیسے تلاش کیا جائے۔ میں اسی لئے تمہارے پاس آیا ہوں "۔۔۔۔ جم مارکر نے شراب کے بڑے بڑے گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

" تمہاری کارکردگی واقعی مایوس کن رہی ہے۔ تم اپنا اہم ترین آپریشنل ہیڈ کوارٹر بھی تباہ کرا بیٹھے ہو۔ اور اس کے باوجود اب تک جتنی بار بھی یہ لوگ تمہارے قبضے میں آئے ہیں۔ مادام بلیک کی وجہ سے آئے ہیں۔ تم نے خود کچھ نہیں کیا۔ اور پھر ڈینش والی ترکیب تو انتہائی احمقانہ تھی۔ بہرحال اب گزرے ہوئے وقت کے متعلق افسوس کرنے کی بجائے ہمیں ایسی پلاننگ کرنی چاہیئے۔ جس سے حالات پر تمہارا براہ راست کنٹرول ہو سکے "۔۔۔۔ ماریکا نے کہا تو جم مارکر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" تو سنو۔ تمہاری ناکامی کی اصل وجہ یہ ہے کہ تمہیں خود معلوم نہیں کہ فلاسٹر کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے اور اسے کنٹرول کرنے والی مادام بلیک کون ہے اور کہاں موجود ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس والے یہاں تمہاری سروس سے ٹکرانے کے لئے نہیں آئے۔ وہ فلاسٹر کے خاتمے کے لئے آئے

Admin @ www.hibuddiez.com

ہیں۔ اور ان کا ہر قدم اپنے ٹارگٹ کی طرف اٹھ رہا ہے۔ اور تم ادھر ادھر فٹ بال کی طرح ٹکریں لگاتے پھر رہے ہو۔ تمہیں سب سے پہلے فلاسٹر کے ہیڈ کوارٹر کو تلاش کرنا چاہئے تھا۔ اور پھر تم کسی مکڑی کی طرح فلاسٹر کے ہیڈ کوارٹر کے گرد جالا بن کر اطمینان سے بیٹھ جاتے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس دنیا جہاں کی ٹکریں مارنے کے بعد لازماً وہیں پہنچتی اور تم اطمینان سے ان کا شکار کر لیتے"۔۔۔ ماریکا نے کہا۔

"تمہاری بات واقعی درست ہے ماریکا۔ لیکن فلاسٹر کو اس حد تک خفیہ رکھا گیا ہے کہ باوجود کوشش کے میں اس کے متعلق کچھ نہیں جان سکا۔ اور دوسرا مسئلہ اس مادام بلیک کا ہے۔ نجانے یہ کون ہے۔ اور اچانک یہ کہاں سے آن ٹپکی ہے حالانکہ آج سے پہلے کبھی اس کا نام تک نہ سنا تھا"۔۔۔ جم مارکر نے کہا۔

"اگر تم پہلے ہی اپنے دوست ماریکا سے بات کر لیتے تو تمہیں اس قدر الجھن میں پڑنے کی ضرورت نہ تھی۔ ایک اجنبی ملک کے لوگ یہاں آ کر رابنسن تک پہنچ سکتے ہیں لیکن تم یہاں رہتے ہو رابنسن کے متعلق کچھ نہ جانتے تھے۔ اصل بات یہ ہے کہ تمہارا رابطہ یہاں موجود بے شمار بین الاقوامی مجرم تنظیموں سے کبھی رہا ہی نہیں۔ اس لئے تمہیں علم ہی نہیں کہ کہاں کیا ہو رہا ہے۔ اور کون کون کیا کر رہا ہے۔ تم صرف ملکی سلامتی اور کنگ آف آرک لینڈ کے خلاف سازشوں کا پتہ کرنے اور ان کی بیخ کنی تک اپنی سیکرٹ سروس کو محدود کئے ہوئے ہو"۔۔۔ ماریکا نے اس بار قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"کیا تم فلاسٹر اور مادام بلیک کے بارے میں جانتی ہو"۔۔۔ جم مارکر نے چونک کر پوچھا۔

"تمہارا دوست ماریکا یہاں بین الاقوامی تنظیم ٹائمر کا چیف ہو۔ اور ٹائمر کے بارے میں اتنا تو تم جانتے ہی ہو گے کہ پوری دنیا میں مافیا کی مقابلے کی تنظیم ہے۔ اور اگر مافیا ٹائمر سے معاہدہ نہ کر لیتی تو اب تک ٹائمر کے ہاتھوں ختم ہو چکی ہوتی۔ بہرحال ٹائمر کے چیف کو ہوا میں اڑنے والی چڑیا کے پیروں کی حرکت کا بھی علم ہوتا ہے۔ لیکن چونکہ مجھے اس سے دلچسپی نہ تھی اس لئے اس طرف کبھی توجہ نہیں دی۔ البتہ اتنا جانتا ہوں کہ مادام بلیک کون ہے۔ اور اس کا خاص اڈہ اور اس کی خاص ایجنٹ کو بھی جانتا ہوں۔ اس طرح میں تمہیں ایسی ٹپ دے سکتا ہوں کہ تم صحیح ٹارگٹ پر کام کر سکتے ہو"۔۔۔ ماریکا نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"اوہ اوہ ماریکا۔ واقعی مجھ سے غلطی ہو گئی۔ میں تو حقیقتاً یہی سمجھا تھا کہ تم بس مقامی جرائم پیشہ تنظیم کے چیف ہو۔ جس کا کام سمگلنگ وغیرہ ہے۔ بہرحال اب بھی زیادہ وقت نہیں گزرا۔ تم اب مجھے معلومات مہیا کر دو۔ پھر دیکھو میں کیا کرتا ہوں" جم مارکر نے انتہائی پرجوش لہجے میں کہا۔

"سنو۔ مادام بلیک کا اصل نام کرسٹائن ہے۔ وہ ایک

Admin @ www.hibuddiez.com

یہودی عورت ہے۔ وہ پہلے مافیا کے ساتھ اٹیچ رہی ہے۔ انتہائی ذہین، شاطر اور چالاک عورت ہے۔ مافیا سے ہٹ کر اس نے اپنی تنظیم بنائی جس کا نام اس نے فلاسٹر رکھا۔ اس کے ساتھ ولیسٹرن کا رڈن کا ایک ایسا سائنسدان ہے جس کا نام ڈاکٹر رونلڈ ہے۔ یہ ڈاکٹر رونلڈ وہ ہے جو فوجی ٹائپ کی انتہائی خوفناک ایجادات کا ماہر ہے۔ روسیاہ اور ایکریمیا نے بھی کوشش کی کہ اپنے ملک کے لئے ڈاکٹر رونلڈ کی خدمات حاصل کر لیں۔ لیکن کرسٹائن نے اس کے ساتھ شادی کر لی۔ کرسٹائن انتہائی خوب صورت اور جوان عورت ہے۔ پھر ڈاکٹر رونلڈ کو ساتھ ملا کر اس نے اسرائیل کے اعلیٰ ترین حکام کو بھی اور ان کی مدد سے دنیا بھر کی یہودی تنظیموں سے اس نے بے پناہ دولت حاصل کی۔ اس طرح فلاسٹر وجود میں آگئی۔ لیکن مادام بلیک نے واقعی اُسے بے حد خفیہ رکھا ہوا ہے البتہ ایک بات میں جانتا ہوں کہ پرنسز ڈنسی اس مادام بلیک کی خاص نمائندہ ہے اور مادام بلیک خود تو پیچھے رہتی ہے۔ وہ سارا کام پرنسز ڈنسی کے نام سے کرتی ہے۔ اس کا ایک خاص اڈہ مائل رو ڈیبر رائل میوزیم کے عقب میں ہے۔ جہاں خفیہ طور پر پرنسز ڈنسی کو رکھا گیا ہے۔ اگر تم اس اڈے پر قبضہ کر لو اور پرنسز ڈنسی کو اپنے ساتھ ملا لو تو تمہارا ہاتھ مادام بلیک پر بھی پڑ سکتا ہے۔ اور فلاسٹر پر بھی۔ لیکن ایک بات بتا دوں کہ مادام بلیک نے اپنے اڈوں کو انتہائی جدید ترین سائنسی

ایجادات سے پوری طرح لیس کر رکھا ہے۔ اس لئے ہر کام انتہائی احتیاط سے کرنا۔ اگر تم مادام بلیک کو قابو میں کر لو تو فلاسٹر بھی سامنے آجائے گی۔ اور فلاسٹر کے سامنے آتے ہی پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی آخر کار خود بخود تمہاری جھولی میں آگرے گی۔ اس طرح تم اپنے مشن میں مکمل طور پر کامیاب ہو جاؤ گے"۔۔۔۔ مارینکا نے اسے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ اور جم مارکر حیرت سے آنکھیں پھاڑے اس کی باتیں سنتا رہا۔

"لیکن پرنسز ڈنسی اگر مادام بلیک کی خاص ایجنٹ ہے۔ تو وہ میرے ساتھ اس کے خلاف کیسے شامل ہو گی۔ پہلے بھی اس پرنسز ڈنسی کی وجہ سے ہی تو میں اس پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ہاتھ سے گنوا بیٹھا ہوں"۔۔۔۔ جم مارکر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں تمہیں بتاتا ہوں۔ پرنسز ڈنسی اس مادام بلیک کے ہاتھوں بلیک میل ہو رہی ہے۔ اس لئے وہ مجبور ہے۔ اگر تم اس پر یہ ثابت کر دو کہ تم میں اتنی صلاحیتیں ہیں کہ تم مادام بلیک سے اس کے خلاف بلیک میلنگ سٹف حاصل کرنے کی طاقت رکھتے ہو تو وہ لازماً درپردہ تمہارے ساتھ مل جائے گی۔ اور وہ مادام بلیک کے بہت سے رازوں سے واقف ہے اور اس سے ملاقات اُسی اڈے میں ہو سکتی ہے۔ اس اڈے میں موجود جدید ترین سائنسی آلات کو ناکام بنانا تمہارا کام ہے۔ میں تو تمہیں ایک ٹپ دے سکتا ہوں"۔۔۔۔ مارینکا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

" لیکن مادیکا اس طرح تو سیکرٹ سروس اور مادام بلیک کے درمیان براہ راست جنگ شروع ہو جائے گی۔ میرا فوری مقصد تو اس پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ ہے۔ اس طرح ہماری لڑائی سے تو پاکیشیا سیکرٹ سروس فائدہ اٹھا جائے گی"۔ جم مارکر نے کہا۔

" تو پھر دوسری صورت یہ ہے کہ تم مادام بلیک کے ساتھ براہ راست دوستی کا معاہدہ کر لو۔ اور اس کے ساتھ مل کر پہلے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ کرو۔ پھر اگر چاہو تو مادام بلیک کے خلاف کام کرتے رہنا چاہو تو اسے نظر انداز کر دینا" مادیکا نے جواب دیا۔

" فوری طور پر کام کرنے کے لئے تو یہ ترکیب درست ہے لیکن مادام بلیک سے رابطہ کیسے قائم ہو۔ یہی تو مسئلہ ہے" جم مارکر نے کہا۔

" یہ رابطہ راجن کے ذریعے ہو سکتا تھا لیکن وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہاتھ چڑھ چکا ہے۔ دوسرا رابطہ پرنس ڈنی کا ہو سکتا ہے"۔۔۔ مادیکا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اس کے علاوہ کوئی اور حل"۔۔۔ جم مارکر نے کہا اور مادیکا بے اختیار ہنس پڑا۔

" ایک اور حل بھی ہے وہ یہ کہ تم پاکیشیا سیکرٹ سروس سے مل کر مادام بلیک اور فلاسٹر کے خلاف کام شروع کر دو"۔۔۔ مادیکا نے ہنستے ہوئے کہا اور جم مارکر بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

" تم اب مذاق پر اتر آئے ہو مادیکا۔ بہرحال پرنس ڈنی پر کام کیا جا سکتا ہے۔ ٹھیک ہے۔ میں ابھی اس اڈے پر ریڈ کرتا ہوں۔ اس کے بعد جو ہو گا دیکھا جائے گا"۔۔۔ جم مارکر نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

" بس موجودہ وقت میں سب سے بہتر راستہ یہی ہے ویسے تم فکر نہ کرو۔ اب تمہاری خاطر میں اس مادام بلیک اور فلاسٹر میں دلچسپی لینا شروع کر دیتا ہوں۔ جیسے ہی مجھے مزید معلومات ملیں میں تمہیں مطلع کر دوں گا"۔۔۔ مادیکا نے بھی صوفے سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور جم مارکر اس کا شکریہ ادا کر کے مصافحہ کرنے کے بعد کمرے سے باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار انتہائی تیز رفتاری سے ہیڈ کوارٹر کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اس اڈے پر قبضہ کر کے پرنس ڈنی کو پہلے اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کرے گا۔ لیکن اگر پرنس ڈنی نے پھر بھی انکار کیا تو پھر وہ اس کے پرنس ہونے کا بھی لحاظ نہ کرے گا۔ اور اس پر تشدد کر کے اس سے مادام بلیک کے متعلق مکمل معلومات حاصل کرے گا۔ کیونکہ اب یہ بات اس کے ذہن میں بیٹھ چکی تھی۔ کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خاتمے کے لئے اسے بہرحال مادام بلیک کے خلاف کام کرنا ہی پڑے گا۔ اپنے دفتر میں پہنچ کر اس نے سیکرٹ سروس کے سپیشل گروپ کو کال کرنے کے لئے رسیور پر ہاتھ رکھا ہی تھا کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ جم مارکر نے چونک کر رسیور

Admin @ www.hibuddiez.com

اٹھا لیا۔

"یس" ــــ جم مارکر نے تیز لہجے میں کہا۔

"مادام بلیک بول رہی ہوں" ــــ دوسری طرف سے مادام بلیک کی وہی مخصوص آواز سنائی دی اور جم مارکر بُری طرح چونک پڑا۔

"یس" ــــ جم مارکر نے چونک کر پوچھا۔

"میں تمہیں ہر بار پاکیشیا سیکرٹ سروس کا تحفہ دیتی ہوں تاکہ تم ان کا خاتمہ اپنے ہاتھوں سے کر کے اپنی حسرت پوری کر سکو۔ لیکن ہر بار یہ لوگ تمہارے ہاتھوں سے نکل جاتے ہیں اس لئے اس بار میں نے انہیں خود ہلاک کر کے ان کی لاشیں تمہارے حوالے کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ چنانچہ رائل روڈ پر رائل میوزیم کے عقب میں ایک کوٹھی میں ان کی لاشیں تمہاری منتظر ہیں۔ پرنسز ڈلنی بھی ان کے ساتھ مل گئی تھی۔ اس لئے میں نے اُسے بھی موت کی سزا دے دی ہے۔ اس کی لاش بھی وہیں موجود ہو گی۔ تم یہ لاشیں ایک گھنٹے کے اندر اندر وہاں سے اٹھا لو۔ ایک گھنٹے بعد وہ پوری عمارت راکھ کا ڈھیر بن جائے گی" ــــ مادام بلیک نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ اور جم مارکر نے ڈھیلے ہاتھوں سے رسیور رکھ کر ایک بار پھر دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ لیا۔ اس کا مطلب تھا کہ مادام بلیک ایک بار پھر اس سے آگے رہی ہے اور نہ صرف مادام بلیک بلکہ یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی۔ کیونکہ اُسے تو ابھی مارٹیکا نے اس اڈے کی ٹپ دی ہے۔ جب کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس پہلے ہی وہاں پہنچ چکی تھی۔ اب یہ اور بات ہے کہ وہ مادام بلیک کے کسی حربے کا شکار ہو کر موت کے گھاٹ اتر گئی۔ وہ ساری بات سمجھ گیا تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس چونکہ اس کے خاص اڈے تک پہنچ گئی اس لئے مجبوراً مادام بلیک کو ان کے ساتھ ساتھ پرنسز ڈلنی کو بھی موت کے گھاٹ اتارنا پڑا۔ تاکہ اس کا راز نہ کھل جائے۔ اور اب وہ ایک گھنٹے بعد اس عمارت کو اس لئے راکھ کا ڈھیر بنا دینا چاہتی ہے تاکہ وہ خود اور اس کا ہیڈ کوارٹر محفوظ رہ سکے۔

"اس کا مطلب ہے کہ اب میں اور میری سیکرٹ سروس صرف لاشیں ڈھونے کا ہی مقصد رہ گیا ہے" ــــ جم مارکر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور ایک نمبر پریس کر دیا۔

"یس۔ راجر اٹنڈنگ" ــــ دوسری طرف سے راجر کی آواز سنائی دی۔

"راجر۔ رائل روڈ پر واقع رائل میوزیم کے عقب میں ایک رہائش گاہ پر آدمی بھیجو۔ وہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان کی لاشیں پڑی ہوئی ہیں اور اس کے ساتھ ہی پرنسز ڈلنی کی لاش بھی ہو گی۔ وہ سب لاشیں اٹھوا کر ہیڈ کوارٹر لے آؤ اور پھر مجھے رپورٹ دو" ــــ جم مارکر نے تیز لہجے میں کہا۔

"پرنسز ڈلنی کی لاش" ــــ راجر نے بُری طرح چونکتے

Admin @ www.hibuddiez.com

ہوئے کہا۔

"ہاں جلدی کرو۔ یہ سب کارروائی ایک گھنٹے سے پہلے مکمل ہو جانی چاہیے۔ ورنہ ایک گھنٹے بعد یہ عمارت راکھ کا ڈھیر بن جائے گی۔ اور سنو تمہارے ساتھی جب لاشیں اٹھانے لگیں تو تم نے اس عمارت کی تلاشی لینی ہے۔ وہاں سے اگر کوئی خاص چیز ملے تو اسے اپنے ساتھ لے آنا۔ یہ مادام بلیک کا خاص اڈہ ہے۔ ہو سکتا ہے وہاں سے کوئی ہمارے مطلب کی چیز مل جائے"۔۔۔ جم مارکر نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ میں ابھی کارروائی کرتا ہوں"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور جم مارکر نے رسیور رکھ دیا۔

"پرنس ڈنسی کی ہلاکت سے بڑا طوفان اٹھے گا۔ کنگ آف آرک کا سارا عتاب مجھ پر ہی ٹوٹے گا۔ لیکن اب کیا کیا جا سکتا ہے"۔ جم مارکر نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کرسی کی پشت سے سر ٹکا کر آنکھیں بند کر لیں۔ اس کے چہرے پر شدید مایوسی کے آثار نمایاں تھے۔ کیونکہ مارتیکا سے ملنے والی اطلاع بھی اس کے کسی کام نہ آئی تھی۔

رابنسن کے جسم میں واقعی ایک چھوٹا مگر انتہائی پیچیدہ سا آلہ موجود تھا۔ جو اس کی دائیں پسلیوں کے نیچے کھال کے اندر رکھا گیا تھا۔ عمران اس آلے کو نکال کر اس کے جائزے میں مصروف ہو گیا۔ جب کہ بلیک زیرو نے رابنسن کے زخم پر بینڈیج کرنی شروع کر دی۔

"کاش۔ یہاں کوئی اچھی سی لیبارٹری مل جاتی تو اس آلے کی مدد سے اس مادام بلیک کا سراغ لگایا جا سکتا تھا۔ بہرحال میں اسے ساتھ پاکیشیا لے جاؤں گا۔ یہ خاصا کام کا آلہ محسوس ہوتا ہے"۔۔۔ عمران نے کہا اور اسے ایک طرف رکھ کر وہ سٹریچر نما بیڈ پر پڑے ہوئے رابنسن کی طرف متوجہ ہو گیا۔ بلیک زیرو نے اس کی بینڈیج کر دی تھی۔ اور اب وہ اسے مخصوص انجکشن لگا رہا تھا تاکہ وہ ہوش میں آ سکے۔ اور تھوڑی

Admin @ www.hibuddiez.com

دیر بعد واقعی اُسے ہوش آگیا۔ البتہ بلیک زیرو نے بینڈیج کرنے کے ساتھ ساتھ رابنسن کا جسم اس بیڈ کے ساتھ باندھ بھی دیا تھا، اس لئے رابنسن ہوش میں آنے کے باوجود حرکت نہ کر سکتا تھا۔ ہوش میں آتے ہی رابنسن کے حلق سے ایک درد بھری کراہ نکل گئی اور وہ چند لمحے تو خالی خالی نظروں سے عمران اور اس کے ساتھ کھڑے ہوئے بلیک زیرو کو دیکھتا رہا۔ پھر آہستہ آہستہ اس کی آنکھوں میں شعور کی چمک ابھر آئی۔ ٹائیگر مستقل طور پر باہر پہرے پر تھا۔ اس لئے کمرے میں عمران اور بلیک زیرو اکیلے ہی تھے۔

"تت ۔۔۔۔ تت ۔۔۔۔ تم نے میرے ساتھ کیا کیا ہے۔ میرے جسم میں بے پناہ درد ہے۔ جیسے تم نے اسے چیر پھاڑ دیا ہو"۔۔۔۔ رابنسن نے کراہتے ہوئے کہا۔

"ہم نے صرف آپریشن کر کے وہ آلہ نکالا ہے رابنسن جو مادام بلیک نے تمہارے جسم میں اس لئے رکھا ہوا تھا کہ تم ہوش میں آؤ تو وہ اس کی مدد سے تمہیں ٹریس بھی کرے اور اس میں موجود بم کو پھاڑ کر تمہارے ساتھ ہمارا خاتمہ کر دے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بم ۔۔۔۔ کیسا بم۔ کیسا آلہ۔ کیا تم پاگل ہو۔ جسم میں بم اور آلے کہاں سے آ گئے"۔۔۔۔ رابنسن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران سمجھ گیا کہ مادام بلیک نے یہ سب کچھ اس خفیہ انداز میں کیا ہوا ہے کہ اس کے آدمیوں کو بھی اس کا علم نہیں ہے۔

"تم اس بات کو چھوڑو۔ کم از کم تمہیں اس بات کا تو یقین آ گیا ہوگا کہ تم نے ہمیں شیشے کے جس کیبن میں قید کیا تھا ہم وہاں سے نکل آئے ہیں۔ اور نہ صرف نکل آئے ہیں بلکہ تمہیں بھی اپنے ساتھ لے آئے ہیں۔ ہم نے تمہارا تہہ خانہ بھی چیک کر لیا ہے۔ اور وہاں موجود مخصوص کیمیکل بھی ہماری نظروں میں آ گیا ہے۔ اس لئے اب تم اگر ہمارے ساتھ تعاون کر کے اپنی زندگی بچانا چاہتے ہو تو تفصیل سے مادام بلیک کے ہیڈ کوارٹر اور فلاسٹر کے ہیڈ کوارٹر کے متعلق بتا دو ورنہ دوسری صورت میں مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ ہاں یا ناں میں جواب ہمیں چاہئے"۔۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مجھے تو اب بھی یقین نہیں آ رہا کہ تم واقعی وہاں سے نکل آئے ہو۔ بہرحال میں تمہیں ایک حتمی بات بتا دوں کہ چاہے تم میرے جسم کے ٹکڑے کیوں نہ اڑا دو۔ میرا جواب یہی ہوگا کہ میں کچھ نہیں جانتا۔ ویسے میں اب پچھتا رہا ہوں کہ کیوں نہ میں نے تمہیں فوری طور پر ہلاک کر دیا"۔۔۔۔ رابنسن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ میں نے تو صرف تمہارے ساتھ اس لئے رعایت کرنے کی کوشش کی تھی کہ تم زخمی ہو۔ اور میں کسی زخمی پر تشدد نہیں کرنا چاہتا تھا۔ لیکن اگر تم ایسا ہی چاہتے ہو تو پھر مجبوری ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے کوٹ کی اندرونی جیب میں

Admin @ www.hibuddiez.com

ہاتھ ڈال کر ایک تیز دھار پتلا سا خنجر نکالا اور پھر بڑے اطمینان سے اس نے اس کی نوک رابنسن کے ایک نتھنے میں ڈال کر ہاتھ کو جھٹکا دیا۔ رابنسن کا نتھنا آدھے سے زیادہ کٹ گیا۔ اس کے حلق سے کربناک چیخیں نکلنے لگیں۔ اس کا بندھا ہوا جسم بری طرح پھڑکنے کی کوشش کرنے لگا۔ لیکن عمران نے بڑی سرد مہری سے خنجر دوسرے نتھنے میں ڈالا اور ہاتھ کے ایک ہی جھٹکے سے دوسرا نتھنا بھی چیر دیا۔ کمرہ رابنسن کی دردناک اور تکلیف سے پر چیخوں سے مسلسل گونج رہا تھا۔ رابنسن کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بری طرح مسخ ہو چکا تھا۔ اس کی آنکھیں پھٹ سی گئی تھیں۔ لیکن وہ ہوش میں تھا۔ عمران نے بڑے اطمینان سے خنجر پر لگا ہوا خون اس کے لباس سے صاف کیا اور پھر اس طرح خنجر کو واپس کوٹ کی مخصوص جیب میں رکھنے لگا جیسے نہ ہی رابنسن کی چیخیں اسے سنائی دے رہی ہوں اور نہ وہ اسے پھڑکتا ہوا دیکھ رہا ہو۔ اس کے چہرے پر پتھریلا سپاٹ پن تھا۔ ادھر رابنسن بھی سوائے مسلسل چیخنے اور پھڑکنے کے اور کچھ نہ کر رہا تھا۔ عمران نے خنجر جیب میں رکھ کر اپنی دائیں ہاتھ کی درمیانی انگلی کو ہک کے انداز میں موڑا اور نتھنے چرنے کی وجہ سے رابنسن کی پیشانی کے درمیان ابھر آنے والی رگ پر اس نے بڑے اطمینان سے ہک کی ضرب لگائی اور اس بار رابنسن کے حلق سے نکلنے والی چیخوں نے واقعی بلیک زیرو کو بھی لرزا دیا تھا لیکن عمران کے چہرے پر وہی سرد مہری اور سفاکی تھی وہ زبان سے ایک لفظ نکالے بغیر اس طرح ضربیں لگا رہا تھا جیسے اس کا تختہ مشق کوئی انسان نہ ہو بلکہ ریت کا بھرا ہوا تھیلا ہو۔ پیشانی پر پڑنے والی دوسری ضرب پہلے سے زیادہ پر قوت تھی۔ اور اس کے ساتھ ہی رابنسن کا پھڑکتا ہوا جسم ایک جھٹکے سے ساکت ہو گیا وہ تکلیف کی شدت سے بے ہوش ہو گیا تھا۔

"پانی لے آؤ۔ خرم۔ میں اس کی قوت برداشت کی آخری حد دیکھنا چاہتا ہوں"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔ اور بلیک زیرو تیزی سے مڑا۔ اور دوسرے لمحے اسے احساس ہو گیا۔ کہ عمران واقعی ہزار آنکھیں رکھتا ہے۔ کیونکہ دروازے پر ٹائیگر موجود تھا۔ وہ شاید رابنسن کی خوفناک چیخیں سن کر آیا تھا۔ اور شاید اس کی موجودگی کا احساس کر کے ہی عمران نے اسے موجودہ فرضی نام خرم سے پکارا تھا۔ ٹائیگر خاموشی سے واپس چلا گیا۔ بلیک زیرو نے کمرے سے ملحقہ باتھ روم سے جگ میں پانی بھرا اور لا کر اس نے رابنسن کے چہرے پر آدھے سے زیادہ جگ الٹ دیا۔ رابنسن ایک بار پھر چیخ مار کر ہوش میں آ گیا۔ لیکن اب اس کی حالت واقعی انتہائی خستہ ہو رہی تھی۔ عمران نے بڑے اطمینان سے مڑی ہوئی انگلی والا ہاتھ بلند کیا۔ وہ اس کے ہوش میں آنے پر دوبارہ پیشانی پر موجود رگ پر ضرب لگانا چاہتا تھا کہ رابنسن ہذیانی انداز میں چیخ پڑا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ تم نے مجھے کیا کر دیا ہے۔ اوہ اس قدر دردناک عذاب کا تو میں تصور بھی نہ کر سکتا تھا اوہ

Admin @ www.hibuddiez.com

میں نے انتہائی خوفناک تشدد جھیلنے کی مشقیں کر رکھی ہیں لیکن رک جاؤ۔ پلیز رک جاؤ" ___ رابنسن نے پاگلوں کے سے انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے رابنسن کہ تمہارا تعلق اسرائیل کی فوجی تنظیم سے رہا ہے۔ اور تم نے واقعی انتہائی تشدد جھیلنے کی مشقیں کر رکھی ہیں۔ لیکن میں تو ابھی تمہیں صرف پاکیشائی سٹائل تشدد کا ایک ہلکا سا نمونہ دکھا رہا ہوں۔ جسے تشدد کہتے ہیں اس کا مرحلہ تو ابھی بہت دیر بعد آئے گا" ___ عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"پ ___ پپ ___ پانی پلادو۔ پانی۔ اوہ اوہ۔ میرا دل پھٹ جائے گا" ___ رابنسن نے بری طرح سر کو ادھر ادھر مارتے ہوئے کہا۔ اور عمران نے بلیک زیرو کو اسے پانی پلانے کا اشارہ کیا۔ بلیک زیرو نے جگ اس کے منہ سے لگا دیا رابنسن پیاسے اونٹ کی طرح پانی پینے لگا۔ جب بلیک زیرو نے جگ اس کے منہ سے علیحدہ کیا تو رابنسن بری طرح ہانپ رہا تھا۔

"ہاں۔ پھر بیان شروع کرتے ہو یا......" ___ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے ہاتھ کو ایک بار پھر اوپر اٹھایا۔

"سنو سنو۔ میں تمہیں سب کچھ بتادوں گا۔ لیکن وعدہ کرو کہ تم مجھے ہلاک نہ کرو گے۔ تم مجھے رہا کر دینا میں ایکریمیا فرار ہو جاؤں گا۔ میں وہاں چھپ کر زندگی گزار لوں گا۔ وعدہ کرو۔ پلیز وعدہ کرو" ___ رابنسن نے ہانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"چلو وعدہ۔ لیکن شرط یہ ہے کہ پوری تفصیل بتادو۔ اور یہ بھی بتادو کہ اگر ہم تم تک پہنچ سکتے ہیں۔ تو یہ بات بہرحال تمہیں سمجھ جانا چاہئے کہ ہم پہلے سے بہت کچھ جانتے بھی ہیں۔ اس لئے اگر تم نے غلط بیانی کی تو پھر وعدہ ختم اور انتہائی دردناک عذاب بھی تمہیں بھگتنا ہی پڑے گا" ___ عمران نے اسی طرح انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"م ___ م ___ میں بتا دیتا ہوں۔ مادام بلیک کا نام کرسٹائن ہے۔ وہ اور اس کا شوہر ڈاکٹر رونلڈ جزیرہ نکسوا میں ایک خودکار لیبارٹری کے اندر ایک ایسا سائنسی سورج بنانے میں مصروف ہیں جو موجودہ سورج سے کروڑوں گنا زیادہ توانائی کا حامل ہو گا۔ اور یہ سورج بھی قدرتی سورج کی طرح خلا میں بھیج دیا جائے گا۔ اور اس کے بعد مادام بلیک اور ڈاکٹر رونلڈ اس سورج سے جس قدر توانائی چاہیں گے جہاں چاہیں گے۔ پھینک سکیں گے۔ اس طرح اگر وہ چاہیں گے تو ایک پورا براعظم ان کے ایک اشارے پر جل کر بھسم ہو جائے گا کروڑوں اربوں انسانوں سمیت اس طرح دنیا کا ہر ملک ان کا مطیع ہو جائے گا۔ اور پوری دنیا پر ان کی حکومت قائم ہو جائے گی۔ اس مصنوعی سورج کا نام فلاسٹر رکھا گیا ہے۔ وہ اب اپنی اس خوفناک ایجاد کو مکمل کرنے کے قریب پہنچ چکے ہیں۔ اس کے

Admin @ www.hibuddiez.com

بعد دنیا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے فلاسٹر کی مطیع ہو کر رہ جائے گی" رابنسن نے تیز تیز لہجے میں کہا اور عمران کے ہونٹ بے اختیار بھنچ گئے۔ کیونکہ جو کیمیکل اس نے رابنسن یارڈ کے تہہ خانے میں پیٹیوں میں بھرا ہوا دیکھا تھا اس سے واقعی بے پناہ توانائی پیدا کی جاسکتی تھی۔ البتہ سورج والا آئیڈیا اس کے ذہن میں بھی نہ تھا جب کہ اب رابنسن کے بتلانے پر وہ سوچ رہا تھا کہ یہ منصوبہ واقعی کس قدر خوف ناک ہے۔ اگر کوئی ایسا پلیٹ فارم مدار میں پہنچا دیا جائے جس میں بے پناہ توانائی کا ذخیرہ موجود ہو۔ یا مسلسل پیدا ہوتا رہے جسے زمین سے کنٹرول بھی کیا جاسکتا ہو۔ اور توانائی کا یہ دھارا کسی ملک پر پھینکا بھی جاسکتا ہو تو یہ واقعی دنیا کا سب سے خوف ناک ہتھیار بن جائے گا۔ ایسا ہتھیار جس کا واقعی کوئی توڑ نہ ہوگا۔ اب صحیح معنوں میں اُسے فلاسٹر کے اس خوف ناک منصوبے کا پوری طرح ادراک ہو رہا تھا۔ ورنہ اب تک وہ یہی سمجھ رہا تھا کہ شاید کوئی ایسا بم بنایا جا رہا ہے جو انتہائی طاقتور ہوگا۔ اس مصنوعی سورج والا آئیڈیا تو اس کے ذہن میں بھی نہ تھا۔ اور اس خوف ناک آئیڈیے کے سامنے آتے ہی اُسے پوری طرح احساس ہونے لگ گیا تھا کہ اس منصوبے پر ناقابل یقین حد تک دولت خرچ آسکتی ہے اور ظاہر ہے یہ دولت دنیا بھر کے یہودیوں نے اکٹھی کی ہوگی اور اسی وجہ سے اس منصوبے کی حفاظت کے لئے بھی ناقابل یقین حد تک حفاظتی انتظامات بھی کئے گئے ہوں گے۔

"بولتے جاؤ۔ رکو مت" ——— عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"فلاسٹر کا ہیڈ کوارٹر ایک جزیرے میں ہے۔ اس کا نام تکسوملٹ ہے مجھے اتنا علم ہے۔ بلکہ شاید سوائے مادام بلیک اور ڈاکٹر رونالڈ کے تیسرے کسی اور آدمی کو بھی اس کی تفصیلات معلوم نہ ہوں گی۔ جزیرے کا نام بھی مجھے مادام بلیک نے خود بتایا تھا۔ میرے ذمے اس مخصوص کیمیکل کی ایکریمیا سے خفیہ طور پر درآمد ہے اور میں ایک عالمی سمگلنگ ریکٹ کے ذریعے یہ کیمیکل منگوا کر مادام بلیک کو سپلائی کرتا رہا ہوں۔ اس لئے میں مادام بلیک کا خاص آدمی سمجھا جاتا ہوں۔ لیکن اب گزشتہ ایک ہفتے سے سپلائی کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے۔ اور مجھے بتایا گیا ہے کہ اب اس کی ضرورت نہیں رہی ہے" ——— رابنسن نے اسی طرح تیز تیز لہجے میں بولنا شروع کر دیا۔ اب اس کی قوت مدافعت قطعی ختم ہو چکی تھی۔ وہ اب اس طرح بولے چلا جا رہا تھا جیسے کوئی عام آدمی معمولی سے تشدد کے سامنے طوطے کی طرح بولنے لگ جاتا ہے۔

"تم یہ سپلائی کہاں پہنچاتے تھے" ——— عمران نے پوچھا۔

"مادام بلیک کا ہاگن میں ایک خاص اڈہ ہے۔ رائل روڈ پر رائل میوزیم کے عقب میں ایک رہائشی کوٹھی ہے جس کے نیچے گودام بنا ہوا ہے۔ پرنس ڈنی وہاں رہتی ہے وہ مادام کی خاص ایجنٹ ہے۔ میں ویگن میں سپلائی وہاں پہنچا دیتا تھا۔ اس کے بعد وہ کہاں جاتی تھی اس کا مجھے علم نہیں ہے" ——— رابنسن

Admin @ www.hibuddiez.com

نے جواب دیا۔

"مادام ملبیک کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا

"مجھے نہیں معلوم۔ مجھے صرف رائل میوزیم والے اڈے کا علم ہے اور میں صرف وہیں تک کیمیکل پہنچا کر واپس آجاتا تھا۔ وہاں اس کا ایک خاص آدمی ڈنکو یہ سپلائی وصول کر لیتا تھا" رابنسن نے جواب دیا۔

"پرنسز ڈلسی کو علم ہے اس کے ہیڈ کوارٹر کا"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"ہو سکتا ہے علم ہو۔ مجھے نہیں معلوم"۔۔۔۔ رابنسن نے جواب دیا۔ اور عمران سمجھ گیا کہ اب رابنسن کے پاس بتانے کے لئے کچھ نہیں رہا۔

"او کے رابنسن۔ تم نے واقعی تعاون کیا ہے۔ اس لئے مجھے اب تم سے پوری پوری ہمدردی ہو گئی ہے۔ لیکن تم نے یہ کیمیکل سپلائی کر کے پوری دنیا کے کروڑوں اربوں افراد کے قتل عام میں باقاعدہ حصہ لیا ہے۔ اس لئے تمہاری سزا بہرحال موت ہی ہو سکتی ہے۔ لیکن سچائی کی وجہ سے میں تمہیں آسان موت مار رہا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔ اسی دوران اس کا ہاتھ جیب میں پہنچ چکا تھا۔ اور پھر فقرہ ختم ہوتے ہی اس کا ہاتھ باہر آیا دوسرے لمحے گولی نے رابنسن کی کھوپڑی کو سینکڑوں ٹکڑوں میں تبدیل کر دیا تھا۔

"میں اسے زندہ پیچھے نہ چھوڑ سکتا تھا۔ اس لئے مجبوری تھی ٹائیگر کو بلاؤ۔ ہمیں فوراً اس پرنسز ڈلسی والے اڈے پر ریڈ کرنا ہو گا۔ وہاں اگر پرنسز ڈلسی ہاتھ لگ گئی تو پھر یقیناً یہ الجھی ہوئی صورت حال کچھ مزید سلجھ جائے گی"۔۔۔۔ عمران نے ریوالور واپس جیب میں رکھتے ہوئے بلیک زیرو سے کہا اور تیزی سے واپس مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

Admin @

انتہائی خوب صورت انداز میں سجی ہوئی خواب گاہ میں ایک آرام کرسی پر ایک نوجوان اور خوب صورت عورت نیم دراز تھی۔ اس کے ہاتھ میں ایک رسالہ تھا۔ کرسی کی پشت پر ایک اونچے سٹینڈ اور چوڑے شیڈ والا لیمپ جل رہا تھا۔ عورت کے جسم پر سفید رنگ کا ریشمی لبادہ تھا۔ جس میں اس کا حسن پہلے سے اور زیادہ نکھر آیا تھا۔ چہرے پر گہری معصومیت تھی۔ اس لباس اور چہرے کی معصومیت سے وہ کوہ قاف کی کوئی پری لگ رہی تھی۔ وہ رسالہ پڑھنے میں مصروف تھی کہ ساتھ پڑی ہوئی تپائی پر پڑے ہوئے خوب صورت سے انٹرکام کی مترنم سی گھنٹی بج اٹھی۔ عورت نے چونک کر اس طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس" — عورت کے لہجے میں ہلکا سا تحکم تھا۔

"مادام۔ ہیڈکوارٹر سے ایمرجنسی کال ہے" — دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"ہیڈکوارٹر سے۔ اچھا ٹھیک ہے۔ میں اٹنڈ کر لیتی ہوں" — مادام نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اور پھر انٹرکام کا رسیور رکھ کر وہ کرسی سے اٹھی اور دیوار میں لگی ہوئی ایک الماری کی طرف بڑھ گئی۔ الماری کھول کر اس میں سے اس نے ایک ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے لا کر تپائی پر رکھ دیا۔ دوبارہ کرسی پر بیٹھ کر اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ ہیڈکوارٹر کالنگ مادام" — بٹن دبتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی لیکن لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"یس۔ مادام بیک اٹنڈنگ" — مادام نے انتہائی سخت اور سرد لہجے میں کہا۔ اس کا پہلے والا نرم و نازک لہجہ نجانے کہاں غائب ہو گیا تھا۔ اب وہ کسی کٹکھنی بلی کی طرح غرا رہی تھی۔ یہ مخصوص ساخت کا ٹرانسمیٹر تھا۔ جس میں بار بار اوور کہہ کر بات کو روکنا اور بٹن کو نہ دبانا پڑتا تھا۔ بلکہ اس پر فون کی طرح مسلسل باتیں ہو سکتی تھیں۔

"مادام۔ نمبر تھری نے ایک حیرت انگیز اطلاع دی ہے۔ رائل میوزیم سے مقامی سیکرٹ سروس کو سوائے زنکو اور اس کے دو ساتھیوں کی لاشوں کے اور کوئی لاش نہیں ملی۔ زنکو اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں وہ اٹھا کر لے گئے ہیں۔ وہ پوچھ رہا ہے کہ پلان کے مطابق اس اڈے کو فائر آن کر دیا جائے

Admin @ www.hibuddiez.com

یا نہیں" ——— دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور مادام بلیک کی آنکھیں یہ خبر سن کر تیزی سے کانوں کی طرف پھیلتی چلی گئیں۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس پرنسز ڈنسی کی لاشیں جم مارکر کو وہاں سے نہیں ملیں تو وہ کہاں گئیں" ——— مادام نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نمبر تھری اپنے پلان کے مطابق وہاں پہنچا تو وہاں مقامی سیکرٹ سروس کے افراد موجود تھے۔ اور پھر اس کے ساتھ پورے حصے کی تلاشی لی گئی۔ لیکن وہاں نہ تو لاشیں موجود تھیں اور مادام ادھر رابنسن کو لے جانے والوں کا بھی ابھی تک پتہ نہیں چل سکا۔ اور نہ ہی رابنسن کے جسم میں موجود ٹی۔ ون نے کسی قسم کا کوئی کاشن دیا ہے" ——— دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یہ کیا ہو رہا ہے۔ یہ پاکیشیا سیکرٹ ایجنٹ تیزی سے ہمارے گرد دائرہ تنگ کرتے چلے آ رہے ہیں۔ پہلے وہ ہمارے خاص اڈے تک پہنچ گئے۔ وہاں انہوں نے ہماری کنٹرولنگ مشینری تباہ کر دی۔ اگر مشینری کی تباہی کی وجہ سے ایمرجنسی چیکنگ نہ ہوتی تو وہ پرنسز ڈنسی سے سارے راز معلوم کر لیتے ادھر رابنسن جو اس اڈے کے متعلق جانتا ہے اور وہاں مال سپلائی کرتا رہا ہے وہ بھی اچانک اغوا کر لیا گیا ہے۔ اور اس کا ٹی۔ ون بھی کاشن نہیں دے رہا۔ اس سارے چکر کا آخر مطلب کیا ہے" ——— مادام نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"مادام میں نے بھی اس پر غور کیا ہے۔ میرا خیال ہے جو شخص مائیکل لف کے نام سے ہلیو کارڈ لے کر ماسٹر رچمنڈ کی دو سست کی کوٹھی میں پہنچا تھا۔ اس نے یقیناً ماسٹر رچمنڈ سے رابنسن کا پتہ معلوم کیا۔ کیونکہ ماسٹر رچمنڈ رابنسن سے واقف تھا۔ پھر انہوں نے رابنسن کو اغوا کیا اور کسی طرح ٹی۔ ون کو بیکار کر کے انہوں نے رابنسن سے پرنسز ڈنسی والے اڈے کا پتہ معلوم کیا اور وہاں پہنچ گئے" ——— دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہاں تمہارا آئیڈیا درست معلوم ہوتا ہے رچرڈ۔ یہ تصویر واقعی اسی طرح مکمل ہوتی ہے کہ ماسٹر رچمنڈ سے رابنسن کا پتہ معلوم کر لیا گیا۔ اس دوران میں نے اسے چیک کر لیا۔ وہ میک اپ میں تھا۔ اور ایشیائی تھا۔ چنانچہ میں نے اسے بے ہوش کر کے جم مارکر کے پاس بھجوا دیا۔ پھر یہ سب لوگ وہاں سے کسی پراسرار طریقے سے فرار ہو گئے۔ اس کے بعد انہوں نے رابنسن کو اغوا کیا۔ اور اس سے پرنسز ڈنسی کا اڈہ معلوم کر کے وہاں پہنچ گئے۔ لیکن اس کے بعد کیا ہوا۔ ان کی لاشیں کہاں غائب ہو گئیں۔ اور سب سے بڑی بات یہ کہ ٹی۔ ون نے آخر کیوں کام نہیں کیا" ——— مادام نے ایسے انداز میں کہا جیسے وہ رچرڈ سے بات کرنے کی بجائے اپنے آپ سے باتیں کر رہی ہو۔

"مادام ہو سکتا ہے۔ ان کے دو گروپ ہوں۔ ایک گروپ اڈے میں پہنچا ہو۔ اور دوسرا باہر رہا ہو۔ پھر یہی دوسرا گروپ ان لاشوں کو اکٹھا کر کے لے گیا ہو۔ اور جہاں تک ٹی۔ ون کے کام

Admin @ www.hibuddiez.com

نہ کرنے کا تعلق ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس سے پہلے ان کے دو آدمیوں پر چونکہ ٹی۔ ون سے حملہ ہوا تھا۔ اس لئے وہ پہلے سے ہوشیار تھے۔ انہوں نے رابنسن کو ہوش میں لانے سے پہلے اس کے جسم سے ٹی۔ ون علیحدہ کر لیا ہو گا"۔۔۔ رچرڈ نے کہا۔

"ہونہہ۔ تم واقعی ذہین آدمی ہو رچرڈ۔ ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اب یہ ضروری ہو گیا ہے۔ کہ اس دوسرے گروپ کا ہر صورت میں خاتمہ کر دیا جائے"۔۔۔ مادام نے کہا۔

"مادام۔ اگر آپ ناراض نہ ہوں تو میں ایک گزارش کروں" رچرڈ نے قدرے ہچکچاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کھل کر بات کرو رچرڈ۔ تم میرے ہیڈ کوارٹر کے دماغ کی حیثیت رکھتے ہو"۔۔۔ مادام نے قدرے نرم لہجے میں کہا۔

"مادام۔ آپ ہر بار اس پاکیشیا سیکرٹ سروس کو زندہ جم مارکر کے حوالے کر دیتی ہیں۔ حالانکہ انہیں ہم خود بھی ہلاک کر سکتے ہیں اور جم مارکر انتہائی نکما آدمی ثابت ہو رہا ہے۔ ہر بار یہ لوگ اس کے ہاتھوں سے نکل جاتے ہیں۔ اب بھی اگر ہم نے اس دوسرے گروپ کو ٹریس کر لیا تو آپ پھر انہیں جم مارکر کے حوالے کر دیں گی"۔۔۔ رچرڈ نے کہا اور مادام بے اختیار ہنس پڑی۔

"رچرڈ۔ تم صرف ہیڈ کوارٹر تک محدود ہو۔ جب کہ مجھے ہر طرف دیکھنا پڑتا ہے۔ جم مارکر مقامی سیکرٹ سروس کا چیف ہے۔ وہ بے حد ذہین اور ہوشیار آدمی ہے۔ آج سے پہلے اس کی کارگزاری انتہائی شاندار رہی ہے۔ پھر کنگ آف آرک لینڈ اس پر اندھا اعتماد کرتے ہیں۔ حکومت اسرائیل بھی اُسے پسند کرتی ہے۔ وہ اسرائیلی سیکرٹ سروس کو بھی تربیت دیتا رہا ہے۔ ابھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے یہاں آنے سے پہلے جم مارکر میرے گروپ اور فالاسٹر سے قطعی واقف نہ تھا۔ لیکن حالات ایسے ہو گئے کہ مجھے سامنے آنا پڑا۔ پاکیشیائی سیکرٹ سروس تو بہرحال ختم ہو جائے گی لیکن جم مارکر نے یہیں رہنا ہے اگر میں نے اُسے ابتدا میں ہی ذہنی طور پر مرعوب نہ کر دیا۔ تو ہو سکتا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خاتمے کے بعد وہ ہماری راہ پر چل نکلے۔ اور کنگ آف آرک لینڈ کو بھی حقیقت میں اس بات کا علم نہیں کہ ہم لوگ یہاں کیا کر رہے ہیں۔ ہمارا پروجیکٹ مکمل ہونے والا ہے۔ اگر کنگ آف آرک لینڈ بگڑ گئے۔ تو ہو سکتا ہے کہ وہ ہمارے لئے نئی نئی اُلجھنیں پیدا کر دے یا ہو سکتا ہے اکریمیا یا روسیاہ کے ایجنٹوں کو ہمارے اصل مشن کا علم ہو جائے۔ پھر ہمارے خلاف ایک نہ ختم ہونے والی جنگ شروع ہو سکتی تھی۔ اور ہمارا اہم ترین پروجیکٹ مکمل نہ ہو سکتا۔ اس طرح پوری دنیا پر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے حکمرانی کا خواب بکھر کر رہ جاتا۔ اس لئے میں نے جم مارکر پر احسان بھی کیا اور اُسے یہ جتا بھی دیا کہ مادام بلیک ہر لحاظ سے اس سے بہتر ہے۔ اب وہ ہماری طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنے سے پہلے ہزاروں بار سوچنے پر مجبور ہو جائے گا۔ ہمارا پروجیکٹ مکمل ہونے

Admin @ www.hibuddiez.com

میں صرف چند ماہ کا عرصہ رہ گیا ہے پھر اس دنیا پر فلاسفری حکومت ہو گی۔ اس کے بعد جم مارکر اور ورکنگ آف آرک کی کوئی حیثیت ہی باقی نہ رہے گی۔ لیکن جب تک ہمارا پروجیکٹ مکمل نہ ہو جائے ہمیں ہر طرف سے محتاط رہنا ہے۔ سمجھ گئے" ___ مادام نے انتہائی تیز لہجے میں تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سوری مادام۔ آپ واقعی ہر طرف نظر رکھتی ہیں۔ اب میرے لئے کیا حکم ہے" ___ دوسری طرف سے رچرڈ نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"نمبر تھری کو کہو کہ پلان کے مطابق اڈہ تباہ کر دے۔ اور اس دوسرے گروپ اور ورابنسن کی تلاش کے لئے ٹریگرز کو حرکت میں لے آئے۔ یہ لوگ یقیناً انہیں ڈھونڈ نکالیں گے" ___ مادام نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس مادام" ___ رچرڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ مادام نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کیا۔ اور پھر اٹھ کر ٹرانسمیٹر الماری میں رکھ دیا۔

"ابھی تک رونالڈ نہیں آیا۔ اُسے اب تک آ جانا چاہئے" الماری بند کر کے مادام نے دیوار پر لگے ہوئے کلاک پر نظریں دوڑاتے ہوئے کہا۔ اس کی خوب صورت پیشانی شکن آلود ہو رہی تھی۔ اس نے کرسی پر بیٹھ کر انٹرکام کا رسیور اٹھایا۔ اور ایک نمبر پریس کر دیا۔

"یس ___ جولی سپیکنگ" ___ دوسری طرف سے وہی نسوانی آواز سنائی دی۔ جس نے پہلے اُسے ہیڈ کوارٹر کال کے بارے میں اطلاع دی تھی۔

"ڈاکٹر رونالڈ سے بات کراؤ جولی" ___ مادام نے نرم لہجے میں کہا۔

"یس مادام" ___ دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز رسیور پر ابھری۔

"ہیلو ___ رونالڈ بول رہا ہوں" ___ بولنے والے کے لہجے میں خاصی تلخی تھی۔

"ڈیر میں تمہارا شدت سے انتظار کر رہی ہوں۔ کیا کر رہے ہو" ___ مادام کے لہجے میں اس قدر مٹھاس ابھر آئی کہ جیسے الفاظ شہد میں لپیٹ کر نکل رہے ہوں۔

"اوہ ڈارلنگ۔ میں پروجیکٹ کے انتہائی اہم کام میں مصروف ہوں۔ اچانک ایک خاص مشین میں خرابی پیدا ہو گئی ہے اور میں اسے درست کرنے کی کوشش کر رہا ہوں کیونکہ اگر یہ خرابی درست نہ ہوئی تو ہمارا سارا پروجیکٹ ہی خطرے میں پڑ جائے گا۔ اس لئے آج رات میرا انتظار مت کرو۔ ہو سکتا ہے مجھے جزیرے پر بھی جانا پڑے" ___ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اچھا۔ بہرحال میری رات تو کانٹوں پر ہی گزرے گی تمہارے بغیر ڈیئر۔ لیکن پروجیکٹ بھی اہم ہے۔ او کے" ___ مادام نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ لیکن رسیور رکھتے ہی اس کا

Admin @ www.hibuddiez.com

چہرہ یک لخت بدل گیا۔

"ہونہہ۔ بوڑھا کھوسٹ۔ تم یہ پروجیکٹ تو مکمل کر لو پھر تمہاری ان بوڑھی ہڈیوں کو سمندر کی شارک مچھلیاں ہی کھائیں گی" —— مادام نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کرسی کے بازو کی سائیڈ پر لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان لڑکی اندر داخل ہوئی۔

"کارل کو بلا لاؤ" —— مادام نے کہا اور لڑکی سر جھکا کر واپس مڑی اور دروازے سے باہر نکل گئی۔ مادام نے فائل کو ایک طرف رکھتے ہوئے ریک سے شراب کی بوتل اٹھائی۔ اور اس کا ڈھکن کھول کر اس نے براہ راست بوتل ہی منہ سے لگا لی اور وہ اس طرح غٹا غٹ بغیر سانس لئے شراب پیتی چلی گئی جیسے شراب کی بجائے سادہ پانی پی رہی ہو۔ جب بوتل میں موجود شراب کا آخری قطرہ تک اس کے حلق میں پہنچ گیا تو اس نے بوتل کو زور سے دیوار سے دے مارا۔ اس کا چہرہ اب شراب کی حدت سے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو رہا تھا۔ آنکھوں سے چنگاریاں سی نکلنے لگی تھیں۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک قوی ہیکل لمبا تڑنگا نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر سرخ رنگ کی ہاف بازوؤں والی چست بنیان تھی۔ نیچے اس نے جینز پہن رکھی تھی۔ بنیان سے باہر اس کے بازوؤں کی مچھلیاں پھڑک رہی تھیں۔

"آؤ کارل۔ کیا آج رات تم میرے ساتھ گزارنا پسند کرو گے" مادام نے بھیڑیئے کے سے انداز میں دانت نکالتے ہوئے آنے والے سے پوچھا۔

"مادام۔ یہ تو میری انتہائی خوش نصیبی ہو گی" —— کارل نے سر جھکاتے ہوئے انتہائی اشتیاق آمیز لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ الماری سے ہنٹر نکال کر مجھے دو اور اپنی بنیان اتار دو۔ میرے ساتھ رات گزارنے کے لئے تم جانتے ہو کہ تمہیں اپنی قوت برداشت کا امتحان دینا ہو گا" —— مادام نے اسی طرح چٹخارہ لیتے ہوئے کہا جیسے وہ آنے والے وقت کے تصور سے لطف لے رہی ہو۔

"بڑی خوشی سے مادام" —— کارل نے کہا اور تیزی سے مڑ کر ایک طرف کھڑی بڑی سی الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی اور اس میں رکھا ہوا ایک خوف ناک کوڑا باہر نکال لیا۔ اور پھر اس نے یہ کوڑا بڑے مؤدبانہ انداز میں مادام کے قدموں میں رکھا اور خود اپنی چست بنیان اتارنے لگا۔ بنیان اترنے کے بعد اس کے جسم پر موجود آڑے ترچھے بے شمار نشانات صاف دکھائی دینے لگے۔ اسی لمحے مادام نے اپنے ہاتھ کو جھٹکا دیا اور کوڑے کی فضا میں خوف ناک سرسراہٹ سنائی دی۔ دوسرے لمحے کوڑا پوری قوت سے کارل کے طاقتور جسم پر پڑا۔ اور کارل کے حلق سے بے اختیار سسکاری سی نکل گئی۔ پھر تو جیسے مادام پاگل سی ہو گئی۔ اس کے ہاتھ

Admin @ www.hibuddiez.com

برق رفتاری سے گھوم رہے تھے اور کمرہ کارل کے حلق سے نکلنے والی تیز سسکاریوں، کوڑے کے بار بار چٹخنے ہوا میں پیدا ہونے والی اس کی خوف ناک سرسراہٹ سے جیسے پُر ہو گیا۔ مادام پاگلوں کے سے انداز میں کارل کے جسم پر کوڑے برسائے چلی جا رہی تھی۔ اور کارل کے جسم پر زخموں کے بے شمار نشانات گل بوٹوں کی طرح ابھرتے چلے آ رہے تھے۔ لیکن کارل کی ہمت واقعی قابل داد تھی۔ اس قدر خوف ناک انداز میں کوڑے کھانے کے باوجود اس کے حلق سے ایک بھی چیخ نہ نکلی تھی جب کہ مادام کا چہرہ لمحہ بہ لمحہ سرخ تر ہوتا چلا جا رہا تھا۔ اس کے چہرے پر موجود تاثرات دیکھ کر صاف معلوم ہو رہا تھا کہ وہ کارل کے جسم پر اس طرح کوڑے برسا کر انتہائی لطف حاصل کر رہی ہے۔ اور پھر اس نے ہانپتے ہوئے اچانک کوڑا ایک طرف اچھال دیا۔

" جاؤ۔ زخموں پر دوا لگا کر آؤ۔ اب تم اس قابل ہو چکے ہو کہ مادام کے ساتھ رات گزار سکو۔ جاؤ " ۔۔۔ مادام نے کہا۔ اور کارل اٹھ کر تیزی سے مڑا اور دوڑتا ہوا کمرے کے دروازے سے باہر نکل گیا۔ مادام نے ریک میں سے شراب کی ایک اور بوتل نکالی اور اس کا ڈھکن ہٹا کر اسے منہ سے لگا لیا۔ لیکن ابھی آدھی شراب اس کے حلق سے اتری تھی کہ یک لخت دروازہ کھلا اور کسی کے اندر آنے کی آہٹ سنائی دی۔

" آؤ کارل۔ آ جاؤ۔ میں تمہاری ہی منتظر ہوں۔ بستر پر آ جاؤ"

مادام نے بڑبڑا کر بوتل منہ سے علیحدہ کر کے سانس لیتے ہوئے جذبات میں ڈوبے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور ایک بار پھر شراب کی بوتل منہ سے لگا لی۔

" ہونہہ۔ تو تم میری عدم موجودگی میں کارل کے ساتھ عیاشی کرتی رہتی ہو" ۔۔۔ اچانک کمرے میں ایک تیز آواز گونجی۔ اور یہ آواز سنتے ہی مادام کے ہاتھ سے بے اختیار بوتل چھوٹ کر نیچے گر گئی۔ وہ تیزی سے مڑی۔ سامنے ایک ادھیڑ عمر آدمی مسلا ہوا سوٹ پہنے کھڑا تھا۔ اس کے بال الجھے ہوئے تھے۔ اور چہرے سے شدید جھلاہٹ کے ساتھ ساتھ اب انتہائی غصے کے تاثرات نمایاں تھے۔

" تم ۔۔۔ تم رونلڈ۔ تم ...... " ۔۔۔ مادام بلیک واقعی بُری طرح بوکھلا گئی تھی۔

" ہاں۔ تمہیں تو یہی معلوم تھا کہ میں آج رات کو نہیں آؤں گا۔ اس لئے تم نے اپنی پسند کا مرد تلاش کر لیا۔ حالانکہ تم اب تک مجھے یہی یقین دلاتی رہی ہو کہ تم انتہائی پاکباز اور میری وفادار عورت ہو۔ لیکن آج میں نے تمہارا اصل گھناؤنا چہرہ دیکھ لیا ہے۔ اور اس چہرے کو دیکھنے کے بعد میں تم پر تھوکنا بھی پسند نہیں کروں گا" ۔۔۔ ادھیڑ عمر ڈاکٹر رونلڈ نے انتہائی نفرت انگیز لہجے میں کہا اور پھر مڑ کر تیزی سے کمرے کے دروازے سے باہر نکل گیا۔ مادام بلیک کا چہرہ اپنی بے عزتی اور ڈاکٹر رونلڈ کے زہریلے الفاظ سے غصے کی شدت سے بُری طرح

Admin @ www.hibuddiez.com

بگڑ گیا تھا - اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ اس بڈھے گدھ کو بھوکے کتوں کے آگے پھینکوا دے - لیکن وہ اس لئے خاموش کھڑی تھی - کہ فلاسٹر پروجیکٹ ابھی مکمل نہیں ہوا تھا اور ڈاکٹر رونالڈ کے بغیر فلاسٹر پروجیکٹ کسی طور بھی مکمل نہ ہو سکتا تھا - اور اس نے اس بڈھے ڈاکٹر سے شادی بھی اسی مقصد کے لئے کی تھی اور اب تک اُسے بہلاتی بھی اسی لئے رہی تھی کہ کسی طرح وہ فلاسٹر پروجیکٹ مکمل کر لے - اور اب جب کہ فلاسٹر پروجیکٹ مکمل ہونے کے قریب تھا - اب یہ بھیانک اور سنگین مسئلہ سامنے آ گیا تھا - وہ اس بڈھے کی نفسیات جانتی تھی - رونالڈ اس کے مطابق انتہائی خود غرض اور کمینہ فطرت آدمی تھا - وہ مادام بلیک کو ہر صورت میں صرف اپنی واحد ملکیت دیکھنا چاہتا تھا - جب کہ مادام بلیک اپنی فطرت کے لحاظ سے ایک تتلی تھی - جو ہر پھول پر بیٹھنا اپنا فرض سمجھتی تھی - ڈاکٹر رونالڈ واپس چلا گیا تھا لیکن مادام بلیک کا ذہن مسلسل آندھیوں کی زد میں تھا - اُسے پورا فلاسٹر پروجیکٹ اس وقت شدید خطرے میں گھرا ہوا محسوس ہو رہا تھا - اُسے خواب میں بھی یہ توقع نہ تھی کہ ڈاکٹر رونالڈ اس طرح اچانک آ جائے گا - کیونکہ آج سے پہلے کبھی ایسا نہ ہوا تھا -

"اس بڈھے گدھ کو کسی طرح مطمئن کرنا پڑے گا - ورنہ سب کچھ تباہ ہو جائے گا - سب کچھ تباہ ہو جائے گا - لیکن کس طرح - آخر کس طرح اسے مطمئن کیا جائے" ۔۔۔۔ مادام بلیک نے سوچتے ہوئے کہا - اس دوران دروازہ کھلا اور کارل سرخ بنیان پہنے اندر داخل ہوا - اس کا چہرہ مسرت سے کھلا پڑ رہا تھا -

"یس مادام میں حاضر ہوں" ۔۔۔۔ کارل نے سر جھکاتے ہوئے کہا -

"ہونہہ - ایک منٹ" ۔۔۔۔ مادام نے اچانک چونک کر کہا - دوسرے لمحے وہ تیزی سے مڑی اور اس نے ایک الماری کھولی اور اس میں موجود ایک مشین گن اور ایک طاقتور ٹارچ باہر نکال لی - کارل اُسے مشین گن نکالتے دیکھ کر قدرے گھبرا سا گیا - لیکن اب مادام کے چہرے پر قدرے اطمینان نظر آنے لگ گیا تھا - اس نے ڈاکٹر رونالڈ کو مطمئن کرنے کی ایک ترکیب سوچ لی تھی - مادام نے مشین گن کاندھے سے لٹکائی - اور ٹارچ کارل کے ہاتھ میں پکڑا دی -

"آؤ کارل میرے ساتھ - یہ رات ہم انوکھے انداز میں بسر کریں گے" ۔۔۔۔ مادام نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی - کارل کچھ سمجھ تو نہ سکا بہر حال کاندھے اچکاتا ہوا اس کے پیچھے چل پڑا - مختلف راہداریوں سے گزرنے کے بعد مادام نے ایک جگہ دیوار کی جڑ میں مخصوص انداز میں پیر مارا تو دیوار میں ایک دروازہ نمودار ہوا - یہ ایک مستطیل کمرہ تھا جس کے درمیان میں ایک سرخ رنگ کی کیپسول نما شٹل کھڑی ہوئی تھی - کارل چونکہ پہلی بار یہاں آیا تھا - اس لئے وہ حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا - مادام نے اس شٹل کے قریب

Admin @ www.hibuddiez.com

جا کر ایک مخصوص جگہ پر ہاتھ رکھا تو شٹل کے درمیان ایک دروازہ نمودار ہو گیا۔ اندر دو سیٹیں تھیں جب کہ پچھلا حصہ خالی تھا۔ ایک سیٹ کے سامنے ایک پیچیدہ سا ڈیش بورڈ نصب تھا۔ اس ڈیش بورڈ کے سامنے والی سیٹ پر مادام خود بیٹھ گئی۔ جب کہ کارل کو اس نے دوسری سیٹ پر بٹھا لیا۔ ڈیش بورڈ کا ایک بٹن دبتے ہی دروازہ خود بخود بند ہو گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس ڈیش بورڈ پر مختلف ڈائل۔ اور چھوٹے چھوٹے رنگ برنگے بلب روشن ہو گئے۔ مادام نے تیزی سے مختلف بٹن دبائے تو شٹل کو ایک ہلکا سا جھٹکا لگا۔ اور اس کے ساتھ ہی شٹل اس قدر تیز رفتاری سے آگے کی طرف بڑھنے لگی۔ کہ کارل کا پورا جسم شٹل کی انتہائی تیز رفتاری کی وجہ سے ہلکا ہلکا لرزنے لگ گیا۔ شٹل ایک تنگ سی سرنگ میں سے گزر رہی تھی۔ مادام بڑے اطمینان سے بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کی نظریں ایک ڈائل پر جمی ہوئی تھیں۔ جس پر مختلف رنگ کی سوئیاں حرکت کر رہی تھیں۔ تقریباً پندرہ منٹ کے بعد شٹل کی رفتار خود بخود آہستہ ہونے لگی۔ اور مادام نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے اس کے بٹن آف کرنے شروع کر دیئے۔ شٹل کی رفتار آہستہ ہوتے ہوتے بالکل ہی ختم ہو گئی اور اب وہ مڑ کر ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچ کر رک گئی۔ شٹل کے رکتے ہی اس کا دروازہ کھلا۔ اور مادام کارل کو باہر آنے کا اشارہ کر کے شٹل سے باہر آ گئی۔ کارل بھی اس کے پیچھے باہر آ گیا۔

اب اس کی چھت پیرونی کی ہیئت انتہائی صاف ستھرا ہو رہا تھا۔ کمرے کی ایک دیوار کی جڑ میں مادام نے مخصوص انداز میں پیر مارا تو دیوار درمیان سے کھل گئی۔ اور وہ دونوں اس میں سے باہر آ گئے۔ یہاں ایک تاریک سرنگ تھی۔ مادام کے اشارے پر کارل نے ٹارچ روشن کر دی۔ سرنگ بتدریج اوپر کو جا رہی تھی۔ اور پھر اس کا راستہ ایک سنگی چٹان کی وجہ سے بند تھا۔ مادام نے یہاں بھی چٹان کے نچلے حصے میں مخصوص انداز میں پیر کی ہلکی سی ضرب لگائی۔ تو یہ چٹان کسی صندوق کے ڈھکن کی طرح اوپر کو اٹھ کر سیدھی کھڑی ہو گئی۔ اور مادام اور اس کے پیچھے کارل باہر آ گئے۔ اور کارل یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ ایک انتہائی گھنے جنگل میں موجود تھا۔ ٹارچ کی تیز روشنی میں یہاں مختلف قسم کی جھاڑیاں بکھری ہوئی تھیں۔

"آؤ میرے ساتھ کارل۔ اب ہم ایک خاص پکنک پوائنٹ پر چلتے ہیں" ۔۔۔ مادام نے کہا اور کارل کو لئے تیزی سے اس گھنے جنگل میں سے گزرتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ سمندر کے کنارے پہنچ گئے۔ اور اب کارل کو معلوم ہوا کہ وہ ایک چھوٹے سے جزیرے میں ہیں۔

"مادام۔ یہ کون سا جزیرہ ہے۔ انتہائی خوب صورت اور پرسکون ہے" ۔۔۔ کارل نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ نکسوما جزیرہ ہے۔ اسے آرک لینڈ کی جنت بھی کہتے ہیں" مادام نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے

Admin @ www.hibuddiez.com

کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن اتار کر ہاتھوں میں لے لی۔ سمندر کے کنارے پہنچ کر مادام رک گئی۔

"کارل شمال کی طرف جاؤ اور ٹارچ کی مدد سے ریت کو چیک کرتے رہو۔ جہاں تمہیں ریت میں سرخ رنگ کا ایک کیپسول سا باہر کو نکلا ہوا نظر آئے وہاں رک جانا" ——— مادام نے کارل سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور کارل سر ہلاتا ہوا ٹارچ کی روشنی میں ریت کو دیکھتا آگے بڑھتا رہا۔ وہ ٹارچ کی تیز روشنی میں واقعی اس طرح ریت کو چیک کرتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا جیسے کسی خاص چیز کو دیکھنے کی کوشش کر رہا ہو۔ جب وہ بیس بائیس قدم دور پہنچا تو مادام نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن سیدھی کی۔ اس کا رخ کارل کی طرف کیا۔ اور دوسرے لمحے خاموش ماحول مشین گن کی تڑتڑاہٹ اور کارل کی چیخوں سے گونج اٹھا۔ کارل گولیاں کھا کر نیچے گرا اور بری طرح تڑپنے لگا۔ لیکن مادام ملیک نے ٹریگر سے انگلی نہ ہٹائی۔ گولیاں بارش کی صورت میں مشین گن سے نکل نکل کر کارل کے پھڑکتے ہوئے جسم کے مختلف حصوں پر پڑ رہی تھیں۔ کارل کا جسم اب ساکت ہو گیا تھا۔ لیکن مادام کی انگلی ٹریگر سے نہ ہٹ رہی تھی۔ البتہ وہ مسلسل مشین گن کو مخصوص انداز میں آہستہ آہستہ حرکت دیتے ہوئے گولیاں برسا رہی تھی۔ پھر جب مشین گن سے ٹیچ کی آواز نکلی تو مادام ملیک نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹریگر سے ہاتھ ہٹایا۔ مشین گن کو کاندھے پر ڈال کر وہ تیزی سے آگے بڑھی۔ ٹارچ کارل کے ہاتھ سے نکل کر ایک طرف جا گری تھی۔ اور ابھی تک مسلسل جل رہی تھی۔ مادام نے خاص طور پر یہ کوشش کی تھی کہ مشین گن کی گولی ٹارچ کو نہ لگے۔ اس لئے ٹارچ کارل سے ذرا دور ریت پر ہونے کے باوجود صحیح سلامت تھی۔ کارل کے جسم سے خون نکل نکل کر ریت میں جذب ہو رہا تھا۔ مادام نے آگے بڑھ کر وہ ٹارچ اٹھائی اور پھر تیزی سے اسی راستے کی طرف واپس بڑھنے لگی۔ جدھر سے وہ دونوں آئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد جیپ اکیلی مادام کو لئے تیزی سے اسی تاریک سرنگ میں دوڑتی ہوئی واپس جا رہی تھی۔ اس مستطیل کمرے سے نکل کر اسی طرح مختلف راہداریوں سے گزرتی ہوئی مادام اپنے بیڈروم میں پہنچ گئی۔ اس نے ٹارچ اور مشین گن واپس الماری میں رکھی اور پھر انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے ایک بٹن دبا دیا۔

"یس۔ جولی اٹنڈنگ مادام" ——— بٹن پریس ہوتے ہی نسوانی آواز سنائی دی۔

"جولی۔ ڈاکٹر رونلڈ میرے پاس آئے تھے۔ پھر واپس چلے گئے ہیں۔ معلوم کر کے بتاؤ کہ وہ اس وقت کہاں ہیں" ——— مادام نے تیز لہجے میں کہا اور دوسری طرف سے کوئی جواب سنے بغیر اس نے انٹرکام کا رسیور رکھا اور خود دوبارہ آرام کرسی پر بیٹھ کر زور زور سے سانس لینے لگی۔ چند لمحوں بعد انٹرکام کی مترنم گھنٹی بج اٹھی اور مادام نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ——— مادام نے تیز لہجے میں کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

" مادام۔ ڈاکٹر صاحب اس وقت زیرو سیکشن میں ہیں۔ وہ آپ کے بیڈ روم سے واپس ہو کر سیدھے زیرو سیکشن میں گئے۔ اور زیرو سیکشن کے انچارج کو انہوں نے حکم دیا کہ انہیں فوراً فلاسٹر پہنچایا جائے۔ چنانچہ زیرو سیکشن کے انچارج نے فلاسٹر ماسٹر کمپیوٹر سے ڈاکٹر صاحب کے وہاں داخل ہونے کی اجازت طلب کی۔ فلاسٹر ماسٹر کمپیوٹر نے ایک گھنٹے بعد کا وقت دے دیا۔ اور اب وہ وہاں جانے کے لئے تیار ہو رہے ہیں" ــــ جولی نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" او کے۔ انہیں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے " ــــ مادام نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے مسکراتے ہوئے رسالہ اٹھایا اور اسے پڑھنے میں مصروف ہو گئی۔ اب اس کے چہرے پر گہرا اطمینان موجود تھا۔ کیونکہ کارل کو عین اس جگہ جا کر ہلاک کرایا گیا تھا جہاں سے آبدوز نے باہر آکر ڈاکٹر رونلڈ کو جزیرے پر پہنچایا تھا اور جہاں سے آگے فلاسٹر ہیڈ کوارٹر کا خفیہ دروازہ تھا اسے یقین تھا کہ ڈاکٹر رونلڈ جب کارل کی لاش وہاں دیکھے گا تو پھر وہ لازماً واپس آئے گا۔ کیونکہ اس شٹل سروس کا علم سوائے مادام بلیک کے اور کسی کو نہ تھا۔ رسالہ پڑھتے پڑھتے اسے نجانے کس وقت نیند آ گئی اور وہ اسی کرسی پر ہی سو گئی اور اس کے کانوں میں ڈاکٹر رونلڈ کی آواز پڑی تو اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔ اور وہ چونک کر سیدھی ہو گئی۔ ڈاکٹر رونلڈ واقعی اس کے سامنے کھڑا تھا۔ اس کے چہرے پر حیرت اور آنکھوں میں الجھن تھی۔ مادام بلیک نے اسے دیکھتے ہی اپنا منہ اس طرح دوسری طرف کر لیا جیسے وہ اس سے روٹھی ہوئی ہو۔

" کرسٹائن۔ تم کرسی پر ہی سو گئی ہو۔ آئی ایم سوری کرسٹائن۔ مجھے شاید کوئی غلط فہمی ہو گئی تھی" ــــ ڈاکٹر رونلڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" جاؤ۔ میں تم سے اب کبھی نہیں بولوں گی۔ تم نے میرے کردار پر کیچڑ اچھالا ہے۔ تم نے مجھے فاحشہ کہا ہے۔ حالانکہ میں نے آج تک تمہارے علاوہ کسی دوسرے مرد کا خواب تک نہیں دیکھا" ــــ مادام بلیک نے روٹھے ہوئے لہجے میں کہا۔

" اوہ ڈارلنگ۔ واقعی میں احمق ہوں۔ میں معافی چاہتا ہوں۔ نجانے کیوں مجھے غلط فہمی ہو گئی تھی۔ میں سمجھا تھا کہ تم یہ باتیں کارل سے کہہ رہی ہو۔ لیکن اب میں نے خود اپنی آنکھوں سے کارل کی لاش دیکھی ہے۔ مگر کارل وہاں پہنچ کیسے گیا۔ اور اسے کس نے ہلاک کیا تھا" ــــ ڈاکٹر رونلڈ نے شدید الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

" میں نے کارل کو دوربین سے وہاں بھیجا ہوا تھا۔ کیونکہ مجھے اطلاع ملی تھی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایک گروپ وہاں پہنچنے کی کوشش کر رہا ہے۔ میں چاہتی تھی کہ اگر ایسا ہو تو وہ مجھے فوراً اطلاع دے۔ لیکن تمہاری بات سن کر میں نے فلاسٹر چیف کو کارل کے فوری قتل کا حکم دے دیا۔ میں اس آدمی کا وجود ہی برداشت نہیں کر سکتی تھی۔ جس کا نام تمہارے علاوہ میرے ساتھ لیا جائے" ــــ مادام بلیک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"اوہ اچھا۔ یہ بات ہے۔ مگر تم تو کہہ رہی تھیں۔ کہ آؤ کارل، آ جاؤ۔ میں تمہاری ہی منتظر ہوں۔ بستر پہ آ جاؤ" ۔۔۔ ڈاکٹر آرنلڈ نے کہا۔

"یہ تم مرد ہوتے ہی سدا کے شکی ہو۔ میں نے کارل کب کہا تھا۔ میں نے تو کلاب کہا تھا اور تم جانتے تو ہو کہ کلاب میری خاص خدمت گزار ہے۔ تمہارے آنے سے مایوس ہو کر میں نے اُسے بلایا تھا۔ تاکہ وہ میرے جسم کی مالش کر کے میرے اندر موجود بھڑکتی ہوئی آگ کو بجھا دے۔ اس طرح شاید مجھے تمہارے بغیر نیند آ جائے۔ لیکن تم نے تو میری کوئی بات ہی نہ سنی۔ اور خود ہی مجھے گالیاں دے کر چلے گئے۔ میں تمہارے رویے سے انتہائی مایوس ہوئی ہوں اور پھر تمہارے واپس جانے کے بعد کلاب آئی تو میں نے اُسے واپس بھیج دیا اور کرسی پہ بیٹھی روتی رہی۔ پھر اسی مایوسی اور دل گرفتگی کے عالم میں سو گئی۔ جاؤ اب میں تم سے نہیں بولتی۔ تم ظالم اور کٹھور آدمی ہو" ۔۔۔ مادام بلیک نے باقاعدہ ایک کہانی بنا کر سناتے ہوئے کہا۔ اور اس بار ڈاکٹر رونلڈ بے اختیار ہنس پڑا۔ اس کے چہرے سے اب اطمینان کے آثار جھلکنے لگے تھے۔ وہ شاید ذہنی طور پہ مادام بلیک کی اس وضاحت سے مطمئن ہو گیا تھا۔

"آئی۔ ایم۔ رئیلی سوری ڈارلنگ" ۔۔۔ ڈاکٹر رونلڈ نے آگے بڑھ کر باقاعدہ ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔ اور مادام بلیک بے اختیار ہنس پڑی۔

"اوہ ڈیئر۔ ایسا مت کرو۔ بہرحال وعدہ کرو کہ آئندہ تم مجھ پہ شک نہ کرو گے" ۔۔۔ مادام بلیک نے جلدی سے اس کے ہاتھ پکڑ کر ہنستے ہوئے کہا

"وعدہ" ۔۔۔ ڈاکٹر رونلڈ نے بچوں کے سے انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور مادام بلیک کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"او کے معاف کیا۔ جاؤ اب لباس بدل کر آؤ۔ میں تمہاری منتظر ہوں" ۔۔۔ مادام بلیک نے کہا اور ڈاکٹر رونلڈ مسکراتا ہوا ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔

"بوڑھے گدھے۔ ایک بار تم فلاسٹر پروجیکٹ مکمل ہو کر لو۔ پھر دیکھنا۔ میں اپنے ہاتھوں سے تمہارے جسم میں اتنی ہی گولیاں اتاروں گی جتنی کارل کے جسم میں اتاری ہیں" ۔۔۔ ڈریسنگ روم کا دروازہ بند ہوتے ہی مادام بلیک نے دانت کچکچاتے ہوئے انتہائی نفرت بھرے لہجے میں کہا۔ اور ایک بار پھر اٹھ کر شراب والے ریک کی طرف بڑھ گئی۔

Admin @ www.hibuddiez.com

جم مادکر کا چہرہ غصے کی شدت سے سیاہ پڑا ہوا تھا۔ وہ اس وقت ایک خاصے بڑے کمرے میں ایک اونچی نشست کی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ سامنے ایک وسیع دائرہ نما میز تھی۔ جس کی دوسری طرف دو مقامی نوجوان خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔

"ہمیں شرم سے ڈوب مرنا چاہیئے۔ ایک غیر ملکی سیکرٹ سروس کے افراد یہاں آتے ہیں۔ ہمیں ان کی آمد کی اطلاع بھی مجھے مل جاتی ہے۔ لیکن وہ یہاں آ کر کام کرتے رہتے ہیں اور ہم سوائے احمقوں کے ادھر ادھر دوڑنے کے اور کچھ بھی نہیں کر سکے۔ ہم سے اچھی کارکردگی تو اس مادام ملبیک کی ہے جس کا نام تک ہم نے پہلے کبھی نہیں سنا تھا"۔۔۔ جم مادکر نے غصے کی شدت سے میز پر مکہ مارتے ہوئے کہا۔

"باس۔ آپ کی ناراضگی بجا ہے۔ واقعی اس مشن میں ہماری کارکردگی اب تک زیرو رہی ہے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں اس کی ایک بنیادی وجہ ہے"۔۔۔ یکلخت سامنے بیٹھے ہوئے ایک مضبوط جسم کے نوجوان نے تیز لہجے میں کہا۔

"کیا وجہ ہے۔ بولو"۔۔۔ جم مادکر نے اسے گھور کر دیکھتے ہوئے کہا۔

"باس۔ آپ نے اب تک سوائے اپنے احکامات کے تحت کام کرانے کے سیکرٹ سروس کو اپنے طور پر حرکت میں ہی نہیں آنے دیا۔ سیکرٹ سروس آپ کے احکامات کی تعمیل کے لئے ہی دوڑتی رہی۔ جب اس مادام ملبیک نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے افراد کو گرفتار کر کے آپ کے حوالے کیا۔ جن کو ہم نے گرفتار کیا۔ تو آپ انہیں ایک علیحدہ کوٹھی میں لے گئے۔ آپ نے ہمیں وہاں سے واپس بھجوا دیا۔ اس کے بعد نتیجہ یہ سامنے آیا کہ آپ وہاں بے ہوش پڑے ہوئے ملے۔ اور وہ لوگ غائب تھے۔ اس کے بعد آپ کے حکم پر ہم رائل میوزیم کے عقب میں پہنچے۔ لیکن وہاں سے صرف تین مقامی افراد کی لاشیں ہی مل سکیں۔ آپ بتائیں کہ اب تک آپ نے سیکرٹ سروس سے کیا کام لیا ہے"

اس نوجوان کے لہجے میں لحظہ بہ لحظہ تیزی آتی چلی گئی۔ اور اس کے ساتھ ہی جم مادکر کے چہرے کا رنگ بھی بدلتا چلا گیا۔ اس نوجوان نے اپنی بات ختم کی تو جم مادکر بے اختیار ہنس پڑا۔

"گڈ شو راجر۔ تمہارے کردار کی یہی خوبی مجھے پسند ہے کہ تم جو کچھ درست سمجھتے ہو اسے بغیر کسی خوف کے کہہ دیتے ہو۔ واقعی

Admin @ www.hibuddiez.com

اب تمہاری بات سن کر مجھے احساس ہو رہا ہے کہ اس بار میری اپنی پالیسی ہی غلط رہی ہے۔ میں دراصل ذہنی طور پر اس عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف سے بے حد چونکنا تھا۔ اس لئے میں نے خود ہی زیادہ بھاگ دوڑ کرنے کی کوشش کی ہے اور اسی وجہ سے صورت حال الجھ گئی ہے۔ اوکے۔ اب تم سب کھل کر بتاؤ کہ ہمیں اس پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف کے لئے کیا پلاننگ کرنی چاہئے" ـــــ جم مارکر نے کہا اور راجر اور اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے دوسرے نوجوان کا چہرہ کھل اٹھا راجر ہیڈ کوارٹر انچارج تھا جب کہ جیکب سیکرٹ سروس کے ایکشن گروپ کا۔

"شکریہ باس۔ آپ کی یہی وسعت قلبی آپ کی عظمت کی دلیل ہے۔ اب آپ بے فکر رہیں۔ سیکرٹ سروس مل کر اس گروپ کو ناکوں چنے چبوا دے گی" ـــــ راجر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس۔ جس قدر حالات میرے سامنے ہیں۔ اس کے مطابق عمران اور اس کے ساتھیوں کا مقصد کسی فلاسٹر نامی تنظیم کے ہیڈ کوارٹر کا خاتمہ ہے۔ اور پہلی بار یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ فلاسٹر نامی تنظیم کے اس ہیڈ کوارٹر کی حفاظت کوئی مادام بلیک کر رہی ہے۔ جو انتہائی جدید سائنسی آلات سے کام لیتی ہے اس کا خاص اڈہ رائل میوزیم کے پیچھے تھا اور اس کی خاص ایجنٹ پرنسز ڈلسی تھی۔ اور بقول مادام بلیک کے اس نے ان سب کو ہلاک کر دیا تھا۔ لیکن وہاں سے سوائے تین مقامی افراد کے اور کوئی زندہ یا مردہ آدمی نہیں ملا۔ اس کا مطلب ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور مادام بلیک میں براہ راست ٹکراؤ جاری ہے۔ وہ لوگ اس کے خاص اڈے تک پہنچ گئے۔ اور مادام بلیک کے بقول اس نے انہیں ہلاک کر دیا۔ لیکن ان کی لاشیں نہ ملنے سے مجھے یقین ہے کہ مادام بلیک کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ وہ لوگ مرے نہیں ہوں گے صرف بے ہوش ہوئے ہوں گے۔ جس تہہ خانے سے مقامی افراد کی لاشیں ملی ہیں وہاں انتہائی حیرت انگیز اور پیچیدہ مشینیں موجود تھیں جنہیں مشین گن کی گولیوں سے تباہ کر دیا گیا تھا۔ اس لئے ہمیں اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف کام کرنا ہے تو ہمیں انتہائی تیز رفتاری سے حرکت میں آنا ہوگا۔ اور ان لوگوں کا کلیو بھی مل سکتا ہے۔ اگر ہمیں یہ معلوم ہو جائے کہ یہ لوگ رابنسن کو اغوا کر کے کہاں لے گئے ہیں" ـــــ راجر کے ساتھ بیٹھے ہوئے لمبوترے چہرے والے نوجوان نے کہا۔

"اگر یہی معلوم ہو جاتا تو مسئلہ حل نہ ہو چکا ہوتا جیکب" ـــــ جم مارکر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"معلوم ہو سکتا ہے باس۔ اگر کوشش کی جائے۔ میں ایک ایسے آدمی کو جانتا ہوں جو معلومات فروخت کرنے کا دھندہ کرتا ہے۔ اس کی تنظیم پورے ہانگ کانگ میں پھیلی ہوئی ہے۔ اسے شہر میں ہونے والی ہر واردات کی رتی رتی کی خبر رہتی ہے۔ اگر آپ کہیں تو اس سے معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں" ـــــ جیکب نے کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں پہلی بار آئی ہے۔ اور وہ ہوٹلوں میں بھی نہیں رہ رہی۔ اس لئے لازماً یہاں کا کوئی مقامی گروپ اس کی امداد کر رہا ہوگا۔ اگر اس گروپ کا پتہ لگ جائے تب بھی بات بن سکتی ہے" ——— راجر نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن یہاں دارالحکومت میں تو ایسے سینکڑوں تو کیا بلکہ ہزاروں گروپ ہوں گے۔ چھوٹے بڑے گروپ جو سرمایے کی خاطر ایسے لوگوں کی امداد کر سکتے ہیں" ——— جم مارکر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"باس۔ رابنسن کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ اس بارے میں بھی معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں" ——— جیکب نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ واقعی تم لوگ صحیح سمت میں سوچ رہے ہو۔ جاؤ اور تفصیلی معلومات حاصل کر کے آؤ۔ تاکہ ہم کوئی صحیح لائن آف ایکشن قائم کر سکیں" ——— جم مارکر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور جیکب اور راجر دونوں ہی اٹھ کر کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

"واقعی مجھے ہوش و حواس سے کام لینا چاہئے تھا۔ میں خود ہی خواہ مخواہ جذباتی ہو گیا تھا" ——— جم مارکر نے کرسی کی پشت سے سر ٹکاتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔ اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد راجر اکیلا ہی واپس آیا۔

"کیا رپورٹ ہے راجر۔ اور جیکب کہاں ہے" ——— جم مارکر نے چونک کر پوچھا۔

"باس۔ انتہائی حیرت انگیز معلومات ملی ہیں۔ رابنسن کی لاش ایگل روڈ کے دوسرے چوراہے پر پڑی ہوئی ملی ہے۔ وہاں کے ایک چوکیدار نے اس کار کا نمبر چیک کر لیا تھا۔ جس میں سے لاش گرائی گئی تھی۔ لیکن اس نے پولیس کو اس کار کے متعلق کچھ نہ بتایا جب کہ وہ چوکیدار اس تنظیم ہاٹ لائن کا مخبر ہے جو معلومات فروخت کرتی ہے۔ اس نے اس کار کا نمبر ہاٹ لائن کو بتا دیا۔ چونکہ رابنسن انتہائی اہم آدمی تھا۔ اس لئے ہاٹ لائن نے اس کار کو تلاش کرنے کا حکم دے دیا۔ پھر اطلاع ملی کہ اس کار کو رائل میوزیم کے قریب بھی دیکھا گیا ہے۔ اور مارٹن کالونی کے پہلے چوک پر بھی۔ اس کے بعد اس کا پتہ نہیں چل سکا۔ اس کار کا نمبر معلوم کرنے پر ایک اور بات بھی سامنے آ گئی ہے باس کہ یہ وہی کار ہے جس میں رابنسن کو اغوا کر کے لے جایا گیا تھا اور جس کے نیچے ہم نے زیرو آل دن لگایا تھا۔ لیکن وہ گر کر کسی دوسری کار کے پہیے سے کچلا گیا اور اس طرح ہم اس کا سراغ کھو بیٹھے تھے۔ بہرحال اب میں نے جیکب کو بھیجا ہے کہ وہ مارٹن کالونی جا کر چیکنگ کرے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ کار اسی کالونی میں کہیں گئی ہے۔ اور رجسٹریشن آفس سے معلومات حاصل کرنے پر یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ یہ کار آپ کے دوست ڈینیش کے نام سے رجسٹرڈ کرائی گئی تھی" ——— راجر نے پوری تفصیل سے رپورٹ دیتے

Admin @ www.hibuddiez.com

ہوئے کہا۔ اور جم مارکر کے چہرے پر مسرت کے آثار پھیلتے چلے گئے۔

"اوہ اوہ۔ اب ساری بات سمجھ میں آگئی ہے۔ ڈینش انہیں اٹھا کر لے گیا۔ لیکن پھر یہ کسی وجہ سے ہوش میں آگئے۔ اور انہوں نے ڈینش کو قابو کر کے اس پر تشدد کیا ہو گا۔ اس سے ساری باتیں معلوم کرنے کے ساتھ ساتھ اس سے اس کے کسی ایسے خفیہ اڈے کے متعلق معلوم کیا ہو گا جس کا علم سوائے ڈینش کے اور کسی کو نہ ہو گا۔ چنانچہ یہ وہاں پہنچ گئے۔ پھر ان لوگوں نے رابنس کو اغوا کر لیا۔ رابنس سے انہیں مادام بلیک کے رائل میوزیم والے اڈے کا علم ہوا ہو گا۔ چنانچہ انہوں نے دو گروپ بنائے ایک باہر ٹھہرا اور دوسرا اندر گیا۔ اور انہوں نے وہاں ان مقامی افراد کو بھی ہلاک کر دیا۔ اور مشینیں بھی تباہ کر دیں۔ اور پھر لازماً انہوں نے پرنسز ڈنسی سے مادام بلیک کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی ہو گی۔ اس دوران کسی ایسی مشین سے جو تباہ ہونے سے بچ گئی ہو گی مادام بلیک کو بھی علم ہو گیا ہو گا۔ چنانچہ اس نے پرنسز ڈنسی سمیت ان سب کو ہلاک کر دیا۔ لیکن اسے یہ معلوم نہیں ہو گا کہ ان کا دوسرا گروپ باہر موجود ہے۔ پھر اس نے مجھے کال کر کے ان لوگوں کی لاشیں وہاں سے اٹھانے کی بات کی۔ لیکن جب تم لوگ وہاں پہنچے تو یہ دوسرا گروپ ان لاشوں کو پہلے ہی وہاں سے اٹھا کر لے گیا ہو گا۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مادام بلیک سے غلطی ہوئی ہو۔ یہ گروپ ہلاک نہ ہوا ہو بلکہ صرف بے ہوش ہوا ہو۔ اب یہ یقیناً سارا گروپ اسی اڈے میں موجود ہو گا"۔۔۔ جم مارکر نے کہا اور راجر کے چہرے پر تحسین کے آثار ابھر آئے۔

"اوہ واقعی باس۔ آپ کا تجزیہ سو فیصد درست لگتا ہے۔ مارٹن کالونی کا نام سامنے آنے کے بعد ہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ اڈہ لازماً اسی کالونی میں ہو گا۔ کیونکہ مارٹن کالونی سے رائل میوزیم کی طرف جاتے ہوئے لازماً ایگل روڈ سے گزرنا پڑتا ہے۔ جیکب ہوشیار آدمی ہے۔ وہ لازماً اس اڈے کے بارے میں معلومات حاصل کر لے گا"۔۔۔ راجر نے کہا اور جم مارکر نے سر ہلا دیا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد میز پر موجود ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دی اور جم مارکر نے چونک کر ٹرانسمیٹر کا ایک بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو۔۔۔ جیکب کالنگ اوور"۔۔۔ جیکب کی تیز آواز سنائی دی۔

"یس۔ جم مارکر اٹنڈنگ اوور"۔۔۔ جم مارکر نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس۔ میں نے ان لوگوں کو ڈھونڈ نکالا ہے۔ یہ لوگ مارٹن کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو بارہ بلاک سی میں موجود ہیں۔ کار بھی اس کوٹھی کے اندر موجود ہے۔ اوور"۔۔۔ دوسری طرف سے جیکب کی پرجوش آواز سنائی دی۔

"کیسے معلوم کیا۔ پوری رپورٹ دو اوور"۔۔۔ جم مارکر

Admin @ www.hibuddiez.com

نے پوچھا۔

"باس۔ مارٹن کالونی کے مختلف بلاکس میں کمرشل دکانیں موجود ہیں۔ ان سے پوچھ گچھ کے بعد ایک اخبار فروش سے معلومات حاصل ہوگئیں۔ اس نے بتایا کہ یہ کار اسی کوٹھی میں سے آتی جاتی دیکھی گئی ہے۔ چنانچہ میں نے وہاں چیکنگ کی تو کار سامنے پورچ میں موجود تھی۔ اور اندر کچھ افراد کی موجودگی کا بھی احساس ہوتا ہے۔ اب کیا حکم ہے۔ اگر آپ کہیں تو اس کوٹھی کو بموں سے اڑا دیا جائے اوور" ـــــ جیکب نے کہا۔

"نہیں۔ اب میں پہلے والی حماقت نہیں کر سکتا۔ ہو سکتا ہے کہ اندر صرف ایک دو آدمی ہوں اور باقی باہر گئے ہوئے ہوں۔ کوٹھی اڑنے سے وہ لوگ پھر غائب ہو جائیں گے۔ تم ایسا کرو کہ اس کوٹھی کے اندر ڈی ٹائپ ڈکٹا فون پہنچا دو۔ اور اس کی مکمل لیکن احتیاط سے نگرانی کراؤ۔ ان لوگوں کے متعلق جب تک مکمل معلومات حاصل نہ ہو جائیں میں ان پر ہاتھ نہ ڈالوں گا اوور" ـــــ جم مارکر نے تیز لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس اوور" ـــــ دوسری طرف سے جیکب نے کہا۔ اور جم مارکر نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا۔

"باس میری ایک تجویز ہے۔ اگر آپ کو پسند آئے تو" راجر نے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں بولو" ـــــ جم مارکر نے چونک کر پوچھا۔

"باس۔ یہ لوگ فلاسٹر اور مادام بلیک کے خلاف کام کر رہے ہیں۔ مادام بلیک اور فلاسٹر کا جہاں تک تعلق ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ان کا تعلق اسرائیل سے ہے۔ مادام بلیک اب پوری طرح مطمئن ہوگئی ہوگی کہ اس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ کر دیا ہے۔ اس لئے اگر ہم صرف ان لوگوں کی اس طرح نگرانی کرتے رہیں کہ ان کی تمام کارکردگی ہمارے سامنے رہے۔ اور جب یہ مادام بلیک کے ہیڈ کوارٹر یا فلاسٹر کے ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنے کی پوری پلاننگ کر لیں تو ہم اچانک ان پر ٹوٹ پڑیں۔ اور اس کے بعد مادام بلیک کو ان کی لاشیں بھی بھجوا دیں۔ تو ہمیں دوہرا فائدہ ہوگا۔ ایک تو اس مادام بلیک اور فلاسٹر کے بارے میں ہمیں خود بخود معلومات حاصل ہو جائیں گی دوسرا ہم اس مادام بلیک پر بھی یہ بات ثابت کر دیں گے کہ آرک لینڈ سیکرٹ سروس اس سے کم نہیں ہے۔ اس طرح ہماری دھاک بیٹھ جائے گی" ـــــ راجر نے کہا۔ اور جم مارکر کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔

"اوہ۔ ویری گڈ آئیڈیا۔ میں واقعی اس مادام بلیک پر سیکرٹ سروس کی کارکردگی اس طرح ثابت کرنا چاہتا ہوں کہ مادام بلیک کا سر ہمیشہ کے لئے میرے سامنے جھک جائے۔ اور اس کا صحیح طریقہ یہی ہے کہ ہم عین اس وقت پاکیشیا سیکرٹ سروس پر ٹوٹ پڑیں۔ جب وہ مادام بلیک پر مکمل طور پر قابو پا چکے ہوں۔ لیکن یہ کام آسان نہیں ہے۔ یہ لوگ واقعی دنیا کے شاطر ترین انسان ہیں۔ اگر ہم سے ذرا سی بھی غفلت ہوئی تو یہ ہمارے ہاتھوں

Admin @ www.hibuddiez.com

سے چکنی مچھلی کی طرح پھسل کر غائب ہو جائیں گے" ـــــ جم مارکر نے کہا۔

"یہ کام آپ مجھ پر اور جیکب پر چھوڑ دیں" ـــــ راجر نے کہا اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں میں اس اہم مشن سے علیحدہ نہیں رہ سکتا۔ تمہارے ذہن میں جو پلاننگ بھی ہو وہ مجھے تفصیل سے بتاؤ" ـــــ عمران نے کہا۔

"باس ہم ان کا کوئی ایک آدمی اغوا کر کے اس کے جسم میں آر۔ سی۔ تھری ٹی فٹ کر دیں گے۔ آر۔ سی۔ تھری۔ ٹی کی کارکردگی سے تو آپ اچھی طرح واقف ہیں۔ اس طرح یہ جہاں بھی جائیں گے جو کچھ بھی کریں گے جو باتیں کریں گے جو پلاننگ سوچیں گے۔ وہ سب ہمیں ساتھ ساتھ معلوم ہوتی جائے گی۔ ہم اطمینان سے بیٹھے رہیں گے۔ اور عین اس وقت جب یہ لوگ آخری مرحلے پر پہنچیں گے ہم انہیں گھیر لیں گے" ـــــ راجر نے کہا۔

"نہیں راجر۔ تم انہیں اب بھی عام سے ایجنٹ سمجھ رہے ہو۔ آر۔ سی۔ تھری۔ ٹی کو جہاں فٹ کیا جائے وہ بہرحال معمولی سی سوزش ضرور پیدا کر دیتی ہے۔ اس طرح یہ لوگ مشکوک ہو سکتے ہیں۔ اگر ہم آر۔ سی۔ تھری۔ ٹی کی بجائے کمپیوٹرائز بلوم استعمال کریں تو ہم یہی کام اس سے آسانی سے لے سکتے ہیں۔ بلوم کی رینج دو میل تک ہوتی ہے۔ اس لئے دو میل کی رینج میں اسے ہم اپنی کار میں رکھ کر ان کی نگرانی کر سکتے ہیں" ـــــ جم مارکر نے کہا۔

"مگر باس۔ بلوم سے تو ہم صرف آواز چیک کر سکتے ہیں اور وہ بھی صرف ایک آدمی کی۔ وہ بھی اس صورت میں کہ اگر ہم اس آدمی کی آواز کا نمونہ پہلے اس بلوم میں باقاعدہ فیڈ کر دیں ورنہ نہیں" راجر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اور جم مارکر مسکرا دیا۔

"آواز سے ہمیں ان کی پلاننگ اور ان کی کارکردگی سب کچھ کا آسانی سے علم ہوتا جائے گا اور جہاں تک بلوم میں آواز فیڈ کرنے کا تعلق ہے تو جیکب نے اگر ڈی ٹائپ ڈکٹا فون کامیابی سے اندر پہنچا دیا تو پھر ہمارے پاس ان کی آوازیں پہنچ جائیں گی۔ اسے سن کر ان کے کسی بھی اہم آدمی بلکہ اگر عمران ہوا تو عمران کی آواز ہم کمپیوٹرائز بلوم میں فیڈ کر دیں گے۔ اس طرح ہم اطمینان سے ان کی نظروں سے اوجھل رہ کر ان کی مکمل نگرانی بھی کر سکیں گے اور ان کی ساری پلاننگ بھی ہمارے سامنے رہے گی۔ جس وقت ہم چاہیں گے سیکرٹ سروس کی پوری فورس کے ذریعے انہیں چھاپ لیں گے" ـــــ جم مارکر نے انتہائی اعتماد بھرے لہجے میں کہا

"اوہ یس باس۔ واقعی یہ بہترین پلاننگ ہے۔ اس طرح انہیں ذرا برابر بھی احساس نہ ہو سکے گا کہ ہم ان کے پیچھے موجود ہیں" ـــــ راجر نے جواب دیا۔ اور جم مارکر کے چہرے پر انتہائی اطمینان کے آثار ابھر آئے۔ کیونکہ جب سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا مشن شروع ہوا تھا پہلی بار اُسے ذہنی طور پر انتہائی اطمینان محسوس ہو رہا تھا۔

عمران کے چہرے پر شدید پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔ بلیک زیرو اور ٹائیگر بھی حیرت سے کمرے کے اندر کا سامنے موجود منظر دیکھ رہے تھے۔ وہ تینوں اس وقت رائل میوزیم کے عقب میں موجود اس رہائشی کوٹھی کے ایک کمرے میں موجود تھے۔ جس کی نشاندہی رابنسن نے کی تھی۔ عقبی طرف سے اندر داخل ہونے کے بعد انہیں جگہ جگہ انتہائی شدید حیرت کا سامنا کرنا پڑا۔ کیونکہ رابنسن نے تو انہیں یہی بتایا تھا کہ مادام بلیک نے یہاں انتہائی سخت حفاظتی انتظامات کر رکھے ہیں لیکن یہاں پوری کوٹھی اس طرح خالی پڑی ہوئی تھی جیسے یہاں کبھی کوئی آبادی ہی نہ رہی ہو۔ مختلف کمروں سے گزرنے کے بعد وہ جیسے ہی ایک بڑے کمرے میں داخل ہوئے ان سب کی آنکھیں حیرت اور پریشانی سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ کیونکہ

Admin @ www.hibuddiez.com

[illegible] کیپٹن شکیل اور تنویر کے ساتھ ساتھ ایک کرسی پر بندھی بیٹھی پرنسز ڈانسی بھی موجود تھی۔ سیکرٹ سروس کے ممبران فرش پر بچھے ہوئے قالین پر ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے تھے۔ جب کہ پرنسز ڈانسی کرسی پر اسی طرح بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے ساتھیوں کے چہرے اصل حالت میں تھے۔ اور چہرے پر موجود ہلکی سی سیاہی بتا رہی تھی کہ جیسے ان کے چہروں کو تیز آگ نے تھلسا دیا ہو۔ عمران بجلی کی سی تیزی سے اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھا۔ جو بظاہر مردہ ہی پڑے تھے۔ اس نے صفدر کے سینے پر ہاتھ رکھا۔ تو اس کے ہونٹ بھنچ گئے۔ اور چہرے پر شدید پریشانی کے آثار ابھر آئے۔ صفدر زندہ تو تھا لیکن مُردوں سے بھی بدتر۔ پھر عمران لٹو کی طرح گھومتا ہوا سب ساتھیوں کو چیک کرتا رہا۔ سب کی حالت انتہائی خراب اور خستہ تھی۔

"ٹائیگر۔ دیکھو کہیں پانی مل جائے تو جگ بلکہ کوئی بالٹی بھر کر لے آؤ۔ جلدی کرو۔ جلدی کرو۔ تم بھی جاؤ۔ جلدی کرو۔ ورنہ یہ سب لوگ ختم ہو جائیں گے"۔۔۔۔ عمران نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا اور ٹائیگر اور بلیک زیرو دونوں پاگلوں کے سے انداز میں بیرونی دروازے کی طرف دوڑ پڑے۔ عمران نے سیدھا کھڑا ہو کر اوپر چھت کی طرف دیکھا۔ اور پھر اُسے چھت کے عین درمیان میں ایک دائرہ سا نظر آیا جو جھلسا ہوا لگ رہا تھا۔ ایسا دکھائی دے رہا تھا جیسے کسی نے چھت کے اس حصے کو تیز آگ سے جھلسا دیا ہو۔ عمران کے ہونٹ مزید بھنچ گئے۔ اس نے ادھر اُدھر

Admin @ www.hibuddiez.com

دیکھا۔ اور پھر ایک طرف رکھی ہوئی میز اس نے اٹھا کر اس دائرے کے عین نیچے رکھی اور سائیڈ پر موجود کرسی اٹھا کر اس نے میز کے اوپر جمائی دوسرے لمحے وہ اچھل کر پہلے میز پر اور پھر کرسی کے دونوں بازوؤں پر پیر رکھ کر کھڑا ہو گیا۔ اب اس کے ہاتھ آسانی سے اس دائرے تک پہنچ گئے۔ اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکالا اور چھت کا وہ حصہ تیز دھار خنجر سے کاٹنا شروع کر دیا جو ڈھیلا ہوا تھا۔ چھت چونکہ ڈبل تھی۔ اس لئے اصل چھت کے نیچے کارڈ بورڈ کی مصنوعی چھت بنائی گئی تھی۔ تاکہ اصل چھت اور مصنوعی چھت کے درمیان آلات وغیرہ فٹ کئے جا سکیں۔ تیز دھار خنجر نے کارڈ بورڈ کو اس طرح کاٹ دیا جیسے کاغذ کٹتا ہے۔ اور اس حصے کے کٹتے ہی اس کے پیچھے چھپا ہوا ایک لمبا سا آلہ نظر آنے لگ گیا۔ جس کا آخری سرا مائیک کی طرح کا تھا۔ اور اس پر انتہائی باریک سوراخ بنے ہوئے تھے۔ عمران نے ہاتھ میں موجود تیز دھار خنجر سے اس مائیک کے درمیانی حصے کے جوڑ کو اکھاڑنا شروع کر دیا اور چند لمحوں کی کوششوں کے بعد وہ اسے دو حصوں میں تقسیم کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ مائیک نما حصہ علیحدہ ہوتے ہی موٹے سے اس پائپ میں سے جو چھت میں سے نیچے آ رہا تھا۔ سرخ رنگ کا ایک سلنڈر سا باہر کو نکل آیا۔ جس کے درمیان ایک باریک سا سوراخ تھا۔ مگر وہ بند تھا۔ عمران نے ایک لمحے کے لئے غور سے اسے دیکھا اور پھر اسے ناک سے لگا دیا۔

اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی۔ دوسرے لمحے اس نے نیچے چھلانگ لگا دی۔ ٹائیگر اور بلیک زیرو ایک جگ اور پلاسٹک کی ایک بڑی سی بالٹی اٹھائے اندر داخل ہوئے۔ دونوں پانی سے لبالب بھرے ہوئے تھے۔

"یہاں رکھو یہ بالٹی" ——— عمران نے کہا اور دوسرے لمحے اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا سرخ رنگ کا سلنڈر ہاتھ سے پانی کے اندر رکھ کر خنجر کی نوک سے اس کا وہ باریک سا سوراخ کھول دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی عمران نے ہاتھ کو تیزی سے پلٹ دیا۔ اس سلنڈر کا سوراخ والا حصہ بالٹی کی نچلی سطح کی طرف ہو گیا تھا۔ دوسرے لمحے پانی کے اندر دائرے سے پیدا ہونے لگے۔ بالکل اس طرح جیسے کھڑے ہوئے پانی میں نیچے کوئی چھوٹی چیز پھینک کر دائرے سے بنتے ہیں۔ دائرے تیزی سے پھیل کر بالٹی کے کناروں سے ٹکرا کر ختم ہو رہے تھے۔ لیکن سلنڈر کے قریب سے مسلسل دائرے پیدا ہوتے چلے جا رہے تھے۔ پانی کا رنگ بدلنے لگا۔ اور چند لمحوں بعد پانی کا رنگ تیز شنگرفی ہو گیا۔ جب دائرے بننے بند ہو گئے۔ تو عمران نے وہ سلنڈر باہر نکالا اور اسے ایک طرف پھینک دیا۔ اس نے خنجر بھی ایک طرف رکھا اور پھر پانی کی بالٹی اٹھا کر اس نے اپنے ساتھیوں کے جسموں پر وہی تیز شنگرفی رنگ کا پانی انڈیلنا شروع کر دیا۔ وہ تھوڑا تھوڑا پانی سب کے جسموں پر انڈیلتا رہا۔ پرنسز ڈنسی کے جسم پر بھی اس نے پانی انڈیلا۔ جب تھوڑا سا پانی رہ گیا تو اس نے بالٹی ایک طرف رکھی اور پھر ٹائیگر کے ہاتھ میں پکڑا

Admin @ www.hibuddiez.com

ہوا پانی کا بھرا ہوا جگ لے کر اس نے بالٹی میں انڈیل دیا تھا۔ پانی شامل ہونے سے بالٹی میں پہلے سے موجود پانی کا رنگ نسبتاً ہلکا ہو گیا۔ عمران نے خالی جگ بالٹی کے اندر ڈالا اور پانی کو تیزی سے ہلانے لگا۔ پھر اس نے جگ میں پانی بھرا اور اس کے بعد انتہائی احتیاط سے اس نے ہر ساتھی کے حلق میں یہ ہلکے رنگ والا پانی انڈیلنا شروع کر دیا۔ جب پرنسز ڈلنی سمیت سب کے حلق میں پانی اتر گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے جگ ایک طرف رکھ دیا۔

"خدا کرے میرا آئیڈیا درست نکلے ورنہ ان پر سوائے فاتحہ خوانی کرنے کے اور کوئی چارہ کار نہ رہے گا"۔۔۔ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"انہیں اٹھا کر کیوں نہ ہسپتال لے چلیں"۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"یہ اس وقت جس پوزیشن میں ہیں۔ ان کا دل حرکت کر رہا ہے۔ جیسے ہی انہیں حرکت دی گئی حرکتِ قلب فوراً بند ہو جائے گی۔ یہ جب تک اس حالت میں پڑے رہیں گے زندہ رہیں گے"۔۔۔ عمران نے کہا اور بلیک زیرو اور ٹائیگر دونوں کے چہرے خوف سے مسخ ہونے لگ گئے۔ اب انہیں اپنے ساتھیوں کی انتہائی خطرناک حالت کا صحیح طور پر اندازہ ہوا تھا۔

"تو کیا یہ ہمیشہ اسی طرح رہیں گے"۔۔۔ بلیک زیرو نے انتہائی ہراساں لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ صرف چند منٹ اور انتظار کر لو۔ اگر یہ واقعی ڈی۔ ٹی۔ ایس ریڈیز کا شکار ہیں تو پھر یقیناً خود بخود حرکت کریں گے اور یہ ان کی جانیں سو فیصد بچ جائیں گی۔ ورنہ پھر انا للہ"۔۔۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ کمرے میں واقعی موت جیسا سکوت طاری ہو گیا۔ عمران۔ بلیک زیرو اور ٹائیگر تینوں کی نظریں اپنے ساتھیوں پر جمی ہوئی تھیں۔ جب کہ دل امید و بیم کی حالت میں اس قدر تیزی سے دھڑک رہے تھے جیسے ابھی سینہ پھاڑ کر باہر آ جائیں گے۔ چند منٹ تک اسی طرح خاموشی طاری رہی۔ پھر یکلخت کمرہ ہلکی ہلکی کراہوں سے گونج اٹھا۔ اور اس کے ساتھ ہی ان سب کے جسم جو ٹیڑھے میڑھے انداز میں تھے۔ آہستہ آہستہ سیدھے ہونے لگے۔ حتیٰ کہ کرسی پر بیٹھی ہوئی پرنسز ڈلنی کے جسم میں بھی حرکت پیدا ہونے لگی۔

"اوہ خدایا تیرا شکر ہے۔ تم نے اپنا کرم کر دیا ہے"۔۔۔ عمران کے منہ سے بے اختیار نکلا اور اس کے ساتھ ہی اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا اب یہ بچ جائیں گے"۔۔۔ بلیک زیرو نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔

"ہاں خرم۔ اب یہ سو فیصد خطرے سے باہر ہو چکے ہیں۔ میرا اندازہ درست نکلا ہے۔ ان پر ڈی۔ ٹی۔ ایس ریڈیز فائر کیا گیا تھا۔ ڈی۔ ٹی۔ ایس ریڈیز کی یہ خصوصیت ہے کہ اس کے شکار کو اگر فائرنگ کے بعد ذرا سی بھی حرکت دے دی جائے

Admin @ www.hibuddiez.com

توجسم میں موجود تمام خون یک لخت [illegible] آدمی مرجاتا ہے۔ لیکن اگر حرکت نہ دی جائے تو خون میں دی۔ ٹی۔ ایس ریڈریز کی اپنی حدت قائم رہتی ہے۔ جو خون کو کسی حد تک حرکت میں رکھتی ہے۔ میں نے پانی تو اس لئے منگوایا تھا کہ شاید ان کے حلق میں پانی ڈالنے سے ان کا گاڑھا پڑ جانے والا خون پتلا ہو جائے اور یہ خطرے سے بچ نکلیں لیکن جب میں نے فائر گن راڈ کھول کر ریز سلنڈر باہر نکالا تو اس کی ساخت اور پھر اس کی مخصوص بو سونگھ کر مجھے اندازہ ہو گیا کہ ان پر دی۔ ٹی۔ ایس ریڈ ریز فائر ہوئی ہیں۔ اب اس کے سوا اور کوئی صورت نہ تھی کہ انہی ریز کی حدت سے ہی ان کے خون میں موجود حدت کو بڑھا دیا جائے۔ چنانچہ سلنڈر میں موجود ریز کو میں نے پانی میں شامل کر دیا۔ اس طرح ان کی تیز حدت پانی میں شامل ہو گئی کیونکہ ان ریز سے پیدا ہونے والی حدت مائع میں شامل ہو سکتی ہے۔ یہ اس پانی کو ان کے جسموں پر انڈیلا تاکہ جسمانی مساموں کے ذریعے یہ حدت خون تک پہنچ جائے اور حلق میں بھی یہ پانی ڈال دیا چنانچہ ان کی زندگی کو قائم رکھنے والی مطلوبہ حدت ان کے خون تک پہنچ گئی اور دی۔ ٹی۔ ایس ریڈ ریز کا وہ سرکل جو حرکت سے ٹوٹ جاتا ہے خون کے زیادہ حرارت پکڑ جانے کے بعد ٹوٹنے کے خطرے سے بچ گیا۔ اس طرح ان کی زندگیاں بچ گئیں۔ اب یہ ہوش میں آ کر بالکل ٹھیک ہو جائیں گے"۔۔۔۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"مگر عمران صاحب۔ دی۔ ٹی۔ ایس ریڈ ریز تو خون کے جرثوموں کو [illegible] نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے دی۔ ٹی۔ آر نہیں بلکہ دی۔ ٹی۔ ایس کہا ہے۔ دی۔ ٹی۔ آر ریز کے لئے ہوا غیر موصل ہوتی ہے۔ اس لئے ان کے ذریعے کسی آدمی کو دور سے ٹارگٹ نہیں بنایا جا سکتا۔ البتہ جسم کے ساتھ اس کے آلے کو لگا کر فائر کیا جائے تب وہ اثر کرتی ہیں۔ جب کہ دی۔ ٹی۔ ایس کے لئے فضا موصل ہوتی ہے۔ اس لئے ان کے ذریعے دور سے کسی کو بھی ٹارگٹ بنایا جا سکتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے توضیح کرتے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اوہ ہاں۔ یقیناً اس مادام بلیک نے اپنے ہیڈ کوارٹر سے انہیں ریڈیو لہروں کے ذریعے آپریٹ کیا ہو گا اور وہ یقیناً یہ بات بھی جانتی ہو گی کہ اس کے شکار کے لئے اس کو حرکت دینا ضروری ہے۔ تب ہی موت واقع ہو سکتی ہے۔ اس لئے اس نے لازماً کسی کو یہاں بھیجا ہو گا۔ تاکہ وہ یہاں آ کر انہیں ہلائے جلائے اور یہ یقینی موت کا شکار ہو جائیں۔ ٹائیگر اور ضرغام تم باہر چیک کرو۔ جلدی کرو کہیں وہ لوگ اچانک ہم پر نہ آن پڑیں۔ یہ ابھی ہوش میں آ جائیں گے تو میں انہیں ساتھ لے کر آتا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے اچانک ایک خیال کے آتے ہی چونک کر کہا۔ اور ٹائیگر اور بلیک زیرو دونوں تیزی سے ایک بار پھر باہر کی طرف لپک گئے۔ اور واقعی چند لمحوں بعد ایک ایک کر کے اس کے سارے ساتھیوں کی آنکھیں کھل گئیں اور وہ ہوش میں آ کر اٹھ کر بیٹھ گئے۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"ویسے تنویر نے اچھا موقع ڈھونڈا تھا۔ اس کا نے کی ملی اور کے لئے کہ اکٹھے جئیں گے اکٹھے مریں گے۔ کیوں تنویر"۔۔۔ تنویر کے ہوش میں آتے ہی عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور وہ سب بے اختیار اچھل کر کھڑے ہونے لگ گئے۔

"تم۔۔۔ تم عمران اور یہاں۔ اوہ ہمیں کیا ہو گیا تھا۔ سرخ رنگ کی شعاعیں اوپر سے ہم پر پڑیں اور ہمیں یوں محسوس ہوا جیسے ہمارے جسم سکڑتے جا رہے ہوں"۔۔۔ جولیا نے کہا۔ چونکہ عمران میک اپ میں تھا۔ اس لئے ان کے ہوش میں آتے ہی وہ خود ہی بول پڑا تھا تاکہ وہ اسے پہچان لیں۔ اور پھر جواب میں جب عمران نے انہیں یہاں پہنچنے سے لے کر ان کے ہوش میں آنے تک کے سارے واقعات بتائے تو ان سب کے جسم بے اختیار لرزنے لگ گئے۔

"اوہ اوہ عمران۔ اگر تم یہاں نہ آتے تو ہمارا نجانے کیا حشر ہوتا"۔۔۔ جولیا نے بے اختیار تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"تمہارا کیا حشر ہوتا تھا۔ تم تو اطمینان سے جنت میں پہنچ کر عیش کرتے۔ البتہ میرا حشر ہو جاتا تم سب کے مزارات پر قوالیاں کر کر کے۔ بہرحال آؤ اب نکل چلیں یہاں سے۔ یہاں ابھی تک خطرہ موجود ہے۔ اس پرنسز ڈلسی کی کیا پوزیشن ہے۔ اسے گولی مار دی جائے یا۔۔۔۔"۔۔۔ عمران بات کرتے کرتے بے حد سنجیدہ ہو گیا۔

"مم۔۔۔ مم۔ مجھے مت مارو پلیز۔ میں تم سے مکمل تعاون کروں گی"۔۔۔ پرنسز ڈلسی نے انتہائی ملتجیانہ لہجے میں کہا۔

"اس نے ہم سے کچھ تعاون تو کیا ہے عمران"۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"او کے۔ تو پھر اسے کھولو اور جلدی باہر آؤ۔ مادام بلیک کے آدمی کسی بھی لمحے یہاں پہنچ سکتے ہیں"۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب ایک کار میں اس طرح ٹھنسے ہوئے بیٹھے تھے۔ جیسے تنگ سے ڈربے میں کسی نے بہت سی مرغیاں بھر دی ہوں۔ لیکن جولیا نے بتایا تھا کہ ان کی دو کاریں یہاں سے کچھ فاصلے پر موجود ہیں۔ اس لئے عمران وہاں سے فوری طور پر نکلنے کے لئے انہیں اس طرح کار میں ٹھونستا جا رہا تھا۔ ورنہ اتنا تو وہ بھی جانتا تھا کہ کسی بھی بھری ہوئی سڑک پر اگر اتنے آدمیوں سے ٹھنسی ہوئی کار سمیت جیسے ہی وہ پہنچیں گے۔ یہاں کی مستعد پولیس انہیں فوراً ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی میں دھر لے گی۔ جولیا کی نشاندہی پر وہ ان کی کاروں تک پہنچ گئے۔ اور اس کے بعد وہ سب تین کاروں میں بیٹھ کر آگے بڑھنے لگے۔ عمران کی کار سب سے آگے تھی۔ اس کی ساتھ والی سیٹ پر جولیا بیٹھی ہوئی تھی۔ جب کہ عقبی سیٹ پر بلیک زیرو اور ٹائیگر تھے۔ باقی ساتھی اور پرنسز ڈلسی دوسری دو کاروں میں تھے۔ جولیا عمران کو تفصیل سے پرنسز ڈلسی کے اس اڈے تک پہنچنے اور شعاعوں کا شکار ہو جانے تک کی تفصیلات بتا رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب واپس اپنی رہائش گاہ صحیح سلامت

Admin @ www.hibuddiez.com

پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے۔

"اس بار واقعی ہم قسمت سے بچ نکلے ہیں۔ ورنہ اس مادام بلیک نے ہمیں مارنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی تھی"۔۔۔۔ صفدر نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"آہ۔ کیا خوب صورت اور دلکش نام ہے۔ مادام بلیک۔ یقیناً وہ بھی اپنے نام کی طرح خوب صورت اور دلکش ہو گی۔ کیوں پرنس ڈنسی۔ کیسی ہے تمہاری چیف مادام بلیک"۔۔۔۔ عمران نے اچانک بڑے رومانٹک لہجے میں پرنسز سے مخاطب ہو کر کہا

"وہ واقعی خوب صورت اور دلکش عورت ہے۔ لیکن تمہاری اس ساتھی مس جولیا سے زیادہ دلکش نہیں ہے"۔۔۔۔ پرنس ڈنسی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ یقیناً عمران کے بات کرنے پر جولیا کا بگڑتا ہوا چہرہ دیکھ کر اپنی مخصوص نسوانی حس کی وجہ سے اصل بات تک پہنچ گئی تھی۔ اور واقعی اس کے یہ بات کرتے ہی جولیا کا بگڑتا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا تھا۔

"اوہ۔ پھر تو تنویر کا مسئلہ حل ہو گیا۔ مبارک ہو تنویر"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے کسی کی خوب صورتی اور دلکشی سے کیا مطلب ہو سکتا ہے۔ خواہ مخواہ کی بکواس نہ کیا کرو"۔۔۔۔ تنویر نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سن لیا جولیا تم نے۔ یا ابھی اور بھی کچھ سننا باقی ہے"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جولیا سے کہا۔ جیسے تنویر نے جولیا پر طنز کیا ہو۔

"تنویر تمہاری طرح ایسے فیتے پر لٹو نہیں ہو جاتا۔ اور تم اب بکواس بند کرو۔ اور آئندہ کا کوئی پروگرام طے کرو۔ اس مادام بلیک کو جیسے ہی اصل صورت حال کا علم ہو گا۔ وہ پاگلوں کی طرح ہماری تلاش شروع کر دے گی"۔۔۔۔ جولیا نے جھنجھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب پلیز آپ سنجیدہ ہو جائیں۔ ہم انتہائی خطرناک صورت حال سے دوچار ہیں"۔۔۔۔ عمران کے بولنے سے پہلے ہی صفدر بول پڑا۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ جولیا اور تنویر جتنا عمران کو سمجھانے کی کوشش کریں گے عمران اتنا ہی الٹی پلٹی باتیں زیادہ کرنا شروع کر دے گا۔

"دو چار۔ اوہ مجھے تو دو ہی نظر آ رہی ہیں۔ تمہیں کیسے چار نظر آنے لگ گئیں۔ کہیں تم نے نظریں تو چار نہیں کر لیں"۔۔۔۔ عمران نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں"۔۔۔۔ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ واقعی عمران کی بات نہ سمجھا تھا۔

"میں تو وہی کہہ رہا ہوں۔ ایک مس جولیانا اور دوسری پرنسز ڈنسی۔ تم خود ہی کہہ رہے ہو کہ دوچار ہیں۔ اور دو کی چار تو اسی وقت ہی نظر آنے لگتی ہیں جب نظریں چار ہو جائیں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔ باقی ساتھیوں کے چہروں پر بھی مسکراہٹ رینگنے لگی۔

"آپ سے خدا ہی سمجھے۔ بہرحال آپ چار سمجھیں یا آٹھ۔ اگر آپ

Admin @ www.hibuddiez.com

کسی فوری پلاننگ پر بات کرنا چاہتے ہیں تو ٹھیک ورنہ پھر ہمیں اجازت دیں۔ ہم جا کر آرام تو کریں"۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر مسئلہ آرام کرنے کا ہی ہے۔ تو پھر یہاں کی بجائے کیوں نہ مادام بلیک کے ہیڈ کوارٹر جا کر آرام کریں۔ پرنسس تو جاتی رہتی ہوں گی وہاں۔ انہیں تو ذاتی تجربہ ہو گا وہاں کے مہمان خانوں کا"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ دراصل اس طرح کے سوالات سے بالواسطہ طور پر مادام بلیک کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتا تھا۔

"اس کا مطلب ہے آپ فوری مادام بلیک کے ہیڈ کوارٹر پر ریڈ کرنا چاہتے ہیں۔ ٹھیک ہے ہم تیار ہیں"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"ظاہر ہے۔ جب پرنسس نے بتا دیا ہے کہ وہ خوب صورت بھی ہے اور دلکش بھی۔ تو پھر تم کیوں نہ تیار ہو گے۔ دل و جان سے تیار ہو گے۔ اور تمہیں تو پھر بھی تیار ہونے کی ضرورت تو پڑتی ہے۔ تنویر تو ہر وقت تیار رہتا ہے۔ کیوں تنویر"۔۔۔ عمران ایک بار پھر پٹڑی سے اتر گیا تھا۔

"میرے خیال میں اس کے پاس فی الحال سوائے بکواس کرنے کے اور کوئی پلاننگ موجود نہیں ہے۔ اس لئے واقعی ہمیں آرام کرنا چاہئے"۔۔۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"ٹھیک ہے۔ تم آرام کرو۔ پرنسس ڈلسی ظاہر ہے جب تک مادام بلیک کا کوئی فیصلہ نہ ہو جائے یہیں رہنا زیادہ پسند کریں گی۔ اس لئے ان کی حفاظت کے لئے کسی نہ کسی کو تو یہاں رہنا ہی ہے"۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ارے نہیں۔ میں اب تمہارے ساتھ ہی رہوں گی۔ اب جب تک اس مادام بلیک کا خاتمہ نہ ہو جائے۔ میں تم سے علیحدہ نہیں رہ سکتی۔ وہ بے حد ظالم اور سفاک عورت ہے۔ اسے جیسے ہی معلوم ہو گا کہ میں اس کی دی ہوئی موت سے بچ نکلی ہوں وہ ایک لمحہ ہچکچائے بغیر مجھے مار ڈالے گی"۔۔۔ پرنسس ڈلسی نے جلدی سے کہا۔

"پرنسس ہم مادام بلیک کی دعوت پر اس کے مہمان بن کر نہیں جا رہے۔ ہم نے وہاں موت و زندگی کی جنگ لڑنی ہے۔ مادام بلیک اتنی دولت اپنے کسی اڈے میں اس قدر ہولناک سائنسی آلات نصب کر کے انہیں آپریٹ کر سکتی ہے تو اس نے اپنے ہیڈ کوارٹر کے لئے کسی قسم کی کوئی کسر تو نہ چھوڑی ہو گی۔ اس لئے آپ اگر یہاں نہ رہنا چاہیں تو ہماری طرف سے اجازت ہے۔ آپ جہاں کہیں آپ کو وہاں ہم چھوڑ دیتے ہیں"۔۔۔ عمران کا لہجہ بے حد سنجیدہ ہو گیا تھا۔

"مجھے معلوم ہے۔ اور یہ بھی بتا دوں کہ تم چاہے لاکھ ذہین اور ہوشیار بن جاؤ لیکن میں جانتی ہوں کہ تم مادام بلیک کے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونا تو ایک طرف اس جنگل میں بھی داخل نہ ہو سکو گے۔ لیکن اب جب کہ مادام بلیک نے اپنی طرف سے مجھے غدار قرار دے کر موت کی سزا دے دی ہے۔ تو اب میں پوری طرح

Admin @ www.hibuddiez.com

غداری بھی کروں گی۔ میں تمہیں اس کے ہیڈ کوارٹر سے ہٹ کر اس کے مخصوص رہائشی حصے تک ایک ایسے راستے سے لے جا سکتی ہوں، جس کا علم باہر کی دنیا میں صرف مجھے ہی ہے"۔۔۔ پرنسز ڈلنی نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ اگر ایسا ہو جائے تو پھر یقیناً ہم اس مادام بلیک سے آپ کی توہین کا بھرپور انتقام لے سکیں گے"۔۔۔ عمران نے کہا اور پرنسز عمران کی بات سن کر بے اختیار مسکرا دی۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم کیوں ایسی باتیں کر رہے ہو۔ میں تمہیں کبھی بھی مادام بلیک کے ہیڈ کوارٹر کے اس راستے کے بارے میں نہ بتاتی۔ چاہے تم میری کتنی ہی تعریف کرتے۔ کیونکہ مادام بلیک اور میں کاروبار میں پارٹنر ہیں۔ لیکن مادام بلیک نے جس طرح مجھے اپنی طرف سے ہلاک کرنے کی کوشش کی ہے اس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ وہ اب میری پارٹنر شپ سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتی ہے۔ اس لئے اب مجھے کسی کاروبار کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ اب میں اس مادام بلیک کا خاتمہ کر کے ہی دم لوں گی۔ اس نے میری فطرت کو آج تک سمجھا ہی نہیں۔ اب میں اسے بتاؤں گی کہ پرنسز ڈلنی اسے کس حد تک نقصان پہنچا سکتی ہے"۔ پرنسز نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"آپ وہ راستہ بتا رہی تھیں"۔۔۔ عمران نے اسے اپنے مطلب پر لاتے ہوئے کہا۔

"ویسے تمہیں سمجھ نہ آئے گی۔ اگر تمہیں کا تفصیلی نقشہ مل جائے تو میں تمہیں سمجھا سکتی ہوں"۔۔۔ پرنسز نے کہا۔

"نقشہ تو یہاں موجود نہیں ہے۔ بہرحال آپ بتائیں نقشہ میرے ذہن میں موجود ہے۔ میں سمجھ جاؤں گا"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"وہ جنگل جس میں مادام بلیک کا خفیہ ہیڈ کوارٹر ہے۔ ریڈ بلاک کہلاتا ہے۔ ریڈ بلاک کا اختتام ایک پہاڑی سلسلے پر ہوتا ہے۔ یہ ایک چھوٹا سا پہاڑی سلسلہ ہے جس پر چھدرا سا جنگل ہے۔ اس کے عقب میں ایک سڑک ہے جو ساحل سمندر سے اس پہاڑی سلسلے تک براہ راست آتی ہے۔ اس پہاڑی سلسلے پر ایک خوبصورت تفریح گاہ بنی ہوئی ہے جسے پیراڈائز کہا جاتا ہے جس میں ایک ہوٹل بھی بنا ہوا ہے۔ پیراڈائز ہوٹل۔ مادام کی رہائش گاہ اس پہاڑی سلسلے کے نیچے کہیں زیر زمین واقع ہے۔ جس کا راستہ اس پیراڈائز ہوٹل سے جاتا ہے۔ اس ہوٹل کا تمام عملہ مادام کا ذاتی عملہ ہے۔ اس لئے مادام کی اجازت کے بغیر اس طرف سے کوئی نہیں جا سکتا۔ اور نہ یہ لوگ کسی کو جانے دیتے ہیں۔ ہیڈ کوارٹر کا راستہ اس رہائش گاہ کی طرف ہے یا نہیں۔ اس کا تو مجھے علم نہیں ہے۔ لیکن مادام جب ہیڈ کوارٹر میں نہ ہو تو اسی رہائش گاہ میں ہوتی ہے۔ میں کئی بار وہاں مادام کی دعوت پر جا چکی ہوں۔ ہیڈ کوارٹر صرف دو بار گئی ہوں۔ لیکن وہاں میری آنکھوں پر پٹی باندھ کر لے جایا گیا تھا۔ جب کہ یہاں میں کھلے عام گئی تھی۔ اس لئے یہ راستہ مجھے معلوم ہے"۔۔۔ پرنسز نے کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"راستہ کیا ہے۔ اس کی تفصیل تو بتائیں" ——— عمران نے پوچھا۔

"ہوٹل کی نچلی منزل پر ایک بڑا سا سپیشل روم ہے۔ اس کمرے میں کوئی دروازہ نہیں ہے۔ البتہ جب مادام چاہتی ہے تو اس کی سامنے والی دیوار خود بخود درمیان سے پھٹ جاتی ہے اور راستہ بن جاتا ہے۔ اس سپیشل روم کے اندر فرش کا ایک کونا کسی صندوق کی طرح اٹھ جاتا ہے۔ اور پھر ایک تنگ سی سرنگ دوسری طرف جاتی ہے۔ اس سرنگ کا اختتام مادام کے رہائشی حصے کے ایک کمرے میں ہوتا ہے۔ جہاں سے [illegible] مادام کے پاس لے جایا جاتا ہے" ——— پرنسز نے کہا۔

"کیا کوئی ایسی صورت ہے کہ یہ معلوم کیا جا سکے کہ آج رات مادام اس رہائشی حصے میں موجود ہوگی" ——— عمران نے چند لمحے تک سوچنے کے بعد کہا۔

"ہاں ہوٹل کا منیجر الفرڈ اس بات سے واقف ہوتا ہے کیونکہ رہائشی حصے میں موجود تمام افراد کے کھانے پینے کا انتظام وہی کرتا ہے۔ اور جس رات مادام اس رہائشی حصے میں موجود ہو تو مادام کے لئے خصوصی کھانا تیار ہوتا ہے" ——— پرنسز نے کہا۔

"تو کیا آپ اس الفرڈ سے بات کر کے اس کو کنفرم کر سکتی ہیں ایسے انداز میں کہ وہ مادام کو اس کی اطلاع نہ دے" ——— عمران نے کہا۔

"ہاں وہ مجھے اچھی طرح جانتا ہے۔ اس لئے بتا دے گا" ——— پرنسز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ مادام اس رہائشی حصے میں اکیلی رہتی ہے۔ میرا مطلب ہے اس طرح تو وہ شدید تنہائی میں رہتی ہوگی۔ اس کی کوئی سہیلی یا دوست۔ جو وہاں اس کے ساتھ رہتی ہو" ——— عمران نے کہا۔

"اکثر اس کا شوہر اس کے ساتھ رہتا ہے۔ ڈاکٹر رونالڈ اس کا شوہر ہے۔ اکیلی کیوں رہے گی" ——— پرنسز نے کہا۔

"اوہ۔ تو مادام شادی شدہ ہے" ——— عمران نے بڑے مایوسانہ انداز میں منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں کیوں" ——— پرنسز نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔ اُسے شاید عمران کی مایوسی کی وجہ سمجھ نہ آئی تھی۔

"پھر تو بیچارے تنویر کا یہ سکوپ بھی ختم ہو گیا" ——— عمران نے تنویر کی طرف کن انکھیوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم نے پھر بکواس شروع کر دی" ——— تنویر نے بھڑکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا اب تم شادی شدہ سے بھی ......" ——— عمران نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ۔ تمہیں تمیز ہی نہیں ہے بات کرنے کی" ——— تنویر نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور جھٹکے سے کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو رہا تھا۔

"ڈاکٹر رونالڈ بوڑھا آدمی ہے" ——— پرنسز نے مسکراتے ہوئے کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

اوہ مبارک ہو تنویر۔ تب تو کوئی [illegible] بس تھوڑا سا انتظار کرنا پڑے گا تمہیں"—— عمران نے کہا۔ اور تنویر غصے سے پیر پٹختا کمرے سے باہر نکل گیا۔

"تم اب کمینگی پر اتر آئے ہو عمران۔ اب اگر تم نے اس قدر گھٹیا بات کی تو میں اپنے ہاتھوں سے تمہیں گولی مار دوں گی"—— جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔ پرنسز ڈلنی حیرت سے یہ سب تماشا دیکھ رہی تھی۔

"ارے ارے۔ ہاتھوں کو خواہ مخواہ حرکت میں لانے کی کیا ضرورت ہے۔ تم بس اپنے ماتھے پر ذرا سی شکن ڈال لو۔ تو میرا خاتمہ بالخیر ہو جائے گا۔ پھر تنویر بے چارے کو بھی انتظار کی زحمت نہ اٹھانی پڑے گی"—— عمران نے بات کا رخ دوسری طرف موڑتے ہوئے کہا اور عمران کی بات سن کر جولیا کے چہرے کا رنگ تیزی سے بدلنے لگ گیا۔ عمران نے بڑی واضح بات کر دی تھی اور جولیا کے لئے شاید اتنا ہی بہت تھا۔

"تم —— میں سمجھی تھی کہ تم اس مادام اور اس کے شوہر کی بات کر رہے ہو"—— جولیا نے منہ دوسری طرف کرتے ہوئے کہا۔

"لاحول ولا قوۃ۔ تو تم مجھے اس قدر گھٹیا سمجھتی ہو۔ کہ میں شادی شدہ پر نظر رکھوں گا۔ البتہ یہ بات دوسری ہے کہ میں اس کے شوہر کو ہلاک کر دوں۔ اور پھر بیوہ سے...... ارے ارے بیوہ سے ہمدردی تو ثواب کا کام ہے۔ کیوں صفدر۔ یا تم بھی [illegible] تے ہو۔ جب بولنے کا وقت آتا ہے تو منہ میں گھنگھنیاں ڈال کر بیٹھ رہتے ہو"—— جولیا کے چہرے پر ایک بار پھر غصے کے آثار پیدا ہوتے دیکھ کر عمران نے فوراً بات بیوہ کی ہمدردی کی طرف موڑ دی تھی۔

بدل پڑے۔ اسے پیچھے کو [illegible] بیٹھ جاتے ہو

"آپ کم از کم پرنسز کا تو خیال رکھ لیا کریں"—— صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پرنسز کا خیال۔ کیا مطلب۔ اب یہ سب کا خیال رکھنا ہی ذمہ داری رہ گئی۔ کچھ بوجھ تم بھی اٹھا لیا کرو۔ یا پھر کیپٹن شکیل صاحب، جو پتھر کا چہرہ لئے بس پتھر بنے بیٹھے رہتے ہیں"—— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔ جب کہ کیپٹن شکیل کے لبوں پر مسکراہٹ رینگنے لگی۔

"آخر تمہیں اچھی بھلی کام کی بات کرتے کرتے اوٹ پٹانگ باتیں کیوں سوجھنے لگ جاتی ہیں"—— جولیا نے زچ ہوتے ہوئے کہا۔

"اوٹ پٹانگ۔ کمال ہے۔ پرنسز ڈلنی کا خیال رکھنا اوٹ پٹانگ بات ہے۔ کیوں پرنسز"—— عمران نے حیرت بھرے انداز میں آنکھیں پھیلاتے ہوئے کہا۔

"آپ کی باتیں بے حد دلچسپ ہوتی ہیں۔ مسٹر علی عمران اور میں مس جولیا کو خوش قسمت سمجھتی ہوں کہ انہیں آپ جیسا ساتھی مل گیا ہے"—— پرنسز نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا کا چہرہ شرم سے سرخ پڑ گیا۔ اور پرنسز اس طرح حیرت سے

Admin @ www.hibuddiez.com

جولیا کو دیکھنے لگی جیسے اُسے یقین ہی نہ آرہا ہو کہ کوئی مغربی لڑکی اس طرح بھی شرما سکتی ہے۔

"ارے ارے۔ یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں۔ اماں بی نے سن لیا تو اتنی جوتیاں ماریں گی کہ میری کھوپڑی ہی ہمیشہ کے لئے ربڑ کی نرم گیند بن جائے گی" ــــ عمران نے بڑے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اماں بی۔ کیا مطلب۔ میں سمجھی نہیں۔ یہ کس زبان کا لفظ ہے" ــــ پرنسز نے حیران ہو کر کہا۔ کیونکہ عمران نے لفظ "اماں بی" پاکیشائی زبان میں ادا کیا تھا۔

"آپ "اماں بی" کو نہیں جانتیں۔ کمال ہے۔ کہیں ٹیسٹ ٹیوب پرنسز تو نہیں ہو" ــــ عمران نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔ اور پرنسز کا چہرہ اپنے لئے یہ نیا خطاب سن کر بگڑ گیا۔

"ان کا مطلب اپنی مدر سے تھا" ــــ صفدر نے جلدی سے بات کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ مگر......" ــــ پرنسز نے اسی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بس بس "اماں بی" کے بارے میں مزید کوئی بات نہ ہو گی۔ ایسی باتیں وہ بہت دور سے بھی سن لیتی ہیں۔ صفدر فون اٹھا کر لاؤ۔ پرنسز ذرا پیراڈائز فون کر کے ہمارے لئے دو چار سیٹیں ہی الاٹ کرا لیں" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سیٹیں ــــ کیا مطلب" ــــ پرنسز عمران کی بات ایک بار پھر نہ سمجھی تھی۔

"آپ عمران کی باتوں پر توجہ نہ دیں پرنسز۔ عمران صاحب کا مطلب ہے کہ آپ پیراڈائز ہوٹل کے منیجر الفریڈ سے بات کر کے اس بات کی تصدیق کر لیں کہ کیا مادام آج رات اپنی رہائش گاہ پر ہے یا نہیں" ــــ صفدر نے جلدی سے فون پیس اٹھا کر پرنسز کے سامنے میز پر رکھتے ہوئے کہا۔ اور پرنسز سر ہلاتی ہوئی ٹیلیفون کی طرف متوجہ ہو گئی۔

Admin @ www.hibuddiez.com

اسٹڈی کام کی مترنم گھنٹی کمرے میں گونجتے ہی مادام بلیک جو ڈبل بیڈ پر نیم دراز ڈریسنگ روم میں موجود اپنے شوہر رونالڈ کے باہر نکلنے کا انتظار کر رہی تھی چونک پڑی۔ اس نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر سائیڈ ٹیبل پر پڑے انٹرکام کا رسیور اٹھا لیا۔ اسی لمحے ڈاکٹر رونالڈ بھی شب خوابی کا لباس پہنے ڈریسنگ روم سے باہر آیا اور سیدھا اس میز کی طرف بڑھ گیا جس پر مادام بلیک نے ایک مخصوص شراب کی بوتل ڈاکٹر رونالڈ کے لئے ریک سے نکال کر رکھ دی تھی اور ساتھ ہی ایک گلاس بھی موجود تھا۔

"یس" ـــــ مادام بلیک نے رسیور اٹھاتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔ جیسے اُسے اس وقت آنے والی کال سے شدید کوفت ہوئی ہو۔

"جولی بول رہی ہوں مادام۔ مقامی سیکرٹ سروس کا چیف جم مارکر آپ سے کوئی انتہائی اہم بات کرنا چاہتا ہے۔ میں نے اُسے ٹالنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن اس کا کہنا ہے کہ یہ بات آپ کے انتہائی مفاد میں ہے" ـــــ جولی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"جم مارکر بات کرنا چاہتا ہے۔ اور یہاں۔ کیا مطلب۔ یہاں کا فون نمبر اُسے کیسے معلوم ہوا" ـــــ مادام بلیک کے لہجے میں شدید حیرت جھلکنے لگی تھی۔

"مادام۔ اس نے یہ فون نمبر الفرڈ سے معلوم کیا ہے۔ الفرڈ کا ابھی فون آیا تھا کہ جم مارکر نے اُسے فون کر کے کہا ہے۔ کہ میں فوراً مادام سے اس کی فون پر بات کراؤں۔ اس نے اس قدر اصرار کیا کہ آخرکار الفرڈ کو اُسے میرا فون نمبر بتانا پڑا۔ کہ پہلے آپ مادام کی سیکرٹری جولی سے بات کریں۔ ویسے بقول اس کے اس نے جم مارکر کو یہ نہیں بتایا کہ میرا یعنی جولی کا فون کہاں نصب ہے" ـــــ جولی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ اس جم مارکر کو یہ معلوم ہے کہ الفرڈ میرے متعلق جانتا ہے۔ ٹھیک ہے مجھے اب اس الفرڈ کا بھی بندوبست کرنا ہو گا۔ بہرحال بات کراؤ اس جم مارکر سے" مادام نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ڈارلنگ۔ یہ تم کس چکر میں پڑ گئی ہو۔ لعنت بھیجو ان فون کالوں پر" ـــــ ڈاکٹر رونالڈ نے شراب کے بھرے ہوئے گلاس کو غٹاغٹ چڑھا جانے کے بعد کہا وہ اس وقت تک دو گلاس پی چکا

Admin @ www.hibuddiez.com

تھا۔ اور اب اس کا چہرہ خون کبوتر کی طرح سرخ ہو رہا تھا

"تم شراب پیو رونلڈ۔ اور سنو درمیان میں مت بولنا۔ یہ اہم سرکاری باتیں ہیں" ـــــ مادام بلیک نے کاٹ کھانے والے لہجے میں ڈاکٹر رونلڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور ڈاکٹر رونلڈ خاموشی سے دوبارہ گلاس میں شراب ڈالنے میں مصروف ہو گیا۔

"ہیلو مادام بلیک۔ میں جم مارکر بول رہا ہوں" ـــــ چند لمحوں بعد جم مارکر کی آواز رسیور پر ابھری۔

"یس۔ کیا بات ہے۔ رات کے اس وقت تم نے کیا بات کرنی ہے مجھ سے" ـــــ مادام بلیک نے سرد اور سپاٹ لہجے میں کہا۔

"مادام بلیک۔ تم نے کئی بار پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان کو کسی نہ کسی طرح مجھ تک پہنچایا ہے لیکن...... " ـــــ جم مارکر نے بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم یہی کہنا چاہتے ہو ناں کہ میوزیم والے اڈے سے تمہیں سیکرٹ سروس کے ارکان کی لاشیں نہیں مل سکیں۔ لیکن اس بات کے لئے اس وقت فون کرنے کی حماقت کی آخر کیا ضرورت تھی۔ مجھے معلوم ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا دوسرا گروپ تمہارے آدمیوں کے پہنچنے سے پہلے ہی اپنے ساتھیوں کی لاشیں اٹھا کر لے گیا ہے" ـــــ مادام نے انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا۔

"تم جنہیں لاشیں کہہ رہی ہو مادام بلیک۔ وہ نہ صرف زندہ سلامت ہیں بلکہ اب تمہاری رہائش گاہ پر حملہ کرنے کے لئے بھی چل پڑے ہیں۔ میں نے یہی اطلاع دینے کے لئے تمہیں فون کیا ہے۔ تاکہ تمہیں بھی پتہ چل سکے۔ کہ آرک لینڈ کی سیکرٹ سروس احمقوں کا ٹولہ نہیں ہے" ـــــ جم مارکر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کیا تم نشے میں ہو یا پاگل ہو گئے ہو۔ لاشیں کس طرح زندہ ہو سکتی ہیں" ـــــ مادام بلیک غصے کی شدت سے بری طرح چیخ اٹھی۔

"لاشیں تو واقعی زندہ نہیں ہو سکتیں۔ لیکن اگر تم زندوں کو خواہ مخواہ لاشیں فرض کر کے بیٹھ جاؤ تو اس کا کیا علاج ہو سکتا ہے" ـــــ جم مارکر نے جواب دیا۔

"یہ کیسے ممکن ہے۔ میں نے ان پر ایک انتہائی ہولناک شعاعی وار کیا تھا۔ اور میرے سامنے وہ اس شعاعی ہتھیار کی زد میں آ کر فرش پر گر گئے تھے۔ مجھے معلوم ہے کہ جب تک وہ اس حالت میں پڑے رہتے ہوں گے بہرحال زندہ ہوں گے۔ لیکن جیسے ہی انہیں ذرا سا بھی ہلایا گیا ہو گا۔ ان کی فوری موت اٹل ہونی ہے۔ اب چاہے تم انہیں اٹھانے کے لئے ہلاتے یا ان کے ساتھی ایک ہی بات ہے۔ پھر وہ کیسے زندہ ہو گئے ہیں۔ مجھے اب کنگ آف آرک لینڈ سے بات کرنی پڑے گی تمہارے متعلق" ـــــ مادام بلیک غصے سے پھنکاری۔

"مادام بلیک۔ تم شاید احمقوں کی جنت میں رہنے والی کوئی عورت ہو۔ میں نے سوچا کہ اس سے پہلے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس

Admin @ www.hibuddiez.com

والے تمہارا ہیڈ کوارٹر تباہ و برباد کر ڈالیں تمہیں ہوشیار کر کے تمہارا وہ احسان اتار دوں جو تم نے خود ہی ان لوگوں کو کئی بار گرفتار کر کے میرے حوالے کر دینے سے مجھ پر کیا تھا۔ لیکن تمہارا لہجہ اور تمہاری باتیں بتا رہی ہیں۔ کہ تم انتہائی احمق اور جاہل عورت ہو۔ میں آرک لینڈ سیکرٹ سروس کا چیف ہوں۔ سمجھیں۔ تمہاری طرح کسی مجرم گروپ کا چیف نہیں ہوں کہ تم اس لہجے اور اس انداز میں مجھ سے باتیں کرو۔ جنہیں تم لاشیں سمجھ رہی ہو۔ وہ زندہ سلامت ہیں اور وہ تمہاری سہیلی اور پاشر پرنسز ڈنسی بھی ان کے ساتھ ہے۔ اس نے انہیں بتایا ہے کہ تمہاری رہائش گاہ ریڈ بلاک جنگل کے آخر میں پہاڑی سلسلے کے نیچے موجود ہے۔ وہاں راستہ پیراڈائز ہوٹل سے جاتا ہے۔ اور یہ راستہ کسی پیش سے نکلنے والی کسی سرنگ سے ہو کر تمہاری رہائش گاہ تک پہنچتا ہے۔ اور انہوں نے پرنسز ڈنسی کے ذریعے فون کر کے الفرڈ یہ بھی کنفرم کر لیا ہے کہ تم آج رات اپنی رہائش گاہ میں ہی رہ ہو۔ اس سے پہلے میں نے سوچا تھا کہ صرف تمہیں اطلاع دے کر تمہارا یہ احسان اتار دوں بلکہ ان لوگوں کو تمہاری رہائش گاہ پر حملہ کرنے سے پہلے ہلاک کر دوں کیونکہ وہ ہر لمحہ میری نظروں کے سامنے موجود رہتے ہیں۔ لیکن اب تمہاری باتیں سن کر میں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ وہ جو کچھ تمہارے خلاف کرتے ہیں انہیں کرنے دوں۔ تمہاری رہائش گاہ یا تمہارا ہیڈ کوارٹر کوئی سرکاری ادارہ تو ہے نہیں ہے تو مجرموں کا اڈہ۔ ہونے دوں اسے تباہ

دوسری طرف سے انتہائی فیصلہ کن لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ مادام بلیک اب پتھر کا بت بنی بیٹھی تھی اس کا چہرہ آگ کی طرح سرخ نظر آ رہا تھا۔

"کیا بات ہے ڈارلنگ۔ تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے۔ کس کی کال تھی"۔۔۔ ڈاکٹر رونلڈ نے حیرت بھرے انداز میں مادام بلیک کو اس حالت میں دیکھ کر ہمدردانہ لہجے میں پوچھا اور مادام بلیک اس طرح ایک جھرجھری لے کر حرکت میں آ گئی۔ جیسے بجلی سے چلنے والا کھلونا بجلی فیل ہو جانے سے ساکت ہو جاتا ہے اور پھر اچانک بجلی کی رو آ جانے سے حرکت میں آ جاتا ہے اس نے کریڈل پر زور سے ہاتھ مارا۔

"یس مادام"۔۔۔ دوسری طرف سے جولی کی سہمی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ماربر سے بات کراؤ فوراً"۔۔۔ مادام نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"یس مادام"۔۔۔ دوسری طرف سے اور زیادہ گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔ اور مادام کے بھینچے ہوئے ہونٹ اور زیادہ سختی سے بھنچ گئے۔

ڈاکٹر رونلڈ اب مادام بلیک کو اس حالت میں دیکھ کر سہم کر خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ مادام بلیک کا چہرہ اس وقت کسی خوبصورت عورت کی بجائے کسی جنگلی بلی کا سا نظر آ رہا تھا۔

"یس مادام۔ ماربر بول رہا ہوں"۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک بھاری

Admin @ www.hibuddiez.com

سی آواز سنائی دی۔

"ہارپر۔ رہائش گاہ کا مکمل حفاظتی نظام آن کر دو۔ اور خود تم اپنے سارے ساتھیوں کو لے کر فوراً باہر چلے جاؤ۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ایجنٹ ہوٹل پر اڈائزو والے راستے کے ذریعے میری رہائش گاہ پر حملہ کرنے کے لئے آ رہے ہیں۔ ان میں سے ایک کو بھی زندہ بچ کر نہ جانا چاہئے۔ اگر اس کے لئے تمہیں پورا ہوٹل ہی اڑانا پڑے تو اڑا دینا۔ سمجھ گئے ہو" ——— مادام بلیک نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"یس مادام" ——— ہارپر نے جواب دیا۔

"میں سپیشل ویو پر یہ سب کچھ دیکھوں گی۔ اگر تم نے ذرا سی کوتاہی بھی کی تو پھر تمہارا حشر بھی عبرت ناک ہو گا۔ بھون ڈالو انہیں گولیوں سے۔ جو نظر آئے اڑا دو۔ اور یہ بھی سن لو کہ یہ انتہائی تربیت یافتہ اور انتہائی خطرناک افراد کا گروپ ہے۔ انہیں کوئی عام سے مجرم نہ سمجھ لینا۔ پوری ہوشیاری سے ان کے گرد گھیرا ڈالنا۔ اور جب یہ لوگ مکمل طور پر گھیرے میں آ جائیں تو فل ایکشن کر کے ان کے جسموں کے چیتھڑے اڑا دینا۔ اس مشن کے دوران اگر ہوٹل میں موجود کوئی بھی فرد رکاوٹ بنے تو اسے بھی ساتھ ہی گولیوں سے اڑا دینا۔ جاؤ جلدی فوراً" مادام بلیک نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے دھڑام سے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"یہ ——— یہ کیا ہو رہا ہے۔ کون سا گروپ آ رہا ہے یہاں حملہ کرنے۔ اور کیوں حملہ کر رہے ہیں۔ یہ پاکیشیا کیلئے۔ کیا کوئی ملک ہے" ——— ڈاکٹر رونلڈ مادام بلیک کی باتیں سن کر انتہائی ہراساں نظر آ رہا تھا۔

"رونلڈ۔ تم فوراً یہاں سے ہیڈ کوارٹر شفٹ ہو جاؤ۔ یہ حملہ آور دشمن ہیں جو ہمارا فلاسٹر پروجیکٹ تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ جاؤ جلدی فوراً" ——— مادام نے تیز لہجے میں رونلڈ سے کہا اور خود وہ تقریباً بھاگتی ہوئی بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

Admin @ www.hibuddiez.com

سیاہ رنگ کی کار انتہائی تیز رفتاری سے ساحل سمندر کی طرف جانے والی سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھ رہی تھی۔ گو اس وقت رات خاصی گہری ہو چکی تھی۔ لیکن سڑکوں پر جیسے کاروں کا ایک سیلاب سا موجود تھا۔ جن کے ہیڈ لیمپس کی چکا چوند کر دینے والی روشنیوں نے پورے ماحول کو روز روشن کی طرح جگمگا رکھا تھا۔ آرک لینڈ کے دارالحکومت ہاگن کے متعلق تو ویسے بھی مشہور تھا کہ یہاں دن سوتے ہیں اور راتیں جاگتی ہیں۔ اور واقعی یہاں کا ماحول ایسا ہی تھا۔ دن کو صرف اشیائے صرف کی دکانیں اور دفاتر وغیرہ کھلتے تھے۔ لیکن رات کو تمام کلب جوئے خانے۔ بارز اور ہوٹل اس طرح آباد ہو جاتے تھے کہ جیسے پوری دنیا کے تفریح پسند لوگ یہاں جمع ہو گئے ہوں سڑکوں پر ہر طرف نئے سے نئے ماڈلوں کی کاریں دوڑتی پھر

رہی تھیں۔ اس وقت کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر عمران خود بیٹھا ہوا تھا۔ جب کہ اس کے ساتھ والی سیٹ پر بلیک زیرو اور عقبی سیٹ پر ٹائیگر موجود تھا۔ عمران نے مادام بلیک کی رہائش گاہ پر ریڈ کرنے اور پھر وہاں سے اس کے ہیڈ کوارٹر تک پہنچنے کی باقاعدہ منصوبہ بندی کی تھی۔ ٹائیگر رات کو بازار جا کر ہاگن کا تفصیلی نقشہ لے آیا تھا اور پرنسز ڈنسی نے ساحل سمندر سے پہاڑی علاقے کی طرف جانے والی سڑک پر موجود پیراڈائز ہوٹل اور اس کے گرد و نواح کے سارے علاقے کے بارے میں عمران کو پوری تفصیل بتا دی تھی۔ عمران جانتا تھا کہ مادام بلیک بے حد ہوشیار عورت ہے۔ اور اسے ایسا ہونا بھی چاہئے۔ کیونکہ جو عورت دنیا کا سب سے خوفناک مہلک ترین اور ناقابل تسخیر ہتھیار فلاسر تیار کرا رہی ہو۔ وہ یقیناً کوئی عام عورت نہیں ہو سکتی۔ اور عمران کو یقین تھا کہ جیسے ہی وہ لوگ ہوٹل کے قریب پہنچیں گے مادام بلیک کو لازماً ان کی آمد کی اطلاع مل جائے گی۔ اس لئے عمران نے اندھا دھند اقدام کرنے کی بجائے مادام بلیک تک پہنچنے کے لئے باقاعدہ منصوبہ بندی کی تھی۔ اس نے تمام ساتھیوں کو تین گروپس میں تقسیم کر دیا تھا۔ ایک گروپ میں عمران اس کے ساتھ بلیک زیرو اور ٹائیگر تھا۔ جب کہ دوسرے گروپ میں جولیا۔ پرنسز ڈنسی اور تنویر تھے جب کہ تیسرا گروپ صرف صفدر اور کیپٹن شکیل پر مشتمل تھا۔ عمران نے پرنسز ڈنسی سے طویل گفتگو کے بعد مادام بلیک کی زیر زمین

Admin @ www.hibuddiez.com

رہائش گاہ کو باقاعدہ نقشے پر دائرہ لگا کر محدود کر دیا تھا۔ چنانچہ اس نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ خود بلیک زیرو اور ٹائیگر کے ساتھ براہ راست ہیرالڈ اِنز ہوٹل پہنچے گا۔ جب کہ صفدر اور کیپٹن شکیل ہوٹل کے شمالی طرف ایک چھوٹی سی پہاڑی پر پہنچ کر مورچے سنبھال لیں گے۔ اس پہاڑی سے ہوٹل کا فاصلہ زیادہ نہ تھا۔ اور ہوٹل اور پہاڑی کے درمیان گھنے درختوں کا ایک ذخیرہ موجود تھا خطرے کی صورت میں وہ اس ذخیرے سے ہو کر آسانی سے ہوٹل تک پہنچ سکتے تھے۔ اس گروپ کا لیڈر صفدر تھا۔ جب کہ تیسرے گروپ کو براہِ راست پہاڑیوں کی طرف بھیجا گیا تھا۔ ان کی ڈیوٹی جنوب کی طرف موجود جنگل میں سے گزر کر اس پہاڑی تک پہنچنا تھا، جو ہوٹل کے بالکل عقب میں پڑتی تھی۔ اس طرح ہوٹل کو دو اطراف سے چیک کیا جا سکتا تھا۔ اور ضرورت کے وقت دونوں اطراف سے فائر بھی کھولا جا سکتا تھا۔ ڈینش کے اس اڈے میں جو اسلحہ موجود تھا لیکن یہ عام سا اسلحہ تھا۔ جب کہ عمران کو ایسی طاقتور گنیں چاہئیں تھیں جو انتہائی طاقتور میزائل فائر کر سکیں۔ اس کے علاوہ اُسے ایسے بم بھی چاہئیں تھے۔ جو آواز تو کم پیدا کریں لیکن ان میں فائرنگ پاور زیادہ ہو۔ پرلسنر ڈلسی کی مدد سے یہ مسئلہ بھی حل ہو گیا۔ پرلسنر ڈلسی نے ایک آدمی کو فون کر کے اسلحہ مہیا کرنے کی ہدایت کی اور پھر ٹائیگر کار میں جا کر اس آدمی سے مخصوص کوڈ دہرا کر وہ اسلحہ لے آیا تھا۔ عمران نے اسلحے کے ساتھ مخصوص قسم کے بی۔ ٹو فکسڈ ٹرانسمیٹر بھی منگوا لیئے تھے۔

تاکہ ایک دوسرے کے ساتھ رابطہ رکھا جا سکے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کی جیبوں میں طاقتور بم اور مشین پسٹل تھے۔ جب کہ میزائل گنیں۔ مشین گنیں باقی گروپس کے پاس تھیں۔ عمران نے انہیں ساری پلاننگ سمجھا دی تھی۔ اور وہ عمران سے تقریباً ایک گھنٹہ قبل علیحدہ علیحدہ کاروں میں روانہ ہو چکے تھے۔ اور ایک گھنٹے بعد اب عمران کی کار اپنے ٹارگٹ کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔ عمران اس وقت کوٹھی سے روانہ ہوا تھا۔ جس وقت بی۔ ٹو ٹرانسمیٹر پر دونوں گروپس نے اپنے اپنے سپاٹس پر پہنچ جانے کی اطلاع دے دی تھی۔

"جب ہمیں اس جزیرے کا علم ہو گیا ہے۔ جس پر ماسٹر پروجیکٹ مکمل ہو رہا ہے۔ تو پھر ہمیں مادام بلیک پر چھاپہ مارنے کی بجائے براہِ راست اس جزیرے پر ریڈ کرنا چاہیئے تھا" ـــــ بلیک زیرو نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آرک لینڈ سینکڑوں چھوٹے بڑے جزیروں پر مشتمل ملک ہے اور جس جزیرے کا نام معلوم ہوا ہے۔ یعنی نکسوما وہ کسی بھی نقشے میں موجود نہیں ہے" ـــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ کیا اس جزیرے کا محل وقوع جان بوجھ کر نقشے میں ظاہر نہیں ہونے دیا گیا" ـــــ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ یہاں کئی جزیرے

Admin @ www.hibuddiez.com

تو اس قدر چھوٹے ہیں کہ ان کی ویسے بھی کوئی اہمیت نہیں۔ انہیں جزیرے کی بجائے اگر ٹاپو کہا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ اور ٹاپو ٹائپ کے جزیروں کے نام نقشوں میں ویسے ہی ظاہر نہیں کیے جاتے۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہاں مقامی طور پر اور سرکاری طور پر ایک ایک جزیرے کے کئی کئی نام ہیں۔ اور نقشے میں صرف سرکاری نام ظاہر کیے جاتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کسی کا مقامی نام ہو۔ اور اس کا سرکاری نام کوئی اور ہو۔ اور اگر اس جزیرے کو تلاش بھی کر لیا جائے تو جب تک وہاں موجود حفاظتی انتظامات کے بارے میں کچھ سن گن نہ مل جائے وہاں جانا حماقت ہی ہے۔ کیونکہ ایسے خوفناک ہتھیار تیار کرنے والا اڈہ لازماً مکمل طور پر زیر زمین ہی ہوگا۔ اور پھر کہا جاتا ہے کہ وہاں کوئی انسان ہی موجود نہیں ہے۔ تمام روبوٹس اور کمپیوٹرڈ مشینری ہے۔ اور ایسے اڈے کے بارے میں تم یقیناً جانتے ہو گے کہ جب تک ماسٹر کمپیوٹر کے مخصوص کوڈز کا علم نہ ہو۔ اڈے میں داخل ہونا قطعی ناممکن ہوتا ہے۔ ویسے اگر تم نے سیر کرنی ہو تو اور بات ہے۔ میری طرف سے مکمل اجازت ہے۔ یہاں شہر میں ایسی خوب صورت لڑکیاں آسانی سے مل جائیں گی۔ جو تم جیسے جوان رعنا کے ساتھ کسی ویران جزیرے میں سیر کے لیے جانے کے لیے فوراً تیار ہو جائیں گی" ——— عمران نے کہا اور بلیک زیرو کے چہرے پر شرمندگی کے آثار ابھر آئے۔ جب کہ عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے ٹائیگر کے

ہونٹوں پر طنزیہ مسکراہٹ رینگنے لگ گئی۔

"میرا یہ مطلب نہ تھا عمران صاحب۔ میں تو دراصل یہ چاہتا تھا کہ آپ اپنے اصل مشن پر توجہ کریں۔ لیکن اب مجھے احساس ہوا ہے کہ مادام بلیک کو قابو کیے بغیر اصل مشن مکمل نہیں کیا جا سکتا" بلیک زیرو نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"مسٹر خرم۔ ملٹری انٹیلی جنس اور سیکرٹ سروس کی کارکردگی میں بہت فرق ہوتا ہے۔ تم ملٹری انٹیلی جنس میں رہے ہو۔ تمہاری تربیت اس انداز میں کی گئی ہے۔ کہ بموں کا ڈھیر ڈوری میں باندھ کر گلے میں لٹکایا۔ خوفناک اسلحہ کاندھوں پر لادا۔ پتلون کی بیلٹس کے ساتھ انتہائی طاقتور بموں کی لڑیاں لٹکائیں آنکھوں پر سیاہ شیشوں والی عینک چڑھائی اور پھر دیوانہ وار میدان جنگ میں کود پڑا۔ اسلحہ چلاتے رہو اور آگے بڑھتے رہو۔ آخرکار جزیرے کے عین درمیان میں بنے ہوئے مجرموں کے قلعہ نما اڈے میں پہنچ کر اسے تباہ کیا اور مشن مکمل ہو گیا۔ جب کہ سیکرٹ ایجنسی ذرا مختلف قسم کی چیز ہے۔ یہاں عمرو عیار جیسی عیاری ٹارزن جیسی بہادری۔ لومڑی جیسی مکاری اور سانپ جیسی تیز رفتاری۔ کار کی عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے ٹائیگر کی بجائے جنگل میں رہنے والے ٹائیگر جیسی بے خوفی......" ——— عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"بس بس۔ میں سمجھ گیا عمران صاحب۔ اتنی ہی مثالیں کافی ہیں" بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے اس کی بات درمیان میں ہی کاٹتے

Admin @ www.hibuddiez.com

ہوئے کہا۔

"ارے اتنی جلدی سمجھ گئے ہو۔ پھر تم سیکرٹ ایجنٹ کبھی نہیں بن سکتے۔ بس اسی طرح کرایے پر چھوٹے موٹے کام کرتے رہو گے"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو کھلکھلا کر ہنس پڑا اسی لمحے عمران نے کار موڑی اور اب وہ ٹریفک ختم ہو گئی تھی جو ان کے ارد گرد موجود تھی۔ یہ سڑک سیدھی پیراڈائز ہوٹل کی طرف جاتی تھی۔ وہاں سے پیراڈائز ہوٹل چھ کلو میٹر کے فاصلے پر تھا۔ عمران نے کار موڑتے ہی جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا۔ اور اس کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔۔۔ پرنس کالنگ اوور"۔۔۔ عمران نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔ لیکن دوسری طرف سے کال ہی اٹنڈ نہ کی گئی۔ بلیک زیرو اور ٹائیگر کے ساتھ ساتھ عمران کے چہرے پر بھی گہری سنجیدگی کے آثار پھیلنے لگے۔

"کیا مطلب۔ یہ دونوں کو ڈیس کال کیوں رسیو نہیں کر رہے"۔ بلیک زیرو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جولیا اور پرنسز ڈفلسی تو عورتیں ہیں وہ تو باتوں میں مصروف ہوں گی اور تنویر ان دونوں کو بیٹھا دیکھ رہا ہو گا۔ لیکن صفدر اور کیپٹن شکیل کو تو کال رسیو کر لینی چاہیئے تھی"۔۔۔ عمران نے بٹن آف کرتے ہوئے کہا۔

"باس۔ ٹرانسمیٹر مجھے دیں۔ میں ٹرائی کرتا ہوں"۔۔۔ عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے ٹائیگر نے کہا اور عمران نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر اس کی طرف بڑھا دیا۔ ٹائیگر نے بھی مسلسل کال کرنا شروع کر دیا۔ لیکن کافی کوششوں کے باوجود دوسری طرف سے کال وصول نہ کی گئی تو آخر کار تھک کر اس نے بھی ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"باس۔ ان لوگوں کے ساتھ ضرور کوئی پر اسرار چکر چل گیا ہے"۔ ٹائیگر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"پر اسرار چکر کیا چلنا ہے۔ یہ سب لازماً مادام بلیک کے ہاتھ لگ گئے ہیں۔ زندہ گئے ہیں یا مردہ اس کا فیصلہ وہاں پہنچ کر ہی ہو گا۔ اور سنو۔ اب ہمیں اپنی حکمت عملی بدلنا پڑے گی۔ اگر ہمیں گھیرا جائے تو اب ہم نے مقابلہ نہیں کرنا۔ بلکہ صرف معمولی سی مزاحمت کے بعد ہتھیار ڈال دینے ہیں"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یس باس"۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا جب کہ بلیک زیرو خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر اس وقت گہری سنجیدگی طاری تھی۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد انہیں دور سے پیراڈائز ہوٹل کی دو منزلہ خوب صورت عمارت نظر آنے لگ گئی۔ ہوٹل کے پورچ میں چار پانچ کاریں موجود تھیں۔ لیکن باہر کے رخ کوئی آدمی نظر نہ آ رہا تھا۔ البتہ تیز روشنیاں سامنے کے رخ موجود تھیں۔ جن کی وجہ سے سامنے کا پورا حصہ مکمل طور پر روشن ہو رہا تھا۔ عمران نے اطمینان سے کار چلا کر پورچ میں روکی اور پھر وہ دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ بلیک زیرو اور ٹائیگر بھی نیچے اترے۔

Admin @ www.hibuddiez.com

اسی لمحے برآمدے میں موجود ایک دروازہ کھلا اور ایک لمبا تڑنگا آدمی باہر نکل آیا۔ وہ بڑے غور سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ رہا تھا۔ جیسے انہیں پہچاننے کی کوشش کر رہا ہو۔

"منیجر سے ملاقات ہو سکتی ہے مسٹر"۔۔۔ عمران نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"منیجر صاحب دارالحکومت گئے ہوئے ہیں"۔۔۔ اس آدمی نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اسسٹنٹ منیجر یا اس قسم کا کوئی بھی عہدیدار ہوتا"۔۔۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ چیف سپروائزر سے آپ کی ملاقات ہو سکتی ہے۔ اور وہ میں ہوں میرا نام البرٹ ہے۔ فرمائیے"۔۔۔ اس آدمی نے بڑے طنزیہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہمیں کمرے چاہئیں۔ لیکن نچلی منزل میں"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس کے لئے منیجر سے ملنے کی کیا ضرورت ہے۔ سامنے استقبالیہ میں چلے جائیے۔ وہاں نائٹ کلرک رانسن موجود ہے۔ وہ آپ کو آپ کی مرضی کے کمرے الاٹ کر دے گا" البرٹ نے کہا۔ اور عمران سر ہلاتا ہوا اس راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ جس طرف البرٹ نے اشارہ کیا تھا۔ البرٹ البتہ وہیں کھڑا رہا۔ وہ ان کے عقب میں نہ آیا تھا۔ استقبالیہ کمرہ کچھ زیادہ بڑا نہ تھا۔ وہاں ایک لمبا سا کاؤنٹر تھا۔ جس کے

ساتھ ہی سیڑھیاں اوپر کو جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ کاؤنٹر پر ایک گنجے سر اور لمبی لمبی مونچھوں والا نوجوان موجود تھا۔ جیسے ہی یہ کمرے میں داخل ہوئے اس کی تیز نظریں ان پر جم گئیں۔ عمران نے محسوس کیا کہ وہ خاصا چوکنا اور محتاط نظر آ رہا ہے۔

"تین کمرے نچلی منزل میں"۔۔۔ عمران نے کاؤنٹر پر پہنچ کر سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کتنے دنوں کے لئے"۔۔۔ کاؤنٹر کلرک نے قدرے کرخت لہجے میں پوچھا۔

"فی الحال ایک روز کے لئے۔ اگر ہمیں سپاٹ پسند آ گیا تو مدت میں اضافہ بھی کیا جا سکتا ہے۔ لیکن پہلے ہمیں کمرے دکھاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ تم ہمارے لئے مرغیوں کے ڈربے الاٹ کر دو" عمران کا لہجہ خاصا سخت تھا۔

"ٹھیک ہے پہلے دیکھ لیں"۔۔۔ کاؤنٹر کلرک نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی میز پر رکھی ہوئی ایک گھنٹی کو زور سے بجایا۔ دوسرے لمحے کمرے کی شمالی دیوار میں موجود ایک بند دروازہ کھلا اور دو مضبوط جسموں والے نوجوان اندر داخل ہوئے۔

"یس رانسن"۔۔۔ ان دونوں نے غور سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھتے ہوئے کاؤنٹر کلرک سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"صاحبان کو نچلی منزل کے تمام خالی کمرے دکھا لاؤ"۔۔۔

Admin @ www.hibuddiez.com

رانسن نے کہا۔

"آیئے صاحب" ۔۔۔ ان دونوں نے کہا اور ایک طرف موجود راہداری کی طرف مڑ گئے۔ راہداری آگے جا کر ایک اور طویل راہداری میں مل جاتی تھی اور اس راہداری میں دائیں بائیں کمروں کے دروازے تھے جن پر نمبر لگے ہوئے تھے۔

"یہاں کوئی سپیشل روم بھی ہے" ۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ ایک ہے۔ لیکن وہ اس وقت بک ہے" ۔۔۔ ایک آدمی نے لاپرواہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے آگے بڑھ کر ایک کمرے کا دروازہ کھولا اور پھر ایک طرف ہٹ گیا۔

"دیکھ لیجئے" ۔۔۔ اس نوجوان نے کہا اور عمران اندر داخل ہو گیا جب کہ بلیک زیرو اور ٹائیگر باہر ہی رکے رہے۔ کمرہ خاصا بڑا تھا۔ اور کافی خوب صورت انداز میں سجا ہوا تھا۔ عمران نے غور سے کمرے کو دیکھا اور پھر واپس باہر آ گیا۔

"ٹھیک ہے۔ وہ سپیشل روم کون سا ہے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"وہ سب سے آخر میں ہے" ۔۔۔ اس آدمی نے بڑے لاپرواہ سے لہجے میں کہا اور واپس مڑ گیا۔ وہ سب دوبارہ کاؤنٹر پر پہنچ گئے۔ رانسن نے باقاعدہ رجسٹر نکالا۔ تین کمرے جو ایک دوسرے سے ملحقہ تھے۔ انہیں باقاعدہ الاٹ کئے۔ پچاس ڈالر فی کمرے کے لحاظ سے کرایہ وصول کیا اور پھر تین کمروں کی چابیاں ان کے حوالے کر دیں۔ وہ واقعی ایک پیشہ ور کاؤنٹر کلرک ہی لگ رہا تھا۔ چند لمحوں بعد عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس کمرے میں پہنچ گیا جس کمرے کو وہ دیکھ کر گیا تھا۔

عمران نے اندر داخل ہوتے ہی سب سے پہلے جیب سے ایک جدید قسم کا ٹیکر نکالا اور کمرے کی چیکنگ شروع کر دی۔ لیکن کمرہ اور باتھ روم کہیں بھی ٹیکر نے کال نہ دی تو عمران قدرے حیران سا نظر آنے لگا۔

"یہاں تو حالات ہر لحاظ سے معمول پر نظر آ رہے ہیں پھر گروپس کال کیوں کیچ نہیں کر رہے" ۔۔۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور ایک بار پھر جیب سے بی۔ ڈی ٹرانسمیٹر نکال لیا جو وہ گاڑی سے اترنے سے پہلے جیب میں ڈال چکا تھا۔ لیکن اس بار بھی دونوں گروپس میں سے کسی نے بھی کال کیچ نہ کی۔

"چلو چھوڑو۔ ہمیں بہر حال اپنا کام کرنا ہے۔ آؤ اس سپیشل روم کو تلاش کریں" ۔۔۔ عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے دوبارہ جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔ لیکن پھر اس سے پہلے کہ وہ دروازے کی طرف قدم بڑھاتا اچانک کمرے کی چھت سے نیلے رنگ کی تیز روشنی کا جھماکہ سا ہوا۔ اور عمران کا ذہن اتنی تیزی سے تاریک ہو گیا کہ کیمرے کا شٹر بھی شاید اس قدر تیز رفتاری سے بند نہ ہوتا ہو گا۔ پھر ذہن پر چھائی ہوئی تاریکی آہستہ آہستہ غائب ہونی شروع ہو گئی۔ بالکل ایسے جیسے تاریک چادر آہستہ آہستہ سرکتی جا رہی ہو۔ اور جب تاریکی مکمل طور پر

Admin @ www.hibuddiez.com

غائب ہوئی تو عمران کی آنکھیں خود بخود ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا اور دوسرے لمحے اس کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تیرنے لگی۔ کیونکہ وہ کمرے کے فرش پر پڑا ہوا تھا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کے سارے ساتھی بھی موجود تھے۔ پرنسز ڈنسی سمیت۔ لیکن وہ سب بدستور بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ کمرہ ہر قسم کے دروازے، کھڑکی۔ اور روشندان سے مبرا تھا۔ چھت بھی کافی اونچی تھی۔ اور بالکل سپاٹ تھی۔ چھت کے درمیان موجود ایک بلب میں سے سرخ رنگ کی تیز روشنی کے مسلسل جھماکے سے ہو رہے تھے۔ اور چند لمحوں بعد عمران نے ٹائیگر کی آنکھیں کھلتے ہوئے دیکھیں۔ پھر اسی طرح یکے بعد دیگرے سارے ساتھی ہوش میں آ گئے۔ سب سے آخر میں پرنسز ڈنسی ہوش میں آئی۔ عمران نے چیک کر لیا تھا کہ ان کے لباسوں کی تمام جیبیں خالی تھیں کلائیوں سے گھڑیاں بھی اتار لی گئی تھیں۔

"اوہ۔ ہمارے ساتھ واقعی عجیب حرکت ہوئی ہے۔ ہم بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ہمارے سروں پر ایک درخت سے تیز روشنی ہم پر پڑی۔ اور اس کے بعد ہمیں یہاں ہوش آیا ہے" جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔ یہی بات صفدر نے بھی بتائی اور عمران نے سر ہلا دیا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات چیت ہوتی ان کے سامنے والی دیوار یکلخت رنگ بدلنے لگی۔ اور وہ سب چونک کر اس دیوار

کو دیکھنے لگے۔ چند لمحوں بعد آدھی سے زیادہ دیوار شفاف شیشے جیسی ہو گئی اور اس کی دوسری طرف ایک چھوٹا سا کمرہ نظر آنے لگا۔ جس کے درمیان ایک میز پر ایک مستطیل سی مشین پڑی ہوئی تھی۔ اور اس کے پیچھے ایک کرسی پڑی ہوئی تھی۔ جو خالی تھی۔ ابھی وہ اس کمرے کا جائزہ لے رہے تھے کہ شیشے کے دوسری طرف والے کمرے کی سائیڈ میں موجود دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی جس کے جسم پر سیاہ رنگ کا چست لباس تھا۔ کمرے میں داخل ہوئی اور بڑے باوقار انداز میں کرسی کی طرف بڑھنے لگی۔

"یہی کرسٹان ہے۔ مادام بلیک"۔۔۔ ڈنسی کی سہمی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"لیکن ہم سے جو مادام بلیک ٹکرائی تھی وہ تو وہیل چیئر پر بے حس و حرکت بیٹھی ہوئی تھی"۔۔۔ تنویر نے چونک کر کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ اس کی بات کا کوئی جواب دیتا مادام بلیک نے کرسی پر بیٹھ کر سامنے رکھی ہوئی مشین کے کئی بٹن دبائے۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کی آواز کمرے میں گونج اٹھی۔

"میں مادام بلیک پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان اور پرنسز ڈنسی کو اپنی رہائش گاہ پر خوش آمدید کہتی ہوں"۔۔۔ مادام بلیک کے لہجے میں بے پناہ طنز تھا۔

"شکریہ کرسٹان عرف مادام بلیک۔ لیکن تمہیں ہم مہمانوں کی آمد کی اطلاع کیسے مل گئی۔ حالانکہ ہم تو تمہیں سرپرائز دینا

Admin @ www.hibuddiez.com

چاہتے تھے" ——— عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور مادام بلیک بے اختیار ہنس پڑی۔

"تم لوگ واقعی مجھے سرپرائز دینے میں کامیاب ہو جاتے۔ کیونکہ میں یہی سمجھی ہوئی تھی کہ تم سب پرنسز ڈنسی سمیت آرک میوزیم کی عقبی کوٹھی میں ہلاک ہو چکے ہو۔ لیکن مقامی سیکرٹ سروس کے چیف جم مارکر نے مجھے تمہاری یہاں آمد کی اطلاع دے دی۔ اس کی طرف سے اطلاع ملتے ہی میں فوراً حرکت میں آ گئی۔ پہلے تو میں نے تم سب کو فوری ہلاک کرنے کے احکامات دے دیئے۔ اور اپنے آدمی ہوٹل پیراڈائز کے گرد پھیلا دیئے۔ لیکن پھر مجھے اطلاعات ملیں کہ تم تین گروپوں میں تقسیم ہو کر باقاعدہ منصوبہ بندی سے آ رہے ہو۔ تمہاری تفصیلی منصوبہ بندی بھی جم مارکر نے مجھ تک پہنچا دی۔ مجھے تم لوگوں کی منصوبہ بندی اتنی پسند آئی کہ میں نے سوچا کہ تم لوگوں کی موت سے پہلے تم سے ایک ملاقات ضرور ہونی چاہیئے۔ چنانچہ میں نے اپنے آدمیوں کو جوابی منصوبہ بندی کی ہدایات دے دیں۔ اور اس طرح تم لوگ یہاں اطمینان اور سکون سے پہنچ گئے" ——— مادام بلیک نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"چلو شکر ہے۔ ایک ذہنی بوجھ تو ہلکا ہوا" ——— عمران نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"بوجھ ——— کیسا بوجھ" ——— مادام بلیک نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"یہی کہ تمہاری یہاں موجودگی مقامی سیکرٹ سروس کی وجہ سے ہے۔ اس میں تمہاری اپنی ہوشیاری کا عمل دخل نہیں ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور مادام بلیک بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑی۔

"تمہیں ہوش میں لانے سے پہلے میں نے جم مارکر سے فون پر بات کر کے اس بات کی تفصیلات پوچھی ہیں کہ آخر اس نے تمہاری یہاں آمد اور اس قدر تفصیلی پلاننگ کا کھوج کیسے لگایا ہے۔ جب کہ مجھے اس بارے میں واقعی کچھ معلوم نہ ہو سکا تھا۔ اور اس نے مجھے بتایا کہ تم جس کار میں آرک میوزیم میں گئے تھے۔ یہ وہی کار تھی جس کے ذریعے تم نے ڈانسن کو اس کے کلب سے اغوا کیا تھا۔ اس کار کی مدد سے انہوں نے تمہاری رہائش گاہ کا کھوج نکالا اور پھر وہاں اس نے کوئی ڈی ٹائپ ڈکٹافون چھپا کر تمہارے درمیان ہونے والی ساری بات چیت سنی۔ اس طرح اسے تمہاری منصوبہ بندی کا بھی علم ہو گیا۔ جس کی اطلاع اس نے مجھے دے دی۔ اس کے بعد اس نے ڈکٹافون سے ملنے والی آوازیں ایک خصوصی کمپیوٹرائزڈ آلے میں فیڈ کر دیں۔ اسے وہ بلوم کہتا ہے۔ یہ بلوم فیڈ شدہ آواز کو دو میل کی رینج میں فضا سے کیچ بھی کر لیتا ہے اور بولنے والے کی جگہ کی نشاندہی بھی کر دیتا ہے۔ اس طرح وہ ایک کار میں بیٹھ کر کافی فاصلے پر تمہارے پیچھے آتا رہا۔ اور راستے میں ہونے والی تمہاری بات چیت بھی سنتا رہا۔ تمہیں مارک بھی کرتا رہا۔ اس کا خیال تھا کہ شاید یہاں خوفناک ہنگامہ ہو گا۔ فائرنگ

Admin @ www.hibuddiez.com

اس نے تم کو اطمینان سے ہوٹل میں جاتے اور
ہو گئی۔ لیکن جب اس
پھر وہاں کوئی ہنگامہ نہ ہوتے دیکھا تو وہ بے حد حیران ہوا۔ اور اسی حیرت کی وجہ سے اس نے دوبارہ مجھ سے رابطہ قائم کیا حالانکہ پہلے وہ مجھ سے ناراض ہو گیا تھا۔ لیکن اب اس نے مجھ سے صلح کر لی ہے۔ کیونکہ میں نے اس کی بات کنگ آف آرک سے کرا دی ہے۔ اور کنگ آف آرک نے اسے بتا دیا ہے کہ میرا تعلق آرک لینڈ کی خصوصی ایجنسی سے ہے۔ اور میں اس ایجنسی کی چیف ہوں۔ اس طرح میں کوئی مجرم نہیں ہوں۔ اس کی طرح عہدیدار ہوں۔ بہرحال اس نے مجھے تمہاری آمد کی اطلاع دے کر اسے تمہاری تمام منصوبہ بندی سے آگاہ کر کے خاصا بڑا احسان کیا ہے۔ اس لئے اس احسان کے بدلے میں ہم [illegible] کے ساتھ میں نے ایک معاہدہ کیا ہے۔ کہ تمہاری لاشیں میں اس کے حوالے کر دوں گی۔ اور وہ انہیں اپنے طور پر کنگ آف آرک لینڈ کے سامنے پیش کرے گا۔ اس طرح پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ اس کا کارنامہ بن جائے گا" ——— مادام بلیک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ اور عمران کے ہونٹ بھنچ گئے۔ اب اسے معلوم ہوا تھا کہ وہ کسی جدید ترین ہتھیار کمپیوٹر بلوم کا شکار ہوئے ہیں۔

" اس کا تو مطلب ہوا کہ فلاسٹر جیسا خوفناک ہتھیار کنگ آف آرک لینڈ کی سرکردگی میں تیار ہو رہا ہے۔ حالانکہ میرا خیال تھا کہ یہ اسرائیل اور دنیا کی دوسری یہودی تنظیموں کی سرپرستی میں تیار ہو رہا ہے" ——— عمران نے کہا۔

" ہتھیار ——— کیسا ہتھیار" ——— مادام بلیک نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" مصنوعی سورج۔ جو لامحدود توانائی کا کنٹرولڈ ذخیرہ ہوتا ہے" ——— عمران نے جواب دیا۔ اور مادام بلیک اس بار بھی بری طرح چونک پڑی۔

" اوہ۔ تمہیں اس کی تفصیلات کا کیسے علم ہو گیا" ——— مادام بلیک کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

" چھوڑو مادام بلیک۔ مجھے تو یہ بھی علم ہے کہ تمہاری اس رہائش گاہ سے سوما جزیرے تک جانے کا ایک خفیہ راستہ بھی موجود ہے۔ اس لئے میں نے سوچا کہ خواہ مخواہ تمہارے انتہائی قیمتی ہیلی کاپٹر کو کیوں تباہ کیا جائے۔ یہیں سے کیوں نہ براہ راست جزیرے کی سیر کے لئے جایا جائے۔ کیا تم یہ مہربانی کر سکتی ہو" ——— عمران نے اندھیرے میں تیر چلاتے ہوئے کہا۔ یہ بات اس نے اپنے ذاتی تجربے کی بنا پر کر دی تھی۔ کیونکہ ایسے راستے عام طور پر ایسی مجرم تنظیموں کے چیف اپنی رہائش گاہ میں ضرور رکھتے ہیں۔

" اوہ اوہ۔ کمال ہے۔ تم تو واقعی انتہائی حیرت انگیز آدمی ثابت ہو رہے ہو۔ اس راستے کا علم تو سوائے میری ذات کے اور کسی کو بھی نہیں ہے۔ حتیٰ کہ میرا شوہر بھی اس راستے سے واقف نہیں ہے" ——— مادام بلیک حیرت کے مارے بے اختیار کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"ایسے راستے شوہر بے چارے سے تو ویسے بھی خفیہ رکھے جاتے ہیں۔ البتہ محبوب کی بات دوسری ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور مادام بلیک کا حیرت بھرا چہرہ اب حیرت کی شدت سے مکمل طور پر بگڑ سا گیا۔

"اوہ اوہ۔ تم اس حد تک باخبر ہو۔ مگر یہ کیسے ممکن ہے۔ ایسا تو ناممکن ہے" ——— مادام بلیک کی حالت دیکھنے والی تھی۔

"مادام بلیک۔ اگر تمہارا خیال یہ ہے کہ ہم بس منہ اٹھائے یہاں چلے آئے تھے اور اب تم ہمیں ہلاک کر کے ہماری لاشوں پر دنیا کو تسخیر کرنے کا جشن مناؤ گی تو تم یہ باتیں اپنے ذہن سے نکال دو۔ تم مارکر بے چارے کو تو ابھی سیکرٹ ایجنسی کی ابجد سے بھی واقفیت نہیں ہے۔ وہ تو آخری سٹیج تک یہی سمجھتا رہا کہ شاید وہ انتہائی خفیہ طور پر ہماری نگرانی کر رہا ہے اور ہمیں اس کی نگرانی کا علم نہیں ہے۔ حالانکہ ہمیں اس وقت اس کا علم ہو گیا تھا جب ڈکٹا فون لگایا گیا تھا۔ اگر تمہیں یقین نہ آ رہا ہو تو تم مارکر کے اس آدمی کو بلا کر پوچھ لو جس بے چارے نے یہ ڈکٹا فون لگایا تھا۔ اُسے تو اتنا علم بھی نہ تھا کہ ایسے ڈکٹا فون اگر گن سے فائر کئے جائیں تو وہ کافی دیر تک مخصوص ٹون دیتے رہتے ہیں۔ اور یہ ٹون اس قدر بلند ہوتی ہے کہ شاید بہرہ بھی اسے آسانی سے سن لے۔ ہمارا اصل مقصد تو دنیا اور بالخصوص مسلم دنیا کو تمہارے اس مصنوعی سورج کی ہلاکت سے محفوظ رکھنا ہے اور ظاہر ہے ہمارا یہ مقصد صرف تمہاری رہائش گاہ پر ریڈ کرنے

سے تو حاصل نہیں ہو سکتا۔ ہم نے تل ادمہ کے زیر زمین فلاسٹ پروجیکٹ کے سپر ماسٹر کمپیوٹر کی بنیادی کی کو انکسٹرات تبدیل کرنے کا کام شروع کر رکھا ہے۔ اور اب تو یہ کام تقریباً مکمل ہونے والا ہوگا۔ اس کے بعد تم اور تمہارا شوہر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مصنوعی سورج تو ایک طرف اصلی سورج کو دیکھنے سے بھی محروم ہو جاؤ گے۔ اور یہ بھی بتا دوں کہ ٹی۔ ایس۔ ٹی مرد کم ادھم بھی نہیں روک سکتی" ——— عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ وہ اب اٹھ کر کھڑا ہو چکا تھا۔

"اوہ۔ تم حیرت انگیز طور پر خطرناک آدمی ہو۔ تم تو ٹی۔ ایس۔ ٹی سے بھی واقف ہو۔ حالانکہ میرا خیال تھا کہ بیرونی دنیا ابھی اس سے واقف ہی نہیں ہے۔ بہرحال اب یہ طے ہے کہ تمہاری زندگی ہمارے لئے انتہائی خطرناک ثابت ہو سکتی ہے۔ اس لئے تمہاری فوری موت ضروری ہے" ——— مادام بلیک نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے مشین پر جھکی اور اس کا ہاتھ سامنے رکھی ہوئی مشین کی طرف بڑھا ہی تھا کہ یک لخت عمران اپنی جگہ سے اس طرح اچھلا جیسے کوئی گیند پوری قوت سے زمین سے ٹکرانے کے بعد ہوا میں اوپر کو اچھلتی ہے۔ اور عمران کے اس طرح اچھلنے کی وجہ سے مادام بلیک نے بے اختیار سیدھے ہو کر سر اوپر کو اٹھایا ہی تھا کہ عمران کا جسم بجلی سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے اس شفاف شیشے کی طرف بڑھا۔ اس کے دونوں پیر جڑے ہوئے

Admin @ www.hibuddiez.com

تھے۔ اور اس نے ٹانگوں کو ایک دوسرے کے ساتھ جوڑ کر اس طرح اکڑایا ہوا تھا جیسے وہ انسانی ٹانگوں کی بجائے لکڑی کا کوئی شہتیر ہو۔ پلک جھپکنے میں اس کے دونوں پیر اس شفاف شیشے سے ٹکرائے اور اس کے ساتھ ہی زوردار دھماکہ ہوا اور شیشہ یک لخت غائب ہو گیا۔ اور عمران کا فضا میں تیرتا ہوا جسم سیدھا حیرت سے آنکھیں پھاڑے مادام بلیک کے جسم سے ٹکرایا اور دوسرے لمحے مادام بلیک بری طرح چیختی ہوئی اچھل کر کرسی سمیت پیچھے عقب میں جا گری۔ اور اس کے ساتھ ہی عمران نے یک لخت قلابازی کھائی اور دوسرے لمحے وہ سیدھا کھڑا ہو چکا تھا۔ اسی لمحے ٹائیگر اور صفدر دونوں ہی اچھل کر [illegible] کی طرح اڑتے ہوئے درمیانی خلا پار کر کے اس چھوٹے کمرے میں پہنچ چلے تھے۔ مادام نے نیچے گرتے ہی قلابازی کھا کر اٹھنا ہی چاہا تھا کہ عمران کی لات حرکت میں آئی اور مادام بری طرح چیختی ہوئی اچھل کر سائیڈ دیوار سے ایک دھماکے سے ٹکرائی اور اس کے ساتھ ہی وہ گٹھڑی کی صورت میں اکٹھی ہو کر وہیں دیوار کی جڑ میں گری اور پھر ساکت ہو گئی۔ اس دوران دوسرے کمرے میں موجود باقی ساتھی بھی اچھل کر اس چھوٹے کمرے میں پہنچ گئے۔ سب سے آخر میں پرنسز ڈنبی اندر آئی۔

"یہ — یہ تم نے کیسے کر لیا۔ یہ شیشہ۔ یہ تو بالکل غائب ہو گیا ہے"۔ — پرنسز ڈنبی کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"مجھے یاد آتا ہے" — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور

پھر تیزی سے وہ اس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازہ بھاری ساخت کا تھا۔ عمران نے ایک لمحے کے لئے دروازے کے ہینڈل پر ہاتھ رکھا اور پھر ایک زوردار جھٹکے سے اس نے دروازے کو اندر کی طرف کھولا اور اس کے ساتھ ہی ایک لمبا تڑنگا آدمی بری طرح چیختا ہوا اور فضا میں اڑتا ہوا کمرے کے فرش پر ایک دھماکے سے آ گرا۔ دوسرے لمحے تنویر کی لات گھومی اور نیچے گر کر بے اختیار اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا آدمی ایک کربناک چیخ مار کر دوبارہ زمین پر گرا۔ اور ساکت ہو گیا۔ تنویر کی بھرپور لات اس کی ناک کے اوپر پڑی تھی۔ اس کا نہ صرف ناک پچک گیا تھا بلکہ اس سے خون جیسے فوارے کی طرح چھوٹ پڑا تھا۔ اس کے ہاتھ میں موجود مشین گن جو اس کے اس طرح فضا میں اٹھنے کی وجہ سے اس کے ہاتھ سے نکلی تھی۔ سیدھی بلیک زیرو کے ہاتھوں میں جا پہنچی تھی۔

"نعم اور تنویر۔ باہر جا کر چیک کرو کہ اگر باہر راہداری میں اور کوئی موجود ہو تو انتہائی خاموشی سے اسے بے ہوش کر کے اسلحے سمیت یہاں لے آؤ۔ مگر زیادہ دور مت جانا۔ جلدی کرو" عمران نے تیز لہجے میں کہا۔ اور دوسرے لمحے بلیک زیرو اور تنویر تیزی سے دروازے کی طرف لپکے۔

عمران نے آگے قدم بڑھا کر اس آدمی کی گردن پر اپنا بوٹ رکھا اور ساتھ ہی ٹانگ کو مخصوص انداز میں جھٹکا دے کر حرکت دی۔ تو اس آدمی کا جسم یک لخت اس طرح تڑپا جیسے

Admin @ www.hibuddiez.com

پانی سے نکل کر مچھلی تڑپتی ہے۔ اس کے منہ سے کراہ نکلی اور وہ ہوش میں آ گیا۔ ہوش میں آتے ہی اس آدمی کے دونوں بازو بجلی کی سی تیزی سے اٹھے اور اس نے عمران کی ٹانگ پر دونوں طرف سے کھڑی ہتھیلیاں مارنی چاہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کا نچلا جسم بھی تیزی سے فضا میں بلند ہوا لیکن عمران نے لات کو اور زیادہ گھما دیا اور دوسرے لمحے اس کے دونوں بازو اور اکٹھی ہو کر اوپر کو اٹھتی ہوئیں دونوں ٹانگیں ایک دھماکے سے نیچے فرش پر گریں اور ساکت ہو گئیں۔ اس آدمی کے حلق سے خرخراہٹ کی آواز نکلنے لگی۔ اسی لمحے دروازہ کھلا۔ اور تنویر ایک اور آدمی کو کاندھے پر اٹھائے اندر داخل ہوا۔

"صرف یہی ایک آدمی راہداری کے آخر میں موجود تھا" — تنویر نے اندر داخل ہو کر اسے نیچے فرش پر اچھالتے ہوئے کہا۔

وہ آدمی مردہ تھا۔ اس کی گردن کی ہڈی ٹوٹی ہوئی تھی

"اس کی تلاشی بھی لے لو۔ شاید کوئی کام کی چیز مل جائے" عمران نے چہرہ موڑ کر کہا۔ اور تنویر اس آدمی پر جھک گیا۔

"ہاں۔ تم بولو۔ کیا نام ہے تمہارا" — عمران نے لات کو دائیں موڑتے ہوئے کہا۔ اور نیچے پڑا ہوا آدمی جس کے ہونٹوں کے کناروں سے اب خون کے بلبلے سے پھوٹنے لگے تھے۔ موت کی آخری سرحد پر پہنچا ہوا چہرہ تیزی سے بحال ہونے لگ گیا۔

"بولو۔ ورنہ اس بار شہ رگ مکمل طور پر کچل دوں گا" — عمران نے لات ہٹاتے ہوئے کہا۔

"نام — میرا نام ٹالی ہے ٹالی" — اس آدمی کے منہ سے پھنسی پھنسی سی آواز نکلی۔

"یہاں دانش گاہ کے کتنے محافظ ہیں۔ جلدی بتاؤ" — عمران نے دوسرا سوال کیا۔

"پ پ — پپ — پانی۔ پانی پلا دو۔ میں مر جاؤں گا" — اس آدمی نے انتہائی تکلیف بھرے انداز میں کراہتے ہوئے کہا۔

"پہلے میرے سوالوں کے جواب دو۔ جتنی جلدی جواب دو گے اتنی جلدی ہی پانی مل جائے گا" — عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"بب — بب — بارہ آدمی" — ٹالی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ تکلیف کی بے پناہ شدت سے بے ہوش ہو گیا۔ اور عمران نے ناک چڑھاتے ہوئے لات کو ایک جھٹکے سے گھما دیا۔ ٹالی کے جسم نے ایک جھٹکا کھایا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن ڈھلک گئی۔ آنکھیں بے نور ہو گئیں۔

"ایک مشین پسٹل بھی ہے" — تنویر نے دوسرے مردہ آدمی کی اندرونی جیب سے ایک مشین پسٹل نکالتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ دو مشین گنیں اور ایک مشین پسٹل دس افراد کے لئے کافی ہیں" — عمران نے کہا۔

Admin @ www.mibuddiez.com

"صفدر، تم مشین پسٹل لے کر ان کے ساتھ ہو جاؤ۔ ٹائیگر اور کیپٹن شکیل فی الحال خالی ہاتھ ہی ساتھ جائیں گے۔ ٹائی کے بقول یہاں بارہ آدمی ہیں۔ ان میں سے یہ دو تو ختم ہو گئے۔ اب باقی دس کا خاتمہ ضروری ہے تاکہ ہم مادام بلیک سے فلاسٹ کے بارے میں اطمینان سے تفصیلات معلوم کر سکیں لیکن یہ سارا کام انتہائی ہوشیاری سے ہونا چاہئے۔ جاؤ" [illegible] عمران نے تیز لہجے میں کہا۔ اور صفدر نے تنویر [illegible] مشین پسٹل جھپٹا اور ٹائیگر اور کیپٹن شکیل [illegible] کی طرف بڑھ گئے۔ ان کے باہر جانے کے بعد [illegible] مادام بلیک کی طرف متوجہ ہو گیا۔ جو ابھی [illegible] کی طرح میں پڑی ہوئی تھی۔ اور جولیا اس کے [illegible] انداز میں کھڑی تھی۔ جب کہ پرنسز ڈلسی دیوار سے لپٹ [illegible] اس طرح کھڑی تھی جیسے وہ کوئی [illegible] جادوئی محل میں آ گئی ہو۔ اور اب حیرت سے [illegible] تماشوں کو دیکھ رہی ہو۔ عمران نے جس [illegible] انداز میں [illegible] کی شہ رگ کچل دی تھی اس کے بعد پرنسز ڈلسی کی آنکھوں میں خوف کے آثار ابھر آئے تھے۔

"اسے پہلے باندھ دو جولیا اور پھر ہوش میں لے آؤ"۔۔۔ عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کس سے باندھوں۔ یہاں کوئی رسی بھی نظر نہیں آ رہی"۔۔۔ جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اسی لئے تو مشرقی عورتیں رسی مادو پٹہ اپنے پاس رکھتی ہیں تاکہ بوقت ضرورت شوہر کو باندھنے میں آسانی ہو"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور جولیا نے ہونٹ بھینچ لئے۔

"تم نے یہ شیشہ کیسے غائب کر لیا۔ کیا واقعی تم جادوگر ہو"۔۔۔ پرنسز ڈلسی کے ذہن میں شاید ابھی تک وہی پوائنٹ اٹکا ہوا تھا کہ آخر عمران نے کس طرح یہ شیشہ غائب کیا تھا۔ جب کہ بظاہر اس نے کوئی ہتھیار بھی استعمال نہ کیا تھا۔

"پرنسز ڈلسی۔ مجھے معلوم تھا کہ مادام بلیک سائنس کی بڑی [illegible] ہے اس لئے لازماً اس نے یہاں قدم قدم پر سائنسی [illegible] نصب کئے ہوئے ہوں گے۔ اور ایسے ہی آلات میں [illegible] ہوتے ہیں۔ اور [illegible] جدید دور میں جو شیشے بنائے جا رہے ہیں وہ پچھلے والے شیشوں سے قطعی مختلف ہوتے ہیں۔ یہ [illegible] دیکھتے ہی میں سمجھ گیا کہ یہ ڈی ایس ڈی ٹائپ شیشہ ہے۔ ڈی ایس ڈی شیشہ دراصل گیس سے بنایا جاتا ہے۔ اس میں [illegible] قطعی استعمال نہیں ہوتی۔ ڈی ایس ڈی شیشہ [illegible] سے بھی زیادہ مضبوط ہوتا ہے۔ اور اس پر ایٹم بم بھی اثر [illegible] ایسے ڈی ایس ڈی گیس سے بنے ہوئے شیشوں میں ایک زبردست خامی ہوتی ہے کہ جیسے ہی اس سے سافٹ لیڈ [illegible] ہوتا ہے اس کی سختی ختم ہو جاتی ہے اور یہ دوبارہ گیس بن کر غائب ہو جاتا ہے اور آج کل جو جوتے بن رہے ہیں ان کے تلے تو ہارڈ لیدر کے بنتے ہیں لیکن مضبوط گرپ کے لئے تلے میں سافٹ لیڈ [illegible]

Admin @ www.hibuddiez.com

کے ابھرے ہوئے پوائنٹس خاص طور پر اسی لئے بنوائے گئے ہیں۔ میرے جوتے کے تلے پر بنے ہوئے بے شمار سافٹ لیڈر پوائنٹس پوری قوت سے ٹی۔ ایس۔ ٹی کے بنے ہوئے اس شیشے سے ٹکرائے۔ ٹی۔ ایس۔ ٹی جسے مخصوص کیمکلز کے ذریعے ٹھوس حالت میں لایا گیا تھا پلک جھپکنے میں دوبارہ گیس بن کر غائب ہو گئی" ۔۔۔ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے ایک پیر اوپر اٹھا کر جوتے کا تلا بھی دکھا دیا۔

"کمال ہے۔ کیا تم سائنسدان ہو۔ کیا اس مادام بلیک کو اس کا علم نہ تھا" ۔۔۔ پرنسز ڈلنسی کی حیرت اور زیادہ بڑھ گئی۔

"اگر پتہ ہوتا تو وہ سب سے پہلے میرے جوتے اتارتی۔ لیکن اس نے جیبوں سے اسلحہ نکالنے اور کلائی سے گھڑی اتار لینے کو ہی کافی سمجھا۔ اب اسے کیا معلوم کہ ہمارے مشرق میں جوتوں کا استعمال زیادہ ہوتا ہے۔ زیادہ تر کھائے جاتے ہیں۔ البتہ کبھی کبھار ان کی ناکام کوشش بھی ہو جاتی ہے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پرنسز ڈلنسی بے اختیار ہنس پڑی۔

اسی لمحے مادام بلیک کے جسم میں حرکت پیدا ہونے لگی تو عمران نے پھرتی سے اپنی بیلٹ کھولی اور دوسرے لمحے اس نے بجلی کی سی تیزی سے مادام کے جسم کو الٹ کیا۔ اور اس کے دونوں بازو عقب میں کر کے اپنی بیلٹ سے باندھ دیئے۔ اس کے انداز میں اس قدر تیزی تھی کہ جولیا اور ڈلنسی سوائے دیکھنے کے اور کچھ کر ہی نہ سکیں۔

"تم نے پہلے اپنی بیلٹ کیوں نہیں دی تھی" ۔۔۔ جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"میں نے تو اس بیلٹ کے لئے ایک ہی کا انتخاب کر رکھا تھا لیکن چلو وہ نہ سہی یہ سہی" ۔۔۔ عمران نے سیدھے ہوتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ اور جولیا نے بے اختیار منہ دوسری طرف کر لیا۔ اس نے عمران کے اس بظاہر مبہم سے فقرے کا مطلب سمجھ لیا تھا۔ جب کہ ڈلنسی کی نظریں سوالیہ تھیں۔ ظاہر ہے اسے عمران کا یہ فقرہ کہاں سمجھ میں آ سکتا تھا۔ اسی لمحے مادام بلیک کے حلق سے کراہ نکلی۔ اس کی آنکھیں کھل گئی تھیں۔ اور وہ اب حیرت بھرے انداز میں ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔ دوسرے لمحے اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی۔

"جولیا۔ مادام کو سہارا دے کر دیوار کے ساتھ بٹھا دو۔ آخر ہماری میزبان ہے" ۔۔۔ عمران نے جولیا سے کہا اور جولیا نے جھک کر مادام کے دونوں بازو پکڑے اور اسے ایک جھٹکے سے کھینچ کر دیوار کے ساتھ اس کی پشت لگا کر بٹھا دیا۔

"تت ۔۔۔ تت ۔۔۔ تم نے ٹی۔ ایس۔ ٹی کو کیسے کراس کر لیا۔ وہ تو ناقابل تسخیر تھی" ۔۔۔ ہوش میں آتے ہی مادام بلیک نے بھی پرنسز ڈلنسی کی طرح پہلا سوال یہی کیا۔

"ابھی میں پرنسز ڈلنسی کو بتا چکا ہوں کہ مشرقی مرد جوتوں کا استعمال کچھ ضرورت سے زیادہ ہی کرتے ہیں۔ اور یہ کمال بھی میرے جوتوں کا ہے۔ کہ اس نے تمہارے اس ٹی۔ ایس۔ ٹی گلاس کو دوبارہ

Admin @ www.hibuddiez.com

گیس میں تبدیل کر دیا تھا اور میرے شک کو تم پہلے ہی کنفرم کر چکی تھی کہ یہ واقعی ٹی۔ایس۔ٹی ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ مادام کوئی اور جواب دیتی، کمرے کا دروازہ کھلا اور عمران کے ساتھی اندر آ گئے۔ اب ان سب کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔

"مرد سارے ختم ہو چکے ہیں اور عورتوں کو باندھ دیا ہے" تنویر نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"واہ۔ پھر تو دو دو تین تین حصے میں آ جائیں گی" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تت ——— تت ——— تم نے کیا کیا ہے۔ مجھے بتاؤ کیا ہے تم نے" ——— مردوں کے ختم ہونے کی بات سن کر مادام بلیک نے دیوار کا سہارا لے کر اٹھ کر کھڑے ہونے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"یہ کمرہ خاصا چھوٹا ہے۔ اس لئے مادام کو ساتھ لے لو تاکہ کسی بڑے کمرے میں چل کر اس کا ڈیتھ ڈانس اطمینان سے دیکھا جا سکے" ——— عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور خود دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ ایک خاصے بڑے ہال نما کمرے میں پہنچ گئے۔ یہ شاید کوئی میٹنگ روم تھا۔ کیونکہ یہاں صوفوں کے چار سیٹ پڑے ہوئے تھے۔

"مادام بلیک۔ اب اطمینان سے بیٹھ کر میری بات سن لو۔ تم بہرحال عورت ہو۔ اس لئے میں فی الحال تم سے بات کر رہا ہوں۔ ورنہ اگر تمہاری جگہ کوئی مرد ہوتا تو شاید زبان سے زیادہ ہاتھ چلاتا" ——— عمران نے اسے ایک صوفے پر بٹھانے کا اشارہ کرتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم نے انتہائی حیرت انگیز انداز میں مجھ پر قابو پا لیا ہے لیکن اگر تم یہ سوچ رہے ہو کہ مجھ پر قابو پانے کے بعد تم مجھ سے کوئی ایسی معلومات حاصل کر سکو گے۔ جس سے تم فائدہ اٹھا سکو تو یہ تصور بھی اپنے ذہن سے نکال دو۔ اور یہ بھی کہ تم زیادہ دیر تک مجھ پر قابو بھی نہ رکھ سکو گے۔ یہ ناممکن ہے" ——— مادام بلیک نے تیز لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے مادام بلیک۔ کہ تم نے اپنے ہیڈ کوارٹر میں انتہائی بہترین مشینری نصب کر رکھی ہے۔ وہاں اگر تم موجود ہوتیں تو شاید تم پر اتنی آسانی سے قابو نہ ہو سکتا۔ لیکن یہ تمہاری برانچ کا ہے۔ اس لئے یہاں وہ بات نہیں ہو سکتی۔ اور جس قدر تم نے یہاں انتظام کر رکھا ہے اس کا حشر تم نے دیکھ لیا ہے۔ اس لئے آخری بار کہہ رہا ہوں کہ اگر تم اپنی زندگی چاہتی ہو تو مجھ سے مکمل تعاون کرو۔ ورنہ دوسری صورت میں تمہارے جسم کی ایک ایک ہڈی بھی توڑی جا سکتی ہے" ——— عمران کا لہجہ بے حد سخت ہو گیا تھا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"تمہارا جو جی چاہے کر لو۔ تم مجھ سے کچھ حاصل نہ کر سکو گے اور نہ تم فلاسٹر تک پہنچ سکتے ہو۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ میں نے فلاسٹر کی حفاظت کے لئے کچھ نہ کیا ہو گا"۔۔۔ مادام بلیک نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تنویر"۔۔۔ عمران نے ایک طرف کھڑے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس"۔۔۔ تنویر نے چونک کر کہا۔

"خنجر ملا ہے تمہیں کہیں سے"۔۔۔ عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں نے ڈھونڈا ہی نہیں ہے۔ کیوں"۔۔۔ تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"مادام بلیک کی خوب صورت آنکھیں نکالنی ہیں"۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"تو اس کے لئے خنجر کی کیا ضرورت ہے۔ میری انگلی ہی کافی ہے"۔۔۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور تیزی سے کرسی پر بیٹھی ہوئی مادام بلیک کی طرف بڑھا۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات ابھر آتے تھے کہ جیسے اسے انتہائی من پسند کام مل گیا ہو۔

"رک جاؤ۔ خبردار"۔۔۔ یک لخت پرنسز ڈلسی نے چیختے ہوئے کہا اور پھر جس طرح بجلی چمکتی ہے۔ اس طرح اس نے ٹائیگر کے ہاتھ سے مشین گن جھپٹی اور اچھل کر چار قدم پیچھے ہٹ گئی۔ پرنسز نے یہ کام اس قدر تیزی سے اور اس قدر اچانک کیا تھا کہ ٹائیگر جیسا آدمی بھی بت بنا کھڑا رہا۔

"خبردار۔ میں فائر کھول دوں گی"۔۔۔ پرنسز ڈلسی نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ پوزیشن ایسی تھی کہ وہ سب اپنے آپ کو بے بس محسوس کرنے لگے۔ کیونکہ پرنسز ڈلسی جس انداز میں کھڑی تھی جب تک اس کے ہاتھ سے مشین گن چھینی جاتی۔ وہ آدھے سے زیادہ آدمی ہلاک کر سکتی تھی۔ اور اس وقت کوئی ایسا آدمی یہاں موجود نہ تھا۔ جس کی زندگی کا رسک لیا جا سکتا ہو۔ ان سب کے ہونٹ بے اختیار بھنچ گئے۔

"پرنسز ڈلسی۔ ہم تو صرف مادام بلیک کو دھمکا رہے تھے۔ تم خواہ مخواہ ہذیانی ہو رہی ہو"۔۔۔ عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ میں نے تنویر کی آنکھوں میں وحشیانہ چمک دیکھ لی ہے۔ خبردار حرکت نہ کرنا ورنہ ایک لمحے میں سب کو بھون ڈالوں گی۔ کرسٹائن لاکھ بری سہی لیکن میں اس بات کی اجازت نہیں دے سکتی کہ میرے سامنے اس کی خوب صورت آنکھیں وحشیانہ انداز میں نکال دی جائیں"۔۔۔ پرنسز ڈلسی نے اسی طرح ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"میں کہہ رہا ہوں کہ یہ صرف دھمکی تھی۔ یہ وہی مادام بلیک ہے جو تمہیں ہلاک کرنے میں ایک لمحے کے لئے بھی نہ ہچکچائی تھی" عمران نے اس بار قدرے سخت لہجے میں کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"کرسٹان - اٹھ کر پیچھے آجاؤ - جلدی کرو - اور سنو - ذرا بھی کسی نے حرکت کی تو یہاں ٹریگر دبا دوں گی" ـــــ پرنسز ڈنسی واقعی پاگل ہو رہی تھی - اور مادام بلیک صوفے سے اٹھی اور بجلی کی سی تیزی سے مڑ کر پرنسز کی طرف دوڑنے لگی - عمران اور اس کے سارے ساتھیوں کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے - پرنسز ڈنسی نے انہیں اس طرح بے بس کر دیا تھا کہ وہ انتہائی کھاگ سیکرٹ ایجنٹ ہونے کے باوجود اس وقت واقعی بے بس ہو کر رہ گئے تھے - کیونکہ صرف ایک لمحے کے لئے بھی ٹریگر دبنے کا مطلب آدھے سے زیادہ افراد کی یقینی موت کی صورت میں نکلنا تھا لیکن اگر مادام بلیک رہا ہو گئی تو پھر سارے افراد کا موت کے منہ میں پہنچ جانا یقینی تھا -

"تم انہیں اسی طرح کور کئے رکھو پرنسز - میں اپنے آدمی کو بلا لوں" ـــــ مادام بلیک نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا - وہ الٹے قدموں چلتی ہوئی پیچھے موجود دیوار کی طرف بڑھ رہی تھی - لیکن ظاہر ہے وہ دیوار کی وجہ سے فرار تو نہ ہو سکتی تھی - اس کے باوجود اس کا اس طرح ایک طرف ہٹ جانا کسی بھی لمحے خطرے کا باعث ہو سکتا تھا - اس لئے مجبوراً عمران نے رسک لے لینے کا فیصلہ کر لیا -

"ارے" ـــــ اچانک عمران نے پرنسز کی دائیں طرف ایک جھٹکے سے گردن گھما کر دیکھتے ہوئے اس قدر ڈرامائی انداز میں کہا کہ پرنسز ڈنسی کی گردن خود بخود میکانکی انداز میں ادھر کو گھومی

اور اس کے ساتھ ہی اس کے قریب موجود جولیا یک لخت بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئی اور پرنسز ڈنسی پہلو میں اس کی بھرپور لات کھا کر مشین گن سمیت چیختی ہوئی اچھل کر دوسری سائیڈ پر موجود مادام بلیک سے جا ٹکرائی - اور اس کے ساتھ ہی ایک بار پھر وہ بری طرح چیختی ہوئی اچھل کر سامنے موجود عمران کے قدموں میں جا گری جب کہ مشین گن اس کے ہاتھوں سے نکل گئی تھی - مادام بلیک نے واقعی ذرا سا اپنا گھٹنا اٹھا کر اسے آگے کی طرف اچھال دیا تھا اور وہ لمحہ عمران اور اس کے سارے ساتھیوں کے لئے انتہائی حیرت انگیز ثابت ہوا - جب کہ مادام بلیک جو اب دیوار کے قریب پہنچ کر اس سے پشت لگا چکی تھی یک لخت اس طرح غائب ہو گئی جیسے وہ گوشت پوست کی بجائے شعاعوں کی بنی ہوئی ہو -

"اوہ - مادام نکل گئی" ـــــ عمران نے چیختے ہوئے کہا - اور بے تحاشا دیوار کے اس حصے کی طرف دوڑ پڑا جہاں مادام بلیک اچانک غائب ہو گئی تھی - اس کا خیال تھا کہ یہاں یقیناً کوئی آٹومیٹک نظام موجود ہو گا - لیکن دوسرے لمحے اسے ٹھٹھک کر رک جانا پڑا - کیونکہ وہاں دیوار ٹھوس تھی - جب کہ بلیک زیرو اور تنویر مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بھاگ پڑے - وہ شاید یہ سمجھ چکے تھے کہ مادام کسی میکنزم کے ذریعے اس دیوار کی دوسری طرف موجود کمرے میں پہنچ چکی ہے اور چونکہ اس کے دونوں ہاتھ عقب میں بندھے ہوئے ہیں - اس لئے وہ فوری طور پر فرار نہ ہو سکے گی چنانچہ وہ دوسرے راستے سے اس کمرے تک پہنچنا چاہتے

Admin @ www.hibuddiez.com

تھے۔

"اس کا خیال رکھنا جولیا" ——— عمران نے بیرونی دروازے کی طرف مڑتے ہوئے فرش سے اٹھتی ہوئی پولنسز ڈلسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اور پھر بے تحاشا انداز میں دوڑتا ہوا وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ باقی ساتھی بھی اس کے پیچھے دوڑے۔ چند لمحوں بعد وہ سب اس رہائشی حصے کے مختلف پورشنز میں بے تحاشا انداز میں دوڑتے ہوئے مادام بلیک کو ڈھونڈتے پھر رہے تھے۔ لیکن مادام بلیک کا کہیں کوئی پتہ نہ چل رہا تھا۔ عمران بھی ایک راہداری میں دوڑتا ہوا یکلخت ٹھٹھک کر رک گیا کیونکہ اُسے راہداری کی اس طویل دیوار کی دوسری طرف سے ایسی آواز سنائی دی تھی جیسے کوئی میگنٹ شٹل حرکت کر رہی ہو۔ عمران نے بڑی بے چین نظروں سے دیوار اور اس کی جڑ کو دیکھا اور دیوار کی جڑ میں ایک اینٹ دوسری اینٹوں کی نسبت معمولی سی ابھری ہوئی دکھائی دی۔ عمران نے تیزی سے اس ابھری ہوئی اینٹ پر لات ماری تو دیوار درمیان سے دونوں اطراف میں کھسک کر غائب ہو گئی۔ اور اب وہاں ایک دروازہ موجود تھا۔ عمران اندر داخل ہوا۔ اور دوسرے لمحے اس کے حلق سے ایک طویل سانس نکل گیا۔ کمرے کی شمالی دیوار میں ایک سرنگ سی تھی۔ جس میں میگنٹ پٹی صاف نظر آ رہی تھی۔ اور میگنٹ پٹی پر چمکتی ہوئی لکیر صاف پتہ دے رہی تھی کہ اس پر چلنے والی میگنٹ شٹل ابھی چند لمحے پہلے آگے گزری ہے۔ جس دیوار میں یہ سرنگ تھی۔

[illegible] سے اس طرح اٹھی ہوئی تھی اس کی
اور وہاں خلا تھا۔

"ٹائیگر، سب کو بلا لاؤ۔ جلدی کرو۔ مادام میگنٹ شٹل میں بیٹھ کر فرار ہوئی ہے۔ ہمیں اس کے پیچھے جانا ہے" ——— عمران نے پیچھے اندر داخل ہوتے ہوئے ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر تیزی سے واپس مڑ گیا۔ عمران سرنگ کے دہانے پر پہنچ کر زمین پر لیٹ گیا اور اس نے اپنا رخسار فرش سے لگا دیا۔ دوسرے لمحے انتہائی تیز رفتاری سے میگنٹ شٹل کے چلنے کی وجہ سے فرش میں پیدا ہونے والی لرزش اُسے محسوس ہونے لگ گئی۔ اس لرزش سے اُسے یہ بھی اندازہ ہو گیا کہ شٹل ابھی تک حرکت میں ہے اور خاصے فاصلے پر چل رہی ہے۔

"ارے کیا ہوا تمہیں" ——— یکلخت اُسے عقب میں جولیا کی گھبرائی ہوئی چیخ سنائی دی اور عمران مسکراتا ہوا اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"اور میں سمجھی کہ شاید تمہیں کیا ہو گیا ہے" ——— جولیا نے بے اختیار اطمینان بھرا ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ جیسے اُسے کسی بہت بڑے ذہنی بوجھ سے چھٹکارا مل گیا ہو۔

"فکر نہ کرو شادی سے پہلے نہیں مر سکتا۔ تاکہ کم از کم کسی نہ کسی کو بیوہ ہونے کا اعزاز تو مل ہی جائے" ——— عمران نے گال کو ہاتھ سے صاف کرتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ اور جولیا نے بے اختیار منہ دوسری طرف کر لیا۔

"تمہاری حسرت دل میں ہی رہے گی کہ تم کسی کو بیوہ بنا سکو۔

Admin @ www.[illegible]ibuddiez.com

تم اسی طرح شادی کا انتظار کرتے کرتے ہی مر جاؤ گے" ۔۔۔ تنویر کی جھلائی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور اس بار دوسرے ساتھیوں کے ساتھ ساتھ عمران خود بھی بے اختیار ہنس پڑا جب کہ جولیا کا چہرہ غصے سے سرخ ہونے لگ گیا۔

"ارے۔ وہ پرنسز ڈنسی کہاں ہے۔ چلو تنویر کو جلدی ہے تو ......" ۔۔۔ عمران نے حیرت سے سب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ کیونکہ سب ساتھی موجود تھے۔ لیکن پرنسز ڈنسی موجود نہ تھی۔

"اُسے میں نے گولیوں سے اڑا دیا ہے" ۔۔۔ جولیا نے تلخ لہجے میں کہا۔

"اب مجبوری ہے تنویر اب تمہیں بھی میری طرح انتظار کرنا ہی پڑے گا" ۔۔۔ عمران نے کہا اور اس بار تنویر بھی شرمندہ سے انداز میں ہنس پڑا۔ شاید اس وقت جھلاہٹ کی وجہ سے اس کے منہ سے بے اختیار یہ فقرہ نکل گیا تھا۔

"اب یہاں کھڑے باتیں ہی کرتے رہو گے یا ......" ۔۔۔ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔ کیونکہ عمران اور تنویر دونوں کے درمیان ہونے والی گفتگو کی وجہ سے وہ خواہ مخواہ بور ہو رہی تھی۔

"اگر تمہیں بھی تنویر کی طرح جلدی ہے تو چلو میں ہی تمہاری مشکل حل کر دیتا ہوں" ۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور ایک بار پھر وہ زمین پر گرا۔ اور اس نے رخسار فرش سے لگا دیا۔ لیکن اب

ڈنسی موجود نہ تھی۔ عمران دوبارہ اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"اب پیدل ہی جانا پڑے گا۔ ورنہ پہلے میرا خیال تھا کہ شٹل واپس آئے گی تو اطمینان سے اس پر بیٹھ جائیں گے۔ لیکن شاید مادام بلیک کو تنویر کی طرح جلدی نہیں ہے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور تیزی سے سرنگ کے دہانے میں قدم بڑھا دیئے۔ اور پھر وہ تقریباً دوڑتے ہوئے آگے بڑھنے لگے۔

"یہ ایمرجنسی [illegible] گئی ہوگی" ۔۔۔ جولیا نے عمران کے ساتھ قدم ملاتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ ایمرجنسی شٹل طویل فاصلے کے لئے استعمال ہوتی ہے جب کہ ہیڈ کوارٹر تو اس کی رہائش گاہ سے ملحقہ ہے۔ وہ [illegible] والے جزیرے پر گئی ہوگی" ۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو آپ پہلے سے اس راستے کے بارے میں جانتے تھے اس لئے آپ نے اس کا حوالہ دیا تھا اُسے" ۔۔۔ عمران کی دوسری سائیڈ پر دوڑتے ہوئے صفدر نے کہا۔

"بس تجربے کی بنا پر بات کر دی تھی۔ جانتا ہوتا تو اتنی آسانی سے اسے شٹل تک نہ پہنچنے دیتا" ۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔ سرنگ خاصی تنگ سی تھی۔ اور شیطان کی آنت کی طرح طویل ہوتی جا رہی تھی۔

"عمران صاحب۔ اگر شٹل واپس آگئی تو ہم کچلے بھی جا سکتے ہیں" ۔۔۔ بلیک زیرو نے خدشے کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"میرے خیال میں واپس نہ آسکے گی۔ وہ شاید اس کا رستہ نہ پا سکے۔ البتہ ہو سکتا ہے کہ وہ اس سرنگ کو توڑنے یا بلاک کرنے کی کوشش کرے۔ اس لئے ہمیں زیادہ تیزی سے دوڑنا چاہیے" عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رفتار بڑھا دی۔ ظاہر ہے اس کے دوسرے ساتھیوں کو بھی سپیڈ بڑھانی پڑی۔ اور پھر تو جیسے سرنگ میں ریس سی لگ گئی۔ لیکن سرنگ تھی کہ ختم ہونے میں ہی نہ آ رہی تھی۔ تقریباً بیس منٹ تک مسلسل دوڑنے کے بعد یکلخت انہیں اپنے عقب میں دور سے ایک خوفناک دھماکہ سنائی دیا اور اس کے ساتھ ہی سرنگ اس طرح لرزی جیسے وہ شدید زلزلے کی زد میں آ گئی ہو۔ یہ جھٹکا اس قدر شدید تھا کہ دوڑتے ہوئے ان کے قدم بے اختیار لڑکھڑائے اور پھر وہ ایک دوسرے سے الجھے اور ایک دوسرے کو سنبھالنے کی کوشش کے باوجود فرش پر ڈھیر ہوتے گئے۔ دھماکوں کا سلسلہ مسلسل جاری تھا۔ اور سرنگ بھی مسلسل لرزش کی زد میں تھی۔

"مادام بلیک اپنی رہائش گاہ کو تباہ کرنے میں مصروف ہے" عمران نے کہا۔ اور سب ساتھیوں نے سر ہلا دیئے۔

"کہیں یہ سرنگ بھی......" ـــــ جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ یہ سرنگ پہاڑیوں کے نیچے نکالی گئی ہے۔ اس لئے یہ فی الحال محفوظ رہے گی" ـــــ عمران نے کہا اور پھر اٹھ کر

آگے بڑھتے رہے۔ لیکن ابھی وہ تھوڑی ہی دور گئے ہوں گے کہ انہیں ایک بار پھر رکنا پڑا۔ کیونکہ پختہ سرنگ کا یہاں خاتمہ ہو رہا تھا۔ اور اس سے آگے سیاہ رنگ کی کسی عجیب سی دھات کی بنی ہوئی سرنگ دور تک جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ البتہ میگنٹ پٹی اس میں بھی موجود تھی۔

"اوہ اب ہم جزیرے کے کنارے پر پہنچ گئے ہیں۔ یہ دھات کی سرنگ پانی کے اندر بنائی جاتی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ مادام یہاں سے فرار ہو کر سیاہ ہی فلاسٹر والے جزیرے میں گئی ہے" ـــــ عمران نے کہا۔ اور پھر آگے قدم بڑھا دیئے۔ دھات کی بنی ہوئی یہ سرنگ نیچے کو آہستہ آہستہ بل رہی تھی۔ لیکن بہرحال فوری اوپر پانی وہاں موجود نہ تھا۔ اس دھات نما سرنگ میں بھی انہیں تقریباً بیس منٹ تک دوڑنا پڑا۔ اور ایک بار پھر وہ پختہ سرنگ کے دہانے پر پہنچ گئے۔ اب اتنی بات تو وہ سب آسانی سے سمجھ سکتے تھے کہ اب سرنگ سے نکل کر وہ فلاسٹر والے جزیرے میں پہنچ گئے ہیں۔ پختہ سرنگ کچھ دور جانے کے بعد ایک موڑ کاٹ کر رک گئی اور اس کے ساتھ ہی وہ سب بھی تیز تیز سانس لیتے ہوئے رکنے پر مجبور ہو گئے۔ وہاں واقعی ایک کیپسول نما میگنٹ شٹل موجود تھی۔

"اوہ۔ یہ آٹومیٹک نہیں ہے۔ اس لئے مادام اسے واپس بھیج ہی نہ سکتی تھی" ـــــ عمران نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس کے درمیان ایک خلا تھا۔ جس میں سے ایک پہلے سے بھی تنگ سی سرنگ بتدریج اوپر کو چڑھتی ہوئی

Admin @ www.ibuddiez.com

دکھائی دے رہی تھی۔ عمران اس طرف بڑھا اور یہاں چونکہ وہ ساتھ ساتھ نہ چل سکتے تھے۔ اس لئے وہ قطار کی صورت میں آگے بڑھ رہے تھے سب سے آگے عمران تھا۔ جب کہ سب سے پیچھے بلیک زیرو تھا۔

اس سرنگ کے اختتام پر ایک بڑی سی ننگی چٹان اوپر کی طرف کسی صندوق کے ڈھکن کی طرح اٹھی ہوئی تھی۔ اور باہر سے جنگل کی سائیں سائیں اور مخصوص آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ اس کے ساتھ ہی انہیں تازہ ہوا بھی محسوس ہونے لگی تھی۔ جب اس اوپر کو اٹھی ہوئی چٹان کے نیچے سے گزر کر وہ باہر آئے تو انہوں نے اپنے آپ کو ایک گھنے جنگل میں موجود دیکھا۔ چونکہ رات کا اندھیرا چاروں طرف پھیلا ہوا تھا۔ اور آسمان پر چاند بھی موجود نہ تھا۔ اس لئے تاریک جنگل خاصا خوف ناک دکھائی دے رہا تھا۔ لیکن جزیرے پر چلنے والی ہوا بتا رہی تھی کہ ساحل سمندر وہاں سے کافی قریب ہے۔

"ادھر ساحل کی طرف چلو۔ اب تو صبح کو ہی یہاں چیکنگ کی جا سکتی ہے"۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ آتی ہوائی مخالف سمت میں چل پڑا۔ باقی ساتھی اس کے پیچھے آگے کو بڑھتے گئے۔ جنگل خاصا گھنا تھا۔ وہاں مختلف حشرات الارض کی آوازیں تو سنائی دے رہی تھیں۔ لیکن ان میں کسی درندے یا بڑے جانور کی آواز شامل نہ تھی۔ اس کا یہی مطلب ہو سکتا تھا کہ یہ جنگل درندوں اور بڑے جانوروں سے پاک ہے۔ کچھ دیر تک چلنے کے بعد وہ واقعی سمندر کے کنارے پہنچ گئے۔ اور پھر وہ گیلی اور نرم ریت پر بے اختیار لیٹ گئے۔

"عمران صاحب۔ اگر یہ نکسوما جزیرہ ہے تو پھر ہماری زندگیاں کسی

وقت بھی خطرے میں پڑ سکتی ہیں"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"[illegible] وقت کا کیا مطلب۔ زندگی تو ہر وقت خطرے میں ہی رہتی ہے [illegible] سڑک پر جاتے کوئی کالا دیو ادھر سے [illegible] سفید ایک کر لے جائے۔ کیوں تنویر"۔۔۔ عمران نے کن انکھیوں سے ایک طرف ریت پر بیٹھی ہوئی جولیا کی طرف دیکھ کر تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو اس کے قریب ہی بیٹھا ہوا تھا۔

"[illegible] مت بات کرو میرے ساتھ بات کرنے کی ضرورت نہیں"۔۔۔ تنویر نے کہا اور منہ دوسری طرف کر لیا۔

"صفدر۔ یہ کیا بات ہو سکتی ہے۔ یہ بے چارہ تو بس صلح کرانے کے چکر میں زندگی سے بیزار ہو چکا ہے۔ کیوں صفدر۔ کوئی [illegible] ہے ابھی باقی"۔۔۔ عمران نے مسکرا کر صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں نے تو خاص زندگی کی بات نہیں کی تھی۔ عام معنوں میں لفظ استعمال کیا تھا۔ آپ نجانے اسے کس طرف لے گئے"۔۔۔ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"جہاں اتنے سارے جہاں دیدہ بلکہ گرگ باراں دیدہ ٹائپ کے خطرے موجود ہوں وہاں زندگی کو کہاں لے جایا جا سکتا ہے۔ بس بیٹھے دیکھتے رہو زندگی کو اور صبر کرو۔ ویسے اگر زندگی خود چاہے تو اور بات ہے اور اگر تم سے ہو سکے تو بس نیک کام کر ہی ڈالو"۔۔۔ عمران بھلا کہاں اتنی آسانی سے باز آنے والوں میں سے تھا۔

"کون سا نیک کام"۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

یہی زندگی سے بچنے والا۔ کہ وہ سے خطرہ بھی ہے اور تحفظ
عمران نے جواب دیا اور صفدر ایک بار پھر ہنس پڑا۔

جولیا ایک طرف خاموش بیٹھی ہوئی نجانے کیا سوچ رہی تھی۔ اس کی نظریں سمندر پر جمی ہوئی تھیں اور وہ شاید کسی گہری سوچ میں غرق تھی۔ یہ تو ممکن ہی نہ تھا کہ عمران کی ذومعنی باتیں اس کی سمجھ میں نہ آتی ہوں۔ لیکن نجانے وہ کیوں خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔

"عمران صاحب۔ کسی بھی لمحے ہم پر کسی بھی طرف سے حملہ ہو سکتا ہے"—— اچانک کیپٹن شکیل نے بات کرتے ہوئے کہا

"حملہ تو ہونے والا ہے۔ میں اس کے آثار دیکھ رہا ہوں۔ لیکن فکر نہ کرو۔ یہ حملہ زندگی سے بھرپور ہو گا"—— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ساتھ ہی وہ کن انکھیوں سے ساکت بیٹھی ہوئی جولیا کو دیکھتا جا رہا تھا۔

"تم نے مجھے طنز کے لئے باقاعدہ ٹارگٹ بنا رکھا ہے۔ جب تمہارا جی چاہتا ہے تم مجھ پر طنزیہ فقرے کسنا شروع کر دیتے ہو۔ آج فیصلہ ہو ہی جائے۔ بولو کیا چاہتے ہو تم"—— اچانک جولیا نے مڑ کر انتہائی غصیلے اور پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

"دیکھا میں نہ کہتا تھا کہ حملہ ہونے والا ہے۔ ابھی تو صرف بادل گرجنے کی آواز آئی ہے۔ اس کے بعد بجلیاں کڑکیں گی۔ پھر آسمان سے پتھروں کی بارش ہوگی۔ پھر یہ قسمت کی بات ہے کہ کوئی آدم خور دیو نمودار ہوتا ہے یا کوئی خوب صورت اور حسین پری"—— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور جولیا ہونٹ بھینچے کچھ لمحے زہریلی

نظروں سے عمران کو دیکھتی رہی پھر وہ ایک جھٹکے سے اٹھی اور تقریباً دوڑتی ہوئی واپس جنگل کی طرف بڑھنے لگی۔ لیکن اسی لمحے صفدر ایک جھٹکے سے اٹھا اور جولیا کے پیچھے بڑھ گیا

"کہا میں نہ کہتا تھا۔ بے چارہ صفدر صرف صلح کرانے میں ہی زندگی گزار دے گا"—— عمران نے ایسے لہجے میں تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جیسے اس سے اپنے اندازے کی داد وصول کر رہا ہو۔

"تم واقعی پاگل اور گھٹیا آدمی ہو میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ تمہیں دوسروں کے جذبات کی ذرہ برابر بھی پرواہ نہیں ہے۔ تم انسان تو ہو ہی نہیں"—— تنویر سے شاید برداشت نہ ہو سکا تو آخر کار وہ پھٹ پڑا۔

"دوسرا کیسے اتنی ساری خوبیوں کا مالک ہو سکتا ہے۔ یہ بتاؤ کیسے ممکن ہے کہ تنویر ہو یا کوئی دوسرا ہو۔ اس معاملے میں اکلوتے ہو تم بھائی"—— عمران نے تنویر کا فقرہ اسی پر الٹاتے ہوئے کہا۔ اور اس بار تنویر بھی ایک جھٹکے سے اٹھا اور آگے بڑھ گیا۔ لیکن وہ جنگل کی طرف جانے کی بجائے سمندر کی طرف بڑھا جا رہا تھا۔ اور پھر کچھ دور جا کر وہ ریت پر اس طرح بیٹھ گیا جیسے اس کا ان سے کوئی واسطہ ہی نہ ہو۔

"ایک ایک کر کے خطرے ٹلتے تو جا رہے ہیں۔ ہاں تو جناب ٹائیگر صاحب۔ ویسے کمال کی بات ہے کہ آج کل کے ٹائیگر جنگل کی بجائے ساحل سمندر پر بیٹھنے کو زیادہ ترجیح دیتے ہیں"—— عمران

Admin @ www.hibuddiez.com

نے مسکراتے ہوئے اپنا رخ ٹائیگر کی طرف کرتے ہوئے کہا تو ٹائیگر مسکرا کر خاموش ہو گیا۔

"عمران صاحب۔ ٹائیگر کی بجائے ..... "کیپٹن شکیل نے قدرے احتجاج بھرے لہجے میں کچھ کہنا چاہا۔ لیکن اسی لمحے دور سے جولیا بے تحاشا انداز میں دوڑتی ہوئی آتی دکھائی دی۔ تو عمران اور اس کے سب ساتھی بے اختیار اچھل کر کھڑے ہو گئے۔ نیچے کرسی پر بیٹھا ہوا تنویر بھی بوکھلائے ہوئے انداز میں کھڑا ہو گیا تھا۔

"عمران — عمران۔ ادھر چلو۔ ادھر ایک لکڑی کا کیبن موجود ہے جس کے باہر ایک لاش پڑی ہوئی ہے۔ صفدر وہیں موجود ہے" جولیا نے قریب آتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ اتنے اندھیرے میں کیبن بھی تمہیں نظر آ گیا اور لاش بھی۔ کیا اب فاسفورس کا سرمہ تو نہیں لگانا شروع کر دیا"۔ عمران نے جولیا کی بات سننے کے بعد کسی تعجب یا گھبراہٹ کا اظہار کرنے کی بجائے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"مذاق مت کرو۔ چلو ادھر" — جولیا نے عمران کے ردعمل پر شدید جھنجلائے ہوئے انداز میں کہا۔

"ارے ارے۔ چلتے ہیں۔ لیکن اگر جنگل میں ایک کیبن اور ایک لاش نظر بھی آ گئی ہے تو اس میں اتنا گھبرانے کی کیا ضرورت ہے۔ ہو گی بے چارے کسی شکاری کی" — عمران نے کہا۔ اور پھر جنگل کی طرف بڑھنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واقعی جنگل کی ایک کھلی جگہ پر بنے ہوئے ایک بڑے سے کیبن کے سامنے پہنچ گئے۔ کیبن کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ اور اس کے سامنے صفدر چوکنے انداز میں کھڑا تھا۔ اس کے ہاتھوں میں مشین گن تھی۔

"کیبن خالی ہے۔ اور اس لاش کی حالت بتا رہی ہے کہ اسے کئی گھنٹے پہلے گولی ماری گئی ہے" — صفدر نے عمران کے قریب پہنچنے پر کہا۔

چونکہ کیبن کھلی جگہ پر تھا اس لئے یہاں ستاروں کی روشنی کی وجہ سے ماحول خاصا واضح نظر آ رہا تھا۔ کیبن کے دروازے کے سامنے ایک توانا جسم کے نوجوان کی لاش پڑی ہوئی تھی۔ جس کے جسم پر گولیوں کے اتنے سوراخ تھے کہ اس کا جسم شہد کی مکھیوں کا چھتہ نظر آ رہا تھا۔ عمران لاش کے قریب اکڑوں بیٹھ گیا۔ مرنے والے کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور اس ہلکی سی روشنی میں بھی عمران نے اس کی آنکھوں میں موجود شدید ترین حیرت کے تاثرات بخوبی محسوس کر لئے تھے۔ یقیناً اس نوجوان پر جس نے بھی فائرنگ کی تھی۔ اس کی توقع اس نوجوان کو ہرگز نہ تھی۔ اس لئے اس کی آنکھوں میں شدید ترین حیرت کا واضح تاثر ابھرا اور پھر موت کی وجہ سے وہ تاثر بے نور آنکھوں میں جم سا گیا۔

"لیکن اسے یہاں گولی نہیں ماری گئی۔ البتہ اس کی لاش اٹھا کر یہاں ضرور لائی گئی ہے" — عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ کیبن کے کھلے دروازے کی طرف بڑھا ہی تھا کہ یکلخت کیبن کی طرف سے ایسی آواز سنائی دی جیسے کوئی ٹرانسمیٹر آن ہوا ہو۔ اور پھر ایک آواز جنگل میں گونج اٹھی۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"تم میری رہائش گاہ سے تو بچ کر نکل آئے ہو عمران۔ لیکن اب تمہاری لاشیں اس کارل کی لاش کے ساتھ ہی یہاں گریں گی" — مادام بلیک کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ارے واہ۔ تمہاری دلکش آواز سے جنگل پر چھایا ہوا خوفناک سناٹا ٹوٹا۔ لیکن اس بے چارے کارل کو آخر کس جرم کی سزا ملی ہے" عمران نے اسی طرح مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ میرا محبوب تھا۔ اور مجھے اس کی موت پر ہمیشہ افسوس رہے گا۔ لیکن اپنے شوہر ڈاکٹر رونلڈ کا شک مٹانے کے لئے مجبوراً مجھے اس کا خاتمہ کرنا پڑا۔ تمہاری ساتھی عورت تو موجود ہے مگر پرنسز ڈنسی نظر نہیں آ رہی۔ وہ کہاں ہے" — اس بار مادام بلیک نے چیخ کر بولنے کی بجائے نرم اور لوچدار لہجے میں کہا۔

"ایک نیام میں دو تلواریں کیسے رہ سکتی ہیں۔ اس لئے پرنسز ڈنسی کو تمہاری رہائش گاہ پر ہی ہم نے سی آف کر دیا تھا۔ اب یہ اور بات ہے کہ تم نے اپنی ہی رہائش گاہ اپنے ہاتھوں تباہ کر دی" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ویری سیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ اس بے چاری کے رہائش گاہ کے ساتھ ہی ٹکڑے اڑ گئے ہوں گے۔ وہ میری محسنہ تھی۔ ویسے مجھے ذرا سا بھی اندازہ ہو جاتا کہ تم اس شٹل والے خفیہ راستے سے اس طرح واقف ہو کہ میرے پیچھے یہاں تک پہنچ جاؤ گے تو میں اپنی رہائش گاہ تباہ کرنے کی بجائے یہ سرنگ ہی اڑا دیتی" — مادام بلیک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"حالانکہ [illegible] سرنگ کا راستہ اور بیرونی راستہ تمہارے لئے کھول کر رکھا ہوا تھا۔ تاکہ تمہیں جنگل میں پہنچنے میں کسی تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے" — عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور مادام بلیک بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑی۔

"تم شکل سے جس قدر احمق نظر آتے ہو اسی قدر ذہین اور ہوشیار ہو۔ میں نے تمہیں اس وقت چیک کیا تھا جب تم سمندری سرنگ میں دوڑ رہے تھے۔ اور میں چاہتی تو اس سرنگ کو تباہ کر کے تمہیں سمندر میں غرق کر سکتی تھی۔ لیکن میں تمہیں اتنی آسان موت نہیں دینا چاہتی تھی۔ اس لئے میں تمہیں یہاں تک لے آئی ہوں۔ تم نے مجھے بے حد نقصان پہنچایا ہے۔ اور اگر پرنسز ڈنسی عین وقت پر مخالفت نہ کرتی تو تم مجھ پر واقعی اس بار قابو پا لینے میں کامیاب ہو گئے تھے اور اس کے باوجود مجھے تمہارا واپسی کا راستہ بند کرنے کی غرض سے اپنی خوبصورت اور شاندار رہائش گاہ کو بھی مکمل طور پر تباہ کرنا پڑا۔ لیکن اب یہاں میں تم سے دل کھول کر بدلے چکاؤں گی۔ یہاں کا ایک ایک ذرہ میرے کنٹرول میں ہے" مادام بلیک نے کہا۔

"سوچ لو۔ کہیں بدلے چکاتے چکاتے تمہیں رہائش گاہ کی طرح اپنے اس اڈے کو بھی خود ہی تباہ نہ کرنا پڑ جائے۔ آخر وہ بھی تو اس جزیرے میں ہے" — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ اس کی فکر نہ کرو۔ اڈہ تمہارے تصور سے بھی زیادہ محفوظ ہے۔ یہ پورا جزیرہ تو بموں سے اڑ سکتا ہے لیکن اڈے

Admin @ www.hibuddiez.com

کو خراش بھی نہیں پہنچ سکتی" ــــ مادام بلیاک نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی یک لخت ایسی آواز سنائی دی جیسے ٹرانسمیٹر آف ہو گیا ہو۔

"میرے خیال میں اگر ہم سمندر میں تیرتے ہوئے آگے بڑھیں تو ہاگن تک بہرحال پہنچ ہی جائیں گے۔ کیونکہ وہ دھات والی سرنگ اتنی زیادہ طویل نہ تھی جو ہاگن اور اس جزیرے کو آپس میں ملا رہی ہے" ــــ صفدر نے کہا۔

"اگر ہم یہاں سے واپس جانے کے لئے آئے ہیں تو پھر سمندر میں تیر کر جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کیبن کو توڑ کر اس کی لکڑیوں سے دو چھوٹی کشتیاں تیار کی جا سکتی ہیں۔ لیکن ہمارا مقصد اس فلاسٹر پروجیکٹ کو اڑانا ہے۔ آؤ میرے ساتھ ــــ [illegible] نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور پھر تقریباً دوڑتا ہوا وہ [illegible] سمندر کی طرف بڑھ گیا۔ اب صبح کی روشنی آہستہ آہستہ تیز ہو گئی تھی۔ اور اس روشنی میں انہیں ہر چیز پہلے سے کہیں زیادہ واضح انداز میں نظر آنے لگ گئی تھی۔ وہ اب ایک دوسرے کے پیچھے دوڑتے ہوئے واپس اسی جگہ پہنچ گئے جہاں وہ ریت پر بیٹھے رہے تھے۔ ان سب کے چہرے ستے ہوئے تھے۔ کیونکہ آنے والے خطرے کا انہیں اچھی طرح اندازہ ہو گیا تھا۔

"مادام بلیاک سے میں نے جو کچھ معلوم کیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ اڈہ اس جزیرے کی زمین کے اندر نہیں ہے" ــــ عمران نے رکتے ہوئے کہا۔

"زمین کے اندر نہیں ہے۔ کیا مطلب" ــــ عمران کے ساتھی عمران کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

"تم نے سنا نہیں۔ مادام بلیاک نے کہا ہے کہ اگر پورا جزیرہ بھی اڑ جائے تب بھی اس اڈے کو خراش بھی نہیں آ سکتی۔ اس کا کیا مطلب ہوا۔ اگر اڈہ جزیرے کی زمین میں ہو تو لازماً جزیرے کے ساتھ ساتھ اسے بھی تباہ ہونا چاہئے۔ اس کا یہی مطلب ہے کہ یہ اڈہ جزیرے کے پانی سے اوپر والی زمین پر نہیں بنایا گیا بلکہ اسے سمندر کے اندر واقع جزیرے کے حصے کے اندر بنایا گیا ہے۔ یعنی اگر سطح کی حد تک سارا جزیرہ بھی تباہ کر دیا جائے۔ تب بھی اڈہ جو سطح سمندر سے کافی نیچے گہرائی میں ہو گا محفوظ رہے گا" ــــ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور سب ساتھیوں کے چہروں پر بے اختیار تحسین کے آثار پھیلتے چلے گئے۔ واقعی عمران جیسا شخص ہی اس قدر گہری بات سوچ سکتا تھا۔

"اوہ واقعی عمران صاحب۔ آپ کی بات درست ہے۔ لیکن ایسی صورت میں ہمیں اب کیا کرنا چاہئے۔ جبکہ ہمارے پاس نہ ہی غوطہ خوری کے لباس ہیں اور نہ کوئی اسلحہ" ــــ صفدر نے کہا۔

"میگنٹ شٹل کے راستے کا اس جزیرے پر آ کر ختم ہونا۔ اور پھر یہاں ایسے کیبن کا وجود جس پر ٹیلی ویژن ٹرانسمیٹر بھی نصب ہو۔ ان ساری باتوں کا مطلب ہے کہ اس کیبن سے بھی کوئی راستہ اس اڈے کے اندر لازماً جاتا ہے۔ اگر ہم اس راستے کو تلاش کر لیں تو اس اڈے تک پہنچا جا سکتا ہے" ــــ عمران نے کہا۔

"کاش ہمارے پاس بم ہوتے تو دو بم مارنے سے ہی یہ راستہ

Admin @ www.hibuddiez.com

سامنے آجاتا " ـــــ اس بار جولیا نے کہا۔

"کاش کا لفظ وہ لوگ استعمال کرتے ہیں جولیا جو ذہنی طور پر اپنے آپ کو بے بس محسوس کرنے لگے ہوں۔ اس لئے آئندہ یہ لفظ میرے سامنے مت بولنا" ـــــ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور جولیا ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گئی۔

"آؤ میرے ساتھ۔ ہمیں فوری طور پر یہ راستہ تلاش کرنا ہے۔ جس طرح بھی ممکن ہو سکے" ـــــ عمران نے کہا۔ اور ایک بار پھر وہ اس طرف کو دوڑنے لگا۔ جدھر کیبن موجود تھا۔

"اگر تم نے دوبارہ کیبن کی طرف ہی جانا تھا تو پھر یہاں آنے کی کیا تک تھی" ـــــ جولیا نے شاید پہلی جھاڑ کا بدلہ نکالنے کے لئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ میں ساری سکیم اس مادام بلیک کے سامنے تیار کرتا۔ سنجلنے کیبن میں لگے ہوئے ٹیلی ویژن ٹرانسمیٹر تو رینج تک کام کرتا ہو" ـــــ عمران نے اسی طرح خشک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ جس لہجے میں اس نے پہلے جولیا کو ڈانٹا تھا۔ اور جولیا کے بھینچے ہوئے ہونٹ اور زیادہ بھینچ گئے۔ ظاہر ہے اب اسے احساس ہو گیا تھا کہ اس نے ایک احمقانہ بات کی ہے۔ مگر عمران کا اس طرح سب کے سامنے اسے ڈانٹنا بے حد کھل گیا تھا۔ لیکن ظاہر ہے اس وقت وہ اسے کچھ کہہ بھی نہ سکتی تھی۔ اس لئے ہونٹ بھینچے دوڑتی رہی ـــــ شاید جان بوجھ کر اس نے قدم سست کئے۔ اور عمران کے پیچھے دوڑتے ہوئے تنویر کے ساتھ قدم ملا کر دوڑنے لگی۔ اور تنویر کا چہرہ یہ محسوس کرتے ہی بے اختیار کھل اٹھا کہ جولیا جان بوجھ کر عمران سے ہٹ کر اس کے ساتھ دوڑ رہی ہے۔ اس کے لئے شاید جولیا کی اتنی توجہ ہی کافی تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب دوبارہ اس کیبن تک پہنچ گئے اور دوسرے لمحے عمران انہیں وہیں باہر رکنے کا اشارہ کر کے کیبن کے کھلے دروازے سے اندر داخل ہو گیا۔ اب چونکہ روشنی کافی پھیل گئی تھی۔ اس لئے اب کیبن کے اندر کا ماحول اسے صاف دکھائی دے رہا تھا۔ عمران کی نظریں سرچ لائٹوں کی طرح کیبن کا جائزہ لینے میں مصروف تھیں۔ کیبن بانجھ عورت کی کوکھ کی طرح خالی پڑا ہوا تھا۔ کیبن مکمل طور پر لکڑی کا بنا ہوا تھا۔ زمین بھی عام جزیرے کی سی تھی۔

"تم کیا ڈھونڈھ رہے ہو عمران" ـــــ اچانک مادام بلیک کی آواز کیبن کے اندر گونجی۔

"خوب صورت آواز کو تلاش کر رہا ہوں۔ خوب صورت آوازیں میری کمزوری ہیں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ۔ تو تمہارا خیال ہے کہ اس کیبن سے کوئی راستہ فلاسٹر پراجیکٹ کو جاتا ہے۔ اگر تم واقعی ایسی احمقانہ بات سوچ رہے ہو۔ تو پھر مجھے تمہارے متعلق اپنا خیال بدلنا پڑے گا۔ سنو یہ کیبن میں نے اپنی خصوصی تفریح کے لئے بنایا ہوا ہے۔ جب مجھے تفریح کی ضرورت ہوتی ہے۔ میرے آدمی یہاں ضروری سامان پہنچا دیتے ہیں" ـــــ مادام بلیک نے مزے لے کر کہنا شروع کر دیا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"مادام بلیک۔ تم نے یہاں جو ٹی۔وی لگا رکھا ہے۔ اس کے بعد تو کم از کم مجھے یہ نہ بتاؤ کہ تم یہاں تفریح کرتی ہو۔ اور تمہارا شوہر وہاں پروجیکٹ میں بیٹھا تمہاری تفریح سے لطف اندوز ہوتا رہتا ہوگا۔ حالانکہ پہلے تم بتا چکی ہو کہ تم نے اپنے شوہر کی خاطر اپنے محبوب کو گولیوں سے بھون ڈالا ہے"۔۔۔ عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور جواب میں مادام بلیک کا قہقہہ ایک بار پھر سنائی دیا۔

"تو تم سمجھ رہے ہو کہ میں یہاں فلاسٹر پروجیکٹ میں موجود ہوں۔ ارے نہیں بھولے آدمی۔ فلاسٹر پروجیکٹ میں تو جاندار کبھی بھی داخل نہیں ہو سکتی۔ اس پروجیکٹ کو بنایا ہی اس طرح گیا ہے۔ کہ وہاں کوئی جاندار کسی طرح داخل ہی نہ ہو سکے اور اگر بالفرض محال کسی طرح داخل بھی ہو جائے۔ تو وہ وہاں آکسیجن نہ ہونے کی وجہ سے مر جائے گا۔ وہاں صرف مشینیں کام کرتی ہیں۔ صرف مشینیں۔ میں یہاں آئی ضرور تھی لیکن یہاں سے میں اپنے ہیڈ کوارٹر چلی گئی کیونکہ رہائش گاہ سے ہیڈ کوارٹر جانے کے لئے مجھے جو راستہ کھولنا پڑتا اس میں کافی وقت لگتا اور پھر میرے ہاتھ بھی عقب میں بندھے ہوئے تھے اور تم جیسے شکاری بھی میرے پیچھے تھے۔ جبکہ میگنٹ شٹل دے کھولنے اور شٹل میں بیٹھنے اور اُسے چلانے کے لئے مجھے ہاتھوں کی اتنی ضرورت نہ پڑتی تھی۔ اور پھر شٹل کے اندر ایسے آلات موجود تھے جس سے میں اپنے ہاتھوں پر بندھی ہوئی بیلٹ آسانی سے کھول سکتی تھی۔ اور جہاں تک میرے شوہر کا تعلق ہے۔ اُسے تو مشینوں سے سر اٹھانے میں ہی فرصت نہیں ملتی۔ اب بھی وہ مشین روم میں بیٹھا فلاسٹر پروجیکٹ کی پیچیدہ سائنسی گتھیوں میں الجھا ہوا ہے۔ کاش تم دشمن کے روپ میں نہ آتے تو شاید میں کارل کی جگہ تمہیں اپنا محبوب بنا لیتی۔ تم جیسا ہوا جالا انتہائی شاطر آدمی واقعی اچھا محبوب ثابت ہوتا۔ لیکن اب تم دشمن کے روپ میں ہو۔ اور میں دشمن کو کبھی معاف نہیں کرتی"۔۔۔ مادام بلیک نے کہا۔

"سوچ لو۔ اگر تم وعدہ کرتی ہو تو پھر اسے نبھانا بھی پڑے گا"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ تم نے کیا لیلیٰ مجنوں کا قصہ شروع کر دیا ہے۔ باہر آؤ"۔۔۔ اچانک دروازے سے جولیا کی غراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ارے تم بھی سن رہی تھیں۔ میں سمجھا کہ شاید ہمارے درمیان راز و نیاز ہو رہے ہیں"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اطمینان سے چلتا ہوا باہر آ گیا۔ اور اس نے ٹائیگر کے ہاتھ سے مشین گن لی اور دوبارہ اچھل کر وہ کمرے میں داخل ہوا۔ اور دوسرے لمحے ریٹ ریٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی کیبن کے شمال مشرقی کونے کے عین درمیان زمین پر گولیوں کی بارش سی ہونے لگی۔ چند لمحوں بعد وہاں ایک خوف ناک دھماکہ ہوا۔ اور اس کے ساتھ ہی کیبن کے اس کونے کی زمین کا ایک خاصا بڑا سا حصہ کسی تختے کی طرح ایک طرف ہٹتا چلا گیا۔ اور اس ہٹنے والے حصے سے سیڑھیاں نیچے جاتی ہوئیں صاف دکھائی

Admin @ www.hibuddiez.com

دے رہی تھیں۔ عمران اپنے ساتھیوں کو بلانے کے لئے ابھی کیبن
سے باہر نکلا ہی تھا کہ یک لخت ایک خوفناک دھماکے کے ساتھ
پورا کیبن اس طرح فضا میں اڑنے لگا کہ اس کی لکڑیاں خنجروں اور
بھالوں کی طرح عمران اور اس کے ساتھیوں کے جسموں سے ٹکرائیں
اور دوسرے لمحے ان کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے ماحول
گونج اٹھا۔ عمران کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کسی تلوار نے
اس کی کھوپڑی کو درمیان سے چیر دیا ہو۔ اور اس کے ساتھ ہی اس
کے حواس بھی اس کا ساتھ چھوڑ گئے۔

میز پر رکھے ہوئے ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی مخصوص آواز
نکلتے ہی کرسی پر بیٹھے ہوئے جم مارکر نے چونک کر ٹرانسمیٹر کی طرف
دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔
"ہیلو ہیلو۔ راجر کالنگ اوور"۔۔۔ سیکرٹ سروس کے
ہیڈ کوارٹر انچارج راجر کی آواز سنائی دی۔
"یس ۔۔۔ جم مارکر اٹنڈنگ۔ کیا رپورٹ ہے اوور"۔۔۔
جم مارکر نے تیز لہجے میں کہا۔
"باس۔ ان لوگوں نے انتہائی حیرت انگیز انداز میں مادام بلیک
پر قابو پا لیا۔ لیکن پرنسز ڈنسی کی بروقت مداخلت کی وجہ سے
مادام بلیک نکل جانے میں کامیاب ہو گئی ہے۔ مادام بلیک
ایک میگنٹ شٹل کے ذریعے ہانگ کے شمال مشرق میں واقع
ایک چھوٹے لیکن غیر آباد جزیرے پر پہنچی۔ جہاں موجود ایک کیبن

Admin @ www.hibuddiez.com

میں داخل ہوتے ہی وہ ہماری نظروں سے غائب ہو گئی ہے۔ اس کے تھوڑی دیر بعد اس کی زیر زمین رہائش گاہ اور ہوٹل پیراڈائز انتہائی خوف ناک دھماکوں سے تباہ ہو گئے ہیں۔ ہمارے ایکشن گروپ کے چار آدمی جو ہوٹل کے کمرے میں ایس۔ بی مشین سے چیکنگ کر کے مجھے رپورٹ دے رہے تھے۔ مشین سمیت ختم ہو گئے ہیں۔ میں نے اس تباہ شدہ ملبے کی چیکنگ کی ہے لیکن وہاں سے اس عمران یا اس کے کسی ساتھی کی لاش نہیں مل سکی البتہ پرنسز ڈلسی کی لاش ملبے سے ملی ہے۔ لیکن اُسے گولیوں سے پہلے ہی بھون ڈالا گیا تھا اوور"۔۔۔ راجر نے تفصیلی رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔۔۔ مادام بلیک ان کے ہاتھ کیسے آ گئی اوور" جم مارکر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔ ایس۔ بی مشین سے جو رپورٹ ملی ہے۔ وہ انتہائی حیرت انگیز ہے۔ مادام نے انہیں ایک ایسے کمرے میں بند کیا تھا جس میں کوئی دروازہ موجود نہ تھا۔ اور مادام انہیں سائنسی آلات کی مدد سے عبرت ناک انداز میں مارنے کے لئے اس کے ساتھ ایک چھوٹے کمرے میں گئی۔ درمیان میں ایک مضبوط سا شیشہ موجود تھا۔ لیکن پھر اس عمران نے حیرت انگیز طور پر جمپ کیا اور جیسے ہی اس کا جسم اس شیشے سے ٹکرایا۔ شیشہ خود بخود غائب ہو گیا۔ اس طرح انہوں نے مادام بلیک کو بے ہوش کر کے قابو میں کر لیا۔ اوور"۔۔۔ راجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ان کی لاشیں نہ ملنے کا مطلب ہے کہ یہ لوگ بھی یقیناً مادام کے پیچھے اس جزیرے میں گئے ہوں گے۔ کیا تم اس جزیرے کو کسی طرح چیک کر سکتے ہو اوور"۔۔۔ جم مارکر نے تیز لہجے میں کہا۔

"اس جزیرے کو چیک کرنے کے لئے اگر اے۔ ٹی۔ آر کی مدد حاصل کی جا سکے تو اسے آسانی سے وہاں گئے بغیر چیک کیا جا سکتا ہے۔ ورنہ ہمیں موٹر لانچوں میں خود وہاں جانا پڑے گا۔ اوور"۔۔۔ راجر نے کہا۔

"اے۔ ٹی۔ آر۔ ایجنسی دفاعی ٹاور ہے۔ اُسے استعمال کرنے کا مطلب ہو گا کہ ہمیں ساری بات وہاں کے حکام کو بتانی پڑے گی اور کنگ آف آرک لینڈ کا حکم ہے کہ فلاسٹر کے بارے میں کسی بھی ہے اور کو کسی طرح بھی علم نہ ہونے پائے اوور"۔۔۔ جم مارکر نے کہا۔

"کنگ آف آرک لینڈ کا حکم۔ مگر ان کا اس فلاسٹر سے کیا تعلق ہو سکتا ہے۔ یہ تو مجرم تنظیم ہے اوور"۔۔۔ راجر کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"مجرم تنظیم تو ہے۔ لیکن دراصل یہ تنظیم دنیا بھر کے یہودیوں کے مفادات کے لئے قائم کی گئی ہے۔ اور اس کی سرپرستی حکومت اسرائیل کر رہی ہے۔ اور کنگ آف آرک لینڈ خصوصی طور پر اس میں دلچسپی لے رہے ہیں۔ کیونکہ حکومت اسرائیل نے کنگ آف

Admin @ www.hibuddiez.com

آرک لینڈ سے اس معاملے میں ایک باقاعدہ معاہدہ کیا ہے۔ اس معاہدے کے تحت کنگ آف آرک لینڈ نے نہ صرف ایک جزیرہ ان کی ملکیت میں دے دیا ہے بلکہ اس کی چیف مادام بلیک کو بھی سرکاری حیثیت دے دی ہے۔ سب سے بڑا مشن اسے ہر لحاظ سے خفیہ رکھنا تھا۔ کیونکہ یہاں جو کچھ ہو رہا ہے۔ اگر سپر پاورز کو اس کا علم ہو جائے تو سب سپر پاورز آرک لینڈ پر حملہ کرنے سے بھی دریغ نہ کریں گی۔ یہی وجہ ہے کہ مجھے بھی اس کی یہاں موجودگی کا علم نہ ہو سکا حالانکہ میں سیکرٹ سروس کا چیف ہوں۔ لیکن پھر نجانے کس طرح اسلامی بلاک کو اس کا علم ہو گیا اور اس کے بعد اسلامی بلاک کی سب سے خطرناک سیکرٹ سروس پاکیشیا سیکرٹ سروس اس مشن کے خلاف کام کرنے یہاں پہنچ گئی۔ ان کے یہاں آنے کے بعد عجیب سی صورت حال پیدا ہو گئی۔ اور مادام بلیک کو بھی سامنے آنا پڑا۔ بہرحال ایک تکون سی بن گئی۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ آرک لینڈ سیکرٹ سروس۔ اور مادام بلیک۔ ہم تینوں ایک دوسرے کے خلاف کام کرتے رہے۔ میں نے مادام بلیک کو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے اس کی رہائش گاہ پہنچنے کی اطلاع دی تو ہمارا جھگڑا ہو گیا۔ جس پر میں پیچھے ہٹ گیا۔ لیکن پھر شاید مادام بلیک نے کنگ سے بات کی اور کنگ نے مجھے فون پر ہدایات دیں کہ مادام بلیک کی سرکاری حیثیت ہے۔ اور میں اس سے مکمل تعاون بھی کروں اور اس مشن کو باقی دنیا اور خاص طور پر سپر پاورز سے بھی خفیہ رکھوں [illegible] ان ہمارا فرض بن گیا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ کنگ نے مجھے انتہائی سختی سے حکم دیا ہے کہ میں مادام بلیک یا فلاسٹر کے معاملات میں کسی صورت بھی کھل کر مداخلت نہ کروں اس حکم نے صحیح معنوں میں میرے ہاتھ پیر باندھ دیئے ہیں اوور"۔۔۔ ہمارکر نے ہیڈ کوارٹر انچارج راجر کو نئے حالات سے پوری تفصیل سے آگاہ کرتے ہوئے کہا۔ کیونکہ راجر بہرحال اس کا نمبر ٹو تھا۔

"لیکن باس وہ جزیرہ تو اوپر سے قطعی ویران اور بے آباد ہے۔ وہاں سوائے جنگل اور جھاڑیوں کے اور کچھ نہیں ہے۔ اگر مادام بلیک کا کوئی اڈہ ہوگا تو وہ لازماً انڈر گراؤنڈ ہوگا۔ اس لئے اگر ہم جزیرے پر جا کر پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ کر دیں تو اس سے ہم پر یہ الزام تو بہرحال نہیں آ سکتا کہ ہم نے ان کے کسی اڈے یا منصوبے میں مداخلت کی ہے۔ غیر ملکی سیکرٹ ایجنٹوں کا خاتمہ ہی تو ہماری اصل ڈیوٹی ہے اوور"۔۔۔ راجر نے تیز لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"تو تم اس جزیرے پر جا کر ان کا مقابلہ کرنے کے لئے بے چین ہو اوور"۔۔۔ ہمارکر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ اگر ان کا خاتمہ مادام بلیک نے کر دیا۔ اور ہم صرف دیکھتے ہی رہ گئے تو کم از کم میرا ضمیر ہمیشہ شرمندہ رہے گا کہ ہم نے اپنی ڈیوٹی سرانجام نہیں دی۔ ہمیں تو ان لوگوں کے خلاف فل فورس کے ساتھ کام کرنا چاہئے۔ اور اب یہ بہترین موقع ہے کیونکہ یہ لوگ ایک چھوٹے سے جزیرے پر محدود ہو چکے ہیں۔ اب ہم بڑی آسانی سے ان کا یقینی شکار کھیل سکتے ہیں اوور"۔۔۔ راجر نے جذباتی

Admin @ www.hibuddiez.com

لہجے میں کہا۔

"تو پھر ٹھیک ہے۔ تم ایسا کرو۔ ایکشن گروپ کے چیف جیکب کو احکامات دے دو کہ وہ بیس مسلح افراد کے ساتھ چار موٹر لانچوں پر وہاں پہنچے اور تم اپنے خاص دو آدمیوں کے ساتھ یہاں میرے پاس آجاؤ۔ ہم ہیلی کاپٹر پر وہاں جائیں گے۔ تاکہ فل فورس ریڈ ہو سکے۔ اور ہم ان کی لاشیں اٹھا کر کنگ کے سامنے اپنی کارکردگی کے طور پر پیش کر سکیں۔ ویسے مجھے میک اپ میں جانا پڑے گا۔ کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ مادام کہیں کنگ سے مداخلت کی شکایت کر دے"۔ جم مارکر نے فیصلہ کن لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ آپ تیار رہیں۔ میں آرہا ہوں اوور"۔۔۔۔ دوسری طرف سے راجر نے پرجوش لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔۔ جم مارکر نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے وہ اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ملحقہ کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ تاکہ خود بھی پوری طرح تیار ہو سکے۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ اس کمرے سے باہر آیا تو اس کے چہرے پر مخصوص میک اپ اور جسم پر چست جیکٹ اور پتلون تھی۔ جیکٹ میں اس نے انتہائی طاقتور بموں اور ایسا ہی دوسرا اسلحہ بھر رکھا تھا۔ گلے میں طاقتور دوربین تسمے سے لٹک رہی تھی۔ اور کاندھے کے ساتھ ایک مخصوص گن تھی۔ جو بیک وقت میزائل گن کے طور پر بھی کام دیتی تھی۔ اور مشین گن کے طور پر بھی۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیز رفتاری سے اڑتی ہوئی اپنے اس اڈے کی طرف جا رہی تھی۔ جہاں ہنگامی حالات کیلئے

[illegible] جم مارکر وہاں پہنچا تو راجر ہیڈ کوارٹر کے دو افراد کے ساتھ جو اسی طرح مسلح تھے پہلے ہی وہاں پہنچا ہوا تھا۔

"میں نے جیکب اور اس کے ساتھیوں کو وہاں بھیج بھی دیا ہے اور انہیں مکمل ہدایات بھی دے دی ہیں"۔۔۔۔ راجر نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔ اور جم مارکر نے سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ہیلی کاپٹر میں بیٹھے ہاگن سے اس جزیرے کی طرف اڑے چلے جا رہے تھے۔ پائلٹ سیٹ پر راجر تھا۔ جب کہ ساتھ والی سیٹ پر جم مارکر اور عقب میں دونوں مسلح نوجوان ہیلی کاپٹر کی دونوں سائیڈوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ ہیلی کاپٹر چار ڈوروں والا تھا۔ اس لئے عقبی ڈوروں سے وہ نوجوان بھی نیچے فائرنگ وغیرہ آسانی سے کر سکتے تھے۔ ہیلی کاپٹر خاصی تیز رفتاری سے اڑا چلا جا رہا تھا۔ اور پھر زمین کی حدود ختم ہوتے ہی وہ سمندر پر پرواز کرتا ہوا آگے بڑھتا گیا۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک چھوٹے سے جزیرے کے قریب پہنچ گئے۔ جو گھنے درختوں سے ڈھکا ہوا تھا۔ راجر نے کافی بلندی پر ہیلی کاپٹر کو رکھ کر جزیرے کے اوپر ایک چکر لگایا۔ جب کہ جم مارکر طاقتور دوربین آنکھوں سے لگائے نیچے کا جائزہ لیتا رہا۔ جہاں درخت چھدرے تھے وہاں جزیرے کی سطح بھی نظر آجاتی تھی۔ لیکن انہیں وہاں کسی قسم کی کوئی حرکت نظر نہ آئی تھی۔

"یہ جزیرہ تو خالی پڑا ہوا ہے۔ تم کہتے ہو کہ یہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس آئی ہوئی ہے"۔۔۔۔ جم مارکر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"باس - ان میں سے کسی کی لاش بھی وہاں سے نہیں ملی - اور مادام بلیک تو بہرحال اس میگنٹ شٹل کے ذریعے یہیں پہنچی ہے۔ اس لئے لازماً وہ لوگ بھی یہاں ہی آئے ہوں گے - لیکن یہاں نیچے تو واقعی کوئی حرکت نہیں ہے - میں ہیلی کاپٹر اتار دوں پھر تفصیلی چیکنگ کر لیتے ہیں" ——— راجر نے جواب دیا۔

"نہیں - جس طرف سے ایکشن گروپ نے آنا ہے ادھر چلو ہم ان کے ساتھ ہی نیچے جائیں گے - ہو سکتا ہے سیکرٹ سروس والے ہیلی کاپٹر کو دیکھ کر جھاڑیوں میں چھپ گئے ہوں" ——— جم مارکر نے جواب دیا اور راجر نے سر ہلاتے ہوئے ہیلی کاپٹر کا رخ شمال کی طرف موڑ دیا - پھر جیسے ہی وہ جزیرے کو کراس کر کے دوسری طرف ساحل سمندر پر پہنچے - انہوں نے دور سے تین تیز رفتار موٹر لانچوں کو جزیرے کی طرف آتے ہوئے دیکھا - راجر نے جلدی سے ہیلی کاپٹر میں نصب ٹرانسمیٹر پر ایک مخصوص فریکوئنسی سیٹ کی اور اس کے ساتھ ہی اس نے بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو ——— راجر کالنگ اوور" ——— راجر نے تیز آواز میں کہا۔

"یس ——— جیکب اٹنڈنگ اوور" ——— ٹرانسمیٹر سے جیکب کی آواز ابھری۔

"ان موٹر لانچوں میں تم لوگ ہو اوور" ——— راجر نے پوچھا۔

"ہاں - اور آپ ہیلی کاپٹر میں ہیں - کیونکہ ہمیں جزیرے کے اوپر ایک ہیلی کاپٹر نظر آ رہا ہے اوور" ——— جیکب نے سوالیہ لہجے میں پوچھا۔

"ہاں - میں اور چیف ہیلی کاپٹر میں ہیں اوور" ——— راجر نے کہا۔

"اوہ - ٹھیک ہے - ورنہ ہم سوچ رہے تھے کہ یہ کس کا ہیلی کاپٹر ہے کیونکہ دور سے اس پر نشانات واضح نظر نہ آ رہے تھے اوور" جیکب نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"جلدی آؤ - ہم تمہارے ساتھ ہی جزیرے کو اندر سے چیک کرنا چاہتے ہیں - اوور اینڈ آل" ——— راجر نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا - جم مارکر خاموش بیٹھا رہا۔

تھوڑی دیر بعد لانچیں قریب آ گئیں اور پھر وہ ساحل کے قریب ہی رک گئیں - اور اس میں سے مسلح افراد نیچے اترنے لگے - راجر نے بھی ہیلی کاپٹر وہیں اتار دیا - اور پھر وہ سب نیچے اتر آئے - موٹر لانچوں سے آنے والے افراد کی تعداد بیس تھی - جب کہ جم مارکر، راجر اور اس کے دو ساتھیوں کو ملا کر ان کی کل تعداد چوبیس ہو جاتی تھی۔

"ہمیں گروپوں کی صورت میں پھیل کر اندر جانا ہو گا - اور انتہائی احتیاط سے کام لو - جو نظر آئے گولیوں سے اڑا دینا - کسی کو زندہ پکڑنے کے چکر میں نہ پڑنا" ——— جم مارکر نے کاندھے سے مخصوص گن اتار کر ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا - اور جیکب نے پانچ پانچ افراد پر مشتمل اپنے آدمیوں کی چار ٹولیاں بنائیں اور پھر وہ چاروں ٹولیاں تیزی سے پھیل کر اندر کی طرف بڑھنے لگیں - جن میں سے دو انتہائی دائیں ہاتھ سے اور دو انتہائی بائیں ہاتھ سے اندر کی طرف بڑھیں - جم مارکر، راجر اور اس کے دو ساتھی درمیان سے جزیرے کے اندر

Admin @ www.hibuddiez.com

بڑھنے لگے۔ وہ سب بے حد محتاط انداز میں آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ لیکن جنگل میں سوائے پرندوں اور مختلف حشرات الارض کی مخصوص آوازوں کے اور کوئی آواز سنائی نہ دے رہی تھی۔ وہ لوگ کافی اندر تک آ گئے۔ لیکن کسی طرف سے بھی نہ ہی فائرنگ کی آوازیں سنائی دیں اور نہ ہی کوئی آدمی یا کسی کی حرکت دکھائی دی۔ جم مارکر کے ہونٹ بھنچ گئے۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ ان سے حماقت ہوئی ہے۔ یہاں کوئی آدمی موجود نہیں ہے۔ لیکن ظاہر ہے اب مکمل چیکنگ ضروری تھی۔ اس لئے وہ آگے بڑھے چلے جا رہے تھے اور پھر اچانک وہ سب بے اختیار اچھل پڑے۔ کیونکہ دور سے ایک کھلی جگہ پر انہیں انسانی لاشیں پڑی ہوئی صاف نظر آ رہی تھیں وہ سب اکٹھے ہی پڑے ہوئے تھے۔ اور ان کے اوپر اور ارد گرد تختے نما ٹوٹی ہوئی لکڑیوں کے ڈھیر موجود تھے۔

"اوہ اوہ۔ یہ کون ہیں" ــــ جم مارکر نے کہا اور اس کے قدموں میں تیزی آ گئی۔ لیکن ابھی اس نے چند ہی قدم اٹھائے ہوں گے کہ انہیں دائیں ہاتھ سے جنگل کے اندر بے تحاشا فائرنگ اور انسانی چیخوں کی آوازیں سنائی دیں۔ فائرنگ اس بے تحاشا انداز میں ہو رہی تھی جیسے دو پارٹیاں آپس میں لڑ پڑی ہوں۔

"اوہ اوہ۔ ادھر وہ لوگ ہیں۔ یہ شاید مادام کے آدمی ہوں گے جنہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس والوں نے مار ڈالا ہو گا" ــــ جم مارکر نے کہا۔ اور وہ سب تیزی سے ادھر کو مڑ پڑے جدھر سے آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ اسی لمحے انہیں اپنے عقب میں دور سے ویسی ہی بے تحاشا فائرنگ کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

"کیا ہو رہا ہے" ــــ جم مارکر نے چیخ کر کہا۔ اور اسی لمحے اس طرف جدھر سے پہلے فائرنگ کی آوازیں آ رہی تھیں بم پھٹنے کا ایک خوفناک دھماکہ سنائی دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی فائرنگ کی آوازیں بند ہو گئیں۔ وہ بے تحاشا انداز میں دوڑتے ہوئے وہاں پہنچے تو دور سے انہیں جیکب ہاتھ میں میزائل گن اٹھائے بھاگتا ہوا اپنی طرف آتا دکھائی دیا۔

"ہاں ہاں۔ یہ کوئی روبوٹ تھا۔ اس نے میرے گروپ کے سب افراد کو مار ڈالا ہے۔ میں نے اس پر بم مارا تو وہ پرزے پرزے ہو کر بکھر گیا" ــــ جیکب نے چیخ کر کہا۔

"روبوٹ ــــ کیا مطلب" ــــ جم مارکر اور راجر کے حلق سے بیک وقت نکلا۔ اور چند لمحوں بعد وہ جب اس فائرنگ والی جگہ پر پہنچے تو وہاں چار افراد مردہ پڑے ہوئے تھے اور درمیان میں واقعی ایک روبوٹ کے پرزے جھاڑیوں پر بکھرے ہوئے تھے۔ ابھی وہ دیکھ رہے تھے کہ دو اور جگہوں سے خوفناک فائرنگ اور بموں کے دھماکوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

"اوہ یہ روبوٹ کہاں سے آ گئے" ــــ جم مارکر نے چیخ کر پلٹتے ہوئے کہا۔ اور ابھی وہ مڑ رہا تھا کہ یک لخت ان سے سو گز کے فاصلے پر سے یک لخت زمین درمیان سے پھٹی اور اس میں سے ایک لمبا تڑنگا روبوٹ باہر کو نکل آیا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ میں موجود مشین گن نے شعلے اگلنے شروع کر دیئے۔ راجر کے

Admin @ www.hibuddiez.com

ساتھ آنے والے دونوں آدمی پہلی ہی باڑھ میں نشانے پر آگئے جب کہ راجر، جیکب اور جم مارکر نے بڑی مشکل سے جھاڑیوں میں چھلانگ لگا کر جانیں بچائیں۔ روبوٹ اسی طرح بے تحاشا فائرنگ کرتا ہوا ان کی طرف آرہا تھا کہ جم مارکر کا ہاتھ گھوما اور دوسرے لمحے ایک بم اڑتا ہوا پوری قوت سے اس روبوٹ کے سینے سے ٹکرایا۔ ایک خوف ناک دھماکہ ہوا اور روبوٹ کے پرزے ہوا میں بکھر گئے۔ وہ سب ایک طویل سانس لے کر اٹھے ہی تھے کہ دوسری سائیڈ سے ان پر فائرنگ شروع ہو گئی۔ اس بار راجر نے پھرتی دکھائی اور اس طرف سے آنے والے روبوٹ کو اس نے حیرت انگیز پھرتی سے بم مار کر اڑا دیا۔ اب تو پورا جنگل انتہائی خوف ناک فائرنگ کی آوازوں اور دھماکوں سے گونجنے لگا تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے جنگل کے ہر درخت اور ہر جھاڑی سے فائرنگ ہونی شروع ہو گئی ہو۔ پھر تو ان تینوں کے لئے اپنے آپ کو بچانا ہی مشکل ہونے لگ گیا۔ ہر طرف سے وہی فائرنگ مشینیں فائرنگ کرتی ہوئیں ان کی طرف بڑھتی دکھائی دے رہی تھیں۔ اور ان کی جیبوں میں موجود بموں کا ذخیرہ تیزی سے ختم ہونے لگ گیا تھا۔

"بھاگو ہیلی کاپٹر کی طرف بھاگو۔ ورنہ یہ مشینیں ہمیں نہ چھوڑیں گی یہ مادام بلیک کی مشینیں ہیں" ـــــ جم مارکر نے چیخ کر کہا۔ اور پھر وہ تینوں واقعی جنگلی خرگوشوں کی طرح روبوٹوں پر بم پھینکتے ـ فائرنگ کرتے اور ان کی فائرنگ سے بچتے ساحل سمندر کی طرف بھاگنے لگے۔ لیکن پھر اچانک جیکب فائرنگ کی زد میں آگیا اور اس کے جسم میں بلا مبالغہ سینکڑوں گولیاں بیک وقت اتر گئیں۔ وہ خاموش اور ویران جنگل اچانک موت کا جنگل بن گیا تھا۔ لیکن جم مارکر اور راجر اپنی پھرتی کی وجہ سے کم اور خوش قسمتی کی بنا پر زیادہ۔ آخر کار زندہ سلامت جنگل سے نکل کر ہیلی کاپٹر تک پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے۔ اور دوسرے لمحے ہیلی کاپٹر تیزی سے فضا میں بلند ہو گیا۔ جنگل میں اب بھی فائرنگ کی تیز آوازیں جگہ جگہ سے سنائی دے رہی تھیں۔

"جزیرے کے اوپر لے چلو۔ اب میں ان سب کا خاتمہ کر کے ہی جاؤں گا" ـــــ جم مارکر نے ہذیانی انداز میں چیخ کر کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے وہ مخصوص گن کاندھے سے لگائی اور اس کا میزائل ڈسچارج آن کر دیا۔ پھر تو جیسے جنگل پر آگ کی تیز بارش سی شروع ہو گئی۔ ان کے ہیلی کاپٹر پر بھی فائرنگ ہوتی رہی لیکن راجر نے چونکہ ہیلی کاپٹر کو کافی بلندی پر رکھا ہوا تھا۔ اس لئے مشین گنوں کی گولیاں ان تک نہ پہنچ سکتی تھیں۔ البتہ جم مارکر کی اس مخصوص میزائل گن نے واقعی قیامت سی ڈھا دی تھی۔ جہاں جہاں سے بھی فائرنگ کی آوازیں آتیں۔ جم مارکر وہاں میزائل فائر کر دیتا اور جس جگہ میزائل فائر ہوتا، وہاں درخت اس طرح اڑ اڑ کر گرتے جیسے کسی نے انہیں آرے سے کاٹ کر گرا دیا ہو۔ راجر انتہائی تیز رفتاری سے ہیلی کاپٹر کو جزیرے پر گھما رہا تھا۔ اور جم مارکر مسلسل میزائل فائرنگ میں لگا ہوا تھا۔ اب نیچے سے فائرنگ کی آوازیں اکا دکا ہی سنائی دے رہی تھیں۔ ایک بار پھر جنگل میں خاموشی طاری ہوتی چلی جا

Admin @ www.hibuddiez.com

رہی تھی۔ اور تھوڑی دیر بعد واقعی پیچھے موت کا سا سکوت طاری ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی ٹرچ کی مخصوص آواز ابھری اور جم مارکر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹریگر سے انگلی ہٹا لی۔ گن میں موجود میزائلوں کی پوری دو بیلٹس اس نے جنگل پر فائر کر ڈالی تھیں۔

"باس۔ جیکب کے ساتھ ساتھ ایکشن گروپ کے باقی افراد بھی ختم ہو گئے ہیں" —— راجر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اور یہ سب کچھ اس مادام بلیک نے کیا ہے۔ اس نے یہاں ان مشینوں کو حفاظتی اقدامات کے تحت رکھا ہوا ہو گا۔ اور اس نے یہ سمجھا کہ ہم دشمن لوگ ہیں۔ چلو واپس۔ اب مجھے کنگ سے دوبارہ بات کرنی ہو گی۔ میں اپنے آدمیوں کو اس طرح مروانے کی اجازت نہیں دے سکتا۔ میں اس پورے جزیرے کو بموں سے اڑا دوں گا" —— جم مارکر نے تیز لہجے میں کہا اور راجر نے خاموشی سے ہیلی کاپٹر کا رخ موڑا اور ہیلی کاپٹر تیز رفتاری سے اس موت کے جزیرے سے دور ہوتا گیا۔

یک بڑے سے کمرے کی سائیڈ پر بنے ہوئے اندھے شے کے ایک کیبن کے اندر مادام بلیک کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔ ے سامنے شیشے کی دیوار کے ساتھ ایک طویل و عریض ین زمین سے چھت تک نصب تھی۔ اس مشین کے درمیان یک بڑی سی سکرین تھی۔ جس کو چار خانوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ ین کے سامنے جس کرسی پر مادام بلیک بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے پائے ستونوں کی طرح خاصے اونچے تھے۔ مادام بلیک کے وں کے نیچے ایک سٹول رکھا ہوا تھا۔ مادام بلیک نے اپنے پر ہیڈ فون چڑھایا ہوا تھا۔ اور اس کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی یں۔ مشین پر بے شمار ڈائل موجود تھے۔ جن میں مختلف رنگوں کی وئیاں حرکت کر رہی تھیں۔ چھوٹے بڑے ان گنت بلب مسلسل ل رہے تھے۔ اور جل بجھ بھی رہے تھے۔ مادام بلیک کرسی

Admin @_www.hibuddiez.com

کی بیک سے پشت لگائے اطمینان سے بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے ہاتھ میں ایک ریموٹ کنٹرول آلہ تھا۔ جس پر سفید نیلے اور سرخ رنگ کے بٹنوں کے کئی سیٹ موجود تھے۔ اس بڑے ہال نما کمرے میں جہاں اندھے شیشے کا یہ کیبن تھا۔ تمام دیواروں کے ساتھ انتہائی پیچیدہ قسم کی مشینری نصب تھی۔ جس کے سامنے سفید کوٹ پہنے ہوئے کئی افراد مسلسل انہیں آپریٹ کرنے میں مصروف تھے۔ یہ مادام بلیک کے ہیڈ کوارٹر کا آپریشن روم تھا۔ جس کی مدد سے مادام بلیک نہ صرف اپنے ہیڈ کوارٹر بلکہ فلاسٹر پروجیکٹ کے بیرونی ایریے کو اپنی مرضی سے کنٹرول کرتی تھی۔ فلاسٹر پروجیکٹ کے اندر ہونے والے سائنسی کاموں میں اس کا کوئی عمل دخل نہ تھا۔ وہ حصہ یہاں سے بالکل علیحدہ تھا۔ اسے مشین روم کہا جاتا تھا۔ اور وہاں مادام بلیک کا شوہر ڈاکٹر رونلڈ اپنے ساتھی عالمی شہرت یافتہ سائنسدانوں کے ہمراہ فلاسٹر پروجیکٹ کی خودکار مشینوں کے ذریعے فلاسٹر پروجیکٹ مکمل کرنے میں مصروف رہتا تھا۔ مادام بلیک کے ذمہ فلاسٹر پروجیکٹ کی حفاظت تھی۔ اور مادام بلیک نے واقعی انتہائی قابل یہودی' اسرائیلی اور اکیڈمی سائنسدانوں کی مدد سے اپنے ہیڈ کوارٹر اور جزیرہ نکسوما کو ناقابل تسخیر بنا رکھا تھا۔ مادام بلیک کے ہیڈ کوارٹر کا اصل راستہ تو جنگل کی طرف سے تھا لیکن اس کے علاوہ بھی اس نے کئی دوسرے راستے ہنگامی ضرورت کے لئے تیار کئے تھے۔ جن میں سے ایک راستہ اس کی رہائشگاہ

کی طرف کھلتا تھا۔ اور ایک مخصوص راستہ جزیرہ نکسوما سے ہو کر یہاں تک پہنچتا تھا۔ اور اب عمران اور اس کے ساتھیوں سے بچ کر وہ میگنٹ شٹل کے ذریعے جزیرے سے ہوتی ہوئی اس مخصوص راستے کی مدد سے اپنے ہیڈ کوارٹر پہنچی تھی۔ وہاں پہنچتے ہی اس نے اپنی رہائش گاہ میں لگے ہوئے مخصوص ڈائنامٹس کی مدد سے پوری رہائش گاہ ہی اڑا دی تھی تاکہ عمران اور اس کے ساتھی جو اسے وہاں تلاش کرتے پھر رہے ہوں گے۔ رہائش گاہ کے ساتھ ہی موت کا شکار ہو جائیں۔ لیکن اس کے بعد جب اس نے اس سرنگ کو چیک کیا جس میں شٹل سفر کرتی تھی۔ تاکہ وہ جزیرے پر جانے والے راستے کو بند کر سکے تو اس پر انتہائی حیرت انگیز انکشاف ہوا کہ عمران اور اس کے سب ساتھی اس سرنگ میں دوڑتے ہوئے جزیرے کی ان بڑھے جا رہے تھے۔ مادام بلیک کے پاس ایسا کوئی ذریعہ نہ تھا جس سے وہ یہ خفیہ سرنگ اڑا سکتی۔ اس لئے مجبوراً اسے ان لوگوں کے جزیرے پر پہنچنے کا انتظار کرنا پڑا۔ ویسے اسے یقین تھا کہ جزیرے پر پہنچنے کے بعد یہ لوگ واقعی بے بس ہو جائیں گے۔ چنانچہ جیسے ہی یہ لوگ اس مخصوص اور کھلے ہوئے حصے سے جنگل میں داخل ہوئے۔ مادام بلیک نے یہ راستہ بلاک کر دیا۔ اب وہ اس راستے سے واپس نہ جا سکتے تھے۔ مادام بلیک اچھی طرح جانتی تھی۔ کہ جزیرہ نکسوما کے گرد چاروں طرف آدم خور شارک مچھلیوں کے گروہ مسلسل

Admin @ www.hibuddiez.com

گھومتے رہتے ہیں۔ کیونکہ یہ آدم خور مچھلیاں مادام بلیک نے خود یہاں پالی تھیں۔ اور انہیں باقاعدگی سے گوشت وغیرہ بھی ڈالا جاتا تھا۔ تاکہ وہ زندہ بھی رہیں اور ان کی گوشت خوری کی حس بھی قائم رہے۔ البتہ جزیرے کے چاروں طرف تقریباً ایک کلومیٹر کے فاصلے پر ایسی مخصوص دیز کا پانی میں حصار قائم کر دیا گیا تھا کہ شارک مچھلیاں اس حصار کو توڑ کر آگے نہ جا سکتی تھیں۔ اس طرح دوسرے جزیروں تک ان کے جانے کو روک دیا گیا تھا۔ یہ مچھلیاں چونکہ تعداد میں خاصی تھیں۔ اور انتہائی خونخوار نسل سے تعلق رکھتی تھیں۔ اس لئے جزیرے سے سمندر میں اگر کوئی آدمی بغیر موٹر لانچ کے پانی میں اترتا تو پلک جھپکنے میں ان آدم خور مچھلیوں کا شکار ہو جاتا تھا۔ اس لئے مادام بلیک مطمئن تھی کہ عمران اور اس کے ساتھی اب کسی طرح بھی اس جزیرے سے باہر نہ جا سکیں گے۔ گو اس کے پاس ایسے انتظامات موجود تھے کہ وہ صرف چند بٹن دبا کر جزیرے کے نیچے زیر زمین بنے ہوئے مخصوص کمروں میں موجود ایسے روبوٹوں کو جزیرے کی سطح پر بھیج سکتی تھی۔ جن کے پاس ایک مخصوص ٹائپ کی مشین گن ہوتی تھی۔ اور وہ کمپیوٹر کنٹرول کی مدد سے ہر سمت میں صحیح نشانے پر گولیاں برسا سکتے تھے۔ اس طرح جزیرے پر آنے والی پوری فوج کا خاتمہ کیا جا سکتا تھا۔ مادام بلیک انہیں فائٹنگ مشینیں کہتی تھی۔ ان فائٹنگ مشینوں کی تعداد بارہ تھی۔ اور یہ تقریباً جزیرے کے ہر حصے میں زمین کے نیچے

[illegible] حرکت کرنے کی رینج تھی۔ اور جزیرے کو بارہ حصوں میں تقسیم کر کے ہر فائٹنگ کے لئے ایک ایک مخصوص رینج قائم کر دی گئی تھی لیکن مادام بلیک ابھی عمران اور اس کے ساتھیوں کا تماشہ دیکھنا چاہتی تھی۔ اسے صرف ایک خطرہ تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی اس مخصوص راستے کو تلاش نہ کر لیں۔ جس کے ذریعے مادام بلیک ہیڈ کوارٹر تک آ جاتی تھی۔ لیکن یہ راستہ جس انداز میں بنایا گیا تھا۔ اس سے مادام بلیک کو یقین تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی لاکھ سر پٹکیں اس راستے کو تلاش نہ کر سکتے تھے۔ یہ جزیرے کے درمیان بنے ہوئے لکڑی کے ایک کیبن میں سے شروع ہوتا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی جزیرے پر پہنچ کر سمندر کی طرف چلے گئے تھے۔ شاید اس وجہ سے کہ ابھی چونکہ رات کا پچھلا پہر ہونے کی وجہ سے خاصی تاریکی تھی۔ مادام بلیک سامنے موجود سکرین پر انہیں چیک کرتی رہی لیکن کیبن سے ساحل سمندر کا فاصلہ کافی تھا اس لئے وہ ان کے درمیان ہونے والی گفتگو نہ سن سکتی تھی۔ وہ سب ریت پر بیٹھے ہوئے آپس میں باتیں کر رہے تھے کہ عمران کی ساتھی لڑکی اچانک اٹھ کر بڑے غصیلے انداز میں جنگل کے اندر کی طرف چلی گئی اور عمران کا ایک اور ساتھی بھی اس کے پیچھے لپکا۔ اور پھر وہ دونوں باتیں کرتے ہوئے سیدھے اس کیبن تک پہنچ گئے۔ جہاں باہر گارڈ کی گولیوں سے مسخ لاش پڑی ہوئی تھی گو مادام بلیک

Admin @ www.hibuddiez.com

نے کارل کو ساحل سمندر پر گولیوں سے اڑایا تھا اور اس کی لاش وہیں چھوڑ کر واپس اپنی رہائش گاہ پر گئی تھی۔ لیکن اب جب کہ وہ ہیڈ کوارٹر آنے کے لئے کیبن کے پاس پہنچی تھی۔ تو اس نے کارل کی لاش کو کیبن کے سامنے پڑے ہوئے دیکھا تھا۔ اور مادام بلیک سمجھ گئی تھی کہ کارل کی لاش وہاں کیسے پہنچ گئی تھی۔ اس کا شوہر ڈاکٹر رونلڈ ناراض ہو کر ہیڈ کوارٹر جانے کے لئے جزیرے پر پہنچا تھا۔ رہائش گاہ سے جو راستہ ہیڈ کوارٹر جاتا تھا وہ چونکہ مادام کی خواب گاہ سے جاتا تھا۔ اس لئے ظاہر ہے ڈاکٹر رونلڈ ناراضگی کی وجہ سے اس راستے سے نہ جا سکتا تو میگنٹ شٹل والے راستے کا اُسے سرے سے علم ہی نہ تھا۔ اس لئے وہ جزیرے تک ایک مخصوص آبدوز کے ذریعے ہی آتا جاتا تھا۔ چنانچہ وہ آبدوز کے ذریعے وہاں پہنچا۔ اور ظاہر ہے وہ اُسی غصے کے عالم میں دوڑتا ہوا کیبن کی طرف آیا ہوگا۔ کو مادام بلیک نے کارل کو تقریباً اُسی مقام پر گولیوں سے ہلاک کیا تھا۔ جہاں آبدوز جا کر رکتی تھی۔ تاکہ ڈاکٹر رونلڈ جیسے ہی آبدوز سے نکل کر جزیرے پر پہنچے اُسے کارل کی لاش نظر آ جائے۔ اس طرح اس کا شک دور ہو جائے۔ لیکن یا تو آبدوز وہاں نہ رکی تھی بلکہ ہٹ کر کسی اور جگہ پر رکی تھی۔ اس لئے ڈاکٹر رونلڈ کو کارل کی لاش نظر نہ آئی تھی۔ یا پھر اس نے غصے کی شدت کی وجہ سے اُسے نظر انداز کر دیا تھا۔ لیکن آبدوز کے عملے کو یقیناً وہ نظر آ گئی اور پھر وہ اُسے اٹھا کر ڈاکٹر رونلڈ کے پیچھے آئے تاکہ اس

کے متعلق اُسے بتایا جا سکے۔ اور ڈاکٹر رونلڈ انہیں کیبن کے سامنے مل گیا ہوگا۔ اور پھر وہ کارل کی لاش دیکھ کر مادام کے منصوبے کے مطابق اپنے بے جا الزام پر شرمندہ ہو کر واپس آ گیا۔ اور لاش وہیں کیبن کے پاس ہی چھوڑ دی گئی ہوگی۔ بہرحال اس لاش کو دیکھ کر وہ عورت جولیا واپس اپنے ساتھیوں کی طرف مڑ گئی۔ جب کہ دوسرا ساتھی وہیں رک گیا۔ اس نے کیبن کا اندر باہر سے جائزہ بھی لیا۔ لیکن ظاہر ہے وہاں اُسے کیا نظر آنا تھا۔ پھر عمران اور اس کے ساتھی بھی جولیا کے ساتھ وہاں پہنچ گئے۔ اب چونکہ مادام بلیک ان کی باتیں سن سکتی تھی۔ اس لئے مادام بلیک نے لطف لینے کی غرض سے ان سے بات چیت شروع کر دی۔ وہ پوری طرح مطمئن انداز میں اور لطف لے کر ان سے باتیں کر رہی تھی۔ کہ اچانک اس عمران نے کیبن میں داخل ہو کر کیبن کے اس مخصوص حصے پر مشین گن سے گولیاں برسانی شروع کر دیں جہاں راستے کا میکنزم موجود تھا۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے اس نے میکنزم کو توڑ کر راستہ کھول لیا۔ مادام بلیک جو حیرت سے اُسے ایسا کرتا دیکھ رہی تھی۔ اس وقت جب راستہ کھل گیا اور اب اُسے شدید ترین خطرے کا احساس ہوا تو اس نے بجلی کی سی تیزی سے کیبن کے اندر فرش کے نیچے لگا ہوا ڈائنامنٹ سرکل فائر کر دیا۔ جس کا نتیجہ اس کی توقع کے عین مطابق ظاہر ہوا کہ پورا کیبن اس ڈائنامنٹ کے فائر ہونے سے تباہ ہو گیا۔ اور اس کی لکڑیاں تلوار دل اور

Admin @ www.hibuddiez.com

بھالوں کی طرح فضا میں اڑتی ہوئیں عمران اور اس کے ساتھیوں کو شدید زخمی کر گئیں۔ اس طرح وہ سب زخمی ہو کر نیچے گر گئے اور مادام بلیک نے اطمینان کا طویل سانس لیا۔ اب وہ اطمینان سے بیٹھی ہوئی ان کے ہوش میں آنے یا مرنے کا انتظار کر رہی تھی کیونکہ ڈائنا منٹ مرکل کی فائرنگ سے وہ راستہ بلاک ہو گیا تھا۔ لیکن اسی لمحے ایک ہلکی سی سیٹی کی آواز مشین میں سے سنائی دی اور مادام بے اختیار چونک پڑی۔ یہ مخصوص آواز اس بات کا کاشن تھا کہ جزیرے کی مخصوص ایئر رینج میں کوئی جہاز داخل ہوا ہے۔ مادام نے پھرتی سے ہاتھ میں پکڑے ہوئے آلے کے دو بٹن دبا دیئے۔ اور اس کے ساتھ ہی سکرین کے [illegible] تین خانوں میں سے ایک خانہ روشن ہو گیا۔ اس سے پہلے کا صرف ایک خانہ روشن تھا جس پر کیبن اور اس کا [illegible] نظر آ رہا تھا۔ دوسرا خانہ روشن ہوتے ہی جزیرے کے اوپر آسمان نظر آنے لگا۔ جس پر ایک فورڈ ونڈ ہیلی کاپٹر اڑتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ مادام نے ہاتھ بڑھا کر مشین کی ایک ناب کو گھمایا تو سکرین پر نظر آنے والا ہیلی کاپٹر بڑا اور قریب آنے لگا۔ مادام نے دیکھا کہ ایک جیکٹ پہنے ہوئے آدمی آنکھوں سے طاقتور دوربین لگائے نیچے جزیرے کو دیکھ رہا تھا۔ جبکہ اس کے کاندھے سے ایک عجیب ساخت کی گن لٹکی ہوئی تھی۔ ہیلی کاپٹر میں پائلٹ کے علاوہ عقب میں دو اور مسلح آدمی بھی بیٹھے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ پھر ہیلی کاپٹر جزیرے کے اوپر [illegible] چاروں آدمی تھانی ہی تھے لیکن یہ کون لوگ ہیں۔ کیا یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا کوئی دوسرا گروپ ہے"۔۔۔ مادام بلیک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ ہیلی کاپٹر جزیرے کے اوپر مسلسل چکرا تا رہا۔ اور مادام بلیک خاموش بیٹھی اسے دیکھتی رہی۔ پھر اچانک ہیلی کاپٹر جزیرے کے اوپر سے ہوتا ہوا شمالی سمت ساحل سمندر کی طرف بڑھ گیا۔ مادام بلیک نے بٹن دبا کر ایک اور خانہ روشن کر دیا۔ اب اس میں جزیرے کا پورا ساحل اور سمندر کا کافی حصہ نظر آ رہا تھا۔ اور چند لمحوں بعد مادام بلیک بری طرح چونک پڑی۔ جب اس نے تین بڑی موٹر لانچوں کو انتہائی تیز رفتاری سے پانی پر چلتے ہوئے ساحل کی طرف آتے دیکھا۔

"یہ واقعی اس عمران کے ساتھی ہیں۔ انہیں بھی اب ختم ہونا چاہئے"۔ مادام بلیک نے کہا۔ چند لمحوں بعد موٹر لانچیں ساحل پر رک گئیں اور پھر ان میں سے مسلح افراد ساحل پر اترنے لگے۔ ہیلی کاپٹر بھی اب ساحل پر اتر گیا تھا۔ اور اس میں موجود چاروں افراد بھی باہر آ گئے تھے۔ موٹر لانچوں میں بیس افراد تھے۔ وہ چند لمحے آپس میں باتیں کرتے رہے۔ پھر وہ سب ٹولیوں کی صورت میں بکھر کر جنگل میں داخل ہو گئے۔

"اب فائٹنگ مشینوں کو باہر لانا ہی پڑے گا"۔۔۔ مادام بلیک نے کہا اور اس نے تیزی سے ہاتھ بڑھا کر بڑی مشین کے کئی بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ یہ بٹن دبتے ہی مشین کی گونج ذرا سی بڑھ

Admin @ www.hibuddiez.com

گئی۔ مادام نے فائٹنگ مشینز کے کنٹرول والے کمپیوٹر کو لنک کر لیا تھا۔ پھر اس نے ایک اور بٹن دبایا۔

"ہیلو ہیلو ۔۔۔ فائٹنگ مشین کمپیوٹر سیکشن مادام بلیک کالنگ"۔۔۔ مادام بلیک نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس۔ ایف۔ ایم۔ ماسٹر کمپیوٹر اٹینڈنگ"۔۔۔ اس کے کانوں پر چڑھے ہوئے ہیڈ فون سے ایک مشینی آواز نکلی۔

"جزیرے پر چوبیس مسلح افراد داخل ہوئے ہیں۔ تمام ریڈ ایم کو آپریٹ کر کے ان سب کا خاتمہ کرا دو۔ اور ان کے خاتمے کے بعد نمبر تھری ایف۔ ایم کو آرڈر دو کہ وہ کیبن کے سامنے پڑے ہوئے افراد کو بھی گولیوں سے بھون ڈالیں۔ یہ افراد چاہے بے ہوش ہوں، زخمی ہوں، مردہ ہوں یا زندہ ہوں ان کے جسم چھلنی ہو جانے چاہئیں"۔۔۔ مادام بلیک نے تیز لہجے میں تفصیلی ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی"۔۔۔ دوسری طرف سے وہی مشینی آواز ابھری۔ اور مادام نے مطمئن انداز میں ایک بٹن دبا کر رابطہ ختم کر دیا کیونکہ اب ماسٹر کمپیوٹر خودکار انداز میں ساری ہدایات پر خود ہی عمل درآمد کرنے کا پابند تھا۔

پھر بڑی سکرین اور چھوٹی سکرین پر اس نے فائٹنگ مشینوں کو جنگل کے مختلف حصوں میں سے زمین سے نکل کر باہر آتے دیکھا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر بڑی مشین کے نچلے حصے میں لگے ہوئے کئی بٹن دبا دیئے۔ اب ان فائٹنگ مشینوں جو کہ

... آن ہو گئی تھی۔ اس طرح دیکھ رہی تھیں جبکہ ابھرنے والی تمام آوازیں وہ آسانی سے سن سکتی تھی۔ تھوڑی دیر بعد اس نے چار فائٹنگ مشینوں کو بیک وقت فائرنگ کرتے دیکھا۔ اور اس کے ساتھ ہی مشین گنوں کی فائرنگ کی تیز آوازیں سنائی دینے لگیں۔ فائٹنگ مشینوں اور انسانوں کے درمیان خوفناک جنگ کا آغاز ہو گیا تھا۔ اور ظاہر ہے انسان بھلا کہاں ٹھہر سکتے تھے کہ اچانک ایک دھماکہ ہوا اور اس نے ایک مشین کو تباہ ہوتے دیکھا۔ مادام بلیک کے ہونٹ بھنچ گئے۔ مشین پر خوفناک بم پھینکا گیا تھا۔ پھر باقی مشینیں بھی حرکت میں رہیں۔ انسان بھی مرتے رہے۔ لیکن اب مشینیں بھی خوفناک بموں کی وجہ سے تباہ ہوتی جا رہی تھیں۔ مادام بلیک کی اطلاع کے مطابق ایف۔ ایم تھری پر بھی ہوئی تھیں۔ جو کیبن کے قریب فائرنگ کر رہی تھی۔ اور پھر وہ بھی تباہ کر دی گئی۔ لیکن اب جزیرے پر موٹر بوٹوں اور ہیلی کاپٹر کے ذریعے آنے والے چوبیس افراد میں سے تین بچ گئے تھے۔ اور وہ ساحل سمندر کی طرف بھاگ رہے تھے۔ کئی مشینوں تک انسان پہنچے ہی نہ تھے۔ لیکن وہ کمپیوٹر آرڈر کے تحت ویسے ہی فائرنگ میں مصروف تھیں۔

"احمق ماسٹر کمپیوٹر خواہ مخواہ گولیاں ضائع کر رہا ہے"۔۔۔ مادام بلیک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ لیکن وہ اسی لمحے جبکہ فائرنگ جاری تھی ماسٹر کمپیوٹر کو کوئی نئی ہدایت نہ دینا چاہتی تھی۔ کیونکہ اس طرح ماسٹر کمپیوٹر گڑبڑا سکتا تھا۔ اس لئے

Admin @ www.hibuddiez.com

سوائے بڑبڑانے کے اس نے اور کچھ نہ کہا۔ اور پھر وہ ہیلی کاپٹر والے دو افراد اور موٹر لانچ سے آنے والے ایک آدمی کو لڑکھڑا کر ساحل کی طرف بھاگتے دیکھنے لگی۔ اچانک وہ ایک فائٹنگ مشین کی رینج میں آ گئے۔ اور دوسرے لمحے ایک آدمی ہٹ ہو گیا۔ یہ موٹر لانچ والا تھا۔ لیکن ہیلی کاپٹر والے نے ایک حیرت انگیز پھرتی سے مڑ کر فائٹنگ مشین کو بم مار کر اڑا دیا تھا۔ اور وہ دونوں ہیلی کاپٹر والے بچ کر جنگل سے نکل کر اپنے ہیلی کاپٹر تک پہنچ گئے ان میں سے ایک کے کاندھے سے ابھی تک وہ مخصوص ساخت کی گن لٹکی ہوئی تھی۔ اس نے گن نہ اتاری تھی چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہو گیا۔ اور اس بار مادام بے اختیار چونک پڑی کیونکہ اس آدمی نے اپنی مخصوص ساخت کی گن سے نیچے فائرنگ شروع کر دیا۔ یہ گن خوف ناک قسم کے میزائل فائر کر رہی تھی جس سے فائرنگ سپاٹ کے قریب کے تمام درخت اس طرح کٹ کر گر جاتے تھے جیسے آرے سے کاٹ دیئے گئے ہوں۔ انتہائی خوف ناک حد تک طاقتور میزائل تھے۔ اور پھر چونکہ باقی بچ جانے والی فائٹنگ مشینیں مسلسل فائرنگ کر رہی تھیں اس لئے ہیلی کاپٹر عین اسی جگہ پہنچتا جہاں فائرنگ ہو رہی ہوتی اور پھر اس میزائل کی وجہ سے فائٹنگ مشین تباہ ہو جاتی۔

"اوہ اوہ۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ اس طرح تو ساری مشینیں ختم ہو جائیں گی"۔۔۔ مادام بلیک نے چیختے ہوئے کہا۔ اور اس نے ہاتھ بڑھا کر کمپیوٹر لنک کے بٹن دبانے شروع کر

دیئے۔ اور پھر ریموٹ کنٹرول والے آلے کا ایک بٹن دبا دیا

"جلدی جلدی۔۔۔ ماسٹر کمپیوٹر کیا کر رہے ہو۔ سارے ایف ایم کیوں فائرنگ کر رہے ہیں"۔۔۔ مادام نے چیختے ہوئے کہا

"ماسٹر کمپیوٹر اسٹینڈنگ۔ تمام ایف۔ ایم جنرل رینج ۱۳ میں کام کرتے ہیں"۔۔۔ دوسری طرف سے مشینی آواز سنائی دی۔ اور مادام بلیک نے بے اختیار ہونٹ بھینچ کر لنک آف کر دیا۔ آج سے پہلے اسے پورے جزیرے پر فائٹنگ مشینوں کو استعمال کرنے کی ضرورت ہی محسوس نہ ہوئی تھی۔ اس لئے اسے علم ہی نہ تھا کہ ان فائٹنگ سسٹم کیا ہے۔ اور اب ماسٹر کمپیوٹر نے بتایا تھا کہ سب جنرل رینج میں کام کرتے ہیں۔ اس کا مطلب ہوا کہ یا تو سب فائٹ کریں گے یا ایک بھی نہ کرے گا۔ اس لئے مجبوری تھی اس کی نظریں ایک بار پھر سکرین پر جم گئیں۔ اور پھر اس کے ہونٹ بھنچ گئے۔ کیونکہ گیارہ مشینیں تباہ ہو گئی تھیں۔ اور اب آخری بارہویں فائٹنگ مشین پر مخصوص گن سے فائر کیا جا رہا تھا۔ اور پھر وہ آخری بھی ختم ہو گئی۔ اور اس کے ساتھ ہی فائرنگ کی آوازیں یک لخت ختم ہو گئیں۔ ہیلی کاپٹر اوپر کو اٹھا اور پھر تیزی سے مڑ کر شمال کی طرف ساحل سمندر کی طرف جانے لگا۔

"تم۔۔۔ تم جو کوئی بھی ہو۔ میں تمہیں اس کی عبرت ناک سزا دوں گی"۔۔۔ مادام بلیک نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اسی لمحے ہیلی کاپٹر سمندر کے اوپر سے اڑتا ہوا دلدو رینج سے باہر نکل گیا۔ مادام نے ہاتھ بڑھا کر مختلف بٹن دبانے شروع کر

Admin @ www.hibuddiez.com

دیئے۔ اور پھر سکرین پر صرف ایک خانہ باقی رہ گیا۔ جس میں کیبن کے سامنے عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ اور دوسرے لمحے مادام بلیک بے اختیار چونک پڑی۔ جب اس نے عمران اور اس کے ایک اور ساتھی کو ہوش میں دیکھا۔ وہ باقی ساتھیوں کو ہوش میں لانے کی کوششوں میں مصروف تھے۔

"اب کیا کروں۔ اب تو ان کو جزیرے کے اوپر ہلاک نہیں کیا جا سکتا۔ کاش یہ کسی طرح شارک مچھلیوں کی خوراک بن جائیں" مادام بلیک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ خاموش بیٹھی انہیں دیکھتی رہی۔ عمران اور اس کے ساتھی خاصے زخمی تھے لیکن بہرحال وہ زندہ بھی تھے۔ اور ان میں کسی کا ذکر بھی نہ ہوا تھا وہ اب ایک دوسرے کا سہارا لے کر گرتے پڑتے دوبارہ ساحل کی طرف جا رہے تھے۔ راستے میں وہ بکھری ہوئی لاشوں اور تباہ مشینوں کے تباہ شدہ ڈھانچوں کے پاس بھی کچھ دیر کے لئے رکے

"اوہ۔ وہاں موٹر لانچیں تو موجود ہیں۔ یہ اس کے ذریعے یہاں سے نکل جائیں گے" ——— مادام بلیک نے غصیلے لہجے میں کہا۔

لیکن ظاہر ہے وہ اب ان کا کچھ نہ بگاڑ سکتی تھی۔ ایک ہی صورت تھی کہ وہ مسلح افراد کو مخصوص راستے کے ذریعے اوپر بھیج کر ان کا خاتمہ کر سکتی تھی۔ لیکن وہ اب بلاک شدہ راستہ کھولنے کا رسک نہ لینا چاہتی تھی۔

"ٹھیک ہے۔ نکل جائیں۔ لیکن بھاگ کر کہاں جائیں گے۔ میں جم مارکر کے ذریعے وہیں ساگن میں ہی ان کا خاتمہ کرا دوں گی"

مادام نے انہیں ان کا لباس ....

اور پھر اس نے ان سب کو ساحل پر موٹر لانچوں کے قریب پہنچے دیکھ کر ہونٹ سکوڑ لیے۔ لیکن دوسرے لمحے وہ بے اختیار چونک پڑی۔ جب ان میں سے ایک موٹر لانچ پر چڑھ کر اس میں سے ایک بڑا سا میڈیکل باکس نکال لایا۔ اور اس کے بعد عمران اور اس کے ایک ساتھی نے اس میڈیکل باکس کی مدد سے زخموں پر بینڈیج شروع کر دی۔ بینڈیج مکمل ہونے کے بعد ان میں سے بھی ان لانچوں پر گئے۔ اور ایک بار پھر مادام یہ دیکھ کر چونک پڑی کہ وہ ان لانچوں میں سے غوطہ خوری کا جدید سامان نکال کر باہر لے آئے تھے۔

"اوہ ——— یہ ری گڈ۔ ویری گڈ۔ یہ خود یقینی موت کا انتخاب کر رہے ہیں۔ یہ غوطہ خوری کر کے نیچے سے پروجیکٹ میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ لیکن نیچے جاتے ہی یہ خوفناک آدم خور مچھلیوں کا شکار ہو جائیں گے۔ ویری گڈ" ——— یک لخت مادام بلیک نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کا چہرہ کھلا پڑ رہا تھا۔ ان سب نے غوطہ خوری کے لباس پہنے اور موٹر لانچوں پر سوار ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد ان میں سے ہر ایک سیاہ رنگ کا بڑا سا تھیلا کمر سے باندھ رہا تھا۔ اور ہاتھوں میں پانی میں استعمال ہونے والی مخصوص طاقتور مشین گنیں پکڑے ہوئے تھے۔

"ان تھیلوں میں یقیناً بم وغیرہ ہوں گے" ——— مادام نے سوچنے کے انداز میں کہا۔ لیکن ظاہر ہے وہ صرف اندازہ لگا سکتی تھی۔

Admin @ www.pibuddiez.com

یہاں بیٹھے بیٹھے مچھلیوں کے اندر جھانک نہ سکتی تھی۔

"جو کچھ بھی ہے۔ بہرحال وہ انہیں آدم خور شارک مچھلیوں سے نہ بچا سکے گا"۔۔۔ مادام نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور پھر چند لمحوں بعد وہ ایک ایک کر کے پانی کے اندر کود گئے۔ پانی میں کودنے کی وجہ سے وہ سکرین پر نظر آنا بند ہو گئے تھے۔ کیونکہ ویو رینج صرف جزیرے اور سمندر کی اوپر والی سطح پر موجود تھی۔ ویسے بھی نیچے پانی سے پروجیکٹ میں جانے کا کوئی راستہ ہی نہ تھا۔ اس لئے چیکنگ کرنے کی ضرورت ہی نہ تھی۔

"جاؤ۔ آدم خور شارک مچھلیوں کے پیٹ میں۔ گڈ بائی"۔۔۔ مادام نے ان سب کے سمندر میں کودنے کے بعد مسکراتے ہوئے کہا۔ اور ریموٹ کنٹرول کے بٹن آف کر کے اس نے اسے ایک طرف رکھا اور سر پر چڑھائے ہوئے ہیڈ فون کو اتارنے ہی لگی تھی کہ بے اختیار اسے ایک خیال آ گیا۔ اس نے دوبارہ ہیڈ فون کو سر پر ایڈجسٹ کیا۔ پھر اس نے مشین کے ایک حصے میں موجود مختلف بٹن پریس کئے۔۔۔ اور پھر ریموٹ کنٹرول آلہ اٹھا کر اس نے اس کے دو بٹن دبا دیئے۔

"ہیلو ہیلو۔۔۔ مادام بلیک کالنگ مشین روم"۔۔۔ مادام بلیک نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"یس ڈارلنگ۔ رونلڈ اٹنڈنگ یو"۔۔۔ دوسری طرف سے اس کے شوہر ڈاکٹر رونلڈ کی آواز سنائی دی۔

"اوہ ڈیئر۔ تم بخیریت پہنچ گئے تھے ناں۔ مجھے تو تمہاری طرف سے بڑی فکر تھی"۔۔۔ مادام نے انتہائی میٹھے لہجے میں کہا۔

"اور مجھے تمہاری طرف سے فکر تھی۔ میں نے سپیشل سکرین پر اب تک ہونے والی ساری کارروائی چیک کی ہے۔ یہ تو انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ انہوں نے ساری فائٹنگ مشینیں بھی تباہ کر دی ہیں۔ کہیں ہمارے پروجیکٹ کو تو کوئی خطرہ نہیں ہے۔ اب تو وہ مکمل طور پر قریب ہے"۔۔۔ ڈاکٹر رونلڈ نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ نو ڈیئر۔ یہ بات تو تم ذہن سے ہی نکال دو۔ ویسے بھی وہ سب آدم خور شارک مچھلیوں کے پیٹ میں پہنچ گئے ہوں گے۔ میں نے تمہیں کال اس لئے بھی کی ہے کہ تمہاری خیریت پوچھنے کے ساتھ تمہیں درخواست کر سکوں کہ اب وہ فائٹنگ مشینیں دوبارہ بنانی ہوں گی"۔۔۔ مادام نے کہا۔

"یس مائی ڈارلنگ۔ اس کے لئے تو مجھے باقی اہم کام روکنے پڑ جائیں گے"۔۔۔ ڈاکٹر رونلڈ نے کہا۔

"کتنے دن لگ جائیں گے"۔۔۔ مادام نے کہا۔

"دن تو خیر نہیں لگتے۔ اگر میں فل سیکشن کو اس طرف لگا دوں۔ تو زیادہ سے زیادہ چھ گھنٹوں میں دوبارہ فائٹنگ مشینیں تیار ہو جائیں گی۔ ان کے فارمولے۔ ڈائیاں اور میٹریل تو موجود ہے صرف اسمبلنگ کرنی ہو گی۔ اگر تمہارے خیال میں اس کی فوری ضرورت ہے۔ تو پھر ٹھیک ہے۔ میں کام شروع کر دیتا ہوں۔ لیکن اس کے لئے مجھے تب تک پروجیکٹ کو مکمل طور پر آف کرنا پڑے گا"

Admin @ www.hibuddiez.com

ڈاکٹر رونلڈ نے کہا۔
"ڈیڑھ چھ گھنٹوں کی تو بات ہے۔ دو آدمی ہیلی کاپٹر پر بچ کر نکل گئے ہیں۔ کہیں وہ اور زیادہ فورس لے کر نہ آجائیں۔ اس لئے میں چاہتی ہوں کہ یہ حفاظتی اقدام مکمل ہو جائے۔ لیکن ایک بات ہے ڈیئر، اس بار ساری مشینیں ایک ہی جنرل رینج میں کام کرتی رہی ہیں اس لئے وہ تباہ ہو گئی ہیں۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا۔ کہ جنرل رینج کی بجائے ان میں سے ہر مشین سپیشل رینج میں علیحدہ علیحدہ کام کر سکے" مادام بلیک نے کہا۔
"ہاں۔ ہو جائے گا۔ تو ٹھیک ہے میں کام شروع کر دیتا ہوں اوکے"۔۔۔ ڈاکٹر رونلڈ نے کہا۔
"تھینک یو ڈیئر"۔۔۔ مادام بلیک نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر بٹن آف کر کے اس نے آلہ ایک طرف رکھا اور پھر سر پر چڑھایا ہوا ہیڈ فون اتار کر اس نے مشین کے ساتھ لگے ہوئے ایک ہک سے لٹکا کر وہ اچھل کر کرسی سے اتری اور کیبن کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ وہ چونکہ ذہنی طور پر اپنے آپ کو خاصا تھکا ہوا محسوس کر رہی تھی۔ اس لئے اب وہ کچھ دیر اپنے مخصوص کمرے میں جا کر آرام کرنا چاہتی تھی۔ تاکہ پھر تازہ دم ہو کر دوبارہ کام کر سکے۔

عمران کو جیسے ہی ہوش آیا اس کے سر کے عقبی حصے میں درد کی تیز لہر دوڑنے لگی۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کا سر ایسا ٹرانسمیٹر ہو جو درد کی لہریں مسلسل نشر کر رہا ہو۔ درد کی شدت کی وجہ سے اسے آنکھوں پر بھی بے پناہ بوجھ سا محسوس ہو رہا تھا۔ اس کا ہاتھ بے اختیار سر کے عقبی حصے میں پہنچا اور دوسرے لمحے اسے احساس ہوا کہ اس کے سر کے عقبی حصے میں خاصا گہرا زخم موجود ہے۔ جس میں سے خون رس رہا تھا۔ اور اس کی گردن اور پشت پر خون کی چپچپاہٹ موجود تھی۔ بہرحال وہ زندہ تھا۔ اس نے اپنے ذہن کو سنبھالا اور پھر اٹھ کر بیٹھ گیا۔ دوسرے لمحے اپنے سب ساتھیوں کو لکڑیوں کے ڈھیر میں تقریباً دفن اور شدید زخمی دیکھ کر وہ اپنی تکلیف بھی بھول گیا۔ قریب ہی ٹائیگر پڑا ہوا تھا۔ اس کی گردن اور دونوں بازوؤں پر زخم تھے۔ چہرے پر بھی

Admin @ www.hibuddiez.com

ضرب کے نشانات تھے۔ لیکن زخم نہ تھے۔ بلکہ نیلے نشانات پڑ گئے تھے۔ عمران نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھا اور پھر اس نے اسے تیزی سے جھنجھوڑنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد ٹائیگر نے کراہ کر آنکھیں کھول دیں۔ اور اس کے بعد عمران جولیا کی طرف بڑھ گیا۔ جولیا کے بھی سر پر زخم تھا۔ عمران نے اُسے بھی ہوش دلایا۔ اور پھر صفدر کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"آخر یہ ہوا کیا ہے۔ یہ عام سی لکڑیوں نے ہمیں اس قدر زخمی اور بے ہوش کیسے کر دیا ہے"۔ ٹائیگر کے لہجے میں حیرت تھی اور اس کی بات سن کر عمران بھی بے اختیار چونک پڑا۔ یہ بات تو اس کے ذہن میں بھی نہ آئی تھی۔ کہ کیبن بنانے کے لئے استعمال ہونے والی عام سی لکڑی جو پتلی چپٹیوں کی صورت میں تھی۔ اس قدر خطرناک تو ہرگز نہیں ہو سکتی۔ کہ کوئی بھی آدمی ہوش میں نہ رہا۔ عمران نے ایک لکڑی کو اٹھایا۔ اور اُسے غور سے دیکھنے لگا۔ جب کہ ٹائیگر اور جولیا نے دوسرے ساتھیوں کو ہوش میں لانے کا فریضہ سر انجام دینا شروع کر دیا۔ بظاہر تو عام سی لکڑی تھی۔ عمران نے اس کی ایک سائیڈ پر انگوٹھا رکھ کر ذرا سا دبایا تو بے اختیار اس کے منہ سے سسکاری سی نکل گئی۔ اس کے انگوٹھے کی کھال معمولی سی کٹ گئی تھی۔

"اوہ۔ اس کی دھار تو تلوار کی طرح تیز ہے"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ لکڑی پر چونکہ سبز رنگ کا پینٹ کیا گیا تھا۔ اس لئے اس کی اصل شکل نظر نہ آ رہی تھی۔ عمران نے

اس کا ایک حصہ دونوں ہاتھوں میں رکھ کر ایک جھٹکے سے توڑا اور دوسرے لمحے وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اب ٹوٹے ہوئے حصے اور لکڑی کی طاقت دیکھ کر اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ یہ مخصوص ساخت کی لکڑی ارگاتن ہے۔ ارگاتن لکڑی کی خصوصیت ہے کہ اس کے ٹوٹے ہوئے یا کاٹے ہوئے حصے اس طرح سخت اور تیز ہو جاتے ہیں جیسے تلوار کی دھار۔ لیکن اس کے باوجود اتنی جلدی سب کا بے ہوش ہو جانا۔ ابھی تک اس کی سمجھ میں نہ آ رہا تھا۔ عمران نے لکڑی کو ناک سے لگا کر سونگھا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار لکڑی کو دور پھینک دیا۔ ایک بار سونگھنے سے ہی اسے یک لخت چکر آنے لگ گئے تھے۔ ساتھ ہی ناک میں سڑے ہوئے انڈوں جیسی بو آئی۔ اور اس نے ایک طویل سانس لیا۔ اب ساری بات سمجھ گیا تھا۔ کیبن کے تباہ ہونے کے ساتھ بے ہوش کر دینے والی ایک زود اثر گیس بھی چھوڑی گئی تھی۔ اس طرح ارگاتن لکڑی کی ضربوں نے انہیں زخمی اور گیس نے انہیں بے ہوش کر دیا تھا۔ اب سب ساتھی ہوش میں آ چکے تھے۔ اور سب ہی زخمی تھے۔ لیکن بہرحال خیریت تھی کسی کو بھی نہ آیا تھا۔ مگر ظاہر ہے زخم تو تھے۔

"عمران صاحب۔ ہمیں ساحل پر چل کر زخم دھو لینے چاہئیں ورنہ یہ خراب بھی ہو سکتے ہیں"۔ صفدر نے کہا

"زخموں پر نمک چھڑکنے والا محاورہ پیش آ جائے گا۔ سمندر کا پانی انتہائی کھارا اور نمکین ہوتا ہے"۔ عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"کم از کم یہ خون رسنا تو بند ہو جائے گا۔ ورنہ اگر اس طرح خون رستا رہا تو پھر زندگی کو بھی خطرہ لاحق ہو سکتا ہے" ـــــ صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بس یہی زندگی کا ہی تو سارا چکر ہے۔ لیکن زندگی ہے کہ مانتی ہی نہیں دیتی" ـــــ عمران نے مسکرا کر کہا اور کن انکھیوں سے جولیا کی طرف دیکھنے لگا۔ جو کیپٹن شکیل کا سہارا لے کر اٹھ کر کھڑی ہو رہی تھی۔ اسے شاید سر پر لگنے والے زخم کی وجہ سے چکر آ رہے تھے۔

"کسی روز تم میرے ہاتھوں زندگی کے اس چکر سے ہی محروم ہو جاؤ گے۔ سمجھے" ـــــ تنویر نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔ وہ عمران کی بات کا مطلب سب سے پہلے سمجھا تھا۔ اور اس کے اس فقرے پر سب ساتھی بے اختیار چونک کر عمران کو دیکھنے لگے اور پھر وہ سب مسکرا دیئے۔

"بھائی کو تو اس طرح اپنے ہاتھوں خود ہی محروم ہونا پڑتا ہے بڑے ظالم لوگ ہیں جنہوں نے یہ رواج ڈال رکھا ہے کہ بھائی اپنے ہاتھوں اپنی بہن کی ڈولی رخصت کرے" ـــــ عمران نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران مجھے چکر آ رہے ہیں۔ مجھے تو نظر ہی کچھ نہیں آ رہا۔ یہ کیا ہو رہا ہے" ـــــ یک لخت جولیا نے چیختے ہوئے ہذیانی انداز میں کہا۔

"تنویر بھی نظر نہیں آ رہا" ـــــ عمران نے چونک کر بڑے

ہمدردانہ لہجے میں پوچھا۔

"تنویر تو کیا کوئی ساتھی بھی نظر نہیں آ رہا۔ کہیں میں اندھی تو نہیں ہو گئی" ـــــ جولیا کے لہجے میں بے پناہ دہشت تھی۔

"چلو بھئی تنویر۔ تم تو ہوئے فارغ۔ اب میں رہ گیا ہوں اکیلا نظر آنے والا ہوں۔ اور جو نظر آئے گا وہی نظروں کا مرکز بھی بنے گا" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا کی طرف بڑھ گیا۔

"شٹ اپ۔ کیا تم پاگل ہو گئے ہو کہ ہمدردی کرنے کی بجائے الٹا [illegible] ہو" ـــــ تنویر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

عمران کے ان فقروں نے دوسرے ساتھیوں کے چہروں پر کرب کے تاثرات پھیلا دیئے کہ عمران جولیا کا اس حالت میں بھی بے رحمی سے مذاق اڑا رہا ہے۔ عمران نے آگے بڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں کے انگوٹھے جولیا کی بند آنکھوں کے پپوٹوں پر رکھے۔ اور پھر انگوٹھوں کو مخصوص انداز میں حرکت دینے لگا۔ اور چند لمحوں بعد اس نے انگوٹھے ہٹا لئے۔

"اب بتاؤ۔ میں نظر آ رہا ہوں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور جولیا نے پٹ سے آنکھیں کھولیں اور دوسرے لمحے بے اختیار مسرت بھرے لہجے میں چیخ پڑی۔

"ہاں ہاں۔ تم نظر آ رہے ہو۔ بالکل واضح۔ اوہ خدایا تیرا شکر ہے" ـــــ جولیا نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"دیکھا۔ میں نہ کہتا تھا کہ صرف میں ہی نظر آ سکتا ہوں" ـــــ عمران نے بڑے فاتحانہ انداز میں تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے

Admin@ www.hibuddiez.com

کہا۔

"تو یہ بھی نظر آ رہا ہے۔ سب نظر آ رہے ہیں۔ واہ میں تو انتہائی خوف زدہ ہو گئی تھی"۔۔۔ جولیا نے سر گھما کر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کمال ہے۔ اب رقیب روسیاہ۔ اوہ سوری۔ رقیب روسفید بھی نظر آنے لگ گیا ہے۔ مجبوری ہے"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور صفدر بے اختیار ہنس پڑا

"عمران صاحب۔ یہ کیا ہوا تھا جولیا کو"۔۔۔ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"عشکوبیا ہو گیا تھا آنکھوں کو۔ اور عشکوبیا بھی عین سے شروع ہوتا ہے اور عمران بھی عین سے۔ اس لئے میں یہی سمجھا تھا کہ بس میں ہی عین ہوں گا مگر اب تو تنویر بھی عین بلکہ غین ہو گیا ہے۔ اب مجبوری ہے"۔۔۔ عمران نے واپس مڑتے ہوئے کہا۔

"عشکوبیا۔ یہ کیا ہوتا ہے"۔۔۔ جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"اس بیماری میں سوائے محبوب کے اور کوئی نظر نہیں آتا اور ہر طرف محبوب ہی محبوب نظر آتا ہے۔ تمام بڑے بڑے عاشق اس مرض کا شکار ہوتے ہیں"۔۔۔ عمران نے مسکرا کر جواب دیا اور جنگل کا وہ حصہ ساتھیوں کے قہقہوں سے گونج اٹھا۔ اور جولیا نے شرمائے ہوئے انداز میں اپنا منہ پھیر لیا۔ وہ سب ایک دوسرے کا سہارا لے کر ساحل سمندر کی طرف بڑھے

[illegible] کر رک گئے کیونکہ وہاں جھاڑیوں کے جھنڈ کے درمیان پانچ انسانی لاشیں موجود تھیں ان سے ذرا ہٹ کر مشینی پرزوں کا ایک ڈھیر سا پڑا ہوا تھا۔ یہ سب مشین گن کی گولیوں کا شکار ہوئے نظر آ رہے تھے اور سب کے سب مقامی تھے۔

"یہ کون ہو سکتے ہیں۔ پہلے تو ہم ادھر سے ہی آئے تھے۔ پہلے تو کوئی آدمی نہ تھا"۔۔۔ صفدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا

"ہماری بے ہوشی کے دوران یہاں خوفناک جنگ ہوتی رہی ہے"۔۔۔ عمران نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے پرزوں کے اس ڈھیر کو لات مار کر ذرا سا ہٹایا اور دوسرے لمحے اس کے حلق سے ایک طویل سانس نکل گیا۔

"اوہ۔ یہ روبوٹ کے پرزے ہیں"۔۔۔ عمران نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"روبوٹ"۔۔۔ سب حیران رہ گئے۔ جب کہ اسی دوران بلیک زیرو نے ایک لاش کی تلاشی لیتے ہوئے اس کی جیب سے ایک چھوٹا سا کارڈ باہر نکال لیا۔

"یہ تو مقامی سیکرٹ سروس کے لوگ ہیں"۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔ اور سب بلیک زیرو کی بات سن کر بری طرح اچھل پڑے۔

"مقامی سیکرٹ سروس کے لوگ"۔۔۔ سب کی زبان سے بے اختیار نکلا۔

"یہ دیکھئے مقامی سیکرٹ سروس کا سرکاری کارڈ۔ اس آدمی

Admin@www.hibuddiez.com

کا نام رابرٹ ہے"۔۔۔ بلیک ریڈ نے کارڈ عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ اور عمران نے کارڈ دیکھ کر سر ہلا دیا۔

"ہونہہ۔ اب بات سمجھ میں آگئی۔ ہمیں اس مادام بلیک نے زخمی اور بے ہوش کر دیا۔ اور پھر ہمارے خاتمے کے لئے کسی مخصوص راستے سے یہ روبوٹ بھجوایا۔ یہ لازماً کمپیوٹر کنٹرولڈ فائٹنگ مشین ہوگی۔ لیکن اس دوران شاید جم مارکر اپنے ساتھیوں سمیت یہاں پہنچ گیا۔ اور نتیجہ یہ کہ ہم تو ویسے ہی بے ہوش پڑے رہے جب کہ یہ سب بیچارے فائٹنگ مشین کا نشانہ بن گئے"۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور سب نے سر ہلا دیئے تھوڑی دیر بعد جب وہ ساحل پر پہنچے تو ایک بار پھر چونک پڑے۔ ساحل پر تین بڑی اور انتہائی جدید موٹر لانچیں موجود تھیں۔

اس میں لازماً میڈیکل باکس بھی ہوگا۔ میں دیکھتا ہوں"۔۔۔ ٹائیگر نے کہا اور دوڑتا ہوا ایک لانچ پر چڑھ گیا

"اوہ۔ یہاں ہیلی کاپٹر اترنے کے نشانات بھی موجود ہیں۔ ہو سکتا ہے سیکرٹ سروس کے ارکان لانچوں پر اور جم مارکر خود ہیلی کاپٹر پر آیا ہو۔ اور تین لانچوں کا مطلب ہے کہ ان کی تعداد کافی زیادہ ہو گی"۔۔۔ عمران نے وہیں ریت پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے ٹائیگر ایک بڑا سا میڈیکل باکس اٹھائے لانچ سے باہر آ گیا۔ میڈیکل باکس دیکھ کر سب کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔ سب نے مل کر ایک دوسرے کی بینڈیج شروع کر دی۔ باکس میں ڈسٹلڈ واٹر کی بوتلیں بھی موجود تھیں۔ اس لئے زخم صاف کرنے کے لئے

انہیں سمندر کا ... ادھر [illegible] بھی استعمال نہ کرنا پڑا تھا بینڈیج مکمل ہونے کے بعد طاقت کے انجکشن لگائے گئے۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ سب اپنے آپ کو ایک بار پھر فٹ محسوس کرنے لگے۔

"لانچ میں جدید ترین غوطہ خوری کے لباس بھی موجود ہیں"۔۔۔ ٹائیگر نے جو میڈیکل باکس لایا تھا انکشاف کرتے ہوئے کہا

"اوہ۔ ویری گڈ۔ پھر تو آسانی سے سمندر کی گہرائی میں جا کر براہ راست اس فلاٹر پروجیکٹ میں داخل ہوا جا سکتا ہے"۔۔۔ صفدر نے کہا

"ہاں۔ وہ جزیرے والا راستہ تو شاید کیبن اڑا کر بلاک کر دیا گیا ہے۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ لے آؤ لباس۔ پانی کے اندر تو ان کا کریں رسک نہیں ہوگا۔ ورنہ مجھے خدشہ ہے کہ جم مارکر لازماً ہیلی کاپٹر کے ذریعے نکل جانے میں کامیاب ہو گیا ہے دوبارہ فل فورس کے ساتھ آئے"۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب غوطہ خوری کا جدید ترین لباس پہن چکے تھے ان لباس میں سر پر موجود مخصوص کنٹوپ کے اندر ہی ایسا آلہ نصب ہوتا ہے جو سمندر کے پانی سے آکسیجن کشید کر کے سپلائی کرتا رہتا ہے۔ اس طرح بھاری بھرکم آکسیجن سلنڈر ساتھ لے جانے کی ضرورت نہ پڑتی تھی۔

"لیکن ہمیں اسلحہ بھی تو چاہیئے۔ صرف غوطہ لگانے سے تو فلاسٹر اڈہ نہیں ٹوٹ جائے گا"۔۔۔ تنویر نے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔ اور پھر وہ سب لانچوں پر چڑھ گئے۔ لانچیں خاصی بڑی تھیں۔

Admin @ www.hibuddiez.com

اور نیچے ان کے دو دو چھوٹے دہانے تھے۔
انہیں اپنے مطلب کا اسلحہ بھی مل گیا۔ ایسا اسلحہ جو پانی کے اندر استعمال کیا جاتا تھا۔ چونکہ لانچیں سیکرٹ سروس کی تھیں۔ اس لئے ان کے اندر پہلے سے ہی ہر قسم کا اسلحہ سٹور کیا گیا تھا۔ عمران نے مخصوص قسم کا اسلحہ منتخب کیا اور پھر انہیں وہاں موجود واٹر پروف تھیلوں میں ڈال کر ایک ایک تھیلا ہر ایک نے اپنی پشت پر باندھ لیا۔ پانی میں استعمال ہونے والی مخصوص مشین گنیں انہوں نے ہاتھوں میں پکڑ لیں اور پھر ایک ایک کر کے وہ پانی میں کود گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ تیزی سے گہرائی میں اترتے جا رہے تھے۔ جزیرہ پانی کے اندر ٹھوس چٹانوں پر مشتمل تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی کینوپی میں لگی ہوئی طاقتور سرچ لائٹوں کی مدد سے ان چٹانوں کا جائزہ لے رہے تھے کہ عمران کے کانوں میں جولیا کی چیخ سنائی دی اور عمران تیزی سے مڑا۔

"شارک مچھلیاں۔ اوہ اتنی تعداد میں۔ اوہ کس قدر خوف ناک مچھلیاں ہیں" ـــــ جولیا دہشت زدہ انداز میں چیخ رہی تھی۔ اور کینوپی کے اندر لگے ہوئے ٹرانسمیٹر کی وجہ سے وہ سب اس کی بات سن رہے تھے۔ مچھلیوں کی ساخت اور ان کی کثیر تعداد دیکھ کر عمران بھی پریشان ہو گیا۔ مچھلیوں کی یہ قسم انتہائی سخت جان اور انتہائی ظالم ہوتی ہے۔ اور ان کی تعداد اتنی تھی کہ ان سب کا بیک وقت مار دینا بھی ناممکن تھا۔

"اوہ اوہ۔ ہمیں فوراً اوپر جانا چاہئے۔ یہ خوف ناک مچھلیاں ہیں"

کا یہ بڑا سا گہرا دہانہ انتہائی تیز رفتاری سے ان کی طرف بڑھ رہا تھا۔ اور ان کے کھلے جبڑوں سے جھانکتے ہوئے انتہائی بھیانک دانت اور ان کی سرخ سرخ سرچ لائٹوں کی طرح چمکتی ہوئی آنکھیں واقعی سب کو دہشت زدہ کر رہی تھیں۔ ان سب نے گنیں سیدھی کر لی تھیں کیونکہ اب اوپر جانے کا بھی وقت نہ رہا تھا۔

"ان پر بم مارو۔ بم" ـــــ عمران نے چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی ان سب کے ہاتھ پشت پر لدے ہوئے تھیلوں میں رینگ گئے۔ دوسرے لمحے مخصوص ساخت کے بم پوری قوت سے مچھلیوں کی طرف پھٹے اور پانی کے اندر خوف ناک دھماکوں کے ساتھ ہی خون سرخی سی چھا گئی۔ اور پانی اتھل پتھل ہو گیا۔ لیکن اس کے چند لمحوں بعد ہی تنویر کی چیخ کی آوازیں سنائی دیں۔ اور وہ سب بے اختیار آگے بڑھے۔ اسی لمحے عمران نے تیزی سے غوطہ مارا اور پھر اس کی گن نے شعلے اگلے اور اس کے ساتھ ہی اس نے نیچے جاتے ہوئے تنویر کا بازو پکڑا اور اوپر کو اٹھنے لگا۔

"بے تحاشا فائرنگ کرتے ہوئے سطح پر چلو۔ مسلسل فائرنگ" ـــــ عمران نے چیختے ہوئے کہا۔ تنویر کی ایک ٹانگ سے خون نکل نکل کر پانی میں مل رہا تھا۔ اور اس کا جسم ڈھیلا پڑا ہوا تھا۔ وہ شاید بے ہوش تھا۔ پھر تو پانی کے اندر خوف ناک فائرنگ شروع ہو گئی۔ شعلے آتش بازی کی طرح مچھلیوں کی طرف بڑھنے لگے۔ جن کی خاصی بڑی تعداد تو بموں سے ہلاک ہو چکی تھی۔ لیکن زندہ بچ جانے والی

Admin @ www.hibuddiez.com

مچھلیاں دوبارہ خوف ناک انداز میں منہ کھولے اکٹھی ہو کر آگے بڑھ رہی تھیں۔ لیکن گنوں کی مسلسل فائرنگ نے ان کو روکے رکھا اور تھوڑی دیر بعد وہ سب نہ صرف صحیح سلامت سطح پر پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے۔ بلکہ وہ باہر نکل کر اس طرح تیزی سے ساحل پر دوڑتے گئے جیسے انہیں خطرہ ہو کہ آدم خور مچھلیاں بھی پانی سے نکل کر ان کے پیچھے دوڑ پڑیں گی۔ عمران نے اب تنویر کو کاندھے پر اٹھا لیا تھا۔ اس کی ایک پنڈلی شدید زخمی تھی۔ وہ شاید بم مارنے کے لئے زیادہ نزدیک چلا گیا تھا۔ اور کسی مچھلی کے خوف ناک دانتوں کی زد میں آگیا تھا۔ اگر عمران بروقت اس مچھلی کی آنکھ میں فائرنگ نہ کرتا تو وہ خوف ناک مچھلی یقیناً اُسے گھسیٹ کر گہرائی میں لے جانے میں کامیاب ہو جاتی۔ عمران نے اُسے ریت پر لٹا دیا اور اس کے سر پر چڑھا ہوا کنٹوپ اتار دیا۔ ٹائیگر نے غوطہ خوری والے مخصوص جوتے اتارے اور دوڑتا ہوا ایک بار پھر لانچ پر چڑھ گیا چند لمحوں بعد وہ میڈیکل باکس اٹھائے واپس آگیا تنویر کا زخم صاف کیا گیا۔ تو سب نے اطمینان کا سانس لیا کہ اس کی پنڈلی کی ہڈی سلامت رہ گئی تھی۔ عمران نے بڑی مہارت سے زخم کی بینڈیج کی اور پھر یکے بعد دیگرے دو انجکشن اس کے دونوں بازوؤں میں لگا دیئے۔ چند لمحوں بعد تنویر نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"تم ادھر مچھلیوں کے گروہ کے قریب کیوں چلے گئے تھے"۔۔۔۔ صفدر نے تنویر کے ہوش میں آتے ہی اس سے پوچھا۔ اس کے

لہجے میں ہلکی سی ناراضگی تھی۔

"یار خواہ مخواہ ناراض ہو رہے ہو۔ مچھلی بھی مؤنث ہوتی ہے۔ اور مؤنث تنویر کو مقناطیس کی طرح کھینچ لیتی ہے۔ یہ تو تم جیسے ظالم سماج ہیں جو اس کشش کو توڑ کر تنویر کو واپس کھینچ لیتے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"میں نے سوچا تھا کہ ذرا قریب سے جا کر بم ماروں تو یہ زیادہ تعداد میں مریں گی"۔ "پھر نجانے وہ نامراد مچھلی کہاں سے جھپٹ پڑی"۔۔۔۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اگر عمران اپنی جان خطرے میں ڈال کر تمہیں بروقت مچھلی کے منہ سے رہائی نہ دلاتا تو وہ تمہیں یقیناً کھینچ کر لے جاتی"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔ اور تنویر تشکرانہ نظروں سے عمران کو دیکھنے لگا۔

"ارے ارے۔ اتنی ممنونانہ نظروں سے دیکھنے کی ضرورت نہیں۔ مجھے تو یہ دیکھ کر جس طرح جولیا تڑپ کر آگے بڑھی تھی اس نے مجھے متاثر کیا۔ میں چونکہ نزدیک تھا۔ اس لئے میں نے کارروائی کر ڈالی"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سب ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔

"یہ میرا کیا ذکر ہو رہا ہے"۔۔۔۔ جولیا جو لانچ میں گئی ہوئی تھی۔ باہر آتے ہوئے چونک کر کہا۔

"جہاں تنویر ہو وہاں تمہارا ہی ذکر ہو سکتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا مسکرا دی۔

"شکر کرو تنویر۔ اللہ نے تمہیں بال بال بچا لیا ہے۔ ورنہ

Admin @ ww[redacted].hibuddiez.com

آج تم گئے تھے" ـــــ جولیا نے قریب آکر مسکراتے ہوئے کہا۔ اور تنویر نے مسکرا کر شکریہ ادا کیا۔

"اب کیا پروگرام ہے۔ عمران صاحب" ـــــ صفدر نے کہا۔

"یہ آدم خور مچھلیاں خاص طور پر یہاں پالی گئی ہیں۔ ورنہ اس علاقے میں اس نسل کی تو کیا ویسے بھی شارک مچھلیاں نہیں ہوتیں۔ اور مجھے یقین ہے کہ یہ ان کا ایک گروپ ہوگا۔ باقی گروپ بھی ہوں گے۔ اس طرح اس جزیرے کے چاروں طرف ایک خوفناک قدرتی حصار قائم کر دیا گیا ہے" ـــــ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں بھی یہی سوچ رہا تھا عمران صاحب۔ کہ یہاں کے سمندروں میں تو شارک مچھلیاں نہیں ہوتیں۔ پھر یہ اس قدر تعداد میں کہاں سے آگئیں۔ ویسے مجھے یقین ہے کہ اس جزیرے کے گرد پانی کے اندر کوئی ایسا سائنسی حصار بھی قائم کیا گیا ہوگا جس کی وجہ سے مچھلیاں جزیرے سے دور نہ جا سکتی ہوں گی۔ ورنہ وہ لازماً سمندر میں پھیل جاتیں اور یہ خبریں پریس میں بھی آجاتیں" ـــــ کیپٹن شکیل نے اچانک بات کرتے ہوئے کہا اور عمران کی آنکھوں میں تحسین کے آثار ابھر آئے۔

"گڈ کیپٹن شکیل۔ تم نے واقعی درست اندازہ لگایا ہے" عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ پھر یہ یقیناً لاجرز شعاعیں ہوں گی۔ صرف انہی شعاعوں سے ہی ان مچھلیوں کو زبردست شاکنگ ٹارچر دیا جا سکتا ہے" ـــــ [illegible] اور سب حیرت سے ٹائیگر کو دیکھنے لگے۔

"ہاں۔ ویسے مجھے حیرت ہے کہ تنویر کے زخمی ہوتے ہی تم سب کیوں اتنے عقلمند ہو گئے ہو۔ کیا تنویر نے اپنی ٹانگ سے تمہاری عقل باندھی ہوئی تھی" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور ماحول قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"تم تو سائنسی چکروں میں الجھ گئے۔ کوئی پروگرام ہی بناؤ گے یا یہاں کو غنیمت سمجھتے ہوئے واپسی کا بگل بجا دیں" ـــــ صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ٹائیگر۔ لاجرز شعاعیں تو مرکز سے پھیلتی ہیں۔ اگر یہ لاجرز شعاعیں ہیں تو پھر ان کا مرکز کہاں ہو سکتا ہے" ـــــ عمران نے صفدر کی بات نظر انداز کرتے ہوئے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جزیرے کے اندر ہی کہیں ہوگا۔ اور سوری۔ میں سمجھ گیا لاجرز شعاعیں تو ٹھوس مٹی یا چٹان کو کراس ہی نہیں کر سکتیں۔ اور ان کی سپلائی بھی مسلسل چاہیئے۔ اس کا مطلب ہے کہ جزیرے کے چاروں طرف چٹانوں کے اندر کہیں ایسے روزن بنائے گئے ہیں جن میں ان کی مشینیں فٹ ہوں گی" ـــــ ٹائیگر نے کہا۔

"لیکن اگر تم یہ سوچ رہے ہو کہ ان روزنوں کے ذریعے جزیرے کے اندر جایا جائے تو ایسا سوچنا ہی حماقت ہے۔ ظاہر ہے پانی میں اترتے ہی یہ مچھلیاں پھر حملہ کر دیں گی" ـــــ صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"اگر واقعی یہ لاجرز ریز ہیں تو یہ ریز ہی ہیں جن سے کم از کم ایک مرکز کو تباہ کیا جا سکتا ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اس کی بات سن کر ٹائیگر بے اختیار چونک پڑا۔

"باس یہ کیسے ممکن ہے۔ لاجرز شعاعوں کا مرکز تو لازماً ڈی کوڈی فائیڈ ہوگا۔ ورنہ تو سمندری پانی اُسے چند گھنٹوں میں ناکارہ کر دیتا اور ڈی کوڈی فائیڈ پر تو کوئی اسلحہ یا ریز اثر ہی نہیں کرتیں" ـــــ ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے شاید اتنی ہی سائنس پڑھی ہوئی ہے جس میں لٹمس پیپر کا رنگ بدلا جا سکے۔ اس ڈی کوڈی فائیڈ کی وجہ سے ہی تو میں اسے تباہ کرنے کا پلان بنا رہا ہوں۔ ڈی کوڈی فائیڈ کرنے کے لئے اس پر یقیناً آر۔ایس کے جوہر کی ڈبل کوٹنگ کی گئی ہوگی۔ اور آر۔ایس کے جوہر کے سالموں میں انتہائی آسانی سے ریڈیو ویو کے ذریعے ایسا انتشار پیدا کیا جا سکتا ہے کہ وہ آپس میں ٹکرا کر خود بخود ختم ہو جائیں۔ اور ڈی کوڈی فائیڈ ختم ہوتے ہی سمندر کا پانی اُسے آسانی سے ناکارہ کر دے گا۔ لیکن اس کے لئے واقعی چند گھنٹے تو چاہئیں۔ اس لئے ایسا ہو سکتا ہے کہ ہم اسے ناکارہ کرنے کے بعد لانچوں پر بیٹھ کر کھلے سمندر میں چلے جائیں۔ اور وہاں چند گھنٹے گزارنے کے بعد واپس آئیں۔ اس طرح لاجرز ریز کا مرکز ٹوٹ جائے گا۔ اور ساری مچھلیاں کھلے سمندر میں خوراک کی تلاش میں پھیل جائیں گی۔ اس کے بعد ہم آسانی سے اندر جانے کا راستہ تلاش کر لیں گے" ـــــ عمران نے کہا اور ٹائیگر [illegible]

"کیا ضرورت ہے اس قدر لمبا چکر چلانے کی۔ کیوں نہ ہم اسی پانی والے راستے کو تلاش کر لیں۔ وہاں سے ہم آسانی سے اندر جا سکتے ہیں" ـــــ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مس جولیا نافرز واٹر۔ وہ راستہ مادام بلیک کے ہیڈ کوارٹر میں جاتا ہے۔ جب کہ ہمارا مشن فلاسٹر پروجیکٹ کو تباہ کرنا ہے۔ اور وہ بالکل علیحدہ بنایا گیا ہے۔ مادام بلیک کے ہیڈ کوارٹر جانے سے تو ہم وہاں بُری طرح پھنس بھی سکتے ہیں" ـــــ عمران نے طنزیہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن پہلے تو تم اسی راستے کو تلاش کر رہے تھے۔ اس وقت تمہیں یہ خیال کیوں نہ آیا تھا" ـــــ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اس وقت تنویر ساتھ نہ تھا۔ اور تمہیں غصہ نہ آیا تھا" ـــــ عمران نے معصوم سے لہجے میں کہا اور جولیا اس کے اس معصوم سے لہجے پر غصہ بن جانے کے باوجود ہنس پڑی۔

"ٹھیک ہے۔ جو مرضی آئے کرتے رہو" ـــــ جولیا نے کہا۔

"واہ۔ جو مرضی آئے کرنے کی اجازت کا دائرہ تو بے حد وسیع ہے۔ گواہ۔ دولہن کا بھائی سب موجود ہیں" ـــــ عمران نے کہا۔

"تم پھر بکواس پر اتر آئے۔ نجانے تمہاری کھوپڑی کے کتنے پیچ ڈھیلے ہیں" ـــــ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔ لیکن اس کا انداز بتا رہا تھا کہ اس کا غصہ مصنوعی ہے۔ ورنہ عمران کی اس بات نے اس کے دل کی نجانے کتنی تاروں کو جھنجھنا کر رکھ دیا ہوگا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"جو کچھ بھی کرنا ہے۔ اس پر کارروائی شروع کر دی جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ اس طرح بیٹھے باتیں کرنے سے تو مسئلہ حل نہیں ہوگا"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"جمہوریت میں تو مسئلہ باتیں کرنے سے۔ میرا مطلب ہے مذاکرات سے ہی حل ہوتا ہے۔ جمہوریت نام ہی اسی کا ہے کہ ہر مسئلے کو حل کرنے کی بجائے اس پر مسلسل مذاکرات ہوتے رہیں۔ کیوں خرم صاحب۔ آپ کا کیا خیال ہے"۔۔۔ عمران ظاہر ہے اتنی آسانی سے کہاں راہ پر آنے والا تھا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ جیسا آپ بہتر سمجھیں"۔۔۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تنویر۔ اب تم اپنے آپ کو کیسا محسوس کر رہے ہو"۔۔۔ عمران نے یک لخت خاموش بیٹھے ہوئے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا

"مجھے کیا ہے۔ میں تو بالکل ٹھیک ہوں۔ کیوں"۔۔۔ تنویر نے چونک کر پوچھا۔

"تمہاری وجہ سے تو میں مذاکرات کے چکر میں پھنسا ہوا تھا تاکہ تم کچھ دیر آرام کر لو۔ اب اگر واقعی تم اپنے آپ کو بہتر محسوس کر رہے ہو تو پھر کام کا آغاز کیا جائے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ میری فکر نہ کرو۔ تم کام کا آغاز کرو"۔۔۔ تنویر نے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے کیسے فکر نہ کروں۔ وہ کیا کہتے ہیں۔ ساری خدائی ایک طرف اور جورو۔ ہم ۔۔۔ ہم ۔۔۔ میرا مطلب ہے ہونے والی جورو کا بھائی ایک طرف"۔۔۔ عمران نے کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ دوسرے ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"تمہاری بکواس سے نجانے کب جان چھوٹے گی"۔۔۔ جولیا نے جھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بس صرف دو بولوں کی ضرورت ہے۔ اس کے بعد میری زبان بند ہو جائے گی اور دوسرے فریق کی زبان کھل جائے گی"۔۔۔ عمران نے جان بوجھ کر جولیا کا نام لینے کی بجائے دوسرے فریق کے الفاظ کہے تھے۔

"دوسرا فریق ۔۔۔ کیا مطلب"۔۔۔ جولیا نے بے اختیار چونک کر کہا۔

"ہاں ہاں فریق کہہ لو۔ ویسے بھی لیڈیز فرسٹ ہی کہا جاتا ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ تنویر بھی اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ لیکن وہ ابھی پوری طرح زور نہ دے سکتا تھا۔ اس لئے کیپٹن شکیل نے بازو پکڑ کر اسے سہارا دے دیا تھا۔

لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک لانچوں سے ذرا ہٹ کر پانی کے اندر شدید ہلچل سی مچ گئی۔ ایسے لگتا تھا جیسے پانی کے نیچے کوئی ایسی مشین اچانک چل پڑی ہو جس نے پانی کو اتھل پتھل کر دیا ہو۔ سب چونک کر اس طرف دیکھنے لگے۔

"یہ کیا ہو رہا ہے"۔۔۔ سب کی نظریں اس طرف کو جم گئیں۔ ان سب کے چہروں پر حیرت تھی۔ اسی لمحے ایک مچھلی تیزی سے اوپر کو اچھلی اور پھر غوطہ لگا گئی۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"اوہ مچھلیوں کو خوراک دی جا رہی ہے" ___ عمران نے چونک کر کہا۔ کیونکہ اس نے مچھلی کے جبڑوں میں پھنسا ہوا گوشت کا ایک بڑا ٹکڑا دیکھ لیا تھا۔

"خوراک ___ مگر کون دے رہا ہے" ___ صفدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔ اور اسی لمحے عمران دوڑتا ہوا لانچ کی طرف بڑھا۔ اور اچھل کر لانچ پر چڑھنے کے بعد اس کے نچلے کمرے میں جانے کی وجہ سے ان کی نظروں سے غائب ہو گیا۔ چند لمحوں بعد عمران دوبارہ نمودار ہوا تو اس کے ہاتھوں میں ایک بڑا سا ٹرانسمیٹر نما آلہ موجود تھا۔ اس نے آلے کے ساتھ لگی ہوئی باریک تار کے گچھے کو کھول کر اسے پانی میں پھینک دیا اور پھر آلے کو لانچ کے عرشے پر رکھ کر اس نے تیزی سے اس کے بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ باقی ساتھی بھی اب لانچ کے قریب پہنچ گئے تھے۔ تنویر بھی کیپٹن شکیل کا سہارا لے کر ان کے پیچھے تھا۔ بٹن دبتے ہی اس آلے کے درمیان موجود ایک بڑا سا ڈائل روشن ہو گیا۔ اور اس پر موجود سرخ رنگ کی سوئی حرکت میں آ گئی۔ اس کے ساتھ ہی دو اور چھوٹے ڈائل تھے۔ ان پر ہندسے تیزی سے جلنے بجھنے لگے تھے۔ عمران کی نظریں ان ڈائلوں پر جمی ہوئی تھیں۔ چند لمحوں بعد سرخ سوئی ایک ہندسے پر رک گئی۔ جب کہ باقی ڈائلوں پر بھی ہندسے بدلنے کی بجائے رک کر مسلسل جلنے بجھنے لگے۔ عمران نے ایک طویل سانس لے کر آلہ بند کر دیا۔ اور تار کو واپس کھینچنے لگا۔

"یہ تو پانی کا دباؤ معلوم کرنے کا آلہ ہے" ___ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ اور اس نے بتایا ہے کہ یہاں سے دو سو میٹر کی گہرائی میں کوئی بڑی چٹان ہٹائی گئی ہے۔ اور وہاں سے گوشت کے بڑے بڑے ٹکڑے سمندر میں پھینکے جا رہے ہیں۔ کیونکہ وہاں پانی کا دباؤ یک لخت بڑھ گیا ہے" ___ عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ اگر یہ گوشت اس فلاسٹر پروجیکٹ سے پھینکا جا رہا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ وہاں کوئی انسان بھی موجود ہے۔ صرف مشینیں ہی نہیں ہیں" ___ صفدر نے کہا۔

"یقیناً مصنوعی گوشت ہو گا۔ شارک مچھلیاں اسے شوق سے کھاتی ہیں۔ شارک مچھلیوں پر ریسرچ کرنے والے یونٹ ایسا ہی گوشت استعمال کرتے ہیں۔ ورنہ تو بے چاروں کو چار پانچ ہاتھی روزانہ ذبح کرنے پڑ جائیں" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صفدر اور باقی ساتھیوں نے سر ہلا دیا۔

"تو پھر اب کیا پروگرام ہے" ___ جولیا نے کہا۔

"ایک منٹ۔ میں نے یہ واٹر پریشر میٹر دیکھا تھا۔ لیکن اب جو میں نے اسے ریک سے نکالا ہے تو وہاں مجھے اپنے مطلب کی ایک اور چیز بھی نظر آ گئی ہے۔ جلدی کی وجہ سے میں اسے پوری طرح چیک نہ کر سکا تھا۔ میں ابھی آتا ہوں" ___ عمران نے کہا۔ اور پھر وہ آلہ اٹھا کر وہ لانچ کے نچلے حصے کی طرف بڑھ گیا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد وہ واپس آیا تو اس کے چہرے پر مسرت کے آثار نمایاں تھے۔ اور آنکھوں میں چمک تھی۔ اس نے ہاتھ میں

Admin @ www.hibuddiez.com

ایک چھوٹی مگر چپٹی نال کی گن پکڑی ہوئی تھی۔

"اس مقامی سیکرٹ سروس کو تو داد دینے کو جی چاہتا ہے اور لانچوں میں انہوں نے ایسی ایسی چیزیں سٹور کر رکھی ہیں کہ کم از کم میں اس بارے میں سوچ نہ سکتا تھا"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ یہ تو لیزر گن ہے"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ اور اس گن کی مدد سے ہم اب ان شارک مچھلیوں کو آسانی سے ختم کر سکتے ہیں۔ اس لئے اب وہ لمبا چکر چلانے کی ضرورت نہیں۔ سب دوبارہ غوطہ خوری کے لئے تیار ہو جائیں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور سب نے سر ہلا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب ایک بار پھر غوطہ خوری کے لئے تیار ہو چکے تھے۔

"تم سب میرے پیچھے آؤ گے۔ اور ہر طرف سے محتاط رہو گے کوئی بھی اکا دکا مچھلی حملہ کر سکتی ہے۔ اور اگر ایسا ہو بھی جائے تو فوری طور پر اس کی آنکھوں پر واٹر گن کا فائر کرنا۔ اس طرح وقتی طور پر وہ پریشان ہو کر ہٹ جائے گی"۔۔۔۔ عمران نے انہیں ہدایات دیتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے پانی میں غوطہ لگا دیا۔ لیزر گن پکڑے وہ پانی کی تہہ میں اترتا گیا۔ اور اسی لمحے اس نے مچھلیوں کے غول کو کافی گہرائی میں ایک دوسرے پر جھپٹتے اور خوراک کھا کر پلٹتے دیکھا۔ عمران نے کنٹوپ پر لگی ہوئی سرچ لائٹ کی مدد سے جزیرے کی ایک بڑی چٹان کو ایک طرف ہٹے ہوئے دیکھا اور اس ہٹی ہوئی جگہ سے مسلسل گوشت کے لوتھڑے باہر کو نکل رہے تھے۔ اور مچھلیاں ان پر جھپٹ رہی تھیں۔ عمران نے لیزر گن کا رخ اس غول کی طرف کیا اور دوسرے لمحے اس نے فائر کا بٹن دبا دیا۔ گن میں سے سرخ رنگ کی شعاع کی ایک لہر سی نکلی اور بجلی سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے وہ پانی کے اندر دوڑتی ہوئی مچھلیوں کے غول سے ٹکرائی اور پھر جیسے قیامت ٹوٹ پڑتی ہے۔ اس طرح بے شمار مچھلیوں کے پرخچے اڑ گئے۔ عمران نے مسلسل فائرنگ کرنی شروع کر دی۔ اور پھر زیادہ سے زیادہ دس بار ٹریگر دبانے کے بعد پانی میں ہر طرف مچھلیوں کے کٹے اور جلے ہوئے ٹکڑے ہی تیرتے نظر آنے لگے۔ زندہ مچھلی کوئی نظر نہ آ رہی تھی۔ اور اس ہٹی ہوئی چٹان کے نیچے سے گوشت کے لوتھڑے اسی رفتار سے باہر پانی میں آ رہے تھے لیکن اب ان پر جھپٹنے کے لئے کوئی مچھلی موجود نہ تھی۔ عمران اور اس کے ساتھی تیزی سے اس حصے کی طرف بڑھتے گئے۔ گوشت کے پارچے اسی طرح مسلسل باہر نکل رہے تھے اور قریب سے گوشت کے ٹکڑے کو دیکھ کر عمران مسکرا دیا۔ کیونکہ اس کا اندازہ درست تھا۔ گوشت مصنوعی تھا۔ جو مخصوص کیمیکلز کی مدد سے تیار کیا جاتا تھا۔ عمران نے لیزر گن ایک ہاتھ میں رکھی اور دوسرے ہاتھ سے اپنی پشت پر موجود تھیلے میں سے ایک بم نکال کر انگوٹھے کی مدد سے اس کی پن دبائی اور ہاتھ کو گھما کر اس نے بم عین اس جگہ مار دیا جہاں سے گوشت کے پارچے مسلسل باہر کو نکل رہے تھے۔ ایک دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی کسی مشین کے چھوٹے بڑے بے شمار پرزے باہر نکل کر پانی میں تیرنے لگے۔ اب گوشت کے پارچے نکلنے بند ہو گئے تھے۔ اور وہاں ایک خلا سا

Admin @ www.hibuddiez.com

نظر آنے لگا تھا۔ جس میں پانی بھرا ہوا تھا۔

"آؤ میرے پیچھے ہمیں قدرت نے ایک راستہ مہیا کر دیا ہے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور تیزی سے اس خلا میں داخل ہو گیا۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ موجود تھا جس میں اب پانی بھرا ہوا تھا اور وہاں ایک مشین کے ٹکڑے تیرتے پھر رہے تھے عمران نے اوپر دیکھا تو اوپر دھات کا بنا ہوا گول سا ڈھکن چھت والی چٹان کے عین درمیان میں لگا ہوا تھا مشین کا کچھ ٹوٹا ہوا حصہ اس ڈھکن سے جڑا ہوا نظر آ رہا تھا۔

"پیچھے ہٹ جاؤ۔ میں چھت توڑنے لگا ہوں" ۔۔۔ عمران نے خود بھی پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے تھیلے میں سے ایک اور بم نکال کر کمرے کی چھت والی چٹان کے عین اس حصے پر دے مارا جہاں کسی دھات کا وہ گول سا ڈھکن موجود تھا۔ ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور چٹان ٹوٹ کر نیچے پانی میں ٹکڑوں کی صورت میں گر گئی۔ پانی اب اس چھت تک ٹکرانے لگا۔ عمران تیزی سے پانی میں تیرتا ہوا اوپر کو اٹھا اور پھر اس نے ٹوٹی ہوئی چھت کے کناروں پر ہاتھ رکھے اور اچھل کر اوپر چلا گیا۔ چند لمحوں بعد وہ سائیڈ پر ہٹ کر ان کی نظروں سے غائب ہو چکا تھا۔ اس کے بعد باقی ساتھی بھی اسی طرح اوپر گئے۔ اور اب انہوں نے دیکھا کہ وہ ایک خاصے بڑے کمرے میں تھے۔ جس کی ایک سائیڈ پر مصنوعی گوشت کے پارچوں کا ایک بڑا سا ڈھیر ابھی تک موجود تھا۔ اس سوراخ سے اس ڈھیر تک ٹرالی نما مشین بھی موجود تھی۔

اسی لمحے انہیں نیچے اس طرف سے جدھر سمندر تھا۔ ہلکی سی گڑگڑاہٹ سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کمرے میں نیچے

سے آنے والی پانی کی روشنی بھی غائب ہو گئی۔ اور سوراخ سے نظر آنے والا پانی بھی آہستہ آہستہ غائب ہوتا گیا۔ عمران سمجھ گیا کہ اس چٹان کو بند کر دیا گیا ہے جس کی وجہ سے وہ راستہ بنا تھا۔ اب چونکہ وہ پانی میں نہ تھے۔ اس لئے عمران اور اس کے ساتھیوں نے غوطہ خوری کے لباس اتار کر ایک طرف رکھ دیئے البتہ وہ واٹر پروف تھیلے انہوں نے دوبارہ پشت سے باندھ لئے۔ جب کہ انہوں نے اپنے تھیلوں سے پہلے ہی مشین پسٹل نکال کر ہاتھوں میں لے لئے تھے البتہ عمران کے ہاتھ میں لیزر گن تھی۔ یہ کمرہ بھی چٹانوں سے بنا ہوا تھا اور چاروں طرف سے بند تھا۔ کسی طرف کوئی دروازہ یا روشن دان موجود نہ تھا صرف وہی سوراخ تھا جس سے گزر کر وہ اوپر آئے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ پانی ہوا کے دباؤ کی وجہ سے اوپر نہ چڑھا تھا۔

"گوشت کے پارچے لازماً کسی ٹرالی پر یہاں سے بھیجے جاتے ہوں گے اور ٹرالی کے لئے کوئی راستہ کھلتا ہو گا۔ ٹھہرو میں چیک کرتا ہوں" ۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور اس نے غور سے ان پارچوں کے ڈھیر کو چاروں طرف سے دیکھنا شروع کر دیا۔ پھر اس کی نگاہیں ایک جگہ پر جم گئیں اور اس نے تھیلے سے ایک بار پھر ایک سی چپٹی سنہرے رنگ کی پتی نکالی۔ اس کا کنارا موڑا اور اسے اوپر کی عقبی دیوار کی جڑ میں رکھ کر وہ تیزی سے پیچھے ہٹ گیا۔ چند لمحوں بعد ایک زوردار دھماکہ ہوا۔ اور دوسرے لمحے ڈھیر کی عقبی دیوار درمیان سے ٹوٹ گئی اور اس کے ٹکڑے ڈھیر پر جا گرے۔ اور عمران اور اس کے ساتھیوں نے دیکھا کہ اس ٹوٹے ہوئے حصے میں واقعی ایک لمبی سی ٹرالی موجود تھی۔

"آؤ اب اصل گوشت کے پارچے اس ٹرالی پر لاد دیں" ۔۔۔

Admin @ www.hibuddiez.com

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا [illegible]
اوپر چڑھ گیا۔ ٹرالی کافی لمبی چوڑی تھی۔ چونکہ گوشت مصنوعی ہوتا تھا۔ اس لئے ٹرالی پر خون یا ایسا کوئی مادہ موجود نہ تھا۔ وہ صاف تھی۔ تھوڑی دیر بعد سب ساتھی سمٹ سمٹا کر اس ٹرالی پر بیٹھ گئے عمران اس دوران ٹرالی کو سائیڈوں سے چیک کر چکا تھا۔ جب سب ساتھی اس پر بیٹھ گئے تو عمران نے ٹرالی کی ایک سائیڈ پر موجود موٹی سی تار کو لیزر گن کا فائر کر کے توڑ دیا۔ دوسرے لمحے ٹرالی ایک زوردار جھٹکے سے سیدھی اس طرح اوپر کو اٹھتی چلی گئی جیسے کوئی لفٹ اوپر کو چڑھتی ہے۔ اور اوپر کافی بلندی پر موجود چھت تیزی سے قریب آتی گئی۔ اور اس طرح چھت کو اس قدر تیزی سے قریب آتا دیکھ کر سب کے چہروں پر قدرتی خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ کیونکہ جس رفتار سے یہ ٹرالی اوپر کو چڑھ رہی تھی اگر یہ چھت نہ ہٹی تو نتیجہ یہ کہ ان کی لاشیں تک چھت سے ٹکرا کر قیمہ بن سکتی تھیں۔ لیکن دوسرے لمحے ان کے حلق سے اطمینان کے طویل سانس نکل گئے۔ کیونکہ ٹرالی جیسے ہی چھت کے قریب پہنچی ہلکی سی گڑگڑاہٹ کے ساتھ چھت کا وہ حصہ ایک طرف ہٹ گیا اور ٹرالی چھت کے اس حصے میں پہنچ کر رک گئی۔ اب ٹرالی اس ہٹے ہوئے حصے میں فٹ سی ہو گئی تھی۔ یہ کمرہ خاصا بڑا تھا۔ لیکن اس کا بھی کوئی دروازہ یا روشندان وغیرہ نہ تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی ٹرالی سے نیچے اترے۔ سب سے آخر میں تنویر کو سہارا دے کر اتارا گیا۔

[illegible] ایک بار پھر گڑگڑاہٹ کی آوازیں سنائی دیں اور ٹرالی واپس نیچے چلی گئی۔ اور چھت برابر ہو گئی۔ اب وہ اس بند کمرے میں کھڑے حیرت سے ادھر ادھر دیکھ رہے تھے۔ کہ اچانک چھت پر سے تیز گڑگڑاہٹ کی آوازیں ابھریں اور پھر اس کے ساتھ ہی چھت میں سے انتہائی تیز دندانوں والے گھومتے ہوئے بے شمار آرے نکل کر تیزی سے نیچے آنے لگے۔ یہ خوف ناک آرے اتنی تعداد میں تھے کہ ایک انچ جگہ بھی خالی نہ تھی۔ آرے اسی طرح تیزی سے گھومتے ہوئے نیچے آتے گئے۔ اور پھر وہ اس قدر قریب آ گئے کہ بے اختیار ان سب کے حلق سے چیخیں سی نکل گئیں۔ آروں کو روکنا ان کے بس کی بات نہ تھی۔ اور آرے خوف ناک اور یقینی موت بن کر ان پر جھپٹنے ہی والے تھے۔ عمران جیسے شخص کے چہرے پر شدید ترین پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔

گھنٹی کی تیز آواز سنتے ہی آرام کرسی پر نیم دراز مادام بلیک نے اپنی بند آنکھیں کھولیں اور پھر وہ چونک کر سیدھی ہو گئی۔ آرام کرسی پر نیم دراز ہو کر اس نے آنکھیں تو صرف اس لئے بند کی تھیں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس کے ہمدردوں کی وجہ سے جزیرے پر جو کچھ ہوا۔ اور جس سے اس کے ذہن پر خاصا دباؤ پڑا تھا وہ دباؤ کچھ کم ہو جائے۔ لیکن پھر اسی طرح نیم دراز ہونے کی حالت میں وہ نجانے کب نیند کی آغوش میں چلی گئی تھی۔ اب گھنٹی کی تیز آواز سنتے ہی اس کا شعور جاگا۔ اور وہ چونک کر سیدھی ہو گئی۔ اس نے بے اختیار کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی کو دیکھا تو اس کے ہونٹ بھنچ گئے۔ کیونکہ گھڑی کے مطابق اسے سوئے ہوئے تقریباً ایک گھنٹہ ہو رہا تھا۔ ٹیلی فون کی گھنٹی مسلسل بج رہی تھی۔ اس ٹیلی فون میں ڈبل سسٹم رکھا گیا تھا۔ پہلے تین

Admin@www.hibuddiez.com

بار گھنٹی ... بار پھر کال بیل کی گھنٹی کی آواز پہلے سے زیادہ تیز ہو جاتی تھی۔ چونکہ مادام بلیک سوئی ہوئی تھی اس لئے گھنٹی کی آواز اب مسلسل بجنے کی وجہ سے کافی تیز ہو چکی تھی۔ مادام نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس — مادام بلیک اٹنڈنگ" — مادام بلیک نے تیز لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر رونالڈ سے بات کریں" — دوسری طرف سے کہا گیا اور مادام اپنے شوہر ڈاکٹر رونالڈ کا نام سن کر بے اختیار چونک پڑی۔

"ہیلو — رونالڈ بول رہا ہوں" — دوسرے لمحے رونالڈ کی انتہائی پریشانی میں ڈوبی ہوئی آواز سنائی دی۔

"کیا بات ہے ڈیئر۔ تم اتنے پریشان کیوں ہو" — مادام بلیک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ڈارلنگ غضب ہو گیا ہے۔ چند افراد کا گروپ فلاسٹر پروجیکٹ میں گھس گیا ہے۔ میں تو فائٹنگ مشینیں بنانے میں مصروف تھا۔ اس لئے میں نے پروجیکٹ سے رابطہ آف کیا ہوا تھا۔ لیکن پھر پروجیکٹ کے ماسٹر کمپیوٹر نے خود کال دی۔ اس کال پر جب میں نے کنکٹ کیا تو ماسٹر کمپیوٹر نے مجھے فلم دکھائی۔ مچھلیوں کو گوشت ڈالنے والے راستے سے سات غوطہ خور گوشت باہر پھینکنے والی مشین کو تباہ کر کے اندر داخل ہو رہے تھے۔ اس کے بعد انہوں نے سیکنڈ فلور کی چھت کو کسی بم سے اڑا دیا اور وہ سٹور میں پہنچ گئے۔ سٹور میں انہوں نے غوطہ خوری کے لباس اتارے۔ اور

Admin @ www.hibuddiez.com

پھر ٹرالی والی دیوار کو بم سے اڑا دیا۔ اور ٹرالی کی سٹاپ وائر توڑ کر انہوں نے اسے چلا لیا۔ اور اس طرح وہ کٹنگ روم میں پہنچ گئے۔ اور جیسے ہی یہ لوگ کٹنگ روم میں پہنچے اس وقت ماسٹر کمپیوٹر کو اطلاع ملی اور ماسٹر کمپیوٹر حرکت میں آ گیا اس نے کٹنگ آرے چلا دیئے۔ تاکہ ان کا خاتمہ ہو جائے۔ پھر اچانک ماسٹر کمپیوٹر کا رابطہ کٹنگ روم سے منقطع ہو گیا۔ اور اب ماسٹر کمپیوٹر نے مجھے کال کیا ہے۔ کہ اب مزید کیا ہدایات ہیں۔ کیونکہ اس رابطے کو درست کرنے کے لئے مجھے سائنسدان وہاں بھیجنا پڑے گا فلم کے مطابق جب انہوں نے اپنے غوطہ خوری کے لباس اتارے تو یہ گروپ چھ مردوں اور ایک عورت پر مشتمل ہے اور ان کے جسموں پر جگہ جگہ پٹیاں بندھی ہوئی ہیں۔ جیسے وہ شدید زخمی رہے ہوں اب تم بتاؤ یہ کون لوگ ہیں اور کس طرح اندر داخل ہو گئے ہیں۔ ڈاکٹر رونلڈ نے تقریباً چیخ چیخ کر بات کرتے ہوئے کہا اور جیسے جیسے وہ بات کرتا جاتا تھا مادام بلیک کی آنکھیں حیرت سے پھٹتی جا رہی تھیں اس کا چہرہ حیرت کی شدت سے بگڑتا جا رہا تھا

"اوہ اوہ۔ انتہائی حیرت انگیز خبر ہے۔ بہرحال مین سرکل تو درست ہے۔ اس میں تو کوئی مداخلت نہیں ہوئی" ۔۔۔ مادام بلیک نے چیخ کر کہا۔

"نہیں۔ وہ قطعی محفوظ ہے۔ اور محفوظ ہی رہے گا۔ کیونکہ مین سرکل میں کوئی داخل ہی نہیں ہو سکتا۔ لیکن اس کے باوجود یہ لوگ اندر پہنچ گئے ہیں۔ اس لئے جب تک ان کا واضح طور پر خاتمہ نہ ہو

جائے ہر دو جیکٹ کے سلسلے میں خطرہ تو بہرحال قائم رہے گا" ۔۔۔ ڈاکٹر رونلڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا

"بالکل تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ میں تمہارے پاس آ رہی ہوں۔ پھر فلم دیکھ کر ہی میں کسی اقدام کا فیصلہ کروں گی" ۔۔۔ مادام بلیک نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور رکھ کر وہ بجلی کی سی تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ مختلف راہداریوں میں دوڑتی ہوئی آگے بڑھی جا رہی تھی۔ اس کے ذہن میں بگولے ناچ رہے تھے ڈاکٹر رونلڈ نے جو خبر سنائی تھی وہ اس کے لئے اس قدر حیرت انگیز تھی کہ بار بار اس کا ذہن یہی سوچنے لگتا تھا کہ یہ خبر غلط ہے فرضی ہے من گھڑت ہے۔ لیکن دوسرے لمحے وہ اس خیال کو ذہن سے رد کر دیتی۔ کیونکہ ڈاکٹر رونلڈ کو غلط بیانی کی ضرورت نہ تھی چھ مرد اور ایک عورت اور ان کے زخمی ہونے کا حوالہ ہی بتا رہا تھا کہ یہ لوگ وہی عمران اور اس کے ساتھی ہیں جنہوں نے اس کے سامنے غوطہ خوری کے لباس پہن کر سمندر میں غوطے لگائے تھے۔ لیکن مادام بلیک تو اس لئے پوری طرح مطمئن ہو گئی تھی کہ وہ ہزارہا آدم خور شارک مچھلیوں کا شکار بن گئے ہوں گے۔ لیکن اب ڈاکٹر رونلڈ بتا رہا تھا کہ وہ مچھلیوں کو مصنوعی گوشت سپلائی کرنے والے راستے سے اندر پہنچ گئے ہیں۔ اس کا ذہن واقعی اس بات کو تسلیم نہ کر رہا تھا اور شاید یہی وجہ تھی کہ اس نے خود فلم دیکھنے کی بات کی تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس ہال نما کمرے میں پہنچ گئی جہاں ڈاکٹر رونلڈ اپنے ساتھی سائنسدانوں کے ساتھ موجود

Admin @ www.hibuddiez.com

تھا۔ مادام بلیک کو دیکھ کر ڈاکٹر رونلڈ بے اختیار اٹھ کھڑے ہوئے۔

"کہاں ہے وہ فلم۔ مجھے دکھاؤ" ۔۔۔ مادام بلیک نے ڈاکٹر رونلڈ کے ساتھ پڑی ہوئی خالی کرسی پر بیٹھتے ہوئے انتہائی تیز لہجے میں کہا۔ پھر ڈاکٹر رونلڈ نے اپنے ساتھی کو اشارہ کیا تو کمرہ یک لخت تاریکی میں ڈوب گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی سامنے والی دیوار پر ایک بڑی سی سکرین روشن ہو گئی۔ اور اس پر ایک غار نما سرنگ کا منظر ابھر آیا جس میں سات غوطہ خور داخل ہو رہے تھے۔ فلم چلتی رہی۔ اور مادام بلیک خاموش بیٹھی اسے دیکھتی رہی۔ پھر جیسے ہی انہوں نے غوطہ خوری کے لباس اتارے۔ مادام بلیک فوراً پہچان گئی کہ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ۔ پھر کٹنگ روم میں نیچے فرش کی طرف تیزی سے بڑھتے ہوئے آروں کو دیکھ کر اس کے چہرے پر خود بخود بے پناہ مسرت کے آثار ابھر آئے۔ کیونکہ اب عمران اور اس کے ساتھیوں کے بچ جانے کا ایک فیصد امکان بھی باقی نہ رہا تھا۔ لیکن ابھی آرے عمران اور اس کے ساتھیوں سے کچھ ہی فاصلے پر تھے کہ یک لخت سکرین تاریک ہو گئی اور اسی لمحے ہال دوبارہ روشن ہو گیا۔

"یہ کیسے رابطہ ختم ہوا" ۔۔۔ مادام بلیک نے بُری طرح ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"خود بخود تو ختم نہیں ہو سکتا۔ ضرور انہوں نے کچھ کیا ہے۔ اور اسے جوڑنے کے لئے کسی نہ کسی کو بذات خود ماسٹر روم میں جانا

پڑے گا

"وہ شارک مچھلیوں نے ان پر حملہ کیوں نہیں کیا۔ یہ میری سمجھ میں بات نہیں آ رہی" ۔۔۔ مادام بلیک نے کہا۔

"میں نے چیکنگ کرائی ہے۔ شمالی طرف موجود سینکڑوں شارک مچھلیوں کے ٹکڑے سمندر میں تیرتے پھر رہے ہیں۔ وہاں ایک مچھلی بھی زندہ اور سالم موجود نہیں ہے۔ ان کے اس طرح ٹکڑے ملتے ہیں جیسے ان سب کا ایک ایک کر کے شکار کیا گیا ہو۔"

"مادام ایسا ہونا ہی ناممکن ہے" ۔۔۔ ڈاکٹر رونلڈ نے کہا۔

"میں نے تمہیں پہلے ہی منع کیا تھا۔ کہ مچھلیوں کی خوراک کی سپلائی مشینری سے نہیں ہونی چاہئے۔ لیکن تم نے خواہ مخواہ ضد کی۔ اب یہ لوگ کیسے اس طرف سے اندر گھس گئے ہیں۔ حالانکہ یہ پروجیکٹ تو کسی بھی داخل نہ ہو سکتا ہے" ۔۔۔ مادام بلیک نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اس قدر کثیر مقدار میں مصنوعی گوشت باہر کیسے تیار ہو سکتا تھا مادام۔ اس لئے میں نے اس کا علیحدہ سیکشن بنا دیا تھا۔ لیکن بہرحال اس سیکشن کا مین سرکل سے تو کوئی تعلق نہیں ہے۔ وہ لوگ اندر داخل تو ہو گئے۔ لیکن وہ اس سیکشن تک ہی رہ جائیں گے۔ اس سے آگے تو کسی صورت بڑھ ہی نہیں سکتے۔ اور ویسے بھی مجھے یقین ہے کہ کٹنگ آروں نے ان کا قیمہ بنا دیا ہوگا۔ بیک وقت تمام آرے حرکت میں آ گئے تھے۔ تم نے دیکھا نہیں فلم میں" ۔۔۔ ڈاکٹر رونلڈ نے کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"تو پھر عین موقع پر رابطہ کیسے [illegible] ہیں اور
شیطان صفت ہیں۔ میں سوچ بھی نہ سکتی تھی کہ یہ سینکڑوں انتہائی
خوف ناک آدم خور چھپکلیوں کو ختم کر کے اس طرح اندر پہنچ جائیں گے
کاش ان کے وہ معاون اچانک نہ ٹپک پڑتے تو فائٹنگ مشینیں
ان کا اس وقت آسانی سے خاتمہ کر دیتیں۔ جب وہ گیس کی وجہ
سے بے ہوش اور لکڑیوں کی ضرب سے زخمی ہوئے پڑے تھے۔
لیکن ساری فائٹنگ مشینیں بھی تباہ کر دی گئیں" ــــ مادام بلیک
نے بری طرح ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"مادام۔ جو ہونا تھا وہ ہو گیا۔ اب آئندہ کیا کرنا ہے جب تک
رابطہ قائم نہ ہو گا۔ اس وقت تک تو ہمیں اس بات کا بھی علم نہ
ہو سکے گا کہ یہ لوگ زندہ ہیں یا مر گئے ہیں۔ اور میٹ سیکشن سے
رابطہ قائم کرنے کے لئے لازماً سپیشل وے کھول کر ہم میں سے
کسی کو وہاں جانا پڑے گا" ــــ ڈاکٹر رونلڈ کے ساتھ بیٹھے
ہوئے ایک بوڑھے سائنسدان نے کہا۔

"تم کس طرح وہاں جا کر رابطہ جوڑو گے۔ کیا یہ کام یہاں سے
نہیں ہو سکتا" ــــ مادام بلیک نے چونک کر پوچھا۔

"نہیں ڈارلنگ۔ میٹ سیکشنز اور مین سرکل کے درمیان
رابطہ وہیں جا کر ہی جوڑا جا سکتا ہے۔ میرا خیال ہے اچانک
لنکنگ تار ٹوٹ گئی ہے" ــــ ڈاکٹر رونلڈ نے کہا۔

"تم مجھے ماسٹر کمپیوٹر سے یہ پوچھ کر بتاؤ کہ اگر یہ رابطہ قائم نہ
کیا جائے اور یہ لوگ وہاں میٹ سیکشن میں زندہ موجود بھی
ہوں تو کیا یہ کسی طرح مین سرکل میں [illegible] سکتے ہیں" ــــ مادام
بلیک نے کہا۔

"یہ بات پوچھنے کی کیا ضرورت ہے مادام۔ ہم نے خود ہی یہ سارا
پراجیکٹ تیار کیا ہے۔ میں بتا دیتا ہوں۔ زیادہ سے زیادہ یہ
[illegible] روم کی درمیانی دیوار توڑ کر اس راہداری میں پہنچ سکتے ہیں
جو مین سرکل کے گرد موجود ہے۔ لیکن یہ اس راہداری میں صرف
گھوم سکتے ہیں۔ وہاں سے کسی طرح بھی مین سرکل میں داخل نہیں
ہو سکتے کیونکہ راہداری کو اس انداز میں بنایا گیا ہے کہ اس پر
[illegible] بم یا [illegible] اثر انداز نہیں ہو سکتا۔ اول تو یہ لوگ مر چکے
ہوں گے یا پھر وہیں میٹ روم میں ہی پڑے ہوں گے یا زیادہ سے
زیادہ یہی ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ واپس اسی راستے سے سمندر میں
[illegible]یں۔ اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں ہے" ــــ اس
[illegible]ے سائنسدان جس کا نام الفرڈ تھا تفصیل سے جواب دیتے
[illegible] کہا۔

"[illegible] ٹھیک ہے۔ مت جاؤ وہاں۔ زیادہ سے زیادہ باہر نکل
[illegible] گے۔ نکل جائیں۔ لیکن ایسا نہ ہو کہ تمہارے وہاں جانے
[illegible]ت ان کے لئے کوئی راستہ بن جائے" ــــ مادام بلیک نے کہا۔

"آپ ایسی بات اس لئے کر رہی ہیں مادام کہ آپ کو پروجیکٹ
[illegible] پوزیشن کا صحیح علم نہیں ہے۔ سپیشل وے سیدھا اس کمرے
[illegible] ہے جہاں ماسٹر کمپیوٹر و دیگر مشینیں موجود ہیں۔ وہاں وہ
[illegible] بھی نصب ہے جس کی مدد سے پروجیکٹ میں موجود کوئی بھی

Admin @ www.hibuddiez.com

چیز درست کی جا سکتی ہے۔ یہ قطعی علیحدہ اور محفوظ کمرہ ہے۔ اس کا کوئی تعلق مین سرکل یا ہیٹ سرکل یا کسی اور سرکل سے ہرگز نہیں ہے۔ اس لئے ہم خاموشی سے جائیں گے لنک درست کریں گے اور واپس آ جائیں گے۔ باس نے آپ کو کال کر دیا۔ حالانکہ اب تک یہ کام ہو بھی چکا ہوتا"۔۔۔ الفرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں بھی ساتھ جاؤں گی۔ میں ضروری اسلحہ لے آؤں"۔۔۔ مادام بلیک نے فیصلہ کن لہجے میں کہا اور پھر کرسی سے اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتی اس ہال کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ تاکہ اپنے سیکشن میں جا کر وہاں سے اپنے مطلب کا اسلحہ لے کر واپس آ سکے۔

جم مارکر اور راجر سیدھے اپنے ہیڈ کوارٹر پہنچے تو پورا ایکشن گروپ اپنے چیف جیکب سمیت ختم ہو چکا تھا۔ جم مارکر کا چہرہ غصے اور بے بسی سے مسخ سا ہو رہا تھا۔ ان [illegible] کی وہاں موجودگی کا مطلب یہی تھا کہ ایکشن گروپ کا خاتمہ مادام بلیک کے ہاتھوں ہوا ہے۔ اور اب جم مارکر نے فیصلہ کر لیا تھا۔ ایکریمیا سیکرٹ سروس چاہے کامیاب ہو یا نہ ہو وہ خود اس مادام بلیک اور اس کے ہیڈ کوارٹر کا خاتمہ کرے گا۔ جزیرے پر جس طرح حالات پیش آئے تھے اس سے وہ یہ بات تو سمجھ گیا تھا کہ ایکریمیا سیکرٹ سروس کے ارکان اگر اس جزیرے پر پہنچے ہیں تو پھر یقیناً اب تک ان روبوٹس کے ہاتھوں ختم ہو چکے ہوں گے۔ اس کے سامنے صرف دو رکاوٹیں تھیں ایک تو یہ کہ مادام بلیک اور اس کا گروپ یہودی نواز تھا۔ اور جم مارکر نہ صرف خود یہودی تھا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

بلکہ یہودی ریاست اسرائیل کا حامی بھی تھا۔ اور دوسری رکاوٹ کنگ آف آرک لینڈ کی طرف سے تھی۔ جو مکمل طور پر مادام بلیک کی نہ صرف پشت پر تھا بلکہ اس نے ایک لحاظ سے مادام بلیک کو باقاعدہ سرکاری عہدہ بھی دے رکھا تھا۔ لیکن جس انداز میں جمیرے پر مادام بلیک کے روبوٹس نے سیکرٹ سروس کے ایکشن گروپ کا خاتمہ کیا تھا۔ اس سے اس کے دل میں حقیقتاً انتقام کے شعلے بھڑک اٹھے تھے۔ وہ اپنے دفتر میں بیٹھ کر کافی دیر تک اس بارے میں غور و فکر کرتا رہا کہ اسے اب آئندہ کیا قدم کرنے چاہئیں۔ کافی دیر تک غور کرنے کے بعد آخر کار اس کے ذہن میں ایک ترکیب آ ہی گئی۔ اس نے جلدی سے ہاتھ بڑھایا اور فون کا رسیور اٹھا کر اس کے نیچے لگے ہوئے ایک بٹن کو پریس کر کے اس نے فون کو ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے ایک مخصوص نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ یہ اسرائیل کے صدر کے خصوصی نمبر تھے۔ اور صدر صاحب جہاں بھی ہوتے ان سے فوری رابطہ قائم ہو سکتا تھا۔

"یس۔ پریذیڈنٹ آف اسرائیل سیکرٹریٹ"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"چیف آف سیکرٹ سروس آرک لینڈ جم مارکر بول رہا ہوں صدر صاحب سے ایک اہم بات کرنی ہے"۔ جم مارکر نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ ہولڈ آن کریں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا

اور پھر چند منٹ تک لائن خاموش رہی۔ اس کے بعد ایک بار پھر وہی آواز سنائی دی۔

"مسٹر چیف۔ کیا آپ لائن پر موجود ہیں"۔ بولنے والے کا لہجہ پہلے سے نرم تھا۔

"یس"۔ جم مارکر نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پریذیڈنٹ سے بات کیجئے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر کلک کی ہلکی سی آواز کے ساتھ ہی صدر اسرائیل کی بھاری آواز سنائی دی۔

"یس۔ پریذیڈنٹ اٹینڈنگ یو"۔ صدر صاحب کے لہجے میں ہلکی سی حیرت کا عنصر موجود تھا۔

"سر۔ میں جم مارکر بول رہا ہوں آرک لینڈ سے"۔ جم مارکر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں میں سن رہا ہوں۔ کیا بات کرنی ہے آپ نے"۔ صدر نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"سر۔ فلاسٹر کے خلاف پاکیشیا سیکرٹ سروس کی جدوجہد کے بارے میں کچھ حقائق آپ کے نوٹس میں لانے ہیں"۔ جم مارکر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"فلاسٹر کے بارے میں۔ اوہ جلدی بتاؤ"۔ صدر فلاسٹر اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا نام سنتے ہی ادب آداب بھی بھول گئے۔ اس لئے انہوں نے لفظ "بتائیں" کی بجائے "بتاؤ" استعمال کر دیا تھا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

مسٹر پاکیشیا سیکرٹ سروس ... سیکرٹ سروس نے
بے پناہ جدوجہد کی اور ہم دو تین بار انہیں گرفتار کر کے اور ذریعہ
ان کا خاتمہ کرنے میں کامیاب بھی ہو گئے تھے۔ کہ عین آخری لمحات
میں مادام بلیک کی وجہ سے وہ بچ نکلے پھر ہمیں اطلاعات ملیں کہ
عمران اور اس کے ساتھیوں نے مادام بلیک کی رہائش گاہ کا کھوج
نکال لیا ہے اور وہ مادام بلیک کو گرفتار کرنے اور اس سے فلاسٹر
کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔
میں نے فوری طور پر مادام بلیک کو اطلاع دی۔ مگر مادام بلیک نے
مجھے الٹا ڈانٹ دیا۔ اور کہا کہ میں ان کے کسی معاملے میں مداخلت
نہ کروں۔ لیکن اس کے باوجود صرف ہمدردی کی وجہ سے میں عمران
اور اس کے ساتھیوں کے پیچھے گیا۔ مگر میرے وہاں پہنچنے سے پہلے
ہی مادام بلیک کی رہائش گاہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے تباہ کر
اڑا دی۔ مادام بلیک فرار ہو کر اس جزیرے پر پہنچی جہاں فلاسٹر
ہیڈ کوارٹر ہے۔ اور پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی ان کے پیچھے وہاں
پہنچ گئی۔ میں اپنے ایکشن گروپ کو لے کر خود اس جزیرے پر پہنچا۔ تو
مادام بلیک نے جو شاید وہاں سے اپنے ہیڈ کوارٹر پہنچ چکی تھیں۔
الٹا ہم پر حملہ کر دیا۔ اور میرے ایکشن گروپ کے بیس افراد اور اس
کے چیف کو روبوٹس کی مدد سے وہیں جزیرے پر ہی ہلاک کر دیا۔
جب کہ عمران اور اس کے ساتھی ہماری لڑائی کی وجہ سے جزیرے
سے زندہ بچ کر نکل جانے میں کامیاب ہو گئے"۔۔۔ جم مارکر نے
جان بوجھ کر سارے حالات کو اس طرح توڑ مروڑ کر بیان کیا۔ کہ
جیسے سارا قصور مادام بلیک کا ہو۔ اور وہی مشن کی کامیابی میں سب
سے بڑی رکاوٹ ہو۔

"عمران اور اس کے ساتھی اس جزیرے تک بھی پہنچ گئے۔ اور
وہی بیٹھے رکیلی دیکھتی بیٹھی۔ مجھے پہلے ہی خدشہ تھا۔ کہ وہ شیطان
ہیں۔ اور شیطانوں کو روکنا کسی کے بس کی بات نہیں ہے۔ مگر مجھے
اطمینان تھا کہ تم اور مادام بلیک دونوں انتہائی طاقتور وسائل کے
مالک ہو۔ اور وہ بھی اجنبی ملک میں ہیں۔ لیکن اب تمہاری رپورٹ
سے ہے کہ ان لوگوں نے تم دونوں کو شکست دے دی ہے"۔۔۔
ایکریمیا کے صدر نے انتہائی مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"سر۔ آپ خواہ مخواہ مایوس ہو رہے ہیں۔ وہ اگر جزیرے تک
پہنچ گئے ہیں تو کیا ہوا۔ سیکرٹ سروس اب بھی یقینی طور پر ان کا
خاتمہ کر سکتی ہے۔ بشرطیکہ مادام بلیک راستے میں حائل نہ ہوں۔
میں نے تو اگر دیکھتے ہی ڈٹ لگانے میں ایک لمحہ کی بھی
دیر نہ لگائی۔"

"ہاں تم درست کہہ رہے ہو۔ میں یہاں عمران اور اس کے ساتھیوں
کے خلاف تمہاری کارکردگی دیکھ چکا ہوں۔ اور اسی کارکردگی کی بنا پر ہی
مجھے یقین تھا کہ تم ان سے اپنے ہی ملک میں جہاں کی مکمل سیکرٹ
سروس تمہاری تربیت یافتہ ہے۔ آسانی سے نمٹ لو گے۔ لیکن
تم خود ہی کہہ رہے ہو کہ وہ فلاسٹر والے جزیرے تک بھی پہنچ جانے
میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ حالانکہ اس جزیرے کا علم تو سوائے
مادام بلیک اور اس کے ساتھیوں کے اور کسی کو نہیں ہے"۔۔۔

Admin @ www.hibuddiez.com

صدر اسرائیل نے بڑبڑانے کے سے انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"سر میں نے پہلے بتایا ہے کہ مادام بلیک اس سارے سلسلے میں بڑی رکاوٹ ثابت ہو رہی ہیں۔ انہیں عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں کچھ بھی معلوم نہیں ہے۔ اور دوسری بات یہ کہ مادام بلیک اور اس کے ساتھی سیکرٹ ایجنٹ ہی نہیں اس لئے انہیں معلوم ہی نہیں ہے کہ سیکرٹ ایجنٹ کس انداز میں کام کرتے ہیں اور انہیں کس طرح ڈیل کیا جا سکتا ہے" ۔۔۔۔ جم مارکر نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"ہاں تم درست کہہ رہے ہو۔ یہاں اسرائیل میں کبھی ایسا نہیں ہوتا رہا کہ یہاں کی ایجنسیاں سیکرٹ سروس کے انداز میں تربیت یافتہ نہ تھیں۔ اور جیسے ہی تم نے کام شروع کیا عمران اور اس کے ساتھیوں کو فرار ہونا پڑا۔ تو تم اب کیا چاہتے ہو" ۔۔۔۔ صدر اسرائیل اب مسلسل آپ کی بجائے لفظ تم استعمال کر رہے تھے۔ شاید ایسا انتہائی ذہنی پریشانی کی وجہ سے ہو رہا تھا۔

"جناب ایک ہی حل ہے کہ آپ مادام بلیک کو آگاہ کر دیں کہ وہ خاموش ہو کر بیٹھ جائے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو مکمل طور پر ہم پر چھوڑ دے بلکہ ضرورت پڑنے پر ہماری امداد کرے" ۔۔۔۔ جم مارکر نے آخرکار اصل بات کر ہی دی۔

"ٹھیک ہے۔ میں خصوصی ٹرانسمیٹر پر بات کرتا ہوں ان سے۔ تم پانچ منٹ بعد دوبارہ رنگ کرنا" ۔۔۔۔ صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

جم مارکر نے بڑا سا منہ بناتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر اس لمحے ناگواری کے آثار نمودار ہو گئے تھے۔ اسے معلوم تھا کہ جب صدر مادام بلیک سے بات کریں گے تو لازماً اس کی بھیجی ہوئی ساری رپورٹ مادام نے غلط ثابت کر دینی ہے۔ لیکن ظاہر ہے اب اس نے پانچ منٹ بعد کال تو لازماً کرنی تھی۔ وہ کھڑی دیکھتا رہا۔ جب پانچ منٹ گزر گئے تو اس نے ایک بار پھر کال کی۔ اس بار صدر مملکت نے خود ہی براہ راست بات کی۔

"ہیلو۔ پریذیڈنٹ اٹنڈنگ" ۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

"جم مارکر بول رہا ہوں جناب" ۔۔۔۔ جم مارکر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں نے بات کی ہے جم مارکر۔ لیکن مادام بلیک ہیڈ کوارٹر سے باہر گئی ہوئی تھیں۔ میں نے ان کے سیکرٹری کو حکم نوٹ کرا دیا ہے کہ اب مادام بلیک آرک لینڈ سیکرٹ سروس کے چیف جم مارکر کی ماتحتی میں کام کرے گی اور اس کے احکامات کی پابند رہے گی۔ تم اس کی مخصوص فریکوئنسی نوٹ کر لو۔ اور اسے کال کر کے بات کر لو۔ لیکن اب اس پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ ضرور ہونا چاہیے" ۔۔۔۔ صدر اسرائیل نے سخت لہجے میں کہا۔

"آپ بے فکر رہیں سر میں جلد ہی آپ کو خوشخبری سناؤں گا"۔ جم مارکر نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی صدر نے اسے جو فریکوئنسی بتائی وہ اس نے ذہن میں

Admin @ www.hibuddiez.com

محفوظ کر لی۔ رسیور رکھ کر اس نے جلدی سے اٹھ کر عقبی الماری سے ایک وسیع حیطہ عمل کا ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے میز پر رکھ کر اس نے اس پر وہ مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔ جو صدر اسرائیل نے بتائی تھی۔ اس کا دل بلیوں اچھل رہا تھا کہ اب مادام بلیک کو اس کی ماتحتی میں کام کرنا پڑے گا کیونکہ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ پوری دنیا میں رہنے والا کوئی بھی یہودی کبھی بھی اسرائیل کے صدر کے کسی حکم کی خلاف ورزی کرنے کا تصور تک نہیں کر سکتا۔ اسرائیل کو وہ یہودیوں کی مقدس ریاست سمجھتے تھے۔ اس لئے اسرائیل کا صدر ان کی نظروں میں انتہائی مقدس فرد ہوتا تھا۔

"ہیلو ہیلو۔۔۔ جم مارکر کالنگ مادام بلیک"۔۔۔ فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد جم مارکر نے کال کرنا شروع کر دیا

"یس۔ مادام بلیک اٹنڈنگ اوور"۔۔۔ چند لمحوں بعد مادام بلیک کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"مادام بلیک۔ محترم صدر اسرائیل کا حکم آپ کو مل چکا ہو گا اوور"۔۔۔ جم مارکر نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا

"ہاں۔ میں ابھی ایک کام سے مشین روم سے اپنے دفتر میں آئی ہوں تو میرے سیکرٹری نے مجھے بتایا ہے کہ صدر صاحب نے حکم دیا کہ اب میں تمہارے انڈر کام کروں گی مگر یہ کیسے ممکن ہے اور پھر تمہیں میری اس خصوصی فریکونسی کا کیسے علم ہو گیا ہے اوور" مادام بلیک کے لہجے میں غصے کا عنصر نمایاں تھا۔

"مادام بلیک۔ ہم دونوں یہودی کاز کے لئے کام کر رہے ہیں ہمارا ذاتی مسئلہ نہیں ہے۔ اس لئے صدر اسرائیل نے ذاتی احکامات دیئے ہیں وہ یہودی کاز کے فائدے کے لئے ہی دیئے ہیں۔ کیا صدر صاحب کے اس حکم کو ماننے سے انکاری ہو اوور"۔۔۔ جم مارکر نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں تصور بھی نہیں کر سکتی کہ صدر اسرائیل کے احکامات کی خلاف ورزی کروں لیکن مجھے ان سے بات کرنی پڑے گی کہ انہوں نے کیا سوچ کر یہ حکم دیا ہے اوور"۔۔۔ مادام بلیک [illegible] میں غصے کے ساتھ ساتھ بے بسی کا عنصر بھی شامل تھا اور [illegible] اس بے بسی کو محسوس کر کے بے اختیار مسکرا دیا۔

"مادام بلیک۔ آپ بے شک صدر صاحب سے بات کر لیں [illegible] میں بتا دوں کہ صدر صاحب سے وضاحت طلب کرنا بھی [illegible] میں آتا ہے۔ اور اتنا تو تم بھی جانتی ہو گی کہ [illegible] میں گستاخی کرنے والے یہودی کو کیا سزا دی جاتی ہے اوور"۔۔۔ جم مارکر نے تیز لہجے میں کہا۔

"[illegible] میں صدر صاحب کے احکامات کو تسلیم کرتی ہوں۔ تمہاری ماتحتی میں کام کرنا مجھے قبول ہے۔ بتاؤ۔ تم کیا چاہتے ہو اوور"۔۔۔ مادام بلیک نے تیز لہجے میں کہا۔

"مادام بلیک۔ میں آپ کی دل سے عزت کرتا ہوں۔ آپ پوری دنیا کی یہودی کاز کے لئے انتہائی جدوجہد کر رہی ہیں۔ یہ افسری ماتحتی تو عارضی چیزیں ہیں۔ ہمارا مشن ایک ہے۔ مقصد ایک ہے

Admin @ www.hibuddiez.com

تو ہمیں مل کر کام کرنا چاہیئے۔ صرف بات اتنی ہے۔ کہ ہمارا مقابلہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے۔ اور پاکیشیا سیکرٹ سروس پوری دنیا میں سب سے خطرناک اور فعال سیکرٹ سروس سمجھی جاتی ہے۔ یہ اس قدر تربیت یافتہ لوگ ہیں کہ ان کی شہرت پوری دنیا میں پھیل چکی ہے۔ اور ان کا مقابلہ بھی کوئی سیکرٹ ایجنٹ ہی کر سکتا ہے۔ اس سے پہلے اسرائیل میں بھی یہی صورت حال تھی۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے اسرائیل پہنچ کر یہودیوں کو بے پناہ نقصان پہنچایا ہے۔ حالانکہ وہاں انتہائی با وسائل ایجنسیاں ان کے خلاف کام کر رہی تھیں۔ آخر مجبور ہو کر صدر اسرائیل صاحب نے مجھے آرک لینڈ سے بلوایا۔ اور میں نے اکیلے ہی چند دنوں میں [illegible] کر کے انہیں اسرائیل سے دم دبا کر بھاگ جانے پر مجبور کر دیا تھا۔ اور اب یہاں بھی یہی صورت حال ہے۔ چونکہ آپ میں ہم میں کارکردگی کا کوئی رابطہ نہیں ہے۔ اس لئے انہوں نے اس سے فائدہ اٹھا کر وہ لوگ فلاسٹر والے جزیرے تک پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں اور ——" جم مارکر نے بڑے نرم لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ وہ وہاں پہنچے ہیں اور ——" [illegible] نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مادام۔ میں سیکرٹ سروس کا چیف ہوں۔ میری تربیت اس انداز میں ہوئی ہے جس انداز میں عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہوئی ہے جبکہ آپ کی یا آپ کے ساتھیوں کی اس انداز میں تربیت نہیں ہوئی اس لئے ہمارے کام کرنے کا طریقہ آپ سے قطعی مختلف ہوتا ہے۔ اب میں آپ کو بتاتا ہوں کہ مجھے یہاں

معلوم ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو آپ نے ایک ایسے کمرے میں بند کر دیا تھا۔ جس میں کوئی دروازہ نہ تھا۔ پھر وہ درمیانی شیشہ غائب کر کے آپ والے کمرے میں پہنچ گئے اور انہوں نے آپ پر قابو پا لیا۔ اس کے بعد پرنسز ڈالسی کی بروقت مداخلت کی وجہ سے آپ کو بچ جانے کا موقع مل گیا اور [illegible] کی وجہ سے وہاں سے نکل کر جزیرے پر پہنچ گئیں اور آپ نے ان کا خاتمہ کرنے کے لئے اپنی رہائش گاہ بھی اڑا دی لیکن عمران اور اس کے ساتھی بھی جزیرے پر پہنچ گئے۔ اس بات کا انہیں علم ہو گیا کہ فلاسٹر والا جزیرہ کون سا ہے۔ میں نے سوچا کہ ان کا وہاں پہنچ کر خاتمہ کر دوں۔ چنانچہ میں اپنے ساتھیوں سمیت وہاں پہنچا۔ آپ نے نجانے کیوں اپنے روبوٹس کی مدد سے میرے ساتھیوں کو ہلاک کرا دیا اور ——" جم مارکر نے کہا۔

"وہ اوہ تو یہ تم اور تمہارے ساتھی تھے۔ لیکن تم وہاں آئے کیوں تھے۔ تمہاری وجہ سے وہ عمران اور اس کے ساتھی مرنے سے بچ گئے۔ اور میری تمام فائٹنگ مشینیں بھی تباہ ہو گئیں۔ لیکن ایک بات ہے۔ تمہاری اس ساری بات نے مجھے واقعی یہ سوچنے پر مجبور کر دیا ہے کہ سیکرٹ سروس کی تربیت کا انداز واقعی مختلف ہوتا ہے۔ ٹھیک ہے۔ پہلے تو میں صدر اسرائیل کے حکم کی مجبوری کی وجہ سے تمہاری ماتحتی قبول کر رہی تھی لیکن اب میں خوش دلی سے تمہاری ماتحتی قبول کر رہی ہوں۔ حکم فرمایئے

Admin @ www.urdubuddiez.com

باس اوور" ـــــ مادام بلیک نے کہا اور جم مارکر مادام بلیک کے آخری الفاظ سن کر بے اختیار ہنس پڑا۔ اسے یوں محسوس ہوا جیسے اسے ہفت اقلیم کی دولت مل گئی ہو۔ اسے اس بات پر بے پناہ مسرت ہو رہی تھی کہ آخر کار اس نے مادام بلیک جیسی متکبر عورت کو تسخیر کر ہی لیا ہے۔

"شکریہ۔ باس کہنے کی ضرورت نہیں ہے مادام۔ تم مجھے جم مارکر ہی کہہ سکتی ہو۔ اوور" ـــــ جم مارکر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ لیکن باس سنتے ہی وہ خود ہی آپ سے تم پر اتر آیا تھا

"اگر ایسی بات ہے تو ٹھیک ہے۔ پھر تم بھی مجھے مادام بلیک کہنے کی بجائے کرسٹائن کہہ سکتے ہو۔ اور یہ اعزاز بھی دنیا میں صرف تمہیں ہی حاصل ہو گا کہ میرے شوہر ڈاکٹر رونلڈ کے بعد تم دنیا کے واحد شخص ہو جو مجھے میرے اصل نام سے پکارو گے"۔ مادام بلیک نے کہا۔

"شکریہ کرسٹائن۔ اب تم مجھے یہ بتاؤ کہ عمران اور اس کے ساتھی کہاں ہیں تاکہ فوری طور پر ان کے خاتمے کی کارروائی شروع کی جائے اوور" ـــــ جم مارکر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جم مارکر یہ لوگ واقعی شیطان ہیں۔ انہوں نے مجھے اپنی کارکردگی سے پاگل کر دیا ہے۔ جب تم اور تمہارے ساتھی جزیرے پر پہنچے تو یہ سب وہاں جزیرے پر زخمی اور بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ اور میں نے ان کے خاتمے کے لئے فائٹنگ مشینوں کو وہاں بھیجا تھا۔ لیکن اسی لمحے تم درمیان میں ٹپک

پڑے۔ نتیجہ یہ کہ تمہارے ساتھی اور یہ فائٹنگ مشینیں ختم ہو گئیں۔ اس کے بعد ان لوگوں نے ہوش میں آ کر تمہارے آدمیوں کی ہیوی ڈیوٹی ... پر قبضہ کر لیا۔ چونکہ فائٹنگ مشینیں تم نے تباہ کر دی تھیں اس لئے میں فوری طور پر ان کے خلاف کوئی کارروائی نہ کر سکتی تھی۔ یہ ... تمہاری ہیڈ کوارٹر سے انہیں میڈیکل باکس مل گیا۔ اس ... نے اپنے زخموں کی مرہم پٹی کر لی اور فٹ بھی ہو گئے۔ اس ... ان لوگوں نے تمہاری ہیلی کاپٹر سے اسلحہ لیا اور خود جزیرے کے ... میں اتر گئے۔ اس جزیرے کے گرد ہم نے ... کے تحت آدم خور شارک مچھلیوں کی ایک خاص ذخیرہ ... جزیرے کے چاروں طرف علیحدہ علیحدہ سیکٹرز ... ہیں۔ ... سیکٹر میں ان کی تعداد ہزاروں میں ہے۔ اور ... کے لئے جزیرے کے نیچے بنے ہوئے فلاسٹر پروجیکٹ ... مقدار میں مصنوعی گوشت تیار کر کے مخصوص مشینوں کے ذریعے ... پہنچایا جاتا ہے۔ میں یہ سوچ کر مطمئن ہو گئی کہ یہ لوگ انتہائی ... آدم خور مچھلیوں کا شکار بن کر ختم ہو جائیں گے۔ لیکن ابھی تھوڑی دیر پہلے مجھے ایک حیرت انگیز اطلاع ملی کہ ان لوگوں نے کسی نامعلوم ہتھیار سے اس طرف کے سیکٹر میں موجود سینکڑوں آدم خور مچھلیوں کے ٹکڑے اڑا دیئے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ ... وال والے حصے کو کھول کر اندر ایک مخصوص سیکٹر میں پہنچ گئے ہیں اوور" ـــــ مادام نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ اور یہ تفصیل سن کر جم مارکر کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"اوہ ۔ ڈیری بیڈ ۔ تو یہ اس فلاسٹر [illegible] داخل ہو گئے ہیں اور کامیاب ہو گئے ۔ اوہ اوہ ۔ ڈیری بیڈ اوور" ـــــ جم مارکر نے انتہائی مایوسانہ لہجے میں کہا ۔ کیونکہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی کارکردگی سے اچھی طرح واقف تھا ۔

"اتنے مایوس ہونے کی ضرورت نہیں ہے ۔ فلاسٹر پروجیکٹ ایسا نہیں ہے کہ اتنی آسانی سے نشانہ بن سکے ۔ یہ اس کے ایک ایسے سیکشن تک پہنچے ہیں جس کا کوئی تعلق مین پروجیکٹ سے نہیں ہے اور نہ ہی یہ اس حصے سے اصل پروجیکٹ تک پہنچ سکتے ہیں اوور" ـــــ مادام نے کہا اور ساتھ ہی اس نے [illegible] کاروائی تفصیل سے بتا دی ۔ اور یہ بھی بتا دیا کہ اب [illegible] کے ساتھ سپیشل ڈے کے ذریعے اندر جا رہی ہے [illegible] سیکرٹ لنک جوڑ کر یہ دیکھا جائے کہ کیا عمران اور اس کے ساتھی ان آروں سے کٹ کر مر چکے ہیں یا زندہ ہیں اور اگر زندہ ہیں تو ان کا خاتمہ وہ خود کر سکے ۔

"اوہ اوہ کرسٹائن پھر تو میں نے عین وقت پر کال کیا ہے ۔ یہ لوگ انتہائی خطرناک حد تک ذہین ہیں ۔ یہ کوئی نہ کوئی راستہ کوئی نہ کوئی حل ڈھونڈ نکالیں گے ۔ تمہارا یہ پروجیکٹ ان کی وہاں موجودگی سے انتہائی شدید خطرے میں ہے ۔ میں تمہارے ساتھ اندر جاؤں گا اوور" ـــــ جم مارکر نے چیختے ہوئے کہا ۔

"نہیں جم مارکر ۔ تم اندر نہیں جا سکتے ۔ کیونکہ صرف سپیشل ڈے کے ذریعے ہی ماسٹر کمپیوٹر روم تک پہنچا جا سکتا ہے اور یہ سپیشل ڈے میرے لیے [illegible] کے حساب سے ہے [illegible] ۔ کوارٹرز میں تم داخل ہی نہیں ہو سکتے ۔ جب تک ہمارے پورے کوارٹرز کے حفاظتی کمپیوٹر کو فیڈ نہ کر دیئے جائیں ۔ اور فوری طور پر ایسا ہونا ناممکن ہے ۔ اس لیے تم فی الحال میرے ساتھ اندر نہیں جا سکتے ۔ البتہ ایک کام ہو سکتا ہے ۔ مجھے خطرہ ہے کہ یہ لوگ کہیں واپس [illegible] گوشت پھینکنے والے راستے کے ذریعے دوبارہ سمندر [illegible] جائیں ۔ اس لیے تم ایسا کر سکتے ہو کہ اپنے چند ساتھیوں سمیت غوطہ خوری کا لباس پہن کر اسی سمت سے سمندر کے نیچے [illegible] جہاں تمہاری ڈیوٹی [illegible] موجود ہیں ۔ اگر یہ لوگ باہر آئیں تو انہیں ہلاک کر دینا اوور" ـــــ مادام نے کہا ۔

"لیکن وہاں تو تمہارے کہنے کے مطابق مچھلیاں ہیں ۔ اس سیکرڈ کی مچھلیاں تو [illegible] ہوں گی لیکن دوسرے سیکٹرز کی وہاں پہنچ [illegible] اوور" ـــــ جم مارکر نے کہا ۔

"[illegible] نہیں ۔ میں نے تمہیں بتایا تو ہے کہ جزیرے کو چاروں طرف سے چار سیکٹرز میں تقسیم کیا گیا ہے ۔ اور اس کے ساتھ جزیرے کے چاروں طرف مخصوص ریز کے سرکل سے حصار قائم کر دیا گیا ہے ۔ اس طرح ایک سیکٹرز کی مچھلیاں دوسرے سرکل میں نہیں جا سکتیں اور نہ ہی وہ سرکل والے حصار کو توڑ کر کھلے سمندر میں جا سکتی ہیں ۔ اور ان لوگوں نے کسی نامعلوم ہتھیار سے تمام سیکرڈ کی ساری مچھلیاں ہلاک کر دی ہیں اوور" ـــــ مادام نے کہا ۔

Admin @ www.hibuddiez.com

او کے ۔ ٹھیک ہے ۔ میں اپنے ساتھیوں سمیت ہیلی کاپٹر پر ابھی پہنچ جاتا ہوں ۔ لیکن مجھے تمہاری کارروائی اور اندر موجود ان لوگوں کے متعلق کیسے معلوم ہوگا اوور ۔۔۔۔ جم مارکر نے کہا ۔

تم ایسا کرو کہ تھرٹی ون ۔ ڈی ٹرانسمیٹر ساتھ رکھ لینا ۔ میں بھی یہ ٹرانسمیٹر ساتھ لے جاؤں گی ۔ کیونکہ ماسٹر کمپیوٹر میں اس ٹرانسمیٹر کو ساتھ لے جانا پہلے سے فیڈ ہے ۔ ایسا اس لئے کیا گیا تھا کہ جب ڈاکٹر رونلڈ اپنے ساتھی سائنسدانوں کے ساتھ وہاں کام کر رہا ہوتا تو اس کا اور میرا رابطہ اسی تھرٹی ون ڈی ٹرانسمیٹر سے ہی رہتا تھا اوور ۔۔۔۔ مادام بلیک نے کہا

ٹھیک ہے ۔ میں آدھے گھنٹے تک وہاں پہنچ جاؤں گا اوور جم مارکر نے کہا ۔

" او کے ۔ تم وہاں پہنچتے ہی مجھے کال کر دینا ۔ مجھے بھی پہاڑی کے سے اندر جانے میں تقریباً اتنا ہی وقت لگے گا اوور ۔۔۔۔ مادام نے کہا ۔

ٹھیک ہے ۔ اوور اینڈ آل ۔۔۔۔ جم مارکر نے کہا ۔ اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اٹھ کھڑا ہوا ۔ اس کے چہرے پر اب گہری سنجیدگی طاری تھی ۔ اُسے دراصل یہ بات سن کر بے حد شاک پہنچا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی پروجیکٹ کے اندر پہنچ چکے ہیں ۔ اُسے یقین تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی مادام کے بس کا روگ نہیں ہیں لیکن اب مجبوری یہ تھی کہ وہ اندر نہ جا سکتا تھا ۔ اس لئے اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اپنے ساتھیوں سمیت اُسی راستے سے اندر داخل ہوگا جس راستے سے عمران اور اس کے ساتھی اندر داخل ہوئے تھے ۔ اس طرح اس کا براہ راست عمران اور اس کے ساتھیوں سے مقابلہ ہو سکے گا ۔ کیونکہ مادام بلیک نے اُسے بتایا تھا کہ اس سیکٹر سے آگے کے تین سرکل میں کوئی داخل نہیں ہو سکتا جس کا مطلب تھا کہ وہ لوگ اگر زندہ ہیں ۔ تو اسی میٹ سیکٹر میں موجود ہوں گے ۔ اور وہاں وہ اپنے ساتھیوں سمیت ان کا آسانی سے خاتمہ کر سکتا تھا

Admin @ www.hibuddiez.com

باریک دندانوں والے اور تیزی سے گھومتے ہوئے خوف ناک آرے تیز رفتاری سے نیچے فرش کی طرف آرہے تھے اور عمران اور اس کے ساتھی ان سے بچنے کے لئے بے اختیار نیچے فرش پر اکڑوں بیٹھے اور پھر لیٹ گئے۔ لیکن آرے جس رفتار سے نیچے آرہے تھے اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ چند لمحوں بعد ہی ان کے جسموں کو قیمے میں تبدیل کر کے رکھ دیں گے۔ عمران کے چہرے پر بھی انتہائی پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔ اس کی تیز نظریں ان آروں کے ساتھ ساتھ چھت اور اس کی سائیڈوں کو چیک کر رہی تھیں لیکن انہیں روکنے کا کوئی ذریعہ اس کی سمجھ میں نہ آرہا تھا۔ اور پھر آرے اتنے نیچے آگئے کہ اب وہ ان کے جسموں سے صرف پانچ فٹ کے فاصلے پر گھوم رہے تھے۔ اور پانچ فٹ کا یہ فاصلہ کسی بھی لمحے ختم ہو سکتا تھا۔ کہ یک لخت عمران نے ہاتھ میں تھامی ہوئی لیزر گن کو اوپر کی طرف اٹھایا اور ٹریگر دبا دیا۔ یہ کام بھی اس نے صرف اضطراری طور پر کیا تھا ورنہ اتنی بات وہ بھی جانتا تھا کہ لیزر شعاعیں زیادہ سے زیادہ چند فٹ کی رینج میں ان آروں کو تباہ کر سکتی تھیں اگر کر بھی سکیں۔ لیکن جیسے ہی گن کی نال سے چمک ابھری کہ ان گھومتے ہوئے دو آروں کے درمیان سے نکل کر اوپر چھت پر پڑی۔ ایک کڑاکا ہوا اور اس کے ساتھ ہی یہ گھومتے ہوئے آرے یک لخت یوں ساکت ہو گئے جیسے بجلی سے چلنے والا کوئی بھی آلہ اچانک معطل ہو جانے کی صورت میں ساکت ہو جاتا ہے۔ لیکن وہ بہرحال اب بھی صرف پانچ فٹ اوپر ویسے ہی موجود تھے۔

اوہ اوہ خدا کی پناہ۔ یہ خوف ناک آرے رک گئے ہیں۔ اس کے ساتھیوں کے منہ سے بے اختیار نکلا۔ لیکن عمران کی نظریں چھت پر جمی ہوئی تھیں جہاں اتفاق سے لیزر شعاع پڑی تھی۔ اور جس سے حرکت کرتے ہوئے آرے رک گئے تھے۔ یہ جگہ چھت اور آروں کے بیچ رہتے ہوئے چھوٹے چھوٹے سلنڈروں کا درمیانی حصہ تھا۔ وہاں ایک چھوٹا سلنڈر چھت سے نکل رہا تھا۔ اور اس سلنڈر سے سارے آرے سلنڈروں کی مدد سے منسلک نظر آ رہے تھے۔ دوسرے لمحے عمران کی آنکھوں میں بے اختیار چمک سی ابھر آئی۔ اس نے دیکھا اس جگہ جہاں لیزر شعاع پڑی تھی۔ ایک سرخ رنگ کی موٹی سی تار کو جلا ہوا دیکھ لیا تھا۔ شعاع نے چھت کا وہ حصہ جلا دیا تھا اور وہ تار چونکہ عین اس جگہ پر تھی۔ اس لئے وہ بھی لیزر شعاع کی زد میں آکر جل گئی تھی۔ عمران نے اس بار باقاعدہ

Admin @ www.hibuddiez.com

نشانہ باندھ کر اس ٹوٹی ہوئی تار کے ساتھ والی جگہ پر لیزر شعاع کو فائر کیا۔ شعاع جیسے ہی وہاں پڑی یک لخت ایک اور زوردار دھماکہ ہوا اور دوسرے لمحے کھٹاک کی تیز آوازوں کے ساتھ آرے یک لخت اوپر کو اٹھے اور چھت میں اس طرح غائب ہوتے چلے گئے جیسے وہاں سے کوئی آرا نکلا ہی نہ ہو۔ اب صرف وہاں چھت کے اس حصے میں مختلف رنگوں کی جلی ہوئی تاریں نیچے لٹکتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔

"شکر ہے خدایا۔ تو نے ہمیں اس عبرت ناک موت سے بچا لیا۔ تمہیں کیسے پتہ چلا عمران کہ یہیں ان کا سسٹم ہے" ۔۔۔ نے بے اختیار اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"مجھے پتہ چل جاتا تو میں پہلے ہی انہیں روک دیتا۔ اسے اتفاق سمجھو یا خوش قسمتی کہ میں نے اضطراری طور پر فائر کیا۔ اور یہ آرے رک گئے۔ پھر مجھے وہ ٹوٹی ہوئی تار نظر آئی تو میں سمجھ گیا کہ یہ ان کی الیکٹرک لفٹنگ وائر تھی۔ اس کے ٹوٹ جانے کی وجہ سے ان کی حرکت رک گئی تھی۔ لیکن اس تار والی دیوار میں ان کا نظام سمجھ گیا۔ چنانچہ میں نے اس تار کے ساتھ دوبارہ فائر کیا تو وہ لاک ٹوٹ گیا جس نے انہیں نیچے روک رکھا تھا۔ نتیجہ یہ کہ یہ سیگمنٹ کشش کی وجہ سے واپس اپنی جگہ پہنچ گئے" ۔۔۔ عمران نے بھی اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے وضاحت کی اور سب نے اس طرح سر ہلا دیئے جیسے وہ اللہ تعالیٰ کی اس خاص مہربانی پر اس کا دل ہی دل میں شکریہ ادا کر رہے ہوں۔

"ہوا تھا کہ خوفناک سسٹم کہاں ہے" ۔۔۔ جولیا نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"ایسے اڈے ہوتے ہی ایسے ہیں۔ آخر یہاں دنیا کا سب سے ہولناک ہتھیار تیار ہو رہا ہے۔ لیکن یہ آرے یہاں ہمارا قیمہ بنانے کے لیے نہ لگائے گئے ہوں گے۔ میرا خیال ہے یہاں ان آروں سے اس مصنوعی گوشت کو مخصوص انداز میں کاٹا جاتا ہوگا" ۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ ایک دیوار کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دیوار پر چند جگہ ہاتھ رکھا اور پھر اس نے انگلی کے ساتھ آہستہ ٹھونکا۔ لیکن اس ٹھونکنے کے رد عمل نے اسے پریشان کر دیا کہ عمران سمجھ گیا کہ اس دیوار کی دوسری طرف خلا موجود ہے۔ یا تو کوئی اور کمرہ ہے یا کوئی راہداری وغیرہ۔ وہ غور سے دیوار کی ساخت کو دیکھتا رہا۔

"صفدر۔ تمہارے تھیلے میں جی ایکس بم ہے" ۔۔۔ عمران نے پیچھے ہٹ کر ساتھ کھڑے ہوئے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں ہے۔ مگر ایک ہی ہے" ۔۔۔ صفدر نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"اس دیوار کی ساخت بتا رہی ہے کہ یہاں جی ایکس بم ہی کام کر سکتا ہے۔ لگاؤ اسے دیوار کی جڑ کے ساتھ۔ شاید کام بن جائے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور صفدر نے سر ہلاتے ہوئے اپنی پشت پر لدے تھیلے میں سے سرخ رنگ کا ایک بڑا سا کیپسول نما بم نکالا۔ اس کے نچلے حصے میں ایک سنہرے رنگ کا کیل ذرا سا ابھرا ہوا تھا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

صفدر نے بم لے جا کر اس دیوار کی جڑ میں رکھا اور پھر اس کی کیپ کو انگوٹھے اور انگلیوں کی مدد سے پوری قوت سے دبا دیا۔ بم میں سے ہلکی ہلکی سی سرسراہٹ کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ عمران کے اشارے پر سب ساتھی اس دوران بم سے مقابل والی دیوار کے ساتھ جا کر پشت لگا کر کھڑے ہو گئے تھے۔ صفدر بھی بم کو آپریٹ کر کے بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا مقابل دیوار کے ساتھ آ کر کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد کمرے میں ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور ان سب کو ایک لمحے کے لئے یوں محسوس ہوا جیسے پورا کمرہ جھٹکے سے اڑ گیا ہو۔ پورے کمرے میں سرخ رنگ کا تیز غبار پھیل گیا تھا۔ لیکن کمرے کے فرش میں پیدا ہونے والی تیز روشنی آہستہ آہستہ مدھم ہوتے ختم ہو گئی۔ اور اس کے ساتھ ہی سرخ رنگ کا غبار بیٹھتا چلا گیا۔ دوسرے لمحے ان سب کی نظروں میں بے اختیار چمک ابھر آئی۔ کیونکہ دیوار آدھی سے زیادہ ٹوٹ کر دوسری طرف موجود راہداری میں جا گری تھی۔ یہ راہداری تیز سرخ رنگ سے پینٹ کی گئی تھی۔ اور دونوں طرف دور تک چلی گئی تھی۔

"آؤ" ۔۔۔ عمران نے کہا اور وہ تیزی سے دوڑتا ہوا دیوار کے اس ٹوٹے ہوئے حصے کو کراس کرتا دوسری طرف راہداری میں آ گیا۔ راہداری کے دونوں طرف سپاٹ دیواریں تھیں نہ ہی کوئی دروازہ تھا اور نہ کوئی کھڑکی یا روشندان کچھ نہ تھا۔ بس سپاٹ دیواریں اور سپاٹ چھت تھی۔ فرش بھی عام سا

تھا۔ سیمنٹ اور بجری کو ملا کر بڑے بڑے بلاکوں پر مشتمل جن کے درمیان شیشے کی پٹی سے حد بندی کی گئی تھی۔ دوسرے ساتھی بھی اس خلا کو پار کر کے دوسری طرف راہداری میں پہنچ گئے۔

"یہ تو بالکل سپاٹ سی راہداری ہے" ۔۔۔ جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ لیکن میری آٹھویں حس کہہ رہی ہے کہ یہاں کوئی نہ کوئی گڑبڑ ضرور ہے" ۔۔۔ عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"آٹھویں حس کیا مطلب۔ پانچ حواس کے بعد چھٹی حس ہوتی ہے یہ آٹھویں کیسے ہو گئی" ۔۔۔ جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"جب کوئی آدمی زیادہ عرصہ کنوارہ رہے تو اس کی حس خود بخود ترقی کرنے لگ جاتی ہے۔ جتنا زیادہ عرصہ وہ کنوارہ رہے گا اس کی حس ترقی کرتی جائے گی۔ اور میری حس اب چھٹی سے ترقی کر کے آٹھویں تک پہنچ گئی ہے اور اگر یہی حالت رہی تو مجھے یقین ہے جلد ہی میٹرک پاس بھی کر جائے گی" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تمہیں کسی نے روک رکھا ہے شادی کرنے سے" ۔۔۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جس نے تمہیں اور ساری سیکرٹ سروس کو روک رکھا ہے۔ تاکہ بے چارہ سلیمان۔ یہ ٹائیگر۔ جوزف، جوانا۔ اور مجھے یقین ہے ناظم صاحب کو بھی روک رکھا گیا ہو گا۔ کیوں خرم صاحب" ۔۔۔

Admin @ www.hibuddiez.com

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے کسی نے روک تو نہیں رکھا۔ بس میرا کام ہی ایسا ہے کہ شادی کی فرصت ہی نہیں ملتی"۔۔۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ باتیں کرتے ہوئے راہداری میں آگے بڑھے جا رہے تھے۔

"خواہ مخواہ کسی پر الزام دینے کا فائدہ۔ شادی خود نہیں کرنا چاہتے اور الزام دوسروں کو دے دیتے ہو"۔۔۔ جولیا نے دانت پیستے ہوئے انداز میں کہا۔

"اصل میں عمران صاحب کو شادی کے بعد کے زمانے سے خوف آتا ہے۔ اس لئے وہ شادی نہیں کرتے"۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"واہ۔ شادی کے بعد کا زمانہ تو سنہرا زمانہ ہوتا ہے۔ شادی شدہ آدمی سکہ بند شریف ہو جاتا ہے۔ اُسے کرائے پر مکان مل جاتا ہے۔ کہ بے چارہ شادی شدہ ہے شریف آدمی ہے دوسروں کے گھروں میں آنا جانا ذرا بے تکلفی سے ہو جاتا ہے۔ کہ کنوارہ نہیں ہے۔ شادی شدہ ہے۔ شریف اور بے ضرر آدمی ہے۔ کنوارے سے تو ہر شخص اس طرح ڈرتا ہے جیسے کنوارہ ایڈز کا مریض ہو۔ ہمسائے بھی اس کے گلی سے گزرتے وقت چوکنا ہو جاتے ہیں۔ اور اپنی بہو بیٹیوں کو اس طرح چھپاتے ہیں۔ جیسے مرغی اپنے بچوں کو چیل کے حملے کے خطرے سے بچاتی ہے"۔ عمران کی زبان رواں ہو گئی اور راہداری ہلکے ہلکے قہقہوں سے گونج اٹھی۔ اور اس بار جولیا بھی بے اختیار ہنس پڑی۔

"شادی کے لئے بھی شریف ہونا ضروری ہوتا ہے۔ اس لئے تمہاری شادی کا قیامت تک سکوپ نہیں بن سکتا"۔۔۔ تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سن لیا جولیا۔ یہ صاحب اسی لئے ہر وقت بیار بکرے کی طرح منہ لٹکائے رہتے ہیں کہ شاید کوئی شریف سمجھ لے"۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور اس بار راہداری زوردار قہقہوں سے گونج اٹھی۔ راہداری شیطان کی آنت کی طرح طویل ہوتی جا رہی تھی۔ چلتے ہوئے انہیں ایسے محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ گولائی میں سفر کر رہے ہوں۔ جیسے راہداری کا واقعی دوسرا سرا آ ہی نہ رہا تھا۔

"عجیب راہداری ہے۔ میرا خیال ہے ہم گولائی میں سفر کر رہے ہیں"۔۔۔ اچانک کیپٹن شکیل نے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں اب مجھے بھی یہی احساس ہو رہا ہے"۔۔۔ صفدر نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے۔ اصل پروجیکٹ درمیان میں ہے۔ اس کے گرد یہ راہداری گولائی میں بنائی گئی ہے۔ اگر ہم اسی طرح چلتے رہے تو پھر یقیناً ہم اسی ٹوٹی ہوئی دیوار تک جا پہنچیں گے جسے کراس کر کے ہم راہداری میں داخل ہوئے ہیں"۔۔۔ عمران نے رکتے ہوئے کہا۔ اور عمران کے رکتے ہی اس کے پیچھے آنے والے سارے ساتھی بھی رک گئے۔ عمران نے راہداری کی سامنے والی دیوار کا بغور جائزہ لینا شروع کر دیا۔ وہ کافی دیر تک غور سے

Admin @ www.hibuddiez.com

اس دیوار کا جائزہ لیتا رہا۔ پھر وہ پیچھے ہٹ کر دوسری دیوار کے قریب رک گیا۔

"سب لوگ اس مقابل والی دیوار کے ساتھ کھڑے ہو جائیں۔ میں لیزر گن سے فائر کرتا ہوں۔ ہو سکتا ہے کوئی نتیجہ نکل آئے"۔ عمران نے کہا۔ اور سارے ساتھی تیزی سے پیچھے ہٹ کر پچھلی دیوار کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ عمران نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی لیزر گن سیدھی کی اور پھر ٹریگر دبا دیا۔ گن سے شعاع نکل کر دیوار پر پڑی لیکن دیوار پر اس کا ذرا برابر بھی کوئی اثر نہ ہوا۔ عمران نے گن کا رخ دیوار اور چھت کے جوڑ کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا۔ لیکن اس بار بھی کوئی نتیجہ سامنے نہ آیا۔ عمران کے چہرے پر الجھن کے آثار نمودار ہونے لگے۔ پھر اس نے راہداری کے فرش اور چھت کے درمیانی حصے پر انتہائی طاقتور لیزر شعاعیں فائر کیں لیکن نتیجہ وہی ڈھاک کے تین پات۔ یوں لگتا تھا جیسے اس راہداری پر کوئی ایسا پینٹ کیا گیا ہے جس پر کسی قسم کا کوئی ہتھیار اثر نہیں کرتا۔

"اب اور کوئی صورت نہیں کہ بس بڑھتے چلے چلو۔ جب وہ ٹوٹا ہوا حصہ آئے تو اس کے ذریعے ٹارزن کی واپسی سمندر میں اور وہاں سے شہر۔ اب اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں ہے کہ مادام بلیک کا ہیڈ کوارٹر کھلوایا جائے اور وہاں سے اس پروجیکٹ کا خاتمہ کیا جائے"۔ عمران نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ عمران کے ساتھی بھی کندھے اچکاتے ہوئے آگے بڑھنے لگے۔ اور پھر واقعی وہ گھوم پھر کر اسی جگہ پہنچ گئے جہاں سے پہلے [illegible] کی دیوار اور اس میں موجود خلا انہیں صاف دکھائی دے رہا تھا۔

"اگر ایک اور جی ایکس بم ہوتا تو شاید یہ دیوار بھی ٹوٹ جاتی"۔ صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ میں نے چیک کر لیا ہے۔ یہ نان بلاک دیوار ہے۔ یہاں بی ایکس بھی کام نہیں کر سکتا۔ میرا خیال ہے اس راہداری کو جعل کے طور پر رکھا گیا ہے۔ اور اس کے گرد ایسے پلانٹ نصب کیے گئے ہیں جو چاروں طرف موجود آدم خور مچھلیوں کو خوراک تیار کر کے سپلائی کرتے رہیں۔ اس طرح اصل پروجیکٹ کی حفاظت بھی ہوتی اور حفاظتی انتظامات بھی قائم رہے۔ بہرحال آؤ اب کم از کم صحیح پوزیشن کا علم تو ہوا کہ اس پروجیکٹ کو کس انداز میں بنایا گیا ہے۔ اب کچھ خاص اسلحہ تلاش کرنا پڑے گا۔ پھر ہی ہم اندر داخل ہو سکتے ہیں"۔ عمران نے کہا اور کاندھے اچکاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ اس نے خلا کراس کیا اور اسی کمرے میں پہنچ گیا جس کی چھت میں وہ خوف ناک آرے نصب تھے۔ اس کے ساتھی بھی وہاں آ گئے۔ اب عمران اس حصے کی طرف بڑھ رہا تھا جہاں سے وہ ڈالی نما تختے نے انہیں یہاں تک پہنچایا تھا کہ یک لخت چھت پر سے ہلکی سی گڑگڑاہٹ کی آوازیں سنائی دیں۔ اور وہ سب چونک کر اوپر دیکھنے لگے۔ ان سب کے ذہنوں میں یہ گڑگڑاہٹ سن کر یہی خیال آیا تھا کہ وہ خوف ناک آرے دوبارہ نیچے آنے لگے ہیں۔ لیکن چھت سپاٹ تھی۔ لیکن دوسرے

Admin @ www.hibuddiez.com

لمحے چھت کے ایک کونے پر پلک جھپکنے جتنے عرصہ کے لئے ایک روشنی کی کرن چمکی اور پھر معدوم ہو گئی۔ روشنی چمکتے ہی ان سب کے ذہنوں پر اس طرح سیاہ چادر پھیلتی چلی گئی۔ جیسے سورج کے سامنے اچانک کوئی گہرا سیاہ بادل آجانے سے تاریکی پھیل جاتی ہے۔ اور وہ سب ریت کے بوروں کی طرح اسی کمرے کے فرش پر یکے بعد دیگرے ڈھیر ہوتے چلے گئے۔

مادام بلیک ٹی بورڈ سے سائنسدان الفرڈ سمیت نارسٹر پروجیکٹ کے ماسٹر کمپیوٹر روم میں موجود تھی۔ یہ ایک بڑا کمرہ تھا۔ جس کی تین دیواروں کے ساتھ انتہائی عجیب و غریب مشینیں نصب تھیں جو سب خود بخود چل رہی تھیں۔ اور چوتھی دیوار کے سامنے فرش سے لے کر چھت تک اور پوری دیوار کی چوڑائی تک ایک دیو ہیکل مشین موجود تھی۔ جس پر بلا مبالغہ سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں چھوٹے بڑے بلب جل بجھ رہے تھے ان گنت ڈائل تھے۔ جن میں موجود سوئیاں مسلسل حرکت میں تھیں۔ مادام بلیک سائنسدان الفرڈ کے ساتھ ابھی چند لمحے پہلے سپیشل وے کے ذریعے یہاں پہنچی تھی۔ الفرڈ ڈاکٹر رونلڈ کا نمبر ٹو تھا۔

"مجھے مرمت کا کام شروع کر دینا چاہئے مادام"—— الفرڈ نے وہاں پہنچتے ہی کہا اور تیزی سے ایک دیوار کے ساتھ نصب

Admin @ www.hibuddiez.com

ایک مستطیل شکل کی مشین کی طرف

"کیا ان لوگوں کے متعلق معلوم نہیں ہو سکتا کہ وہ کس پوزیشن میں ہیں" ۔۔۔ مادام نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"میٹ سرکل اور مین سرکل کا رابطہ ہی منقطع ہو چکا ہے تو سپر کمپیوٹر کیسے بتا سکتا ہے" ۔۔۔ الفرڈ نے کہا اور مادام نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ الفرڈ نے اس مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ وہ پوری طرح اس مشین کو آپریٹ کرنے میں منہمک تھا جب کہ مادام بلیک کی نظریں اس سپر ماسٹر کمپیوٹر پر جمی ہوئی تھیں جو اس کے شوہر ڈاکٹر رونلڈ کی ذہانت کا شاہکار تھا۔ اور جس کے ذریعے وہ فلاسٹر جیسے اہم ترین منصوبے کو نہ صرف مکمل کرنے بلکہ اسے کامیاب کرنے کے قابل ہوا تھا۔ فلاسٹر پروجیکٹ میں چونکہ بے پناہ اور لامحدود توانائی پر کام ہو رہا تھا۔ اس لئے اس پروجیکٹ میں کوئی انسان کسی طرح ایک لمحے کے لئے بھی نہ ٹھہر سکتا تھا۔ یہاں صرف ایسی مشینیں کام کر رہی تھیں جن پر ایسا پینٹ کیا گیا تھا جو ہر قسم کی تیز ترین توانائی کو جذب کر لیتا تھا۔ اس طرح یہ مشینیں بھی خوف ناک ماحول میں کام کر رہی تھیں۔ اور یہ سب کچھ ماسٹر کمپیوٹر کے کنٹرول میں تھا۔ ڈاکٹر رونلڈ اور اس کے ساتھی سائنسدان مادام بلیک کے ہیڈ کوارٹر میں واقع مشین روم سے اس ماسٹر کمپیوٹر کو مسلسل ہدایات دیتے رہتے تھے اور ان ہدایات کے مطابق ماسٹر کمپیوٹر ان مشینوں کو کنٹرول کر کے پروجیکٹ کے کام کو آگے بڑھاتا رہتا تھا۔

مادام بلیک کو معلوم تھا کہ ایک بار فلاسٹر تیار ہو گیا۔ تو پھر قیامت تک اس کا کوئی توڑ نہ ہو سکے گا۔ فلاسٹر کی تیاری اب آخری مراحل میں تھی اور اسے خلا میں پہنچانے کے لئے خصوصی سیارہ پہلے ہی تیار کر لیا گیا تھا۔ اور اس کی کنٹرولنگ مشین بھی تیار تھی۔ اور فلاسٹر کی کامیابی کے بعد فلاسٹر کو کنٹرول کرنے والے ہی پوری دنیا کے بلا شرکت غیرے حاکم بن جائیں گے۔ اور مادام بلیک جانتی تھی کہ یہ حکومت بہرحال اس کے قبضے میں ہو گی۔ وہی دنیا کی ایسی حاکم ہو گی جس کی مٹھی میں پوری دنیا کے اربوں لوگوں کی زندگیاں ہوں گی۔ گو بظاہر یہ سیٹ رکھا گیا تھا کہ فلاسٹر جب خلا میں پہنچ جائے تو اس کا کنٹرول اسرائیلی حکومت کے پاس چلا جائے گا۔ اور ڈاکٹر رونلڈ اس کا آپریٹر ہو گا۔ جو حکومت اسرائیل کے ماتحت ہو گا اور اسرائیل ہی پوری دنیا کا آقا ہو گا۔ لیکن مادام بلیک کے ذہن میں ایسا کوئی تصور نہ تھا۔ اس نے ڈاکٹر رونلڈ جیسے بوڑھے آدمی سے شادی بھی اس لئے کی تھی کہ فلاسٹر خلا میں پہنچتے ہی وہ کنٹرولنگ مشین پر قبضہ کر لے گی اور اس کے بعد ڈاکٹر رونلڈ کو ہلاک کر کے خود ہی سب کچھ بن جائے گی۔ پھر حکومت اسرائیل نے اگر اس کی حکومت کو تسلیم نہ کیا تو پھر دنیا کے دوسرے باغی ملکوں کی طرح اسرائیل کا بھی وہ خاتمہ کر دے گی۔ گو وہ پیدائشی یہودی تھی لیکن اپنے اقتدار کے مقابلے میں وہ پوری دنیا کے یہودیوں کو بھی جلا کر راکھ کر دینے کا عزم رکھتی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ وہ بڑے عقیدت مندانہ

Admin @ www.hibuddiez.com

نظروں سے اس ماسٹر کمپیوٹر کو دیکھ رہی تھی جس کے ذریعے اس کا پوری دنیا پر بلا شرکت غیرے حکومت کرنے کا خواب پورا ہو رہا تھا۔ تقریباً دس منٹ بعد ماسٹر کمپیوٹر کے انتہائی دائیں کونے پر ایک بڑا سا سرخ رنگ کا بلب تیزی سے جل اٹھا اور اس کے ساتھ ہی ماسٹر کمپیوٹر سے ایک مشینی آواز نکلی۔

"لنک او۔ کے" ——— آواز میں تیز گڑگڑاہٹ تھی اور بوڑھا الفرڈ پیشانی سے پسینہ پونچھتے ہوئے پیچھے ہٹ آیا۔ اس کے چہرے پر کامیابی کی مسکراہٹ جگمگا رہی تھی۔

"لنک قائم ہو گیا ہے مادام" ——— الفرڈ نے کہا۔ اور مادام سر ہلاتے ہوئے تیزی سے ماسٹر کمپیوٹر کی طرف بڑھ گئی۔

"ماسٹر کمپیوٹر۔ میں مادام بلیک سپیشل نمبر ون۔ کوڈ تھرٹی ون تھرٹی ون زیرو بول رہی ہوں۔ مجھے او۔ کے کرو" ——— مادام بلیک نے ماسٹر کمپیوٹر کے سامنے رکتے ہوئے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"مادام بلیک۔ سپیشل نمبر ون۔ کوڈ تھرٹی ون زیرو او۔ کے" ماسٹر کمپیوٹر کی ایک سائیڈ پر لگی ہوئی جالی سے وہ کھڑکھڑاتی ہوئی مشینی آواز نکلی۔

"میٹ سرکل میں آنے والے افراد کا کیا ہوا۔ تفصیلی رپورٹ مین سکرین پر دو" ——— مادام بلیک کا لہجہ اور زیادہ تحکمانہ ہو گیا۔ جیسے ہی اس کا فقرہ ختم ہوا ماسٹر کمپیوٹر سے نکلنے والی ٹک ٹک کی گونج تیز ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی اس کے درمیان بنی ہوئی سکرین ایک جھماکے سے روشن ہو گئی۔ اور پھر چند جھماکوں کے بعد سکرین پر اس سرخ رنگ کی راہداری کا منظر ابھر آیا۔ اس میں عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ وہ سب ایک دیوار کے ساتھ لگے ہوئے کھڑے تھے۔ اور عمران ہاتھ میں ایک عجیب ساخت کی گن سے دیوار پر بار بار کوئی شعاع فائر کر رہا تھا۔

"یہ راہداری میں ہیں۔ انہوں نے میٹ سرکل کی دیوار توڑ دی ہے اور اب لیزر شعاع فائر کر رہے ہیں" ——— ماسٹر کمپیوٹر نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"انہیں فوراً ختم کر دو۔ جلا کر راکھ کر دو۔ اٹ از مائی آرڈر" ——— مادام بلیک نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"ایسا کوئی آلہ راہداریوں میں نصب نہیں ہے۔ صرف کنٹرول روم میں ترکس ریز موجود ہیں جو انہیں وقتی طور پر بے ہوش کر سکتی ہیں" ماسٹر کمپیوٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور مادام بلیک یہ جواب سن کر بے اختیار اچھل پڑی۔

"اوہ اوہ۔ ویری بیڈ۔ حالانکہ ایسے آلات راہداری میں نصب ہونے ضروری تھے" ——— مادام بلیک نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"پھر راہداری غیر محفوظ ہو جاتی مادام۔ جس طرح میٹ سرکل غیر محفوظ ہے۔ اس لئے راہداری کو قطعی سپاٹ رکھا گیا ہے" ——— مادام کے پیچھے کھڑے ہوئے الفرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر ان لوگوں کو کس طرح ہلاک کیا جائے۔ یہ خطرناک لوگ ہیں۔ ہو سکتا ہے یہ دیوار توڑ کر مین پروجیکٹ میں بھی داخل ہو جائیں"

Admin @ www.hibuddiez.com

مادام نے انتہائی پریشانی کے عالم میں اپنے ہونٹ چبلتے ہوئے کہا

"نہیں مادام۔ یہ چاہے اس راہداری میں ہائیڈروجن بموں کی بارش ہی کیوں نہ کر دیں یہ میں پروجیکٹ تک کا راستہ نہیں بنا سکتے۔ زیادہ سے زیادہ یہ اس راہداری میں گھومتے رہیں گے اور بس" ۔۔۔ الفرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اب انہیں باہر نکالنے کا کوئی حل بھی تو ہونا چاہیئے۔ ورنہ تو یہ خطرہ ہمیشہ ہمارے سروں پر تلوار کی طرح لٹکتا رہے گا۔ جو لوگ یہاں تک پہنچ سکتے ہیں وہ کچھ بھی کر سکتے ہیں" ۔۔۔ مادام نے کہا۔

"مادام۔ آخر کار یہ لوگ تھک ہار کر واپس کٹنگ روم میں پہنچیں گے تو آپ ماسٹر کمپیوٹر کے ذریعے انہیں وہاں بے ہوش کر دیں۔ پھر باہر سے آدمی بھیج کر انہیں وہاں سے اٹھوا کر باہر لے جایا جائے اور پھر ہلاک کر دیا جائے۔ بس یہی ہو سکتا ہے" ۔۔۔ الفرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"باہر کیوں لے جایا جائے۔ آدمی بھیج کر وہیں کٹنگ روم میں کیوں نہ ہلاک کر دیا جائے" ۔۔۔ مادام بلیک نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"مادام۔ آپ سائنسدان نہیں ہیں۔ اس لئے آپ ایسی باتیں کر رہی ہیں۔ ٹرنکی شعاعیں وہاں کسی کو بے ہوش کرنے کے لئے نصب نہیں کی گئیں۔ بلکہ ان کا کام اس کمرے میں بھیجے جانے والے مصنوعی گوشت کے بڑے بلاک کو نرم کر کے ان آروں کی مدد سے کاٹنا ہے تاکہ بعد میں انہیں ایک بار پھر جوڑ کر بلاک کی صورت میں کیا جا سکے۔ اس مصنوعی گوشت کے پروسس کا آخری حصہ ہے۔ ٹرنکی کے بغیر وہ گوشت پتھر سے بھی زیادہ سخت ہوتا ہے۔ اب یہ اور بات ہے کہ ٹرنکی شعاعوں کا دائرہ اثر دو گھنٹوں کے لئے ہوتا ہے۔ اور ٹرنکی شعاعوں کے فائر کے دو گھنٹوں تک ٹرنکی شعاعوں کے شکار پر ہر قسم کا بارودی اسلحہ بیکار ہو جاتا ہے۔ اس لئے ان پر کوئی اسلحہ تو فائر نہیں ہو سکتا نہ خنجر وغیرہ سے ان کی گردنیں کاٹی جا سکتی ہیں۔ جو ظاہر ہے ایک طویل پروسس ہے۔ اس لئے میں نے تجویز پیش کی ہے کہ انہیں باہر نکالا جائے اور دو گھنٹوں بعد جب ٹرنکی شعاعوں کا اثر ختم ہو جائے تو انہیں گولیوں سے بیک وقت اڑا دیا جائے" ۔۔۔ الفرڈ نے ایسے انداز میں مادام بلیک کو سمجھاتے ہوئے کہا۔ جیسے استاد کسی کند ذہن بچے کو سبق یاد کرا رہا ہو۔

"اوہ اچھا۔ تو یہ بات ہے۔ شکریہ الفرڈ۔ ویسے مجھے آدمی بھیجنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ سیکرٹ سروس کا چیف تم مارکر ساتھیوں سمیت سمندر میں موجود ہو گا" ۔۔۔ مادام بلیک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ مادام۔ یہ لوگ دوبارہ کٹنگ روم میں داخل ہو رہے ہیں۔ آپ فوراً ماسٹر کمپیوٹر کو ٹرنکی ریز فائر کرنے کا حکم دے دیں" ۔۔۔ اسی لمحے الفرڈ نے تیز لہجے میں کہا۔ اور مادام بلیک اس کی بات سن کر چونک پڑی۔ پھر تیزی سے مڑ کر سکرین کی

Admin @ www.hibuddiez.com

طرف دیکھنے لگی تھی۔ ماسٹر کمپیوٹر صرف ڈاکٹر رونلڈ اور مادام بلیک کے احکامات کی تعمیل کرتا تھا۔ اس لیے الفرڈ بات خود اسے کوئی حکم نہ دے سکتا تھا۔

اسکرین پر ٹوٹی ہوئی دیوار کے خلا کو کراس کر کے عمران اور اس کے ساتھی دوسری طرف جا رہے تھے۔

"ماسٹر کمپیوٹر۔ حکم نوٹ کرو۔ جیسے ہی یہ سب کنٹرول روم میں پہنچیں ٹرکیسی ریز فائر کر کے انہیں بے ہوش کر دو"۔۔۔ مادام بلیک نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"اوکے"۔۔۔ ماسٹر کمپیوٹر سے وہی کھڑکھڑاتی ہوئی مشینی آواز سنائی دی۔ اور مادام بلیک کی نظریں سکرین پر جم گئیں۔ اب اس گروپ کا آخری آدمی کنٹرول روم میں داخل ہو رہا تھا۔ چند لمحوں بعد ماسٹر کمپیوٹر سے نکلنے والی ہلکی سی روشنی ایک لمحے کے لئے تیز ہوئی اور پھر دوبارہ ہلکی پڑ گئی۔ اب سکرین پر کنٹرول روم کا اندرونی حصہ نظر آ رہا تھا۔ مادام بلیک نے کنٹرول روم کی چھت کے ایک کونے پر تیز روشنی کا ایک جھماکا ہوتے دیکھا۔ اور اس کے ساتھ کمرے میں موجود عمران اور اس کے ساتھی یکے بعد دیگرے ٹیڑھے میڑھے انداز میں فرش پر گرے۔ اور ساکت ہو گئے۔

"حکم کی تعمیل ہو چکی ہے سپیشل نمبر ون"۔۔۔ ان سب کے نیچے گرتے ہی ماسٹر کمپیوٹر سے وہی کھڑکھڑاتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ماسٹر کمپیوٹر۔ جس راستے سے یہ لوگ اندر آئے ہیں کیا وہ راستہ ابھی تک کھلا ہوا ہے یا بند ہے"۔۔۔ مادام بلیک نے پوچھا۔

"نہیں راستہ تو بند کر دیا گیا تھا"۔۔۔ ماسٹر کمپیوٹر نے جواب دیا۔

"کیا تم انہیں سمندر تک پہنچا سکتے ہو"۔۔۔ مادام بلیک نے پوچھا

"نہیں۔ سٹور روم تک پہنچایا جا سکتا ہے۔ اس سے آگے نہیں کیونکہ سمندر تک پہنچانے والا سسٹم تباہ ہو چکا ہے" ماسٹر کمپیوٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مادام۔ ٹرکیسی ریز کے اثرات پانی میں ختم ہو جاتے ہیں۔ اس لئے اگر آپ نے انہیں پانی میں پھنکوایا تو یہ فوری طور پر ہوش میں آ جائیں گے"۔۔۔ الفرڈ نے اچانک بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اچھا ہوا تم نے بتا دیا۔ اب یہی ہو سکتا ہے کہ ماسٹر کمپیوٹر انہیں سٹور روم تک پہنچا دے جہاں ان کے غوطہ خوری والے لباس موجود ہیں۔ وہاں پانی بھی نہیں ہے۔ اس کے بعد بیرونی راستہ کھلوایا جائے اور جم مارکر اور اس کے ساتھی اس راستے سے اندر سٹور روم میں پہنچیں اور انہیں غوطہ خوری والے لباس پہنا کر اپنے ساتھ باہر لے جائیں۔ اس طرح یہ فوری طور پر ہوش میں نہ آ سکیں گے"۔۔۔ مادام نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"آپ آرکس سیکرٹ سروس کو خاص طور پر آگاہ کر دیں۔ کہ ان آدمیوں پر پانی کا ایک قطرہ بھی نہ گرے ورنہ ٹریکس ریز کے اثرات ختم ہو جائیں گے"۔۔۔ الفرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے"۔۔۔ مادام نے کہا اور پھر جیب میں ہاتھ ڈال کر اس نے ایک چھوٹا مگر جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر باہر نکالا اور اس کا ایک بٹن دبا دیا۔ بٹن دبتے ہی ٹرانسمیٹر پر ایک چھوٹا سا بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔ اور ساتھ ہی ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی۔ یہ خصوصی ٹرانسمیٹر تھرٹی ون ڈی ٹائپ ٹرانسمیٹر تھا۔ جو ایک مخصوص رینج کا فکسڈ ٹرانسمیٹر تھا۔

"ہیلو ہیلو۔۔۔ مادام بلیک کالنگ جم مارکر اوور"۔۔۔ مادام نے بٹن دبا کر تیز لہجے میں بار بار یہ فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔

"یس۔۔۔ جم مارکر اٹنڈنگ اوور"۔۔۔ چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے جم مارکر کی آواز سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی جلتا بجھتا ہوا بلب اب مسلسل جلنے لگ گیا۔ یہ رابطہ قائم ہو جانے کی نشانی تھی۔

"جم مارکر۔ تم کہاں موجود ہو اوور"۔۔۔ مادام نے پوچھا۔

"میں اپنے دس ساتھیوں سمیت جزیرے کے شمالی طرف کے سمندر کے اندر موجود ہوں مگر یہاں تو کوئی ایسا خلا موجود نہیں ہے جس کا ذکر تم نے کیا تھا۔ میں نے سارا علاقہ چھان مارا ہے اوور"۔ جم مارکر نے کہا۔

"اُسے بند کر دیا گیا تھا۔ بہرحال اب غور سے میری بات سن لو۔

عمران اور اس کے ساتھیوں کو مخصوص شعاعوں کے ذریعے بے ہوش کر دیا گیا ہے۔ وہ دو گھنٹوں تک بے ہوش رہیں گے۔ اس کے بعد خود بخود ہوش میں آ جائیں گے۔ میں وہ خلا والا راستہ کھلوا رہی ہوں تم اپنے ساتھیوں سمیت اس راستے سے اندر داخل ہونا۔ اس کے بعد تم ایسے کمرے میں پہنچ جاؤ گے جہاں اوپر چھت پر ایک چوڑا سا سوراخ ہوگا۔ اس سوراخ کے راستے تم اوپر آؤ گے تو ایک بڑے کمرے میں پہنچ جاؤ گے۔ یہاں عمران اور اس کے ساتھی بے ہوشی کے عالم میں موجود ہیں۔ جن شعاعوں کے ذریعے انہیں بے ہوش کیا گیا ہے ان کے اثرات کی وجہ سے ان پر کسی قسم کا اسلحہ اثر نہ کر سکے گا۔ اس لئے تم فوری طور پر انہیں ہلاک نہ کر سکو گے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ اگر پانی کا ایک قطرہ بھی ان کے جسموں پر پڑ گیا تو ان شعاعوں کے اثرات ختم ہو جائیں گے۔ اس لئے تم نے اور تمہارے ساتھیوں نے پوری طرح محتاط رہنا ہے۔ اسی کمرے میں عمران اور اس کے ساتھیوں کے اتارے ہوئے غوطہ خوری کے لباس موجود ہیں۔ تم یہ لباس انہیں پہنا دینا۔ پھر انہیں اٹھا کر نیچے پانی والے راستے سے سمندر میں چلے جانا۔ اور وہاں سے اوپر جزیرے پر اس کے بعد انہیں باندھ دینا۔ جب یہ ہوش میں آ جائیں تو فوراً انہیں گولیوں سے اڑا دینا۔ سمجھ گئے ہو پوری طرح اوور"۔۔۔ مادام نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا ہوں اوور"۔۔۔ جم مارکر نے

Admin @ www.hibuddiez.com

جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے ـــــ تم وہیں سمندر میں رہو۔ جیسے ہی راستہ کھلے تم اپنی کارروائی شروع کر دینا اوور اینڈ آل" ـــــ مادام نے کہا۔ اور بٹن دبا کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور اُسے جیب میں ڈال کر وہ دوبارہ ماسٹر کمپیوٹر کی طرف مڑ گئی۔

"ماسٹر کمپیوٹر۔ سپیشل نمبر ون تمہیں حکم دیتی ہے کہ کلنگ روم میں موجود افراد کو سٹور روم تک پہنچا دو۔ اور پھر بیرونی راستہ کھول دو۔ اور جو لوگ سٹور روم تک آئیں انہیں آنے دو۔ اس کے ساتھ ساتھ میں یہ ساری کارروائی سکرین پر دیکھنا چاہتی ہوں اور وہاں کی آوازیں بھی سننا چاہتی ہوں" مادام جیک نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سپیشل نمبر ون۔ حکم کی تعمیل ہو گی" ـــــ ماسٹر کمپیوٹر کی کھڑکھڑاتی ہوئی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی سکرین جس پر کلنگ روم کا منظر نظر آ رہا تھا۔ ایک جھماکے سے تاریک ہو گئی۔ مادام خاموش کھڑی رہی۔ یہ تقریباً دو منٹ بعد سکرین دوبارہ روشن ہوئی تو سٹور روم کا منظر اس پر نظر آنے لگا۔ جس میں اب عمران اور اس کے بے ہوش ساتھی پڑے ہوئے تھے وہاں مصنوعی گوشت کا ڈھیر اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے غوطہ خوری کے لباس بھی موجود تھے۔ ایک طرف وہ بڑا سا سوراخ بھی نظر آ رہا تھا۔ چند لمحوں بعد ایک غوطہ خور اس سوراخ سے اوپر کمرے میں آ گیا۔ اس کے بعد تو آنے والوں کی قطار سی لگ گئی۔ لیکن وہ اسی کمرے کے اس کونے میں اکٹھے ہو رہے تھے۔

جو عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف اتفاقی اور مادام سمجھ گئی کہ وہ ایسا کیوں کر رہے ہیں کیونکہ مادام نے جم مارکر کو بتا دیا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں پر پانی کا ایک قطرہ بھی نہ پڑے اور ان کے لباسوں سے پانی مسلسل نچڑ رہا تھا۔ چند لمحوں بعد ان سب نے اپنے لباس اتار دیئے اور مادام چونک کر انہیں غور سے دیکھنے لگی۔ اُسے ان میں سے جم مارکر کی تلاش تھی۔

"انتہائی احتیاط سے کام کرنا ہو گا" ـــــ اسی لمحے سب سے پہلے آنے والے نے کہا۔ اور مادام آواز سے پہچان گئی کہ یہی جم مارکر ہے۔

"تم خاصے خوب صورت اور جوان ہو جم مارکر۔ تم سے دوستی چلے گی" مادام نے اپنے دل میں کہا اور جم مارکر اور اس کے ساتھی اپنے لباس اتار کر عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف بڑھ گئے۔ انہوں نے ایک طرف رکھے ان کے غوطہ خوری والے لباس اٹھائے جو اب تک پوری طرح سوکھ چکے تھے۔ پھر انہوں نے تیزی سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو یہ لباس پہنانے شروع کر دیئے۔ مکمل طور پر لباس پہنانے کے بعد انہوں نے دوبارہ اپنے لباس پہنے اور پھر ایک ایک کر کے وہ اس سوراخ سے پانی میں اترتے گئے اور سکرین سے غائب ہوتے گئے۔ چند لمحوں بعد سکرین دوبارہ تاریک ہو گئی۔

"حکم کی تعمیل ہو چکی ہے اوور" ـــــ ماسٹر کمپیوٹر کی آواز دوبارہ سنائی دی اور مادام نے ایک طویل سانس لیا۔ کیونکہ اب عمران اور اس کے ساتھیوں کی موت یقینی ہو چکی تھی۔

"چلو الفرڈ۔ اب واپس چلیں۔ اب یہ پروجیکٹ مکمل طور پر محفوظ ہو چکا ہے" ـــــ مادام نے الفرڈ سے مخاطب ہو کر کہا اور اس نے بھی سر ہلا دیا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

عمران کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں۔ پہلے چند لمحے تو اس کے احساسات سوئے رہے مگر پھر اس کا شعور جاگ اٹھا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کے حلق سے ایک طویل سانس نکل گیا کیونکہ اس نے دیکھا تھا کہ وہ اس آدون والے کمرے کی بجائے اب اسی جزیرے پر ایک درخت کے ساتھ رسیوں سے بندھا ہوا کھڑا تھا۔ اور اس کے تقریباً سارے ساتھی بھی اسی طرح دوسرے درختوں کے ساتھ بندھے ہوئے تھے۔ لیکن ان سب کی گردنیں ڈھلکی ہوئی تھیں۔ سامنے سمندر نظر آ رہا تھا۔ کافی فاصلے پر دو بڑے بڑے ہیلی کاپٹر موجود تھے۔ اور ان کے سامنے دس افراد ریت پر بیٹھے ہوئے باتوں میں مصروف تھے۔ ان سب کے جسموں پر سیاہ رنگ کے چست لباس تھے۔ اور ان کے کاندھوں سے مشین گنیں لٹک رہی تھیں۔ عمران کے جسم کے گرد عام سی رسی بندھی ہوئی تھی۔ اس لئے عمران نے سب سے پہلے اپنے آپ کو آزاد کرانے کا فیصلہ کیا چنانچہ اس نے فوراً ہی ناخنوں میں موجود بلیڈوں سے ان رسیوں کو کاٹنا شروع کر دیا۔ ایک رسی کٹتے ہی ساری رسیاں ڈھیلی پڑ گئیں۔

"باس۔ یہ ہم کہاں پہنچ گئے ہیں"۔۔۔ اسی لمحے اسے قدرے فاصلے سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی وہ بھی ہوش میں آ چکا تھا۔

"پوچھنا بعد میں۔ پہلے ایک رسی کاٹ لو۔ ہمیں فوراً حرکت میں آنا پڑے گا"۔۔۔ عمران نے آواز دباتے ہوئے جواب دیا۔ اور ٹائیگر نے سر ہلا دیا۔

"میں نے رسی کاٹ لی ہے باس"۔۔۔ چند لمحوں بعد ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"ٹھیک ہے۔ درخت کی دوسری طرف گھوم جاؤ اور رسیوں سے آزاد ہو کر دوسرے درخت کے پیچھے چھپ جاؤ۔ جلدی کرو"۔ عمران نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے خود بھی درخت کے گول تنے کے ساتھ گھومتا ہوا دوسری طرف کو ہو گیا پھر اس نے بجلی کی سی تیزی سے ڈھیلی رسیاں ہٹائیں اور رسیوں کی گرفت سے مکمل طور پر آزاد ہوتے ہی وہ تیزی سے اس درخت کے تنے کی آڑ میں دوڑتا ہوا ایک اور درخت کے موٹے تنے کے پیچھے پہنچ گیا۔ اسی لمحے اس نے ٹائیگر کو بھی دوڑ کر ایک اور درخت کے پیچھے پہنچتے دیکھ لیا۔ باقی سب ساتھی اسی طرح درختوں سے بندھے ہوئے بے ہوش کھڑے تھے۔ عمران سمجھ گیا تھا کہ اسے

Admin @ www.hibuddiez.com

اور ٹائیگر کو کیوں دوسرے ساتھیوں سے پہلے ہوش آگیا ہے۔ کیونکہ وہ دونوں ہی مخصوص ورزشوں سے ذہنی مدافعتی نظام کو طاقتور کرتے رہتے تھے۔ عمران نے جلدی سے اپنے لباس کی جیبیں ٹٹولنا شروع کر دیں اور پھر اندرونی جیب میں مشین پسٹل کی موجودگی کا احساس ہوتے ہی اس کے چہرے پر مسکراہٹ رینگنے لگی۔ اُسے باندھنے والوں نے شاید ان کی بے ہوشی کی وجہ سے ان کی تلاشی لینے کی ضرورت ہی نہ سمجھی تھی۔ ایسی حماقتیں ہی ہمیشہ دوسروں کو فائدہ پہنچاتی ہیں۔ عمران نے مشین پسٹل ہاتھ میں لیا۔ اور پھر وہ دوڑتا ہوا اس درخت کی طرف بڑھ گیا جہاں ٹائیگر موجود تھا۔

"تمہارے پاس اسلحہ ہے"۔۔۔ عمران نے اس کے قریب والے درخت کے پیچھے پہنچتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ مشین پسٹل موجود ہے"۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اوکے۔ تم انتہائی دائیں طرف چلے جاؤ۔ میں بائیں طرف۔ اور پھر جیسے ہی میں فائر کروں تم نے فائر کھول دینا ہے۔ یہ لوگ یقیناً مادام کے ساتھی ہوں گے۔ اور شاید انہیں ہمارے ہوش میں آنے کے علاوہ مادام کی آمد کا بھی انتظار ہے۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ مادام کے آنے سے پہلے ان کا خاتمہ ہو جائے" عمران نے اُسے تفصیلی ہدایات دیتے ہوئے کہا۔ اور ٹائیگر اس درخت کے پیچھے سے نکل کر جھکے جھکے انداز میں دوڑتا ہوا دائیں طرف کو بڑھتا گیا۔ جبکہ عمران بائیں طرف کو دوڑ پڑا۔ وہ افراد اسی طرح بیٹھے ہوئے باتوں میں مصروف تھے۔ شاید انہیں ان کی طرف سے ہر طرح سے اطمینان تھا۔ چند لمحوں بعد عمران اس جگہ پہنچ کر رک گیا۔ جہاں سے وہ آسانی سے مشین پسٹل کی مدد سے ان پر فائر کھول سکتا تھا۔ وہ چند لمحے بغور ان کی پوزیشن دیکھتا رہا۔ اس نے مشین پسٹل سیدھا کیا اور دوسرے لمحے مشین پسٹل کی تڑتڑاہٹ اور انسانی چیخوں سے ساحل سمندر گونج اٹھا۔ اسی لمحے دائیں طرف سے بھی فائر کھل گیا۔ اور وہ دس کے دس افراد اٹھنے سے پہلے ہی شکار ہو گئے۔ وہ ریت پر پڑے بُری طرح تڑپ رہے تھے۔ عمران نے اس وقت تک ٹریگر دبائے رکھا جب تک وہ سب ساکت نہ ہو گئے۔ ٹائیگر بھی اسی طرح مسلسل فائر کر رہا تھا۔ دونوں اطراف سے اچانک اور مشین گن فائرنگ نے ان افراد کو سنبھلنے کا بھی موقع نہ دیا تھا۔

"ساتھیوں کو کھولو ٹائیگر"۔۔۔ عمران نے چیخ کر کہا۔ اور پھر درخت کی اوٹ سے نکل کر وہ تیزی سے ان افراد کی طرف دوڑتا چلا گیا۔ وہ سب مقامی تھے۔ اور ہلاک ہو چکے تھے۔ عمران ایک ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ ہیلی کاپٹر پر سوار ہو چکا تھا۔ یہ ہیلی کاپٹر دوسرے سے بڑا تھا۔ ہیلی کاپٹر کے اندر عقب میں غوطہ خوری کے لباس ڈھیر کی صورت میں پڑے ہوئے تھے۔ ابھی عمران ہیلی کاپٹر کی چیکنگ میں مصروف تھا کہ ہیلی کاپٹر سے لگے ہوئے ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی تیز آوازیں نکلنے لگیں اور

Admin @ www.hibuddiez.com

عمران چونک پڑا۔ اس نے جلدی سے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ۔۔۔ جم مارکر کالنگ ۔ ٹونی اوور" ۔۔۔ ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی جم مارکر کی آواز سنائی دی اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ وہ اب تک ان افراد کو مادام کے ساتھی سمجھ رہا تھا لیکن اب اس کال سے پتہ چلا تھا کہ یہ مادام کے نہیں بلکہ جم مارکر کے ساتھی ہیں۔ لیکن اب مسئلہ یہ تھا کہ اس نے ٹونی کی آواز اور لہجہ پہلے سے سنا ہی نہ تھا۔ اس لئے ظاہر ہے وہ ٹونی کی آواز اور لہجے کی نقل کر ہی نہ سکتا تھا۔

"یس ۔۔۔ ٹونی اٹنڈنگ اوور" ۔۔۔ عمران نے ویسے ہی آواز کو قدرے بھاری بناتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ۔ کون ہو تم۔ ٹونی بول رہے ہو۔ ٹونی تو نہیں ہو تم اوور" دوسری طرف سے جم مارکر نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں علی عمران بول رہا ہوں۔ سناؤ کیا حال ہیں تمہارے۔ اسرائیلی سیکرٹ سروس کی ٹریننگ تو مکمل کر ہی لی ہوگی تم نے اوور" ۔۔۔ عمران نے اس بار اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے اب وہ اس کے سوا اور کر بھی کیا سکتا تھا۔

"کیا ۔۔۔ کیا مطلب۔ تم عمران۔ تم اور ہیلی کاپٹر میں۔ تم تو بے ہوش اور بندھے ہوئے تھے اوور" ۔۔۔ جم مارکر کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"میں تو اب بھی تمہارے ساتھ دوستی یا دشمنی بہرحال کسی نہ کسی رشتے میں بندھا ہوا اسیر ہوں۔ ویسے تم ایک نہیں بلکہ دو ملکوں کی سیکرٹ سروس کے چیف ہو۔ اس لئے شاید دوگنی حیرت ظاہر کر رہے ہو۔ بہرحال آجاؤ میں اور میرے ساتھی تمہارے استقبال کے لئے پھولوں کے ہار اور نیک جذبات لئے یہاں ساحل پر موجود ہیں۔ آنے والوں کا استقبال کرنا ہم مشرقی لوگوں کی روایت ہے۔ اور اس روایت کو ادا کرنے میں بے ہوشی اور رسیاں رکاوٹ نہیں بن سکتیں اوور" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ مگر دوسری طرف سے کوئی جواب دیئے جانے کی بجائے رابطہ ہی ختم کر دیا گیا اور عمران نے بھی ٹرانسمیٹر آف کیا۔ اسی لمحے اس کی نظریں ہیلی کاپٹر کے کونے میں پڑے ہوئے ایک چھوٹے سے آلے پر پڑیں جس پر ایک چھوٹا سا بلب موجود تھا۔ وہ چونک کر اس آلے کو دیکھنے لگا۔ اور پھر اس نے اسے جھپٹ کر اٹھایا۔ ایک لمحے تک غور سے اسے دیکھنے کے بعد وہ سر ہلاتا ہوا ہیلی کاپٹر سے نیچے اتر آیا۔ نیچے اترتے ہی وہ تیزی سے ٹائیگر کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے وہ آلہ اس کے ہاتھ میں دیا اور اسے کوئی ہدایت کی تو ٹائیگر تیزی سے مڑا اور دوڑتا ہوا جنگل کے اندرونی حصے کی طرف بڑھ گیا۔

"یہ سب کیا ہے عمران" ۔۔۔ جولیا نے جو سب ساتھیوں سمیت لاشوں کے پاس کھڑی تھی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسے باعزت واپسی کہتے ہیں" ۔۔۔ عمران نے مسکرا کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"کیا مطلب۔ یہ کون لوگ ہیں" ـــــ جولیا نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"یہ آرک لینڈ سیکرٹ سروس کے ممبران ہیں۔ کیا زمانہ آگیا ہے کہ سیکرٹ سروس والے سیکرٹ سروس والوں کو مار رہے ہیں۔ توبہ توبہ قیامت واقعی قریب ہے۔ بہرحال جلدی سے اسلحہ اٹھاؤ۔ اور بڑے ہیلی کاپٹر میں سوار ہو جاؤ۔ ہم نے دوسرے ہیلی کاپٹر کو تباہ کر کے یہاں سے قریب کسی دوسرے جزیرے میں پہنچنا ہے" ـــ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک لاش کے پاس پڑی ہوئی مشین گن اٹھائی اور واپس ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گیا اس کے سارے ساتھیوں نے اس کی پیروی کی۔ عمران نے وہاں موجود ایک بیگ کھولا۔ تو اس کے اندر خاصی تعداد میں بم موجود تھے۔ اس نے ان میں سے دو بم نکالے اور اپنی جیبوں میں ڈال کر وہ پائلٹ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ سب سے آخر میں ٹائیگر اندر داخل ہوا۔ عمران نے جو پائلٹ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔ ٹائیگر کی طرف دیکھا تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اس کے ساتھ ہی عمران نے ہیلی کاپٹر کو فضا میں بلند کیا اور کچھ اوپر جا کر اس نے اُسے فضا میں معلق کیا اور پھر جیبوں سے دونوں بم نکال کر اس نے نیچے موجود دوسرے ہیلی کاپٹر پر یکے بعد دیگرے مار دیئے۔ خوفناک دھماکوں کے ساتھ ہی دوسرے ہیلی کاپٹر کے پرزے دور دور تک بکھر گئے۔ اور عمران نے ہیلی کاپٹر آگے بڑھا دیا۔ وہ اب جزیرے کے اوپر سے ہیلی کاپٹر کو گزارتا ہوا اُسے کراس کر کے

آگے کی طرف بڑھنے لگا۔ عمران حتی الامکان کوشش کر رہا تھا کہ ہیلی کاپٹر سمندر کی سطح کے ساتھ ساتھ ہی اڑتا رہے۔ اس لئے وہ انتہائی نیچی پرواز کر رہا تھا۔ اس کے سب ساتھی خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ اور تھوڑی دیر بعد دور سے انہیں ایک اور چھوٹا سا ٹاپو نما جزیرہ نظر آنے لگا۔ جس پر انتہائی گھنے درخت موجود تھے۔ یہ جزیرہ چونکہ بالکل ہی چھوٹا سا تھا۔ اس لئے عمران سمجھ گیا کہ اس پر کسی تنظیم کا اڈہ وغیرہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اتنے چھوٹے جزیرے پر ایسے اڈے محفوظ نہیں رہ سکتے۔ اس نے جزیرے کے ساحل سے ذرا ہٹ کر درختوں کے ایک جھنڈ کے درمیان کھلی جگہ پر ہیلی کاپٹر اتار دیا۔ ہیلی کاپٹر کا انجن بند کر کے اس نے سوئچ بورڈ کے سب سے نچلے حصے میں موجود ایک خانہ کھولا اور اس کے اندر سے ایک مستطیل انداز کا بنا ہوا آلہ باہر نکال لیا۔ اس مستطیل آلے کا زیادہ تر حصہ تو سکرین پر مشتمل تھا۔ جب کہ معمولی سے حصے میں مائیکروفون جیسی جالی لگی ہوئی تھی۔ عمران نے اس کی سائیڈوں پر لگے ہوئے مختلف چھوٹے چھوٹے بٹنوں کو دبانا شروع کر دیا۔ اور ان بٹنوں کے دبتے ہی سکرین روشن ہو گئی اور اس پر جھماکے سے ہونے شروع ہو گئے۔ اور چند لمحوں بعد اس پر ایک منظر ابھر آیا۔ اس منظر میں وہی جزیرہ نظر آ رہا تھا جس پر سے وہ ابھی پرواز کر کے آئے تھے۔ منظر اس طرح نظر آ رہا تھا۔ جیسے کوئی ہیلی کاپٹر سے نیچے جزیرے کا فوٹو کھینچ رہا ہو۔ اور اس کے ساتھ ہی عمران وہ آلہ اٹھائے ہیلی کاپٹر سے نیچے آگیا۔ اس نے وہ آلہ ایک درخت کے دوشاخے میں اس طرح پھنسا دیا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

جیسے بلندی پر ٹیلی ویژن سکرین لگا دی جاتی ہے۔

"او اب بیٹھ کر ایکشن سے بھرپور فلم دیکھو" ——— عمران نے پیچھے ہٹ کر اطمینان سے گھاس پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"یہ تو وہی جزیرہ ہے۔ جہاں سے ہم آئے ہیں۔ لیکن یہ منظر یہاں کس طرح نظر آ رہا ہے" ——— صفدر نے حیران ہو کر پوچھا۔

"یہ سپارڈ ٹائپ کیمرہ ہے۔ جو فوٹو ویژن کی بنیاد پر کام کرتا ہے۔ اور فائیگرا سے جزیرے کے سب سے بلند درخت پر فٹ کر آیا ہے اس لئے اس سے نہ صرف فضا بلکہ نیچے جزیرہ بھی اس طرح نظر آ رہا ہے جیسے بلندی سے نیچے جزیرے کی فلم بنائی جا رہی ہو۔ اور یہ درخت میں پھنسی ہوئی نظر آنے والی سکرین اس کا ریسیور ہے۔ یہ سپارڈ ٹائپ کیمرہ مجھے جیپی کاپٹر میں موجود نظر آیا تو میں نے سوچا کہ ابھی اس جزیرے پر ایکشن سے بھرپور فلم چلنے والی ہے۔ اس لئے کیوں نہ اس ایکشن سے بھرپور فلم سے ہم بھی محظوظ ہوں" ——— عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب ہم تو اس آرے والے کمرے میں بے ہوش ہوئے تھے۔ پھر وہاں باہر کیسے پہنچے اور آرک لینڈ سیکرٹ سروس کے قبضے میں کیسے آ گئے۔ اور انہوں نے ہمیں ہوش میں آنے کا موقع کیوں دیا" ——— صفدر نے طویل سوال کرتے ہوئے کہا۔ اور اس کے باقی ساتھیوں نے اس انداز میں سر ہلائے جیسے یہی سوال وہ بھی عمران سے کرنا چاہتے تھے۔

"میرا خیال ہے۔ مادام بلیک اور جم مارکر کے درمیان معاہدہ پہلے سے موجود تھا یا پھر ممکن ہے معاہدہ ہو گیا ہے۔ اس کمرے میں شاید مادام بلیک ہمیں بے ہوش تو کر سکتی تھی لیکن ہلاک نہ کر سکتی ہو گی۔ اس لئے اس نے جم مارکر کو کال کر لیا۔ اور جم مارکر کے ساتھی ہمیں اندر سے اٹھا کر باہر لے آئے۔ تم نے دیکھا نہیں کہ غوطہ خوری کے لباس جیپی کاپٹر کے قریب پڑے ہیں اس طرح پڑے ہوئے ہیں جیسے ابھی ابھی اتارے گئے ہوں۔ پھر شاید جم مارکر نے قتل عام کا نظارہ دکھانے کے لئے کسی کو بلانے گیا ہو گا۔ کہ تم نے سیٹ ہی بدل دیا۔ اور ہمارا شکار کھیلنے والے خود ہمارا شکار ہو گئے۔ پہلی کال تو جب جم مارکر کی کال آئی تھی۔ وہ اپنے کسی ٹونی کو کال کر رہا تھا۔ لیکن ظاہر ہے میں نے تو ٹونی کی آواز ہی نہ سنی تھی کہ اس کی نقل مارنے کا شوق پورا کر لیتا۔ طالب علمی کے زمانے میں تو ہمارے استاد اس قدر سخت تھے کہ نقل مارنے کا ابھی تصور ہی ذہن میں ہوتا تھا۔ کہ استاد کا ڈنڈا سر پر بجنا شروع ہو جاتا تھا اس لئے نقل مارنے کی حسرت ہی رہی۔ لیکن یہاں بھی یہی حال ہوا۔ میں نے اپنی طرف سے ٹونی کی آواز بنائی۔ لیکن کام نہ بن سکا۔ نتیجہ یہ کہ مجھے اُسے بتانا پڑا کہ میں علی عمران ہوں۔ چنانچہ وہ رابطہ ختم کر گیا۔ اب مجھے یقین ہے کہ وہ اپنے آدمیوں کا انتقام لینے کے لئے اس جزیرے پر خوفناک بمباری کرائے گا۔ اور اس طرح ایکشن سے بھرپور انتہائی دلچسپ فلم دیکھنے کو مفت مل جائے گی" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیوں ——— وہ کیوں کرائے گا بمباری۔ اُسے معلوم نہیں

Admin @ www.hibuddiez.com

ہو جائے گا کہ ایک ہیلی کاپٹر غائب ہے" ـــــ اس بار تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ابھی وہ اتنا عقلمند نہیں ہوا کہ اُسے ہیلی کاپٹر کے دور دور تک بکھرے ہوئے پرزوں کو صرف دیکھ کر ہی پتہ چل جائے کہ یہ ایک ہیلی کاپٹر کے ہیں یا دو کے۔ اگر وہ اتنا عقلمند ہوتا تو پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ممبر نہ ہوتا" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تنویر کے چہرے پر شرمندگی کے آثار ابھر آئے۔

"تنویر درست کہہ رہا ہے۔ ہمارا یہ آئیڈیا ہی غلط ہے۔ یہ بات قطعی قابلِ قبول نہیں ہو سکتی کہ ہمیں یہاں سے فرار کا دوسرا ذریعہ میسر ہو۔ اور ہم اسے خود ہی تباہ کر کے جنگل میں جا گھسیں۔ وہ لازماً سمجھ جائے گا کہ ہم نے ایک ہیلی کاپٹر تباہ کیا ہے اور دوسرا لے کر فرار ہو گئے ہیں" ـــــ جولیا نے تنویر کی پرزور حمایت کرتے ہوئے کہا۔ اور تنویر کا چہرہ جولیا کی اس انداز میں کھلی حمایت پر گلاب کے پھول کی طرح کھل اٹھا۔

"اگر میری بات قابلِ قبول ہوتی تو میں اب تک اپنے کنوارے ہونے کے عہدہ جلیلہ سے محروم ہو کر شادی شدہ ہونے کے منصب ماتحتی پر فائز نہ ہو چکا ہوتا۔ یہی تو مسئلہ ہے کہ کوئی قبول کرتا ہی نہیں ہے" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو۔ جب کوئی جواب تم سے نہ بن پڑے تو تم اس طرح کی فضول باتیں شروع کر دیتے ہو" ـــــ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے تو پہلے ہی کہا ہے کہ اگر جم مارکر اتنا عقلمند ہوتا تو پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ممبر بن جاتا۔ بہرحال جولیانا فٹز واٹر درست ہے۔ ہیلی کاپٹر فضا میں آسانی سے مارا اور گرایا بھی جا سکتا ہے۔ اور ریڈار پر اس کی منزل بھی چیک کی جا سکتی ہے۔ اس لئے مجھے مسلسل نیچی پرواز کرنی پڑی۔ اور اب جب وہ فورس لے کر جزیرے پر پہنچے گا تو اسے رپورٹ مل چکی ہوگی کہ جزیرے سے اڑ کر کوئی ہیلی کاپٹر ابھی شہر میں داخل نہیں ہوا۔ چنانچہ وہ یہی سمجھے گا کہ ہم ہیلی کاپٹر تباہ کر کے جنگل میں گھس گئے ہیں۔ اور اس طرح وہ ہمارے خلاف لازماً بمباری کرائے گا" ـــــ عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ اس کی بات کا کوئی جواب دیتا۔ وہ سب چونک کر درخت پر موجود آلے کی سکرین کی طرف دیکھنے لگے۔ جہاں واقعی دس بمبار جہاز اڑتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ اور اس کے ساتھ ہی خوفناک دھماکوں کے ساتھ جزیرے پر بموں کی خوفناک بارش شروع ہو گئی۔ بموں کی اس خوفناک بارش نے پورے جزیرے کے درختوں کو آگ لگا دی۔ دھماکے اس قدر خوفناک تھے کہ آلے میں سے ان کی آوازیں سنائی دینے کے ساتھ ساتھ ویسے بھی دور سے آواز اس چھوٹے سے ٹاپو نما جزیرے تک پہنچ رہی تھی۔ اب سکرین پر آگ ہی آگ پھیلی ہوئی نظر آ رہی تھی۔ اور پھر اچانک سکرین ایک جھماکے سے تاریک ہو گئی۔ اور عمران نے ایک طویل سانس لیا۔

"کیسی رہی فلم۔ اب نکالو ٹکٹ کے پیسے" ـــــ عمران نے

Admin @ www.hibuddiez.com

مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم آخر اس قدر درست اندازے کیسے لگا لیتے ہو"۔۔۔ اس بار تنویر نے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"عمران صاحب۔ اس بمباری سے ہمیں کیا فائدہ ہوگا۔ وہ فلاسٹر پروجیکٹ اب ایسا تو نہ بنایا گیا ہوگا کہ بمباری سے ہی تباہ ہو جائے"۔۔۔ صفدر نے عمران کی بات کرنے سے پہلے ہی سوال کر دیا۔

"اس سے یہ فائدہ تو بہرحال ہوگا کہ وہ راستہ جسے کیپٹن کو ڈائنامیٹ سے اڑا کر بند کر دیا گیا تھا کھل جائے گا اور ہو سکتا ہے اور مادام بلیک دونوں یہ سوچ کر مطمئن ہو جائیں گے کہ ہم سب جزیرے پر لگنے والی آگ میں جل کر راکھ ہو چکے ہوں گے"۔۔۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور اس بار تنویر سمیت سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ وہ سب اس طرح تحسین آمیز نظروں سے عمران کو دیکھنے لگے جیسے عمران نے یہ سب کچھ باقاعدہ ایک منصوبہ بندی کے طور پر کیا ہو۔

مادام بلیک نے الفرڈ کے ساتھ فلاسٹر پروجیکٹ سے واپس آ کر اپنے ہیڈ کوارٹر رونلڈ کو عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں تفصیلات بتائیں اور اسے مطمئن کر کے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا خطرہ اب ہمیشہ کے لئے ختم ہو گیا ہے۔ وہ واپس اپنے دفتر میں پہنچ گئی۔ وہ اب سب سے پہلے جم مارک سے رابطہ کر کے اس سے عمران اور اس کے ساتھیوں کے قتل کی حتمی رپورٹ حاصل کرنا چاہتی تھی۔ لیکن باوجود کوشش کے جب فون پر جم مارک دستیاب نہ ہو سکا تو اس نے تھرٹی ون ڈی ٹائپ ٹرانسمیٹر پر رابطہ قائم کرنے کی کوشش کی لیکن ٹرانسمیٹر نے کال کیچ نہ کی۔ تو وہ سمجھ گئی کہ جم مارک عمران اور اس کے ساتھیوں کو دور کسی خفیہ مقام پر لے گیا ہے۔ تاکہ انہیں اطمینان سے قتل کر سکے۔ اس لئے نہ ہی اس سے فون پر رابطہ ہو رہا ہے۔ اور نہ

Admin @ www.hibuddiez.com

فکسڈ فریکوئنسی کے محدود حیطہ عمل کے ٹرانسمیٹر بھی دن ڈی ٹائپ ٹرانسمیٹر ہے۔ وسیع حیطہ عمل کے ٹرانسمیٹر پر وہ اس سے رابطہ قائم نہ کر سکتی تھی۔ کیونکہ اُسے اس کی مخصوص فریکوئنسی کا علم نہ تھا جب کر صدر اسرائیل کی معرفت جم ماد کر کو اس کی مخصوص فریکوئنسی کا علم ہو چکا تھا۔ اس لئے وہ یہ سوچ کر مطمئن ہو گئی کہ جب وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر لے گا تو پھر خود ہی اس سے رابطہ کرے گا۔ اب چونکہ فلاسٹر پروجیکٹ پر منڈلانے والا پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خطرہ ہمیشہ کے لئے دور ہو چکا تھا۔ اس لئے اب وہ پوری طرح مطمئن تھی کہ فلاسٹر پروجیکٹ اطمینان سے مکمل ہو جائے گا۔ ڈاکٹر رونلڈ نے اُسے بتا دیا تھا کہ اب فلاسٹر اپنی تیاری کے آخری مراحل میں داخل ہو چکا ہے۔ اور اس کے بعد اسے صرف مخصوص سیاروں کے ذریعے خلا میں پہنچانے کا کام رہ جائے گا اور اس کے بعد پوری دنیا اس کی زد میں آجائے گی۔ چنانچہ مادام بلیک نے اب آئندہ کی منصوبہ بندی پر غور شروع کر دیا کہ وہ کس طرح ڈاکٹر رونلڈ اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر کے فلاسٹر پر مکمل کنٹرول حاصل کرے گی۔ اور پھر کس طرح وہ پوری دنیا کی بلا شرکت غیرے حاکم بن کر راج کرے گی۔ ایسا راج جس کے خلاف کوئی احتجاج کرنے کے قابل نہ ہو گا۔ وہ کرسی کی پشت سے سر لگائے اپنے انتہائی سنہرے مستقبل کے تانے بانے بننے میں مصروف تھی کہ یکلخت میز پر رکھے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ مادام نے چونک کر آنکھیں کھولیں۔ اور پھر

ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ـــــ مادام اسپیکنگ" ـــــ مادام نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"مسٹر شاٹی ـ یہ کیا ہو رہا ہے ـ یہ تم لوگ کیا کر رہے ہو ـ کیا تم فلاسٹر پروجیکٹ تباہ کر دینا چاہتے ہو" ـــــ دوسری طرف سے ڈاکٹر رونلڈ کی انتہائی غصے میں بھری ہوئی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور مادام بلیک اس کا یہ لہجہ سن کر حیران رہ گئی کیونکہ اس نے ڈاکٹر رونلڈ کو کبھی اتنے غصے میں نہ دیکھا تھا۔

"کیا کہہ رہے ہو ـ کیا تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے" ـــــ مادام بلیک کو بھی ڈاکٹر کی بات پر غصہ آگیا تھا۔

"میرا دماغ خراب نہیں ہوا تم لوگوں کا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ تم کہہ رہی تھیں کہ فلاسٹر پروجیکٹ پر منڈلانے والا خطرہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو گیا ہے۔ لیکن اب جزیرے پر ہولناک آتش گیر بموں کی بارش کی جا رہی ہے۔ اگر یہ بمباری اسی طرح جاری رہی تو فلاسٹر پروجیکٹ میں موجود خوفناک توانائی میں مزید اضافہ بھی ہو سکتا ہے۔ اور اگر ایسا ہو گیا تو پھر پروجیکٹ اور جزیرہ تو ایک طرف پورا آرک لینڈ ہی بھک سے اڑ جائے گا" ـــــ ڈاکٹر رونلڈ نے اسی طرح چیختے ہوئے کہا۔

"کیا ـــــ کیا کہہ رہے ہو ـ جزیرے پر بمباری کون کر رہا ہے کیوں کر رہا ہے" ـــــ مادام بلیک کی حیرت اور غصے کی شدت سے آواز ہی پھٹ گئی۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"آ کر دیکھو۔ اب مجھے کیا معلوم کہ کون کر رہا ہے۔ ہو گا تمہارا کوئی حواری وغیرہ" ——— دوسری طرف سے ڈاکٹر رونالڈ کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"بمباری ہو رہی ہے جزیرے پر۔ کیا مطلب۔ کیا بوڑھا پاگل ہو گیا ہے" ——— مادام بلیک نے حیرت بھرے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور پھر ریسیور رکھ کر وہ کرسی سے اٹھی اور بے تحاشا انداز میں دوڑتی ہوئی وہ اپنے دفتر سے نکل کر مشین روم کی طرف بڑھنے لگی ہی تھی کہ یک لخت ٹھٹھک کر رکی اور پھر تیزی سے گھوم کر اپنے آپریشن روم کی طرف بڑھ گئی۔ کیونکہ وہ نزدیک بھی تھا اور وہاں سے وہ زیادہ واضح طور پر جزیرے کے اوپر کا منظر دیکھ سکتی تھی۔ چنانچہ چند ہی لمحوں میں وہ آپریشن روم کی سائیڈ میں بنے ہوئے اندھے شیشے کے کیبن میں پہنچ گئی۔ دوسرے لمحے اس نے انتہائی پھرتی سے مشین کے بٹن پریس کر دیئے۔ اور اس کے ساتھ ہی مشین کے درمیان موجود سکرین کے سارے خانے بیک وقت روشن ہو گئے۔ اور جیسے ہی ان پر منظر ابھرے مادام کی آنکھیں حیرت اور خوف سے پھٹ کر کانوں تک پہنچ گئیں۔ وہ اس طرح ان مناظر کو دیکھ رہی تھی جیسے اسے اپنی بینائی پر سے اعتماد اٹھ گیا ہو۔ پورا جزیرہ خوفناک آگ کی لپیٹ میں تھا۔ اور جزیرے کے اوپر بمبار فوجی جہاز بار بار جھپٹ جھپٹ کر خوفناک بم پھینک رہے تھے۔ بم نیچے گرتے دیکھ کر مادام بلیک انہیں آسانی سے پہچان گئی تھی کہ یہ کلسٹر بم تھے جو انتہائی طاقتور ہونے

کے [illegible] گئے تھے جو کسی چیز بھی نہ بچ سکتی تھی۔ بمباری کرنے والے جہازوں کی تعداد چار تھی۔ اور وہ مسلسل پورے جزیرے پر کلسٹر بم فائر کر رہے تھے۔

"یہ ——— یہ کیا ہو رہا ہے۔ یہ کون لوگ ہیں" ——— مادام نے پاگلوں کے سے انداز میں اپنے ہی بال خود نوچتے ہوئے چیخ کر کہا۔ لیکن ظاہر ہے اس کی بات کا جواب کون دیتا۔ یہ بھی غنیمت تھا کہ اس مشین کا تعلق اس نے اس مواصلاتی سیارے سے خفیہ طور پر جوڑ رکھا تھا۔ جو آرک لینڈ کے اوپر فضا میں ہر وقت موجود رہتا تھا۔ اور یہی وجہ تھی کہ آرک لینڈ میں مواصلات کے ذریعے پوری دنیا سے رابطہ ہوتا تھا۔ یہ ایک تجارتی سیارہ تھا جسے ایکریمیا کی ایک فرم نے فضا میں چھوڑ رکھا تھا۔ اور حکومت آرک لینڈ اس کا خرچ ادا کرتی تھی۔ اسی لئے جزیرہ اس طرح دھڑا دھڑ جلنے کے باوجود وہ جزیرے کا تمام منظر سکرین پر دیکھ رہی تھی۔ ورنہ اگر جزیرے کے اندر اس نے ٹیلی ویو آلات نصب کر رکھے ہوتے تو خوفناک آگ انہیں اب تک جلا کر راکھ کر چکی ہوتی۔ اس کا ذہن واقعی ماؤف ہو رہا تھا کہ آخر یہ بمباری کون کر رہا ہے۔ اور کیوں کر رہا ہے۔ طیارے تو واقعی آرک لینڈ کی شاہی فضائیہ کے تھے۔ اور بغیر سرکاری حکم کے ایسا نہ کر سکتے تھے۔ اور حکومت آرک لینڈ فلاسٹر پروجیکٹ میں مکمل طور پر شامل تھی۔ پھر ایسا کیوں ہو رہا تھا۔ وہ مسلسل ہونٹ کاٹتی رہی۔ اور بمباری کے ہولناک منظر دیکھتی رہی۔ پھر اچانک طیارے

Admin @ www.hibuddiez.com

واپس جانے لگے۔ اور کافی دور سمندر کے اوپر جاتے ہوئے وہ اس کی نظروں سے دور ہو گئے۔ ان کا رخ ناگن کی طرف ہی تھا۔ جزیرے پر خوف ناک آگ اُسی طرح بھڑک رہی تھی۔ جزیرہ اس وقت نئے پھٹنے والے آتش فشاں کے دہانے کی طرح نظر آ رہا تھا۔ اور مادام بلیک جانتی تھی کہ یہ آگ اب اس وقت تک نہ بجھے گی جب تک جزیرے پر موجود جنگل تو ایک طرف اس کی اوپری سطح کی مٹی بھی نجانے کتنی گہرائی تک جل کر راکھ نہ ہو جاتی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر مشین کے بٹن آف کئے۔ اور اس کیبن سے نکل کر وہ آپریشن روم کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ جیسے ہی مشین روم میں داخل ہوئی بے اختیار ٹھٹھک کر رک گئی۔ کیونکہ اس کا شوہر ڈاکٹر رونلڈ دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑے کرسی پر اکڑوں بیٹھا ہوا تھا۔ اور اس کے باقی سائنسدان ساتھی تیزی سے ادھر ادھر مختلف مشینوں کے ساتھ دوڑتے اور انہیں آپریٹ کرتے پھر رہے تھے۔

"کیا بات ہے۔ یہ تم سر پکڑے کیوں بیٹھے ہو"۔۔۔۔ مادام نے خوف زدہ سے لہجے میں پوچھا۔

"پروجیکٹ تباہ ہو رہا ہے۔ میری ساری عمر کی محنت ڈوب رہی ہے۔ میری زندگی کا سرمایہ لٹ رہا ہے اور تم پوچھ رہی ہو کہ کیا بات ہے"۔۔۔۔ ڈاکٹر رونلڈ نے سر اٹھاتے ہوئے تقریباً روتے ہوئے کہا۔

"پروجیکٹ تباہ ہو رہا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ اگر جزیرے پر بمباری ہوئی ہے تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ تم تو کہتے تھے کہ ہائیڈروجن بم بھی اثر نہیں کر سکتا"۔۔۔۔ مادام کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"ہاں۔ میں اب بھی یہی کہتا ہوں۔ لیکن جزیرے پر خوف ناک آگ مسلسل بھڑک رہی ہے۔ خوف ناک بموں نے جزیرے کی آدھی سے زیادہ مٹی کو جلا کر راکھ کر دیا ہے اور پروجیکٹ کا درجہ حرارت اس خوف ناک آگ کی وجہ سے بڑھنے لگ گیا ہے۔ اگر یہ اسی طرح بڑھتا رہا تو پھر پروجیکٹ کو تباہ ہونے سے کوئی نہ روک سکے گا۔ اس کے اندر انتہائی خوف ناک حد تک طاقت ور توانائی کا بے پناہ ذخیرہ موجود ہے۔ یہ سب یک لخت پھٹ پڑے گا۔ یک لخت۔ اور۔ اور اب کیا بتاؤں۔ بس سب کچھ ہی ختم ہو جائے گا۔ میرا مستقبل۔ میری زندگی۔ میرا سرمایہ۔ میری محنت۔ سب کچھ ختم ہو جائے گا۔ کاش کسی طرح یہ آگ بجھ جائے کاش"۔۔۔۔ ڈاکٹر رونلڈ نے پاگلوں کے سے انداز میں اپنا سر دائیں بائیں مارتے ہوئے کہا۔ اور مادام بلیک کے چہرے پر پہلی بار انتہائی خوف کے تاثرات ابھر آئے۔ اب تک وہ اس لئے مطمئن تھی کہ اُسے معلوم تھا کہ بہرحال پروجیکٹ کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ لیکن اب ڈاکٹر رونلڈ کی حالت دیکھ کر اُسے پہلی بار احساس ہوا تھا کہ یہ خوف ناک آگ وہ نتیجہ پیدا کر سکتی ہے جو واقعی ان سب کے لئے انتہائی خوف ناک ہو سکتی ہے۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"یہ کلسٹر بموں کی آگ ہے۔ اسے کوئی بھی پانی نہیں بجھا سکتا۔ لیکن تم فکر نہ کرو۔ چونکہ جنگل جل کر راکھ ہو چکا ہے۔ اس لئے یہ خود بخود بجھ جائے گی۔ جلدی بجھ جائے گی" ـــــ مادام نے اُسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

"کاش تمہارا کہنا سچ ہو۔ الفرڈ۔ کوئی خطرہ تو نہیں ہے" ـــــ ڈاکٹر رونلڈ نے مڑ کر اپنے ساتھی سائنسدان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ابھی تو کوئی خطرہ نہیں ڈاکٹر۔ لیکن......" ـــــ الفرڈ نے جو ایک بڑی سی مشین کے سامنے کھڑا تھا جواب دیتے ہوئے کہا۔ مگر لفظ لیکن کے بعد اس کی خاموشی ہی اصل جواب تھا اور مادام بلیک کا تیزی سے دھڑکتا ہوا دل مزید تیزی سے دھڑکنے لگا۔ اس کے ذہن میں واقعی آندھیاں سی چل رہی تھیں۔ اُسے حقیقتاً یہ بات سمجھ میں نہ آرہی تھی کہ آخر یہ بمباری کرنے والے کون ہو سکتے ہیں۔ اچانک اُسے ایک خیال آیا تو اس نے جلدی سے آگے بڑھ کر میز پر رکھے ہوئے ٹیلی فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ـــــ دوسری طرف سے ہیڈ کوارٹر ایکسچینج کے آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"مادام بلیک بول رہی ہوں مشین روم سے۔ ہاگن میں ایئر فورس کے اڈے پر موجود جو انچارج بھی ہو۔ اس سے بات کراؤ۔ لیکن سنو۔ اُسے میرا نام نہ بتانا۔ صرف اتنا کہنا کہ پرنسز ڈلسی بات کرنا چاہتی ہے۔ سمجھ گئے ہو" ـــــ مادام بلیک نے تیز لہجے

میں کہا۔

"یس مادام" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور مادام نے رسیور رکھ دیا۔ اس نے بمبار جہازوں کو بمباری کے بعد اُن کی طرف جاتے دیکھا تھا۔ اس لئے اُسے یقین تھا کہ یہ جہاز ہاگن میں موجود ایئر فورس کے اڈے سے ہی آتے ہوں گے۔ چند لمحوں بعد ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اور مادام نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ـــــ مادام بلیک نے کہا۔

"ایئر فورس اڈے کے انچارج کمانڈر رالف سے بات کریں میں نے انہیں کہا ہے کہ پرنسز ڈلسی ان سے فوری بات کرنا چاہتی ہیں" دوسری طرف سے آپریٹر کی انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ٹھیک ہے بات کراؤ" ـــــ مادام نے کہا اور دوسرے لمحے ہی کلک کی آواز کے ساتھ ہی ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"یس کمانڈر رالف سپیکنگ" ـــــ بولنے والے کے لہجے میں بے پناہ تحکم نمایاں تھا۔

"پرنسز ڈلسی بول رہی ہوں" ـــــ مادام نے پرنسز ڈلسی کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس۔ ہر ہائی نس۔ حکم فرمائیے" ـــــ دوسری طرف سے کمانڈر کا لہجہ بے حد مؤدبانہ ہو گیا۔

"ہمیں اطلاع ملی ہے کہ ابھی تمہارے اڈے سے چار بمبار جہازوں نے ہاگن کے قریب ایک چھوٹے سے جزیرے پر کلسٹر بم برسائے ہیں۔ یہ آپریشن کس کے کہنے پر ہوا ہے" ـــــ مادام

Admin @ www.hibuddiez.com

نے تیز لہجے میں کہا۔

"اس کے لئے چیف آف سیکرٹ سروس جناب جم مارکر نے ذاتی طور پر درخواست کی تھی۔ ان کا کہنا تھا کہ انتہائی دشمن سیکرٹ ایجنٹ اس جزیرے پر موجود ہیں اور ان کے خاتمے کے لئے ضروری ہے کہ پورے جزیرے پر نہ صرف بمباری کی جائے بلکہ وہاں ایسے بم پھینکے جائیں کہ جس سے پورا جنگل جل کر راکھ ہو جائے۔ تاکہ ان ایجنٹوں کا یقینی طور پر خاتمہ ہو جائے۔ ایسا کام صرف کلسٹر بم ہی سرانجام دے سکتے ہیں۔ اس لئے میں نے وہاں کلسٹر بم فائر کرائے ہیں"۔۔۔ کمانڈر رالف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"شکریہ"۔۔۔ مادام بلیک نے بمشکل کہا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور رکھ دیا۔ کمانڈر کی طرف سے یہ اطلاع اس کے لئے واقعی دھماکہ خیز ثابت ہوئی تھی کہ یہ خوفناک بمباری جس سے نہ صرف فاسفر پروجیکٹ بلکہ پورے آرک لینڈ کی تباہی کا خطرہ سامنے آگیا ہے۔ جم مارکر نے کرائی ہے۔ لیکن کیوں۔ اور اس کا جواب اسے نہ مل رہا تھا۔ یہ کیوں ایک بہت بڑے سوالیہ نشان کی طرح اس کے ذہن کے پردے پر موجود تھا۔

"باس باس۔ خوشخبری۔ ڈی۔ الیف۔ گھڑی صرف دو پوائنٹ پر جا کر رک گئی ہے اور کاشن مل گیا ہے کہ اب اس کی واپسی ہو جائے گی"۔۔۔ اچانک الفرڈ کی مسرت بھری چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور کرسی پر بیمار مرغے کی طرح سر جھکائے بیٹھا ہوا ڈاکٹر رونلڈ اس طرح اچھل کر کھڑا ہو گیا جیسے کرسی میں لاکھوں

وولٹیج کا کرنٹ دوڑنے لگا ہو۔

"اوہ اوہ۔۔۔ تھینک گاڈ۔ اوہ۔ فاسفر پروجیکٹ بچ گیا میری محنت ضائع ہونے سے بچ گئی ہے"۔۔۔ ڈاکٹر رونلڈ کا چہرہ مسرت کی زیادتی سے فانوس کی طرح جگمگانے لگا تھا۔ اس کی مایوسی سے بجھی ہوئی آنکھوں میں مسرت کی کئی قندیلیں جل اٹھی تھیں اور وہ دوڑتا ہوا اس مشین کی طرف گیا جس کے سامنے الفرڈ موجود تھا۔ اور الفرڈ کی بات اور ڈاکٹر رونلڈ کے ردعمل کی وجہ سے مادام کا ستا ہوا چہرہ بھی کھل اٹھا۔ اس کے سنہرے اور نئے مستقبل کے خواب چکنا چور ہونے سے بچ گئے تھے۔

[illegible] ہی وہ اطمینان سے ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔ اسی لمحے میز پر رکھے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی۔ مادام نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ مادام اٹینڈنگ"۔۔۔ مادام بلیک نے تیز لہجے میں کہا۔

"مادام۔ چیف آف سیکرٹ سروس جم مارکر کی سپیشل ٹرانسمیٹر پر کال آ رہی ہے۔ اگر آپ اٹینڈ کرنا چاہیں تو میں کال جاری رکھوں یا پھر لائن آف کر دوں"۔۔۔ دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ میں اٹینڈ کرتی ہوں۔ اسے جاری رکھو"۔۔۔ مادام نے تیز لہجے میں کہا۔ اور پھر انٹرکام رکھ کر وہ کرسی سے اٹھی اور بے تحاشا انداز میں دوڑتی ہوئی مشین روم سے نکل کر اپنے دفتر کی طرف بڑھنے لگی۔ وہ اس بے تحاشا انداز میں دوڑی تھی۔

Admin @ www.hibuddiez.com

کہ دفتر تک پہنچتے پہنچتے اس کا سانس چڑھ گیا۔ اس لئے دفتر کی کرسی پر بیٹھ کر وہ چند لمحے تو سانس برابر کرتی رہی۔ پھر اس نے میز پر رکھے ہوئے سپیشل ٹرانسمیٹر کا ایک بٹن پریس کر دیا تو ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی مخصوص آوازیں نکلنے لگیں۔ چند لمحوں بعد جم مارکر کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو ہیلو ——— جم مارکر کالنگ اوور" ——— جم مارکر کے لہجے میں بھی مسرت کا عنصر نمایاں تھا۔

"یس۔ مادام بلیک اٹنڈنگ یو اوور" ——— مادام بلیک کے لہجے میں بے پناہ سرد مہری تھی۔

"اوہ کرسٹائن۔ میں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ کر دیا ہے۔ میں نے سوچا تمہیں خوشخبری سنا دوں اوور" ——— جم مارکر نے شاید اپنی مسرت کے پیش نظر مادام کے لہجے کی سرد مہری کو محسوس ہی نہ کیا تھا۔

"جم مارکر۔ میں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے افراد کو بے ہوشی کے عالم میں تمہارے حوالے کیا تھا۔ کہ تم باہر لے جا کر ان کو گولیوں سے اڑا دو۔ مگر تم ان سے آخر اس قدر خوفزدہ کیوں تھے کہ تم نے جزیرے پر ائیر فورس کے بمبار جہازوں سے کلسٹر بم وہاں فائر کرائے اوور" ——— مادام نے غصیلے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ کرسٹائن۔ اصل بات یہ ہوئی کہ میں انہیں جزیرے پر لے آیا اور پھر ان کے غوطہ خوری کے لباس اتار کر میں نے انہیں بے ہوشی کے عالم میں درختوں سے بندھوا دیا۔ میرے ہیڈکوارٹر کے دس مسلح افراد ان کی نگرانی کر رہے تھے۔ اس طرح بے ہوشی کے عالم میں ان پر گولیاں برسانے سے کوئی لطف نہ آتا تھا اس لئے میں انہیں تڑپا تڑپا کر مارنا چاہتا تھا۔ چونکہ تم نے بتایا تھا کہ یہ دو گھنٹوں تک ہوش میں نہیں آ سکتے۔ اس لئے میں نے سوچا کہ میں جا کر کنگ آف آرک لینڈ سے ذاتی طور پر درخواست کروں کہ وہ یہاں جزیرے پر تشریف لائیں تاکہ ان کے سامنے ان افراد کا خاتمہ ہو سکے۔ اس طرح صدر اسرائیل کو بھی مطمئن کیا جا سکتا تھا۔ کیونکہ صدر اسرائیل ان لوگوں سے اس قدر خوفزدہ ہیں کہ انہیں کسی طرح ان کی موت کا یقین ہی نہیں آتا۔ چنانچہ میں یہاں سے ہیلی کاپٹر کے ذریعے شاہی ایریے میں گیا۔ مگر وہاں جا کر معلوم ہوا کہ کنگ آف آرک لینڈ ایک ضروری میٹنگ میں مصروف ہیں۔ میں میٹنگ کے اختتام کے لئے وہیں ان کا منتظر رہا لیکن پھر اطلاع ملی کہ میٹنگ کے دوران ہی ان کی طبیعت خراب ہو گئی ہے۔ اور وہ آرام کرنے چلے گئے ہیں۔ جس پر میں سمجھ گیا کہ اب انہیں کہنا ہی فضول ہے۔ چنانچہ میں واپس جزیرے کی طرف چل پڑا۔ اچانک مجھے راستے میں خیال آیا کہ میں اپنے آدمی سے معلوم تو کر دوں کہ ان لوگوں کو ہوش آیا ہے یا نہیں۔ جب میں نے وہاں جزیرے پر موجود ہیلی کاپٹر میں نصب ٹرانسمیٹر پر اپنے آدمی ٹونی کو کال کیا تو میری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی جب جواب میں ٹونی کی بجائے اس علی عمران نے بات کی

Admin @ www.hibuddiez.com

وہ نہ صرف ہوش میں آ گئے تھے بلکہ انہوں نے میرے دس مسلح افراد کو ہلاک کر کے وہاں موجود دو ہیلی کاپٹروں پر بھی قبضہ کر لیا تھا۔ حقیقت یہی ہے کرسٹائن کہ علی عمران کی آواز سنتے ہی میں پاگل ہو گیا۔ میرا ذہن ہی ماؤف ہو گیا۔ اب جزیرے پر جانا فضول تھا کیونکہ میرے وہاں پہنچنے تک وہ لازماً ہیلی کاپٹروں کے ذریعے وہاں سے نکل جاتے۔ چنانچہ میں فوراً ایئر فورس کے راڈار سٹیشن پر پہنچا۔ اور پھر میں نے سب سے پہلے وہاں سے راڈار رپورٹ لی جزیرے سے اگر ہیلی کاپٹروں نے پرواز کی ہے تو وہ کہاں جا کر اترے ہیں۔ لیکن وہاں مجھے حیرت انگیز رپورٹ ملی کہ جزیرے سے کسی ہیلی کاپٹر نے پرواز نہیں کی تو میں سمجھ گیا کہ ان لوگوں کا پلان یہ ہے کہ جزیرے سے ہی ہمارے ہیڈ کوارٹر یا فلاسٹر پروجیکٹ کا راستہ تلاش کر کے اسے ختم کیا جائے۔ چنانچہ میں اپنا ہیلی کاپٹر لے کر فوراً وہاں پہنچا تو میں نے فضا سے ہی چیک کر لیا کہ دونوں ہیلی کاپٹروں کو بم مار کر تباہ کر دیا گیا ہے۔ اور وہاں پر میرے دس افراد کی لاشیں بھی پڑی مجھے صاف دکھائی دے رہی تھیں۔ وہاں پہلے سے موجود تین موٹر لانچوں کو میں واپس بھجوا چکا تھا۔ اس سے صاف ظاہر تھا کہ یہ لوگ جزیرے پر موجود جنگل میں چھپے ہوئے ہیں۔ اگر میں وہاں کمانڈوز اتارتا تب بھی ان کے مارے جانے کا خطرہ موجود تھا۔ کیونکہ یہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں۔ اس لئے میں نے فیصلہ کیا کہ نہ صرف اس جزیرے پر بمباری کرائی جائے بلکہ وہاں موجود پورے جنگل کو ہی جلا کر راکھ کر دیا جائے۔

تاکہ ان [illegible] بھی باقی نہ رہے۔ چنانچہ میں نے ایئر فورس کے مقامی کمانڈر سے کہہ کر وہاں کارپٹ بموں کی بارش کرا دی۔ اس طرح پورا جزیرہ نہ صرف تباہ ہو گیا بلکہ وہاں موجود جنگل بھی جل کر راکھ ہو گیا اور ساتھ ہی پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی اوور"۔۔۔۔ جم مارکر نے انتہائی پرجوش لہجے میں پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن تمہیں یہ معلوم نہ تھا کہ اس جزیرے کے نیچے فلاسٹر پروجیکٹ موجود ہے اوور"۔۔۔۔ مادام نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ معلوم کیسے نہیں۔ میں اس کے اندر سے ہی تو ان لوگوں کو کنٹرول کر کے لایا تھا۔ لیکن مجھے معلوم ہے کہ ایسے اڈے انتہائی مضبوط انداز میں بنائے جاتے ہیں۔ اور پھر خاصی گہرائی میں بنائے جاتے ہیں۔ اس لئے جزیرے کی اوپر کی سطح اور سطح پر موجود درختوں کے جل جانے سے اڈے پر کوئی اثر نہیں ہو سکتا اوور"۔۔۔۔ جم مارکر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم احمق ہو جم مارکر۔ تمہیں یہ معلوم ہی نہیں کہ اس قدر خوفناک آگ اگر سطح پر جلتی ہے تو ظاہر ہے اس کی حدت بہرحال اندر موجود انتہائی نازک سائنسی مشینری کے لئے خطرناک بھی ثابت ہو سکتی ہے۔ تم نے پوری دنیا کے یہودیوں کا سرمایہ اور ان کی عظمت سب کچھ داؤ پر لگا دیا تھا اوور"۔۔۔۔ مادام نے کہا۔ اس نے جان بوجھ کر لوانائی کا ذکر نہ کیا تھا۔ تاکہ جم مارکر

Admin @ www.hibuddiez.com

سو فلاسٹر کی اصل نوعیت کا علم نہ ہو سکے۔

"اوہ اوہ سوری۔ اس کا تو واقعی مجھے خیال بھی نہ آیا تھا تو کیا کوئی اثر ہوا ہے اوور" ــــ جم مارکر نے اس بار سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہو رہا تھا۔ لیکن میں نے بر وقت کارروائی کر کے سنبھال لیا ہے اوور" ــــ مادام نے سارا کریڈٹ اپنے سر لیتے ہوئے کہا۔

"اوہ تھینک گاڈ۔ آئی ایم سوری کرسٹائن۔ بہرحال مجھے یہ سوچ کر بھی انتہائی مسرت ہو رہی ہے کہ میں نے دنیا کے خوفناک ترین سیکرٹ ایجنٹوں کو بہرحال زندہ جلا کر راکھ کر دیا ہے۔ اور یہ سب کچھ تمہارے تعاون کی وجہ سے ہوا ہے۔ میں صدر اسرائیل کو ابھی اس کی اطلاع دوں گا تو میں حقیقت ہے دل کھول کر تمہاری تعریف کروں گا اوور" ــــ جم مارکر نے کہا۔

"شکریہ جم مارکر۔ مجھے تو دوہری مسرت محسوس ہو رہی ہے کہ یہ گروپ بھی ختم ہو گیا ہے اور میری تم سے دوستی بھی ہو گئی ہے اوور" ــــ مادام نے اپنی تعریف سن کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"مسرت تو مجھے ہو رہی ہے۔ کیا ہم اس مسرت کا شایان شان جشن نہیں منا سکتے۔ اگر اجازت دو تو کسی بار میں کچھ پینے پلانے کی دعوت دوں اوور" ــــ جم مارکر نے کہا۔

"اوہ۔ اس دعوت کا شکریہ۔ میں خود تم سے مل کر مسرت محسوس کروں گی۔ لیکن میں عام بار میں نہیں آ سکتی۔ اس لئے کوئی سپیشل انتظام ہو سکے تو ٹھیک ہے اوور" ــــ مادام نے فوراً دعوت قبول کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ آج کا دن تو شاید میری زندگی کا سب سے خوش قسمت ترین دن ہے۔ ایسا کرو کہ برکلے سٹریٹ کی کوٹھی نمبر بارہ میں آ جاؤ۔ وہاں تمہارے شایان شان انتظامات ہوں گے اوور" ــــ جم مارکر نے کہا۔

"اوکے۔ میں دو گھنٹے بعد وہاں پہنچوں گی۔ میرا انتظار کرنا اوور" مادام نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں دروازے پر خود تمہارا منتظر ہوں گا کرسٹائن اوور" جم مارکر نے کہا۔

"شکریہ۔ اوور اینڈ آل" ــــ مادام نے ہنستے ہوئے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اور پھر مسکراتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔ پروجیکٹ کے خطرے سے باہر ہونے کے بعد اب اسے یہ سوچ کر مسرت ہو رہی تھی کہ چلو اس طرح اس پاکیشیا سیکرٹ سروس جیسے خوفناک گروپ سے تو جان چھوٹ گئی۔ ڈاکٹر رونلڈ تو ظاہر ہے اب مصروف ہی تھا اور کارل کو وہ پہلے ہی ختم کر چکی تھی۔ اس لئے اس نے جم مارکر جیسے خوب صورت جوان کی دعوت قبول کر لی تھی اور پھر وہ اپنے دفتر سے نکل کر ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گئی۔ تاکہ دعوت پر جانے کے لئے مناسب لباس اور میک اپ وغیرہ کر سکے۔

Admin @ www.hibuddiez.com

عمران اور اس کے ساتھی اس جلے ہوئے جزیرے پر ادھر ادھر گھومتے پھر رہے تھے۔ جزیرہ نہ صرف مکمل طور پر تباہ ہو چکا تھا بلکہ اس پر موجود درخت تو ایک طرف گھاس کا ایک تنکا تک باقی نہ رہا تھا۔ آگ نے پورے جزیرے کو جلا کر راکھ کر دیا تھا۔ جگہ جگہ گہرے کھڈ تھے۔ اور ابھی تک راکھ میں حدت تھی۔ حالانکہ وہ اس بمباری کے تقریباً پانچ گھنٹوں بعد اسی طرح نیچی پرواز کرتے ہوئے جزیرے پر پہنچے تھے۔ عمران کو اس راستے کی تلاش تھی۔ اس کا آئیڈیا تھا کہ بم کی وجہ سے یقیناً وہ راستہ کھل گیا ہوگا۔ لیکن اس جگہ پر جا کر جب اس نے دیکھا کہ وہاں براہِ راست کوئی بم نہ پڑا تھا تو اس کے ہونٹ بے اختیار سکڑ گئے۔ اس کا مطلب تھا کہ اب یہاں رکنا فضول تھا۔

... سے لڑائی کرنی چاہئے۔ لیکن اس کے لئے مناسب ہتھیار پہلے حاصل کرنے چاہئیں" ٹائیگر نے اچانک عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں اس کے سوا اور کوئی چارہ بھی نہیں ہے۔ ٹھیک ہے۔ آؤ ہاگن چلتے ہیں۔ وہاں بیٹھ کر اس کی باقاعدہ پلاننگ بھی کریں گے اور یہ بھی سوچیں گے کہ کس قسم کے ہتھیار ہمیں چاہئیں اور وہ کہاں سے مل سکتے ہیں" عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔ اور پھر وہ سب مڑ کر اسی ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھنے لگے جو ساحل پر کھڑا تھا۔ لیکن وہاں جا کر انہیں معلوم ہوا کہ ذیم غائب ہے۔

"ذیم کہاں گیا ہے" عمران نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے ٹائیگر اور دوسرے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"وہاں بڑی دراڑ کے پاس تو میں نے اُسے ساتھ دیکھا تھا" صفدر نے کہا۔

"وہ دراڑ میں اترا تھا۔ اور ہم آگے بڑھ گئے تھے" اس بار تنویر نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ پھر وہ اُسی دراڑ میں ہی ہوگا آؤ" عمران نے تیز لہجے میں کہا اور پھر واپس جنگل کی طرف بڑھنے لگا۔

"تم اُسے تلاش کر آؤ۔ ہم یہاں ٹھہریں گے" جولیا نے کہا اور باقی ساتھیوں نے بھی اثبات میں سر ہلا دیئے۔ ظاہر ہے

Admin @ www.hibuddiez.com

انہیں بلیک زیرو سے کوئی انسیت تو...
دوبارہ اسی گرم راکھ میں قدم رکھتے۔ اب یہ دوسری بات ہے کہ اگر انہیں یہ پتہ ہوتا کہ جسے وہ ایک غیر متعلق آدمی سمجھ کر نظر انداز کر رہے ہیں۔ وہ درحقیقت کون ہے تو پھر ان کا ردعمل کیا ہوتا۔ ٹائیگر عمران کے ساتھ جزیرے کی طرف بڑھ گیا تھا۔

"یہ خرم درحقیقت ہے کون۔ عمران کیوں اسے ساتھ ساتھ لئے ہوئے ہے" ــــ اچانک تنویر نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سچ پوچھو تو مجھے شک ہوا تھا کہ کہیں یہ خرم صاحب ہی ایکسٹو نہ ہوں۔ لیکن پھر اس کی موجودگی میں ایکسٹو کی کال آجانے سے مسئلہ ختم ہو گیا۔ ورنہ میں نے تو اپنے طور پر ان امکانات کا جائزہ لینا شروع کر دیا تھا کہ اس خرم کو اگر ایکسٹو تسلیم کیا جائے تو اس کے حق میں کون کون سے پوائنٹ جاتے ہیں" ــــ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کم از کم تم سے مجھے اس حماقت کی ہرگز توقع نہ تھی صفدر۔ یہ احمق سا آدمی جو عمران کے پیچھے خاموشی سے دم ہلاتا پھرتا ہے۔ کیسے ایکسٹو ہو سکتا ہے۔ اس کی تو نہ اپنی کوئی انفرادیت ہے اور نہ شخصیت" ــــ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں نے ایک بات نوٹ کی ہے کہ عمران اور خرم دونوں کے قدوقامت اور جسم تقریباً ایک جیسے ہیں۔ خاصی مماثلت ہے" کیپٹن شکیل نے کہا تو سب اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا مطلب ــــ کیا کہنا چاہتے ہو تم" ــــ صفدر نے حیران ہو کر پوچھا۔

"کہنا یہ چاہتا ہوں کہ تمہاری طرح میرے ذہن میں بھی یہ شک ابھرا تھا کہ خرم ہی ایکسٹو ہے مگر پھر اس کال نے سارا مسئلہ گڑبڑ کر دیا" ــــ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرے خیال میں اس جزیرے کی آب و ہوا ذہنی صحت کے لئے نقصان دہ ثابت ہو رہی ہے" ــــ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب" ــــ کیپٹن شکیل نے حیرت سے چونک کر جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم صفدر سے بھی دو قدم آگے بڑھ کر احمقانہ بات کر رہے ہو۔ کیا تمہارے خیال کے مطابق عمران ایکسٹو ہے جو تم نے ان کے قدوقامت کی مماثلت کی وجہ سے اس خرم کو بھی ایکسٹو سمجھنا شروع کر دیا تھا" ــــ جولیا نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور کیپٹن شکیل بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ بات نہیں مس جولیا جو آپ سمجھ رہی ہیں۔ اب تک جتنی بار بھی ہم نے ایکسٹو کو دیکھا ہے اس کا قدوقامت بالکل عمران جیسا ہے میں اس نظریے کے تحت بات کر رہا تھا" ــــ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بہرحال یہ طے ہے کہ یہ احمق آدمی ایکسٹو کسی طرح نہیں ہو

Admin @ www.hibuddiez.com

سکتا۔ ایسا سوچنا بھی ایکسٹو کی توہین ہے" ۔۔۔۔ جولیا نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔ اور سب نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ اسی لمحے انہوں نے دور سے ٹائیگر کو دوڑ کر اپنی طرف آتے دیکھا تو وہ سب چونک پڑے۔

"آجائیے۔ خرم صاحب نے ایک راستہ ڈھونڈھ نکالا ہے"۔ ٹائیگر نے دور سے چیختے ہوئے کہا۔

"اوہ کمال ہے۔ آؤ" ۔۔۔۔ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اور وہ سب جزیرے کے اندرونی طرف کو دوڑ پڑے۔ ٹائیگر بھی دور سے انہیں آواز دینے کے بعد واپس مڑ گیا تھا۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ اس بڑی سی دراڑ کے قریب پہنچ گئے جو کیبن والی جگہ سے کافی دور تھی۔ یہ دراڑ یقیناً اکٹھے دو بم ایک ہی جگہ گرنے کی وجہ سے پیدا ہوئی تھی۔ عمران اور خرم دونوں اس دراڑ کے باہر کھڑے ہوئے تھے۔

"کیا ہوا۔ کوئی راستہ مل گیا ہے" ۔۔۔۔ جولیا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"خرم صاحب نے ایک راستہ ڈھونڈھا تو ہے۔ بشرطیکہ وہ راستہ ہی ثابت ہو" ۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب مجھے یقین ہے کہ وہ سرخ سطح اس فلاسٹر پروجیکٹ کی دیوار ہی ہو سکتی ہے" ۔۔۔۔ خرم نے تیز لہجے میں کہا۔

"اگر ایسا ہوتا تو پھر اُسے سخت ہونا چاہئے تھا۔ لیکن وہ تو کافی گہرائی تک نرم اور بھر بھری ہے۔ بہرحال آؤ اب زیادہ تسلی سے

چیک کر لیتے ہیں" ۔۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر تیزی سے وہ دراڑ میں داخل ہو گیا۔ باقی ساتھیوں نے بھی اس کی پیروی کی۔ دراڑ میں اس قدر گرمی تھی کہ وہ سب اس کے اندر داخل ہوتے ہی پسینہ پسینہ ہونے لگ گئے۔ دراڑ جنوب کی طرف نہ صرف دور تک چلی گئی تھی بلکہ وہ گہری بھی ہوتی جا رہی تھی عمران اور بلیک زیرو دونوں دراڑ کے پتھروں کو سہارا بناتے آگے بھی بڑھتے جا رہے تھے اور ساتھ ہی ساتھ گہرائی میں بھی اترتے جا رہے تھے۔ دراڑ آگے جا کر اس قدر تنگ ہو گئی کہ اب بمشکل ان میں سے ایک آدمی ہی اس میں آگے بڑھ سکتا تھا۔ چنانچہ اب عمران آگے تھا اس کے پیچھے بلیک زیرو اور باقی ساتھی اس طرح ایک ایک کر کے آگے بڑھ رہے تھے۔ ان کے لباس پسینے سے اس طرح تر ہو گئے تھے جیسے وہ لباس سمیت سمندر میں غوطے لگا آتے ہوں۔ چہرہ تو کیا سر کے بالوں سے بھی پسینہ بہنے لگا تھا۔ چہرے گرمی کی شدت سے سرخ پڑ گئے تھے۔ لیکن وہ خاموشی سے آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے۔ پھر دراڑ کا اختتام جزیرے کی بیرونی سطح سے تقریباً پچاس فٹ گہرائی میں جا کر ہوا۔ جہاں دراڑ جا کر ختم ہوئی تھی۔ وہاں زمین اوپر کی نسبت زیادہ سرخ تھی۔ عمران اکڑوں بیٹھ گیا۔ اور اس نے کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن اتار کر اس کی نال اس زمین میں دھنسانی شروع کر دی۔ مٹی اس قدر نرم تھی کہ مشین گن کی نال تیزی سے اس میں دھنستی چلی گئی۔ لیکن تقریباً ڈیڑھ فٹ کے قریب تیزی سے دھنسنے کے بعد مٹی سخت ہو گئی۔ لیکن عمران نے قوت سے نال کو اور

Admin @ www.hibuddiez.com

نیچے دھنسنا شروع کر دیا۔ نال بدستور دھنستی رہی لیکن اب اس کی رفتار خاصی کم تھی۔ پھر ایک جگہ جا کر اس کا دھنسنا بالکل موقوف ہو گیا۔ عمران نے ایک جھٹکے سے مشین گن کی نال کو واپس کھینچا اور اُسے ایک سائیڈ پر کر کے مخصوص انداز میں جھٹکا تو اس کے اندر سے سرخ مٹی نکل نکل کر گرنے لگی۔ جب مشین گن کی نال خالی ہو گئی تو عمران نے مشین گن کی نال کو دوبارہ سوراخ میں ڈال دیا۔ جب نال دوبارہ اُسی مقام پر پہنچ کر رک گئی۔ جہاں سے پہلے عمران نے اُسے واپس کھینچا تھا تو عمران بلیک زیرو سے مخاطب ہو گیا۔

"اب تم یہ مشین گن پکڑو۔ اور جب میں کہوں تو ٹریگر دبا دینا اور مسلسل دبائے رکھنا"۔۔۔ عمران نے بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا اور خود وہ پیچھے ہٹ کر اوندھے منہ زمین پر لیٹ گیا۔ اور اس نے اپنا کان اس نال سے ذرا سے فاصلے پر زمین پر رکھ دیا

"فائر کرو"۔۔۔ عمران نے اسی طرح لیٹے لیٹے کہا۔ اور بلیک زیرو نے ٹریگر دبا دیا۔ اس کے ہاتھ کو خاصا زوردار جھٹکے لگنے لگے۔ لیکن وہ دستے کو دونوں ہاتھوں سے مضبوطی سے پکڑے ہوئے تھا۔

"رک جاؤ۔ واقعی نیچے سخت جگہ ہے۔ عام مٹی سے زیادہ سخت میں نے ایک گولی اس سخت جگہ ٹکرانے کی مخصوص آواز سن لی ہے"۔۔۔ عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی تھی۔

"دیکھا عمران صاحب میں نہ کہتا تھا کہ یہاں نیچے اسی

پروجیکٹ کی دیوار [illegible] بابا زیرو نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لیکن یہ دیوار اب ٹوٹے گی کیسے"۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تنویر۔ تمہارے کوٹ کی خفیہ جیب میں دو۔ ڈی۔ ٹی بم تھے۔ وہ نکال دو"۔۔۔ عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ واقعی۔ مجھے تو ان کا خیال بھی نہ رہا تھا۔ ورنہ تو میں اس راہداری میں انہیں ضرور فائر کرتا"۔۔۔ تنویر نے چونک کر کہا۔ اور پھر کوٹ کی اندرونی جیب سے اس نے دو زرد رنگ کے چھوٹے چھوٹے کیپسول نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیئے۔ اور عمران نے دونوں کیپسول یکے بعد دیگرے اس سوراخ میں ڈال دیئے۔

"کیا ان بموں سے یہ دیوار ٹوٹ جائے گی۔ میرا تو خیال ہے ایسا ممکن ہی نہیں۔ ایسے پروجیکٹس کی چار دیواریاں تو اس انداز میں تیار کی جاتی ہیں کہ ان پر ایٹم بم بھی اثر انداز نہیں ہو سکتے"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"لیبارٹری کی بیرونی دیواریں اس طرح بنائی جاتی ہیں کہ واقعی ڈی۔ٹی بم اُسے نہیں توڑ سکتے۔ اس لئے تو میں نے وہاں راہداری میں انہیں استعمال نہیں کیا تھا۔ حالانکہ مجھے معلوم تھا کہ یہ تنویر کے پاس ہیں۔ وہاں واقعی یہ ضائع ہو جاتے۔ لیکن یہاں ایک پوائنٹ ہمارے حق میں جاتا ہے۔ جس دیوار کو ہم توڑنا چاہتے ہیں۔ یہ کھلی دیوار نہیں ہے بلکہ اس کے اوپر تقریباً پچاس ساٹھ فٹ

Admin @ www.hibuddiez.com

موٹائی کی جزیرے کی سخت ترین مٹی موجود ہے۔ جو اس کی حفاظت کرتی ہے۔ اس لئے عام انسانی نفسیات کے مطابق اس دیوار کو بم پروف انداز میں بنانے کی بجائے اس انداز میں بنایا گیا ہوگا کہ یہ اس کی مٹی کے وزن کو برداشت کر سکے۔ دوسرے لفظوں میں وزن کو طاقت کی نسبت زیادہ ترجیح دی گئی ہوگی۔ اب یہ بات تو بنانے والوں کے تصور میں بھی نہ آسکتی تھی کہ جم مارکر جزیرے پر خوفناک کلسٹر بم فائر کرے گا۔ جس سے یہ دراڑ پیدا ہو گی اور پھر ایسا وزن برداشت کرنے کی صلاحیت رکھنے والی دیوار میں عام طور پر ایسا مصالحہ استعمال کیا جاتا ہے جو مسلسل اور شدید گرمی کی حدت کی وجہ سے قدرے ہٹ پڑ جاتا ہے۔ یہاں جس قدر گرمی موجود ہے۔ اسی بنا پر بھی میرا اندازہ ہے کہ دو تین بم مل کر اس دیوار کو توڑنے میں کامیاب ہو جائیں گے" ——— عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ اور عمران کی بتائی ہوئی اس تفصیل پر تمام ممبرز کے چہروں پر امید کی جھلکیاں نمودار ہو گئیں۔

"تم سب خاصے پیچھے ہٹ جاؤ۔ سنبھلنے کیا نتیجہ نکلے میں اس میں فائر کرتا ہوں" ——— عمران نے مشین گن کی نال کا رخ اس سوراخ کے دہانے کی طرف کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ تم بھی ہمارے ساتھ آؤ خرم آسانی سے یہ فائر کرلے گا" ——— جولیا نے تیز لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ارے نہیں۔ یہ بے چارہ تو مہمان اداکار ہے۔ چار پیسے وصول

کر لینے کے جرم میں ساتھ ساتھ گھسٹتا پھر رہا ہے۔ مہمان اداکار سے اتنا سخت کام نہیں لیا جا سکتا" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں فائر کرتا ہوں۔ آپ پیچھے ہٹ جائیں" ——— ٹائیگر نے فوراً اپنی خدمات پیش کرتے ہوئے کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ یہ بحث طویل پکڑتی عمران نے ٹریگر دبا دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ اچھل کر پیچھے ہٹ گیا۔ دوسرے لمحے ان کے قدموں تلے کافی گہرائی میں ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی ان سب کو یوں محسوس ہوا جیسے زمین اچانک ان کے قدموں تلے سے نکل گئی ہو۔ وہ بے اختیار چیختے ہوئے مٹی کے ساتھ ہی نیچے گہرائی میں گرتے چلے گئے۔ لیکن جلد ہی ان کے جسم کسی سخت سطح سے ٹکرائے اور انہوں نے اچھل کر سیدھے ہونے کی کوشش کی لیکن ان کے جسموں پر جیسے مٹی کے دھارے سے مسلسل گر رہے تھے۔ اس لئے وہ پوری طرح کامیاب نہ ہو پا رہے تھے۔ اور انہیں اپنا دم گھٹتا ہوا سا محسوس ہوا۔ لیکن مسلسل کوشش کی وجہ سے وہ اوپر سے کثیر مقدار میں مسلسل گرنے والی مٹی میں مکمل طور پر دفن ہو جانے سے بچ گئے۔ تھوڑی دیر بعد مٹی گرنا بند ہو گئی اور پھر وہ سب ہاتھ پیر مارتے آخر کار کھڑے ہو جانے میں کامیاب ہو گئے۔ ان کا پورا جسم مٹی سے اٹ چکا تھا۔ ان سب نے پورے زور سے پہلے پھونکیں مار کر منہ میں بھر جانے والی مٹی کو باہر نکالا۔ اور پھر گہرے سانس لینے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد ان

Admin @ www.hibuddiez.com

کے حواس بحال ہو گئے۔ اور سر جھٹک کر انہوں نے بقیہ مٹی جھاڑ دی۔ اب انہیں اوپر بلندی پر دراڑ کے پتلے سے حصے سے آسمان نظر آنے لگ گیا تھا۔ اور پھر یہ محسوس کر کے کہ وہ ایک بڑے سے کمرے میں کھڑے ہیں۔ جس کی ایک سائیڈ پر لکڑی کی ٹوٹی ہوئی بڑی بڑی پیٹیاں پڑی ہوئی تھیں۔ ایسی پیٹیاں کہ جن میں مشینری پیک کر کے لائی جاتی ہے۔ تو وہ سمجھ گئے کہ عمران کا آئیڈیا درست ثابت ہوا ہے۔ واقعی ڈی۔ ٹی بم نے اس جگہ کو جو کمرے کی چھت تھی توڑ دیا ہے اور اب وہ پروجیکٹ کے اندر موجود ہیں۔ اچھی طرح مٹی جھاڑنے کے بعد وہ سب اس دروازے کی طرف بڑھنے لگے جو کمرے کے ایک کونے میں نظر آ رہا تھا۔ دروازہ بند تھا۔ عمران نے آہستہ سے اُسے کھولا اور پھر سر باہر نکال کر جھانکا تو دور تک ایک طویل بند راہداری دکھائی دی جو خالی پڑی ہوئی تھی۔ عمران نے مڑ کر ساتھیوں کو باہر آنے کا اشارہ کیا اور خود پہلے باہر آ گیا۔ اس کی تیز نظریں راہداری کی دیواروں اور چھت کا جائزہ لے رہی تھیں۔ کیونکہ مادام ملیک کے کہنے کے مطابق فلاسٹر پروجیکٹ پوری طرح کمپیوٹر کنٹرولڈ تھا۔ اور وہاں کوئی انسان موجود نہ تھا۔ اس لئے عمران کو خطرہ تھا کہ انہیں کمپیوٹر سے چیک کر لیا گیا تو نجانے اچانک ان پر کیا وار کر دیا جائے۔ لیکن راہداری بالکل سادہ سی تھی۔ حتیٰ کہ اس پر ویسا سرخ پینٹ بھی نہ تھا جیسا کہ پہلے وہ مچھلیوں والی طرف سے جا کر دیکھ چکے تھے۔ وہ تیزی سے آگے بڑھتے گئے۔ لیکن پھر عمران ایک دروازے کے سامنے پہنچ کر رک گیا۔ دروازے کی ساخت بتا رہی تھی کہ وہ لفٹ کا دروازہ ہے اور اس دروازے کی لمبائی چوڑائی اور اونچائی بتا رہی تھی کہ لفٹ بے حد بڑی اور وسیع ہے۔ اس نے ایک سائیڈ پر لگے ہوئے ایک بٹن کو پریس کیا تو دروازہ ہلکی سی سرسراہٹ کی آواز سے درمیان سے پھٹ کر سائیڈ وال میں غائب ہو گیا اور اندر واقعی ایک بڑا سا کمرہ تھا اور اس کمرے کی ساخت سے تو صاف ظاہر تھا کہ یہ لفٹ ہے۔ عمران اندر داخل ہوا تو اس کے پیچھے باقی ساتھی بھی اندر آ گئے۔ اندر ایک سائیڈ پر دو بٹن موجود تھے۔ جن میں سے ایک سرخ رنگ کا اور دوسرا سبز رنگ کا تھا۔ عمران سمجھ گیا کہ سرخ رنگ کا بٹن اس لفٹ کا دروازہ بند کرنے کے لئے ہے۔ کیونکہ باہر موجود بٹن کا رنگ بھی سرخ ہی تھا جسے پریس کر کے اس نے لفٹ کا دروازہ کھولا تھا۔ اس نے سرخ بٹن پریس کیا تو واقعی دروازہ دوبارہ بند ہو گیا۔ پھر سبز بٹن دبتے ہی لفٹ تیزی سے نیچے اترنے لگ گئی۔ اب عمران سمجھ گیا تھا کہ یہ مخصوص لفٹ بھاری مشینری کو اوپر سے نیچے لے جانے کے لئے تیار کی گئی تھی۔ لفٹ کچھ دیر بعد رک گئی تو عمران کے دوبارہ سرخ بٹن پریس کرتے ہی اس کا دروازہ کھل گیا۔ عمران نے باہر جھانکا تو یہ پہلے جیسی ہی ایک بند راہداری تھی جو ویران پڑی ہوئی تھی۔ عمران باہر آ گیا۔ یہاں راہداری کے ایک طرف دروازوں کی قطاریں سی موجود تھیں۔

Admin @ www.hibuddiez.com

ایک دروازے کی دہلیز پر روشنی کی مدھم سی لکیر باہر راہداری میں آتی دکھائی دے رہی تھی۔ عمران اس دروازے کے سامنے جا کر رک گیا۔ اندر سے موسیقی کی مدھم مدھم آواز سنائی دے رہی تھی۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا اور پھر دروازے پر ذرا سا دباؤ ڈالا تو دروازہ بے آواز کھلتا چلا گیا۔ یہ کمرہ خاصا بڑا تھا۔ اور کسی خواب گاہ کے انداز میں سجا ہوا تھا لیکن سجاوٹ کا انداز بتا رہا تھا کہ خواب گاہ نسوانی ہے۔ کمرہ نسوانیت کی مخصوص بو سے پُر تھا۔ ایک طرف باتھ کا دروازہ تھا جس کے اندر پانی گرنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ اس کمرے کی ایک ٹیبل پر ایک جدید ٹیپ ریکارڈر موجود تھا جس میں سے موسیقی کی مدھم آواز نکل رہی تھی۔ عمران نے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر باقی ساتھیوں کو اندر آنے کا اشارہ کیا اور سب کے آنے کے بعد عمران نے دروازہ آہستہ سے بند کر کے اس کی انتہائی احتیاط سے چٹخنی چڑھا دی۔ اب باتھ روم سے پانی گرنے کی آواز آنی بند ہو گئی تھی۔ باقی ساتھی بھی خاموشی سے کمرے اور اس باتھ روم کے دروازے کی طرف دیکھ رہے تھے۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اور خوب صورت عورت جس نے تولیے کا بنا ہوا باتھنگ گاؤن پہنا ہوا تھا۔ چہرے کو تولیے سے پونچھتی ہوئی باہر آ گئی۔ باہر نکلتے وقت چونکہ اس کے چہرے پر تولیہ آ گیا تھا۔ اس لئے وہ انہیں نہ دیکھ سکی تھی۔ لیکن جیسے ہی اس نے تولیہ ہٹایا اور اس کی نظریں سامنے کھڑے ہوئے عمران اور اس کے ساتھیوں پر پڑیں۔ اس کی آنکھیں اس قدر تیزی سے پھیلیں کہ اس رفتار پر شاید بجلی بھی شرمسار ہو جائے۔ چیخ مارنے کے لئے اس کا منہ کھلا مگر دوسرے لمحے وہ لہرا کر نیچے قالین پر گری اور بے ہوش ہو گئی۔

"بے چاری بھوتوں کو دیکھ کر اس قدر خوف زدہ ہو گئی ہے کہ چیخ بھی نہیں سکی۔ بہرحال اب یہ بات تو طے ہو گئی کہ ہم فاسٹر پروجیکٹ میں نہیں بلکہ مادام بلیک کے ہیڈ کوارٹر میں ہیں" عمران نے کہا۔

"بھوتوں ۔۔۔ کیا مطلب" ۔۔۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ذرا اندر جا کر آئینے میں اپنی شکل تو دیکھو۔ اصلی بھوت بھی تمہیں دیکھ کر اس طرح بے ہوش ہو جائے گا" ۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھک کر اس عورت کو اٹھایا اور ایک طرف رکھی ہوئی آرام کرسی پر ڈال دیا۔

"ٹائیگر کوئی رسی تلاش کر کے اسے کرسی سے اچھی طرح باندھ دو" ۔۔۔ عمران نے کہا اور ٹائیگر بیڈ کے عقب میں موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔

"جب تک اسے ہوش آئے۔ تم باری باری نہا تو لو ۔۔۔ یہاں اور لباس تو نہیں ملیں گے لیکن کم از کم مٹی تو صاف ہو جائے گی۔ ایسا نہ ہو کہ کہیں راستے میں قد آدم آئینہ ہو اور ہم تو اپنی شکلیں دیکھ کر بے ہوش ہو جائیں۔ جاؤ جولیا تم۔ لیکن یہ

Admin @ www.hibuddiez.com

کام ذرا جلدی ہونا چاہیے" ——— عمران نے کہا اور پھر ٹائیگر الماری سے نائلون کی رسی کا ایک گچھا برآمد کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ اور ٹائیگر ہلاتی ہوئی باتھ روم میں داخل ہو گئی۔ پھر اس نے اس عورت کو کرسی سے باندھنا شروع کر دیا باقی ساتھی خاموشی سے قالین پر بیٹھ گئے۔ کیونکہ وہاں کرسی صرف وہی ایک تھی جس پر عمران نے اس عورت کو بٹھایا تھا۔ اور عورتوں والے اس بیڈ پر وہ بیٹھنے کے لئے تیار نہ تھے۔ اس لئے قالین پر ہی بیٹھ گئے۔

"اب اسے ہوش میں لے آؤ" ——— عمران نے ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر نے پوری قوت سے عورت کے گال پر تھپڑ جڑ دیا دوسرے تھپڑ پر عورت چیخ مار کر ہوش میں آ گئی اور پھر ہوش میں آتے ہی اس کے حلق سے پے در پے چیخیں نکلنے لگیں لیکن عمران اطمینان سے کھڑا رہا۔

"کک ——— کک ——— کون ہو تم" ——— دو بار چیخیں مارنے کے بعد عورت نے خود ہی تھک کر چیخیں مارنی بند کر دیں اور سوال جڑ دیا۔

"فکر نہ کرو۔ ہم انسان ہیں۔ بس ذرا عارضی طور پر بھوت بننا پڑا ہے۔ پہلے تم اپنا نام بتا دو تاکہ تعارف میں آسانی ہو جائے" ——— عمران نے انتہائی نرم لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"مم ——— مم ——— میرا نام ماریا ہے" ——— عورت نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"گڈ۔ اچھا نام ہے۔ مادام ملیک کی سیکرٹری ہو ناں" عمران نے اسی طرح مسکراتے ہوئے اس انداز میں کہا جیسے وہ اسے پہلے جانتا ہو۔

"ہاں۔ مگر تم کون ہو۔ تم مجھے کیسے جانتے ہو کہ میں سیکرٹری ہوں" ——— ماریا کے لہجے میں اس بار خوف کے ساتھ ساتھ حیرت کی جھلکیاں نمایاں تھیں۔

"تمہارے چہرے اور انگلیوں کی ساخت بتا رہی ہے کہ تم پیشہ ور ٹائپسٹ کی سیکرٹری ہو۔ اگر مادام کی بجائے کسی صاحب کی ہوتیں تو شاید اب تک خود ہی مادام بن چکی ہوتیں۔ بہرحال مس ماریا اگر تمہارے اندر مزید زندہ رہنے کی خواہش موجود ہو تو پھر ذرا تفصیل سے اس ہیڈ کوارٹر کے بارے میں ہمیں خود ہی بتا دو کہ یہاں کتنے افراد ہیں۔ اس کا نقشہ کیا ہے۔ یہاں کس کس قسم کے حفاظتی انتظامات موجود ہیں اور مادام ملیک اس وقت کہاں ہے" ——— عمران نے نرم لہجے میں بات کرتے کرتے یک لخت لہجے کو سرد بناتے ہوئے کہا۔

"میں کچھ نہیں جانتی۔ میں نے حلف لے رکھا ہے۔ کہ میں اس بارے میں موت تو قبول کر لوں گی لیکن کسی کو کچھ نہ بتاؤں گی" ——— ماریا کا لہجہ بھی یک لخت سرد ہو گیا اور اس کا خوف زدہ چہرہ پتھر سا گیا۔

"اوکے۔ میں تمہارا حلف نہیں تڑوانا چاہتا" ——— عمران

Admin @ www.hibuddiez.com

نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور ماریا کا سُتا ہوا چہرہ عمران کی بات سن کر قدرے نرم پڑ گیا۔ مگر دوسرے لمحے عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور ماریا کی کنپٹی پر اس کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک پڑا۔ اور ماریا صرف ایک چیخ ہی مار سکی پھر اس کی گردن ڈھلک گئی۔ وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔ عمران نے آگے بڑھ کر ایک ہاتھ سے اس کے جبڑے بھینچے اور دوسرے ہاتھ کی دو انگلیاں اس نے اس کے منہ میں ڈال کر اس کے دانتوں کو ٹٹولنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کی انگلیاں باہر آئیں تو اس کی انگلیوں پر ایک چھوٹا سا بٹن موجود تھا۔ عمران نے بٹن کو ماریا کے لباس سے صاف کیا۔ اور پھر اُسے غور سے دیکھنے لگا۔

" اوہ۔ اگر ماریا اسے توڑ دیتی تو نہ صرف خود مر جاتی بلکہ شاید یہ پورا کمرہ ہی اڑ جاتا۔ انتہائی طاقتور بم موجود ہے اس کے اندر" عمران نے کہا اور پھر اس نے اپنی انگلی کے ناخن سے اس کے ایک کونے کو آہستہ سے نوچنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد بٹن میں سے نارنجی رنگ کا ایک شعلہ سا نکلا اور عمران نے اُسے ایک طرف اس طرح اچھال دیا جیسے اس نے انگلیوں میں آگ کا دہکتا ہوا انگارہ غلطی سے پکڑ رکھا تھا۔ بٹن نیچے گرتے ہی اس طرح بکھر گیا جیسے راکھ بن چکا ہو۔

" میں اس کی بات سن کر ہی سمجھ گیا تھا کہ اس کے دانت میں لازماً زہر ملا کیپسول ہو گا۔ لیکن یہ تو اس سے بھی زیادہ خطرناک

چیز تھی۔ بہرحال اب یہ آف ہو گئی ہے" ــــ عمران نے انگلیوں کو دوسرے ہاتھ سے مسلتے ہوئے کہا۔

" عمران۔ تم ہٹ جاؤ۔ میں اس سے ابھی سب کچھ اگلوا لیتا ہوں۔ یہ کام تم میرے سپرد کر دیا کرو" ــــ تنویر نے کہا۔

" نہیں تنویر۔ یہ لڑکی تشدد سے تسخیر نہیں ہو گی۔ تم نے اس کی ٹھوڑی کی ساخت نہیں دیکھی۔ یہ انتہائی ضدی طبیعت کی مالک ہے۔ اور پھر ہمارے پاس اتنا وقت بھی نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے ہم پھٹنے والے آتش فشاں کے دہانے پر کھڑے ہوں۔ اس لئے ٹائیگر اس کے لئے ترکیب نمبر دو استعمال کرے گا" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اُسی لمحے جولیا باتھ روم سے باہر آ گئی۔ وہ اب کافی فریش نظر آ رہی تھی۔ ٹائیگر سر ہلاتا ہوا باتھ روم میں داخل ہو گیا۔

" کیا ہوا۔ کچھ معلومات ملیں" ــــ جولیا نے آگے بڑھتے ہوئے کہا اور عمران نے اُسے اب تک ہونے والی کارروائی بتا دی۔

" اوہ۔ کیسے نہیں بتائے گی یہ۔ میں پوچھتی ہوں اس سے۔ اس جیسی حرافہ عورتوں سے نمٹنا میں خوب جانتی ہوں" ــــ جولیا نے دانت پیسنے کے سے انداز میں کہا۔

" تم کیا کرو گی" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

" میں اس کی ایک ایک بوٹی علیحدہ کر دوں گی" ــــ جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

" پھر تو ہمیں یہاں آگ بھی جلانی پڑے گی اور سیخیں بھی تلاش کرنی پڑیں گی" ــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"آگ ـــ سیخیں ـــ کیا مطلب" ـــ جولیا نے حیران ہو کر کہا۔ اُسے عمران کی اس بات کا کوئی سر پیر سمجھ نہ آیا تھا۔

"جب بوٹیاں کرو گی تو ظاہر ہے تکے بنانے پڑیں گے اور تکے بنانے کے لئے سیخیں اور پھر انہیں بھوننے کے لئے آگ بھی تو ضروری ہوتی ہے۔ خالی حسن کی آگ پر تو تکے نہیں بھونے جا سکتے" ـــ عمران نے کہا۔

"بکواس مت کرو۔ میں دیکھتی ہوں یہ کیسے نہیں بتاتی" ـــ جولیا نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے پوری قوت سے بے ہوش ماریا کے چہرے پر لگاتار تھپڑ برسانے شروع کر دیئے۔ عمران خاموش کھڑا رہا۔ چند لمحوں بعد ماریا ہوش میں آگئی۔ اور اس کے منہ سے چیخیں نکلنے لگیں۔

"سب کچھ بتا دو۔ ورنہ" ـــ جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے اس کی گردن پر ہاتھ رکھ کر شہ رگ پر اپنا انگوٹھا رکھ کر زور سے دبایا۔

"نہیں نہیں۔ میں کچھ نہیں بتا سکتی۔ میں نے حلف لیا ہوا ہے۔ مجھے مار دو۔ مگر میں کچھ نہیں بتا سکتی" ـــ ماریا نے بھنچے بھنچے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر تکلیف کے ساتھ ساتھ سختی کے آثار ابھر آتے تھے۔

"کیسے نہیں بتاؤ گی۔ میں تمہارا خون پی جاؤں گی" ـــ جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے اس نے واقعی پاگلوں کے سے انداز میں ماریا کو تھپڑ اور مکے مارنے شروع کر دیئے لیکن ماریا کے منہ سے مسلسل نہیں نہیں کی گردان ہی نکل رہی تھی۔ ٹائیگر اس دوران باتھ روم سے باہر آگیا تھا۔ عمران نے اس کی طرف دیکھا تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہٹ جاؤ جولیا۔ ہمارے پاس اتنا وقت نہیں ہے۔ کہ بین الاقوامی دنگل دیکھتے رہیں" ـــ عمران نے جولیا کو بازو سے پکڑ کر پیچھے ہٹاتے ہوئے کہا۔

"تم ہٹ جاؤ۔ کیسے نہیں بتاتی یہ حرافہ" ـــ جولیا نے دانت پیستے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے آگ کی طرح تپا ہوا تھا۔

"ٹائیگر" ـــ عمران نے جولیا کو اسی طرح بازو سے پکڑے پکڑے ٹائیگر سے کہا۔ اور ٹائیگر خاموشی سے آگے بڑھا۔ اس کا ایک ہاتھ کوٹ کی جیب میں تھا۔ سب ساتھی حیرت سے ٹائیگر کو دیکھ رہے تھے کہ آخر ٹائیگر کے پاس ایسا کون سا جادو تھا کہ عمران اُسے اس انداز میں آگے بڑھا رہا تھا۔ خاص طور پر تنویر کے چہرے پر شدید ناگواری کے آثار ابھر آئے تھے۔ کہ عمران نے تنویر کے کہنے کے باوجود اس کی بجائے ٹائیگر کو پوچھ گچھ کے لئے کہہ دیا تھا۔ ٹائیگر نے بڑے اطمینان سے جیب میں موجود ہاتھ باہر نکالا اور دوسرے لمحے نہ صرف ماریا بلکہ جولیا کے حلق سے بھی ہلکی سی چیخ نکل گئی۔ جب کہ باقی سب ساتھیوں کے چہروں پر بے اختیار مسکراہٹ رینگ گئی۔ ٹائیگر کے ہاتھ میں ایک دھاگہ تھا جس کے ساتھ گھٹر کا ایک مکروہ شکل کا کیڑا بندھا ہوا لٹک رہا تھا۔ اس کی شکل اس قدر مکروہ تھی کہ واقعی اُسے دیکھ کر بے اختیار

Admin @ www.hibuddiez.com

جسم میں پھریریاں سی آنے لگی تھیں۔

"ہٹاؤ۔۔۔ اسے ہٹاؤ"۔۔۔ ماریا نے بے اختیار آنکھیں بند کرتے ہوئے چیخ کر کہا۔

"اسے حسین عورتوں کے جسم پر رینگنے میں بے حد لطف آتا ہے۔ مس ماریا۔ ٹائیگر اسے تمہاری گردن کی عقب پر رکھ دے گا وہاں سے یہ تمہاری پشت پر رینگے گا۔ اور اس طرح سارے جسم کا چکر کاٹ کر تمہارے گریبان سے نمودار ہوگا یہ سیر کا ایک چکر ہوگا وہاں سے گردن پر رینگتا ہوا پھر گردن کی پشت پر اور دوسرا چکر شروع یہ ذرا فطری طور پر سیاح واقع ہوا ہے"۔۔۔ عمران کی زبان چل پڑی۔

"نہیں نہیں"۔۔۔ ماریا کا بندھا ہوا جسم بری طرح جھرجھریاں کھانے لگا اس کے چہرے پر بے پناہ خوف امڈ آیا تھا۔

"اسے گردن پر رکھ دو ٹائیگر۔ تاکہ بے چارہ اپنی سیاحت کا شوق پورا کرے"۔۔۔ عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سیاحت کا آغاز اگر پیشانی سے کیا جائے تو زیادہ بہتر ہے باس"۔ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے دھاگے میں بندھے کلبلاتے ہوئے مکروہ کیڑے کو ماریا کی پیشانی کی طرف بڑھایا۔

"رک جاؤ۔ خدا کے لئے رک جاؤ۔ میں سب کچھ بتا دوں گی۔ بھاڑ میں گیا حلف۔ میں بتا دوں گی۔ ہٹاؤ اسے۔ میرے سامنے سے ہٹاؤ"۔ ماریا نے یکلخت ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"یہ لو۔ ہٹ گیا"۔۔۔ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور ہاتھ کو اپنی پشت کی طرف کر لیا۔

اور ٹائیگر نے ہاتھ دوسری طرف کر دیا ہے۔۔۔ [illegible] ماریا نے منہ دوسری طرف کئے ہونے کے باوجود چیخ کر کہا۔ اسے شاید اس احساس سے ہی خوف آنے لگا تھا کہ ٹائیگر اس کے جسم کے قریب موجود ہے اور ٹائیگر مسکراتے ہوئے ذرا سا مڑ گیا۔

"مس ماریا۔ میرے پاس وقت نہیں ہے کہ تمہارے نخرے سہتا رہوں۔ آخری بار کہہ رہا ہوں کہ سب کچھ بتا دو ورنہ اس بار کیڑے کو تمہارے جسم پر رینگنے سے دنیا کی کوئی طاقت نہ روک سکے گی اور تم آسانی سے اس بات کو محسوس کر سکتی ہو کہ تم کیسے عذاب میں پڑ جاؤ گی"۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں حلف نہیں توڑ سکتی۔ میں مر تو سکتی ہوں"۔۔۔ ماریا نے یکلخت انتہائی سخت لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے اپنے جبڑے ہلانے شروع کر دیئے جیسے دانت میں دبی ہو۔

"نہیں مس ماریا۔ تم اتنی آسان موت نہیں مر سکتیں وہ بم میں نے پہلے ہی تمہارے دانت کے خلا سے نکال کر ضائع کر دیا ہے"۔ عمران نے کہا تو ماریا بے اختیار چونک پڑی۔

"ٹائیگر۔ چھوڑ دو اس کے چہرے پر کیڑا"۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا اور ٹائیگر نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر اس مکروہ اور لجلجے سے کیڑے کو ماریا کی پیشانی پر رکھ دیا۔ ماریا کے حلق سے ایسی چیخیں نکلنے لگیں جیسے کیڑے کے رینگنے سے اس کے جسم سے روح نکل رہی ہو۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"ہٹاؤ ہٹاؤ۔ بتاتی ہوں۔ ہٹاؤ" ——— ماریا نے اس بار ہذیانی انداز میں کہا اور ٹائیگر نے عمران کے اشارے پر ہاتھ ہٹا کر دوبارہ اپنی پشت پر کر دیا۔ ماریا کا پورا جسم پسینے میں بھیگ گیا تھا۔

"مادام بلیک ہیڈ کوارٹر میں موجود نہیں ہیں وہ جم مارکر کی دعوت پر دارالحکومت گئی ہیں۔ کل واپس آئیں گی......" ——— ماریا نے چیخ کر کہا اور پھر رک گئی۔

"رکو مت۔ ورنہ" ——— عمران نے سرد لہجے میں کہا۔ اور ٹائیگر نے پشت کی طرف کیے ہوئے ہاتھ کو ذرا سی حرکت دی۔

"نہیں نہیں۔ بتا دیتی ہوں" ——— ماریا نے ٹائیگر کے ہاتھ کی حرکت دیکھتے ہی چیخ کر کہا اور پھر جیسے ٹیپ ریکارڈر آن ہو جائے اس طرح اس نے تیز تیز لہجے میں ہیڈ کوارٹر میں موجود افراد، اس کی ساخت اس کے حفاظتی انتظامات اور اس کے باہر نکلنے والے راستوں کے متعلق پوری تفصیل بتا دی۔ عمران نے کئی سوال کر کے اس سے مکمل معلومات حاصل کر لیں۔ اب اسے معلوم ہو گیا تھا کہ ہیڈ کوارٹر دو حصوں میں تقسیم ہے۔ ایک حصے میں مادام بلیک کا ہیڈ کوارٹر۔ ڈاکٹر رونلڈ کا مشین روم ہے جہاں ماریا اور دوسرے سائنسدان رہتے ہیں جب کہ دوسرا حصہ جو جنگل کی طرف تھا۔ وہاں پچاس کے قریب مسلح افراد تھے۔ وہاں ایسے کمرے بھی تھے۔ جن میں انتہائی عجیب و غریب آلات نصب تھے اور ماریا نے عمران کے ایک سوال کے جواب میں یہ بھی بتا دیا کہ مادام اس حصے میں وہیل چیئر پر

...ہیں اس نے انتہائی انوکھے سسٹم فٹ کرائے ہوئے ہیں۔ اس طرح اس حصے کے رہنے والے افراد مادام بلیک کو کوئی معذور عورت سمجھتے ہیں

"اوکے شکریہ" ——— عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکالا۔ اس سے پہلے کہ ماریا کچھ کہتی۔ عمران نے ٹریگر دبا دیا اور گولی ماریا کے کچھ کہنے کے لیے کھلتے ہوئے منہ کے اندر لگی اور ماریا کی گردن کی پشت سے باہر نکل گئی۔ ماریا چیخ بھی نہ سکی تھی۔ ٹائیگر نے کیڑے کو قالین پر ڈال کر اسے بوٹ سے کچل دیا تھا۔

"اس بے چاری بوڑھی عورت کو مارنے کی کیا ضرورت تھی" ——— جولیا نے قدرے غمگین لہجے میں کہا۔

"میرے پاس وقت نہیں ہے کہ اس کی فکر کرتا رہتا" ——— عمران نے سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ پھر وہ باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ جولیا کی نسبت اس نے تقریباً چوتھائی وقت لگایا اور باتھ روم سے باہر آ گیا۔ اس نے صفدر کو اشارہ کیا اور خود بیڈ کے عقب میں موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔ وہ اس دوران کمرے کی مکمل تلاشی لینا چاہتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ الماری کے نچلے خانے سے ایک فائل برآمد کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ فائل دیکھتے ہی اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی کیونکہ فائل پر الف۔ بی کے حروف موٹے مارکر سے لکھے گئے تھے۔ اس نے فائل کھولی اور پھر اس کے مطالعے میں اس طرح منہمک ہو گیا جیسے کوئی انتہائی

Admin @ www.hibuddiez.com

دلچسپ کتاب پڑھ رہا ہو۔ فائل میں لکھے ہوئے بھی موجود تھے۔ جب تک سب ساتھی غسل سے فارغ ہوتے۔ عمران نے فائل کا اچھی طرح مطالعہ کر لیا تھا۔

"گڈ۔ خاصی کام کی فائل ہے۔ اس میں فلاسٹر پروجیکٹ کے علاوہ ہیڈ کوارٹر کا نقشہ بھی موجود تھا۔ اور فائل کے کاغذ بتا رہے ہیں کہ مخصوص کیمرے سے اصل فائلوں کے فوٹو اتارے گئے ہیں" عمران نے فائل بند کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس سیکرٹری کو ایسی فائل رکھنے کی کیا ضرورت تھی" جولیا نے کہا۔

"میرا آئیڈیا ہے کہ یہ لڑکی کسی سپر پاور کی ایجنٹ ہے۔ ورنہ عام سی سیکرٹری اس طرح دانت کے خلا میں اس قدر خوفناک بم چھپائے نہیں پھر سکتی۔ اور اس کے علاوہ اس نے جس انداز میں تشدد کے سامنے تسلیم ہونے سے انکار کر دیا تھا۔ اس سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ باقاعدہ تربیت یافتہ تھی" ۔۔۔ عمران نے کہا اور اٹھ کر سائیڈ پر بنی ہوئی دراز کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں کی کوشش کے بعد وہ اس میں سے ایک چھوٹی سی ڈائری برآمد کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ پھر جیسے ہی اس نے اسے کھولا اس کے لبوں پر مسکراہٹ رینگ اٹھی۔

"یہ ڈائری سپیشل کوڈ میں ہے۔ اور یہ کوڈ روسیاہی ایجنٹ عام استعمال کرتے ہیں۔ اس لئے میرا خیال درست ثابت ہوا ہے یہ مادام روسیاہی ایجنٹ تھی" ۔۔۔ عمران نے ڈائری جولیا

"لیکن آپ لوگ بہرحال تسلیم کریں کہ اپنی شکل اور انگلیوں کی بناوٹ سے یہ پیشہ ور سیکرٹری لگتی ہے۔ پھر یہ ایجنٹ کیسے بن گئی" ۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے سیکرٹ ایجنٹ تو نہیں کہا صرف ایجنٹ کہا ہے۔ اور ضروری نہیں کہ سارے کام سیکرٹ ایجنٹ ہی کرتے رہیں۔ پیشہ ور سیکرٹری آسانی سے کامیاب ہو سکتی ہیں" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صفدر نے سر ہلا دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہ فائل اس نے روسیاہ بھیجنے کے لئے تیار کی تھی" ۔۔۔ جولیا نے ڈائری کھول کر دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہو سکتا ہے۔ بہرحال روسیاہ کے کام آتی سو آتی ہمارے کام آ گئی یہ فائل" ۔۔۔ عمران نے فائل اور ڈائری ایک طرف رکھتے ہوئے کہا۔ اور اٹھ کھڑا ہوا۔ سب ساتھی چونکہ نہا کر فارغ ہو چکے تھے۔ اس لئے اب وہ باقی مشن کی تکمیل کے لئے پوری طرح پرجوش تھے۔

اس کمرے سے نکل کر عمران اس طرح آگے بڑھتا گیا جیسے وہ یہیں کا رہنے والا ہو۔ مختلف راہداریوں سے گزرنے کے بعد آخرکار وہ ایک راہداری میں پہنچا جو آگے جا کر ختم ہو جاتی تھی آخر میں ایک دروازہ تھا۔ جس پر میٹنگ روم کا چھوٹا سا بورڈ لگا ہوا تھا۔ دروازہ بند تھا۔

"یہاں مادام بلیک کا شوہر ڈاکٹر رونلڈ اپنے سائنس دان

Admin @ www.hibuddiez.com

ساتھیوں کے ساتھ فلاسٹر پروجیکٹ کو مکمل کرنے میں مصروف ہے" عمران نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔ اور پھر تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔

"کوئی حفاظتی انتظامات تو سرے سے موجود نہیں ہیں۔ حالانکہ ہونے چاہئیں تھے"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"مادام بلیک کے تصور میں بھی نہیں آسکتا کہ اس طرح یہاں کوئی داخل ہوسکتا ہے۔ یہاں داخلے کے لئے جزیرے کی طرف سے ایک ہی راستہ تھا جسے اس نے بلاک کر دیا ہے دوسرا راستہ ہیڈ کوارٹر کے سپیشل حصے کی طرف سے جاتا ہے۔ اور وہاں اس قدر سخت انتظامات کئے گئے ہیں کہ کوئی اس راستے سے زندہ یہاں تک پہنچ ہی نہیں سکتا۔ یہ راستہ جس سے ہم آئے ہیں یہ تو سمجھو ہم نے جبراً پیدا کر لیا ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس دوران وہ اس بند دروازے تک پہنچ گئے۔

"ہوشیار۔ ہم نے فوری طور پر سب پر قابو پانا ہے"۔۔۔ عمران نے آہستہ سے کہا۔ اور سب ساتھیوں نے مشین گنیں ہاتھوں میں پکڑ لیں۔ عمران نے آگے ہو کر دروازے کے درمیان موجود جھری سے آنکھ لگا دی۔

"ہرا۔ الفرڈ ہم جیت گئے۔ فلاسٹر مکمل ہو گیا۔ ہرا۔ دنیا کا سب سے خوفناک ہتھیار"۔۔۔ اچانک اندر سے ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور عمران کے بے اختیار ہونٹ بھینچ گئے۔

"ویسے ڈاکٹر اتنی جلدی اس کی تکمیل کا تو اندازہ ہی نہ تھا"۔۔۔ ایک دوسری آواز سنائی دی۔

"بس میرا ایک آئیڈیا کامیاب ہو گیا ورنہ ابھی کم از کم وقت مزید لگ جاتا"۔۔۔ وہی پہلی آواز سنائی دی اور عمران نے یکلخت دروازے پر زور سے لات ماری اور اچھل کر اندر داخل ہو گیا۔

"خبردار ہاتھ اٹھا دو۔ ورنہ"۔۔۔ عمران نے چیختے ہوئے کہا۔ اور کمرے میں کھڑے آٹھ افراد اس طرح آنکھیں پھاڑے عمران اور اس کے اندر آ کر پوزیشنیں لیتے ہوئے ساتھیوں کو دیکھنے لگے جیسے انہیں اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔ اور عمران اور اس کے ساتھیوں نے انتہائی برق رفتاری سے ان کے جسموں کے ساتھ مشین گنیں لگا دیں۔

"کک۔۔۔ کک۔۔۔ کون ہو تم"۔۔۔ ادھیڑ عمر آدمی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تمہارا نام ڈاکٹر رونالڈ ہے"۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"ہاں۔ مگر تم کون ہو اور یہاں کیسے آ گئے ہو"۔۔۔ ڈاکٹر رونالڈ نے اس بار سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس ڈاکٹر کے علاوہ باقی کو ختم کر دو"۔۔۔ عمران نے یکلخت سرد لہجے میں کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی سنبھلتا ہال کمرہ تیز فائرنگ اور سات سائنسدانوں کی کربناک چیخوں سے گونج اٹھا۔ وہ ساتوں کے ساتوں فرش پر پڑے بری طرح تڑپ رہے تھے۔

"تت۔۔۔ تت۔۔۔ تم نے سب کو مار دیا۔ تت۔ تم

Admin @ www.hibuddiez.com

نے" ـــــ ڈاکٹر رونلڈ کے منہ سے خوف کے مارے پورا فقرہ بھی نہ نکل رہا تھا اس کا چہرہ ہلدی کی طرح زرد پڑ گیا تھا۔

"میرے ایک اشارے پر تمہارا ابھی یہی حشر ہو سکتا ہے۔ سمجھے۔ لیکن تم بین الاقوامی شہرت کے سائنسدان ہو۔ اس لئے میں نہیں چاہتا کہ تمہارا حشر بھی ان جیسا ہو۔ خاموشی سے بیٹھ جاؤ کرسی پر" ـــــ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

اور ڈاکٹر رونلڈ ساتھ پڑی ہوئی کرسی پر اس طرح بیٹھ گیا جیسے اگر اُسے ایک لمحے کی بھی دیر ہو گئی تو اس کی روح اس کے جسم سے پرواز کر جائے گی۔ اس کے چہرے پر بے پناہ خوف کے تاثرات جیسے منجمد ہو کر رہ گئے تھے۔

"اس کا خیال رکھنا۔ ذرا بھی غلط حرکت کرے تو گولیوں سے بھون ڈالنا" ـــــ عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور خود وہ قدم بڑھاتا ایک بڑی سی مشین کی طرف بڑھتا گیا۔ چونکہ ناول میں وہ فلاسٹر پروجیکٹ کے بارے میں کافی کچھ پڑھ چکا تھا۔ اس لئے اُسے اس کے بنیادی فارمولے اور اس سے متعلقہ مشین کا علم ہو گیا تھا۔ مشین پر سینکڑوں بلب جل بجھ رہے تھے۔ اور ڈائلوں میں سوئیاں حرکت میں تھیں۔ عمران کچھ دیر تک اس مشین کو غور سے دیکھتا رہا پھر ایک طویل سانس لے کر واپس ڈاکٹر رونلڈ کی طرف مڑ آیا۔

"سنو ڈاکٹر رونلڈ۔ میں تمہارے اس پروجیکٹ کا دشمن نہیں ہوں۔ میں صرف یہاں اس لئے آیا ہوں کہ اس کا بنیادی

فارمولا تم سے حاصل کرنے کے لئے جاؤں تاکہ ہم اپنے ملک میں اسے محدود پیمانے پر تیار کر سکیں۔ تمہارے ساتھی سائنسدانوں کو میں نے اس لئے شوٹ کر دیا ہے کہ یہ لوگ میرے مشن میں رکاوٹ بن سکتے ہیں اب تم بولو تم کیا چاہتے ہو۔ فارمولا دیتے ہو یا پھر......" ـــــ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا

"میرے پاس فارمولا نہیں ہے۔ میں نے اصل فارمولا پروجیکٹ کے ماسٹر کمپیوٹر میں فیڈ کرایا تھا تاکہ وہ اس فارمولے کے مطابق ہی کام کرتا رہے۔ اب میں سمجھ گیا کہ تم پاکیشیا کے سیکرٹ ایجنٹ ہو۔ کرسٹائن نے تو بتایا تھا کہ تم جزیرے پر جل کر راکھ ہو چکے ہو۔ پھر تم یہاں تک کیسے پہنچ گئے۔ کرسٹائن نے تمہیں روکا نہیں" ـــــ اس بار ڈاکٹر رونلڈ نے مکمل طور پر سنبھلتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تمہاری بیوی تو تمہاری موت کا جشن منانے کے لئے یہاں کے سیکرٹ سروس چیف جم مارکر کے پاس رات گزارنے گئی ہوئی ہے۔ تم اس کی کیا بات کرتے ہو" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں نہیں۔ تم جھوٹ بول رہے ہو۔ کرسٹائن ایسی عورت نہیں ہے۔ وہ میری بیوی ہے۔ میں اُسے زیادہ اچھی طرح جانتا ہوں" ڈاکٹر رونلڈ کے چہرے پر یک لخت شدید غصے کے آثار نمایاں ہو گئے۔

"اس کی وفاداری بھی میں تم پر ثابت کر دوں گا۔ لیکن یہ بعد کی بات

Admin @ www.hibuddiez.com

ہے۔ بولو۔ فارمولا دیتے ہو ____ یا میں تمہیں عالم بالا کی طرف بھیج کر خود ہی ٹرائی کروں" ____ عمران نے سخت لہجے میں کہا

"یقین کرو۔ میں درست کہہ رہا ہوں۔ فارمولا فلاسٹر پروجیکٹ کے سپر کمپیوٹر میں فیڈ ہے" ____ ڈاکٹر رونلڈ نے کہا۔

"چلو اس بات کی تصدیق کرا دو۔ میں واپس چلا جاؤں گا" ____ عمران نے کہا۔

"میں ابھی کرا دیتا ہوں تصدیق" ____ ڈاکٹر رونلڈ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور کرسی سے اٹھ کر اس مشین کی طرف بڑھ گیا جسے عمران غور سے دیکھتا رہا تھا۔

پھر اس نے مشین کے بٹن دبانے شروع کر دیئے

"ہیلو ہیلو۔ ڈاکٹر رونلڈ کالنگ سپیشل نمبر ون۔ کوڈ ڈبل ون ڈبل ون زیرو اوور" ____ ڈاکٹر رونلڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس۔ ماسٹر کمپیوٹر اٹنڈنگ یو سپیشل نمبر ون اوور" ____ مشین کی ایک سائیڈ پر لگی ہوئی جالی سے ایک مشینی گھرگھراتی ہوئی سی آواز سنائی دی اور عمران کے ہونٹ بے اختیار بھینچ گئے

"ماسٹر کمپیوٹر۔ بتاؤ فلاسٹر پروجیکٹ کا بنیادی فارمولا کس کے پاس ہے اوور" ____ ڈاکٹر رونلڈ نے کہا۔

"بنیادی فارمولا میرے پاس ہے اوور" ____ وہی گھرگھراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"اب سن لیا تم نے۔ ماسٹر کمپیوٹر تو جھوٹ نہیں بول سکتا" ____ ڈاکٹر رونلڈ نے پیچھے کھڑے عمران کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اب مجھے یقین آ گیا ہے۔ کیسا سا ہے۔ میں یہ پاکیشیا کی داؤ رٹائی حکومت کو دے دوں گا۔ تم نے واقعی اپنی زندگی بچا لی ہے لیکن سپر کمپیوٹر تو ڈبل اے ایکس الیون سپیشل ٹائپ کا ہے۔ اس میں تو سائنسی فارمولا فیڈ ہی نہیں ہو سکتا۔ کیا تم نے اس میں تبدیلیاں کی ہیں" ____ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور ڈاکٹر رونلڈ بے اختیار ہنس پڑا۔

"پاکیشیا جیسے پسماندہ ملک کو ان ایجادات کے بارے میں کیا علم ہو سکتا ہے۔ ڈبل اے ایکس ٹائپ کمپیوٹر تو ترقی یافتہ ممالک کے بچے کھیلتے ہیں۔ تم ابھی سائنس میں ہم سے صدیوں پیچھے ہو۔ تم تصور بھی نہیں کر سکتے کہ یہ کون سی ٹائپ کا کمپیوٹر ہے" ڈاکٹر رونلڈ نے بڑے تحقیر آمیز لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"زیادہ سے زیادہ ٹرپل وائی فائیو تھری ٹائپ ہو گا۔ یہ بہترین کمپیوٹر ہے" ____ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ کچھ کچھ تم سائنس بھی جانتے ہو۔ لیکن ایسا کمپیوٹر بھی اب پرانے زمانے کی بات ہو کر رہ گیا ہے۔ یہ اس سے لاکھوں گنا زیادہ ترقی یافتہ سپر کمپیوٹر زیڈ الیون این ایف او ٹائپ ہے۔ لیکن تم تو اس ٹائپ کو سمجھ ہی نہیں سکتے" ڈاکٹر رونلڈ نے کہا۔

"کمال ہے۔ اس قدر طاقتور کمپیوٹر کیسے بن سکتا ہے اس قدر پاور تو میگنٹ الٹرا فائیو چپس برداشت ہی نہیں کر سکتے" عمران نے حیرت سے آنکھیں پھیلاتے ہوئے کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"میگنٹ الٹرا فائیو چپس۔ تم لوگ واقعی ابھی صدیوں پیچھے ہو۔ اس کمپیوٹر میں ایٹ زیرو وائٹ کراس چپس نصب ہیں سمجھ سکتے ہو ان کی پاور" ____ ڈاکٹر رونلڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اچھی طرح ڈاکٹر رونلڈ۔ لیکن تمہاری اطلاع کے لئے بتا دوں کہ ایٹ زیرو وائٹ چپس بھی اب میوزیم میں رکھے جاتے ہیں۔ اب تو نوٹی ون فور ٹی چپس مارکیٹ میں عام مل رہے ہیں بہرحال شکریہ۔ اب میں خود ہی باقی آپریشن کر لوں گا" ____ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کا ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ ہی ڈاکٹر رونلڈ بری طرح چیختا ہوا نیچے گرا اور پھر اسے صرف چند لمحے ہی تڑپنے کی مہلت مل سکی۔

"ہوں۔ احمق مجھے بنا رہا ہے۔ کہ ایٹ زیرو وائٹ بڑے جدید چپس ہیں" ____ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر وہ دوبارہ اس مشین کی طرف بڑھ گیا۔ اب وہ اس سپر کمپیوٹر کی مکمل تھیوری سمجھ چکا تھا۔ اس نے تیزی سے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔

"ہیلو ہیلو۔ ڈاکٹر رونلڈ کالنگ سپیشل نمبر ون کوڈ ڈبل ون ڈبل ون زیرو اوور" ____ عمران نے اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ اسے معلوم ہو گیا تھا کہ اس سپر کمپیوٹر میں صرف کوڈ چیک ہوتے ہیں آواز کی چیکنگ نہیں ہوتی۔

"یس ماسٹر کمپیوٹر اٹنڈنگ یو۔ سپیشل نمبر ون اوور" ____ سائیڈ پر لگی ہوئی جالی سے کھڑکھڑاتی ہوئی مشینی آواز سنائی دی۔ اور عمران کے لبوں پر کامیابی کی مسکراہٹ رینگنے لگی۔ اس نے اپنے اصل لہجے میں بات کر کے جو تجربہ کیا تھا کہ اس کا اندازہ سپر کمپیوٹر کے بارے میں درست ہے یا نہیں۔ اور کمپیوٹر کے جواب دینے پر اس کی بات کی تصدیق ہو گئی تھی۔

"فلاسٹر پروجیکٹ کے بنیادی نام ہونے کا سپیشل کوڈ بتاؤ اوور" عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"سپیشل کوڈ۔ ون۔ ون زیرو۔ ون۔ ون زیرو ون اوور" ____ ماسٹر کمپیوٹر نے جواب دیا اور عمران نے سر ہلا دیا۔

"اگر فلاسٹر پروجیکٹ کو تھری زیرو پر فائر کیا جائے تو کیا رزلٹ نکلے گا۔ جواب دو اوور" ____ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"تھری زیرو پر فائر کرنے سے فلاسٹر مکمل طور پر بلاسٹ ہو جائے گا اوور" ____ ماسٹر کمپیوٹر نے جواب دیا۔

"اور اگر اسے نیگیٹو فور ون فور تھری پر فائر کیا جائے تو کیا رزلٹ نکلے گا اوور" ____ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"اس کا مین فیوز آف ہو جائے گا اوور" ____ ماسٹر کمپیوٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ سپیشل نمبر ون کا فائنل آرڈر سنو۔ فلاسٹر پروجیکٹ کو نیگیٹو فور ون فور تھری پر فائر کرو اور رپورٹ دو اوور" ____ عمران نے کہا۔

"فائنل آرڈر کا کوڈ اوور" ____ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"فائنل آرڈر کا کوڈ۔ الیون الیون اوور" ____ عمران نے مسکراتے

Admin @ www.hibuddiez.com

ہوئے جواب دیا۔ کیونکہ ایک بار پیوٹو ان پٹ سے کوڈ سسٹم کا پتہ لگ جانے کے بعد اب باقی سب کچھ صرف حساب و کتاب پر مبنی تھا۔

"یس کوڈ او کے اوور" ــــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی خاموشی طاری ہو گئی۔ عمران کے سب ساتھی خاموش کھڑے یہ حیرت انگیز جناتی زبان سن رہے تھے۔ ظاہر ہے ان کی سمجھ میں کچھ بھی نہ آ رہا تھا۔ اس لئے ان کے لئے یہ جناتی زبان ہی تھی۔

"ہیلو۔ فائنل آرڈر کی تعمیل کر دی گئی ہے اوور" ــــــ چند لمحوں بعد ماسٹر کمپیوٹر نے جواب دیا۔

"سپیشل فائنل آرڈر سنو۔ کوڈ تھرٹین تھرٹین تھری اوور" ــــــ عمران نے کہا۔

"سپیشل فائنل آرڈر کوڈ او کے آرڈر دو اوور" ــــــ ماسٹر کمپیوٹر نے کہا۔

"پروجیکٹ کی تمام مشینری نیگٹو زیرو پر آف کر کے اینٹی پین چیس کو ایٹ تھری پر فائر کر دو اوور" ــــــ عمران نے اس بار انتہائی تیز لہجے میں کہا۔

"یس اوور" ــــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی خاموشی طاری ہو گئی۔ عمران کی نظریں اس دیوہیکل مشین پر جمی ہوئی تھیں۔ پھر اچانک اس پر جلتے ہوئے بے شمار چھوٹے بڑے مختلف رنگوں کے بلب جھماکوں سے بجھنے لگ گئے۔ اور

عمران کے دل پر اطمینان کی لہر رینگنے لگی۔ یہودیوں کا انتہائی خفیہ اور انتہائی خوفناک منصوبہ خود بخود تباہ ہوتا جا رہا تھا جس پر نجانے کس قدر کثیر دولت خرچ آئی ہو گی۔ آہستہ آہستہ مشین کے سارے بلب بجھ گئے۔ ڈائلوں پر حرکت کرتی ہوئی سوئیاں ساکت ہو گئیں۔ صرف درمیانی حصے میں مسلسل جلتا ہوا ایک بڑا سا بلب ابھی تک روشن تھا۔ اور عمران کی نظریں اس بلب پر جمی ہوئی تھیں۔ اس کے نیچے ایک بڑا سا ڈائل تھا جس میں سفید رنگ کی سوئی بائیں طرف انتہائی حد سے پر رکی ہوئی تھی۔ پھر اچانک بلب ایک جھماکے سے بجھ گیا اور اس کے ساتھ ہی سوئی تیزی سے انتہائی دائیں طرف جا کر او کے حد سے پر رک گئی۔ اور اس کے ساتھ ہی مشین سے نکلنے والی ہلکی ہلکی زوں زوں کی آوازیں بھی ختم ہو گئیں۔

"اوکے۔ ماسٹر پروجیکٹ تو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو گیا" ــــــ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"کس طرح۔ کیا تم جادو جانتے ہو" ــــــ جولیا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"سائنس واقعی اب جادو بن چکی ہے۔ اگر میں چاہتا تو اس ماسٹر پروجیکٹ کو بلاسٹ بھی کر سکتا تھا۔ لیکن اس میں اس قدر توانائی کا ذخیرہ موجود تھا کہ نہ صرف پروجیکٹ یہ جزیرہ بلکہ شاید اس ہیڈ کوارٹر سمیت آئرلینڈ کا دارالحکومت ڈبلن بھی صفحہ ہستی سے مٹ جاتے۔ اور لاکھوں بے گناہ افراد کی موت

Admin @ www.hibuddiez.com

تو ایک طرف ۔ میں ابھی خود کنوارہ نہیں مرنا چاہتا ۔ اس لئے میں نے اُسے آف کر دیا ۔ کمپیوٹر کی میموری واش کر دی ۔ وہاں موجود تمام مشینیں بھی آف کر دی گئیں ۔ اب یہ سپر کمپیوٹر اور باقی تمام مشینری صرف لوہے کے ڈھانچے بن کر کھڑے ہوں گے ۔ ڈاکٹر ڈونلڈ مر چکا ہے ۔ اور سپر کمپیوٹر کی میموری واش ہو چکی ہے اس لئے اب دوبارہ فلاسٹر یہ کام نہیں ہو سکتا ۔ اسے کہتے ہیں کہ سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی بچ جائے " ـــــ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور سب حیرت سے عمران کو اس طرح دیکھنے لگے جیسے اُسے زندگی میں پہلی بار دیکھ رہے ہوں ۔ عمران واقعی ہر بار انہیں حیران کر دیتا تھا ۔

" تم خود کس ٹائپ کے کمپیوٹر ہو ۔ یہ تو بتاؤ " ـــــ اس بار جولیا نے ہنستے ہوئے کہا ۔

" واہ ۔ سب کے سامنے کیسے بتا دوں ۔ تنویر نے ایک لمحہ میں مجھے آف کر کے خود کمپیوٹر بن جانا ہے ۔ کیوں تنویر " ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کمرے میں عمران کے ساتھیوں کے قہقہے گونج اٹھے ۔

" میں بتا دیتا ہوں ۔ تم شیطان کمپیوٹر ہو ۔ تمہیں خاص طور پر شیطان نے تیار کیا ہے " ـــــ اس بار تنویر نے ہنستے ہوئے کہا ۔

" اچھا ۔ پھر تو جولیا کو مجھ سے پوچھنے کی بجائے براہِ راست تم سے پوچھنا چاہیے " ـــــ عمران نے کہا اور اس بار کمرہ پہلے سے

زیادہ بلند قہقہوں سے گونج اٹھا اور تنویر کھسیانی سی ہنسی ہنس کر رہ گیا ۔

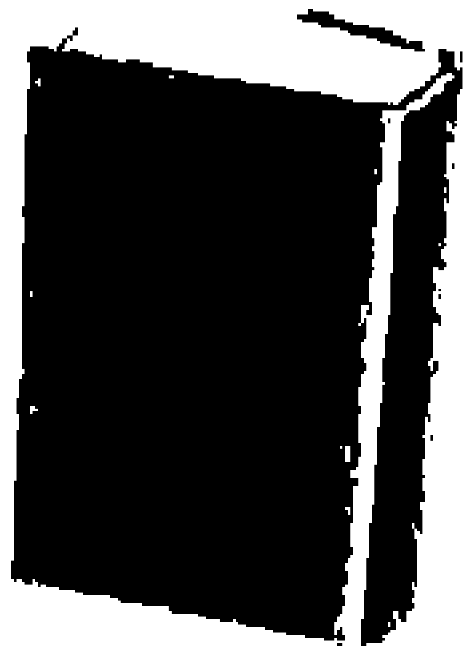

جم مارکر اور مادام بلیک بڑے رومانٹک انداز میں ایک دوسرے کو دیکھنے کے ساتھ ساتھ درمیانی میز پر رکھی ہوئی شراب پینے میں مصروف تھے ۔ جم مارکر کا چہرہ تو شراب کی حدت سے آگ سے بھی زیادہ سرخ ہو رہا تھا ۔ اس کی آنکھوں میں عجیب سی چمک تھی ۔

" تم پہلے کہاں غائب رہی ہو کرسٹائن ۔ مجھے تو افسوس ہو رہا ہے کہ میں تم جیسی خوب صورت اور پُرشباب خاتون سے کیوں اتنا عرصہ دور رہا " ـــــ جم مارکر نے بڑے جذباتی سے لہجے میں کہا اور مادام بلیک بے اختیار مترنم آواز میں ہنس پڑی ۔

" تم بھی کسی سے کم نہیں ہو ۔ جم مارکر ۔ اور اب میں نے

Admin @ www.hibuddiez.com

فیصلہ کر لیا ہے کہ جب میں پوری دنیا کی حاکم بن جاؤں گی تو میں تم سے شادی کر دوں گی۔ تم سے۔ اور پھر تمہارے لئے دنیا کا سب سے بڑا اعزاز ہوگا کہ تم ملکہ عالم کے شوہر ہو گے وہ ملکہ عالم جس کے قدموں تلے دنیا کے کروڑوں اربوں افراد حقیر کیڑوں کی طرح بے بسی کی زندگی گزار رہے ہوں گے" ۔۔۔ مادام بلیک نے لڑکھڑاتے ہوئے لہجے میں کہا۔ شراب کی زیادتی نے اُسے بھی پوری طرح اپنے سحر میں جکڑ رکھا تھا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک پاس رکھے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور گھنٹی کی آواز سنتے ہی وہ دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

"میری یہاں موجودگی کا تو کسی کو علم نہیں ہے پھر یہ کال کس کی ہے" ۔۔۔ جم مارکرے آنکھیں پھاڑنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"یہ میری کال ہوگی۔ میں نے اپنے ہیڈ کوارٹر کو آتے وقت یہاں کا پتہ دے دیا تھا۔ تاکہ کسی بھی ایمرجنسی کی صورت میں وہ مجھے یہاں کال کر سکیں" ۔۔۔ مادام نے جھومتے ہوئے انداز میں کہا اور ساتھ ہی ہاتھ بڑھا کر اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس ۔۔۔ مادام بلیک" ۔۔۔ مادام بلیک کا لہجہ شراب کے خمار میں پوری طرح ڈوبا ہوا تھا۔

"مادام۔ میں الیگزینڈر بول رہا ہوں ہیڈ کوارٹر سے۔ یہاں قیامت ٹوٹ چکی ہے۔ آپ کی سیکرٹری ماریا۔ ڈاکٹر رونلڈ۔ ان کے ساتھی سائنسدان سب کو مشین گنوں کی باڑوں سے ہلاک کر دیا گیا ہے۔ مشین روم میں نصب تمام مشینری گولیاں مار کر تباہ کر دی گئی ہے" ۔۔۔ دوسری طرف سے الیگزینڈر نے متوحش سے لہجے میں کہا تو مادام بلیک کے ذہن پر چڑھا ہوا نشے کا خمار یک لخت کافور ہو گیا۔ اس کی آنکھیں خوف اور حیرت سے پھیلتی گئیں۔

"کیا ۔۔۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم پاگل ہو گئے ہو۔ احمق۔ نان سنس۔ ڈیم فول۔ تم گھاس کھا گئے ہو۔ یو شٹ اپ سن آف بچ" ۔۔۔ مادام کے منہ سے خود بخود مغلظات نکلنے لگ گئیں۔ اس کے منہ کے دونوں کناروں سے کف سا نکلنے لگا اور چہرہ اس حد تک بگڑ کر مسخ ہو گیا کہ جیسے وہ عورت کی بجائے کسی ویرانے کی بوڑھی چڑیل ہو۔

"میں درست کہہ رہا ہوں مادام۔ ڈاکٹر رونلڈ نے مجھے ایک کام کرنے کا حکم دیا تھا۔ میں نے اس کام کی تکمیل کی اطلاع دینے کے لئے جب مشین روم میں الیف۔ ایکس کے ذریعے بات کرنی چاہی تو وہاں سے کوئی جواب نہ ملا۔ میں بے حد حیران ہوا چنانچہ میں نے ماریا کو فون کیا مگر اس کی طرف سے بھی فون اٹنڈ نہ کیا گیا تو مجبوراً مجھے دن دن آن کرنی پڑی۔ اور دن دن نے مشین روم کا جو منظر دکھایا ہے وہ میں نے آپ کو بتا دیا ہے۔ اس کے بعد میں نے دن دن کی رینج مزید وسیع کی تو ماریا کی لاش نظر آئی۔ وہ کرسی پر بندھی ہوئی بیٹھی ہے۔ اُسے گولی مار دی گئی

Admin @ www.hibuddiez.com

ہے "___ الیگزینڈر نے سہمے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"مگر ___ مگر یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ وہاں کون پہنچ سکتا ہے۔ کس راستے سے پہنچ سکتا ہے۔ اوہ اوہ۔ تم نے جزیرے کو چیک کیا ہے "___ مادام نے بے اختیار لمبے لمبے سانس لیتے ہوئے کہا۔ جب کہ مادام کی گفتگو اور اس کی حالت دیکھ کر جم مارکر کا نشہ بھی ہرن ہو گیا تھا۔ مگر جزیرے کی بات سن کر وہ بھی چونک پڑا تھا۔

"میں نے چیک کیا ہے مادام۔ جزیرے والا راستہ بدستور بلاسٹ ہے۔ نہ ہی اسے کھولا گیا ہے اور نہ ہی اسے کھولنے کی کوشش کی گئی ہے "___ الیگزینڈر نے جواب دیا۔

"سنو۔ فوراً اسپیشل ہیلی کاپٹر یہاں بھیجو۔ میں فوراً ہیڈ کوارٹر پہنچنا چاہتی ہوں۔ ایک لمحہ ضائع مت کرو "___ مادام نے چیختے ہوئے کہا۔

"میں نے پہلے ہی بھجوا دیا ہے مادام۔ وہ آپ تک پہنچنے ہی والا ہو گا "___ دوسری طرف سے کہا گیا اور مادام نے ایک دھماکے سے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔ اور تیزی سے دروازے کی طرف دوڑ پڑی۔

"کیا ہوا ہے کرسٹائن۔ کیا ہوا ہے۔ مجھے بھی بتاؤ کیا ہوا ہے" جم مارکر نے اس کے پیچھے لپکتے ہوئے کہا۔

"ہیڈ کوارٹر میں ضرور کوئی سازش ہوئی ہے۔ ڈاکٹر رونلڈ اور اس کے ساتھی سائنسدانوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اب فلاسٹر

پر ... کے لیے عمل ہوگا۔ اب میں کیسے دنیا پر حکومت کروں گی۔ کاش میں یہاں تمہارے پاس نہ آتی۔ اوہ اوہ۔ یہ سب کیسے ہو گیا۔ جب سب راستے بلاکڈ ہیں تو پھر آخر یہ سب کیسے ہو گیا" مادام نے کوٹھی کے بڑے لان کی طرف دوڑتے ہوئے جواب دیا۔ اس کا لہجہ قطعی طور پر ہذیانی تھا۔ جم مارکر اس کے ساتھ ساتھ دوڑ رہا تھا۔ چونکہ وہ کوٹھی میں بالکل اکیلے تھے۔ اس لئے راستے میں انہیں کوئی ملازم نہ ملا تھا۔ ہیلی کاپٹر ابھی تک نہ پہنچا تھا اس لئے وہ دونوں لان میں رک گئے۔ مادام کے انداز میں شدید بے چینی اور اضطراب نمایاں تھا۔

"یہ کس کا کام ہو سکتا ہے "___ جم مارکر نے کہا۔

"میں نے پہلے تو یہی سمجھا کہ یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس والے ہی ہو سکتے ہیں۔ لیکن الیگزینڈر بتا رہا ہے کہ راستہ ویسے ہی بلاکڈ ہے "___ مادام نے کہا۔

"اوہ وہ تو جل کر راکھ ہو گئے ہیں۔ وہ کیسے وہاں آ سکتے ہیں۔ یہ تمہارے ہیڈ کوارٹر کے اندر موجود کسی غدار کا کام ہے "___ جم مارکر نے کہا۔

"میں اس کی بوٹیاں اڑا دوں گی۔ میں اسے کتے کی موت ماروں گی "___ مادام نے کہا۔ اور اسی لمحے ایک چھوٹا سا ہیلی کاپٹر تیزی سے کوٹھی کے اوپر پہنچ کر نیچے اتر آیا۔

"میں تمہارے ساتھ چلوں "___ جم مارکر نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"نہیں - پہلے بھی تمہارے ساتھ رہنے کی وجہ سے مجھے زندگی کا سب سے بڑا نقصان اٹھانا پڑا ہے" ـــــ مادام نے انتہائی غصیلے انداز میں چیختے ہوئے کہا - اور تیزی سے دوڑتی ہوئی ہیلی کاپٹر میں سوار ہو گئی - دوسرے لمحے ہیلی کاپٹر دوبارہ فضا میں بلند ہوا اور پھر تیزی سے مڑ کر جدھر سے آیا تھا - ادھر ہی واپس چلا گیا -

"یہ کس کا کام ہو سکتا ہے - فلاسٹر پروجیکٹ تو واقعی اب مکمل نہ ہو سکے گا - لیکن مادام کا اپنا آدمی ہی غداری کر جائے تو سیکرٹ سروس کیا کر سکتی ہے" ـــــ جم مارکر نے واپس مڑتے ہوئے بڑبڑا کر کہا - اور اس کا سارا موڈ غارت ہو چکا تھا - وہ واپس اسی کمرے میں آیا اور اس نے الماری سے شراب کی ایک نئی بوتل نکال کر اس کا ڈھکن کھولا اور ابھی منہ سے لگانے ہی لگا تھا کہ اچانک اسے ایک خیال آیا تو اس نے بوتل میز پر رکھی - اور کرسی پر بیٹھ کر اس نے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے - اسے خیال آیا تھا کہ وہ اپنے ہیڈ کوارٹر تو بات کرے ہو سکتا ہے وہاں بھی کوئی ایمرجنسی مسئلہ درپیش ہو - کیونکہ اب مادام کے ساتھ جشن منانے کا سکوپ تو بہرحال ختم ہی ہو گیا تھا -

"یس" ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی ہیڈ کوارٹر انچارج رابرٹ کی آواز سنائی دی -

"جم مارکر سپیکنگ - کوئی مسئلہ تو نہیں ہے رابرٹ" ـــــ

"اوہ باس - آپ اپنا نمبر نہیں دے گئے تھے - ایک عجیب سی خبر ملی ہے - وہ بڑا ہیلی کاپٹر نمبر اکیس دن جس پر یہ سمجھا گیا تھا کہ جزیرے پر دوسرے ہیلی کاپٹر اور سپیشل یونٹ کے دس افراد کے تباہ ہو چکا ہے - اس جزیرے سے اڑ کر ہاگن دارالحکومت کی طرف آتے ہوئے چیک کیا گیا ہے - الف ٹونٹی نے اسے چیک کیا ہے - وہ اتفاق سے اس وقت ساحل پر موجود تھا - اس ہیلی کاپٹر سے ایک عورت اور سات مرد باہر آئے - اور ٹیکسیوں میں بیٹھ کر چلے گئے" ـــــ رابرٹ نے تیز تیز لہجے میں کہا اور جم مارکر یوں محسوس ہوا جیسے اس کا دماغ بھک سے اڑ گیا ہو -

"کیا ـــــ کیا کہہ رہے ہو - ایک عورت اور سات مرد اور اکیس دن ہیلی کاپٹر میں جزیرے سے اڑ کر ہاگن آئے ہیں - کیا تمہارا یا اس تمہارے الف ٹونٹی کا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا کہیں وہ منشیات کا تو عادی نہیں ہو گیا" ـــــ جم مارکر نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا -

"باس - اس کی رپورٹ سن کر مجھے بھی یہ لگا تھا کہ وہ پاگل ہو گیا ہے - میں نے فوری طور پر فارٹی دن کو کہا کہ وہ چیک کر کے رپورٹ دے اور اس نے بھی رپورٹ دی ہے کہ ہیلی کاپٹر واقعی ساحل پر موجود ہے اور اسے دوسرے لوگوں نے بھی بتایا ہے کہ ہیلی کاپٹر اسی طرف سے آیا ہے جدھر وہ جزیرہ ہے -

Admin@www.hibuddiez.com

ے ہیلی کاپٹر تباہ کرنے والے بھی یہی لوگ ہوں گے۔ لیکن آخر یہ لوگ کس طرح زندہ رہے۔ یہی بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔

"کچھ پتہ چلا ان کا" ـــــ جم مارکر نے ہیڈکوارٹر کے آپریشن روم میں تیزی سے داخل ہوتے ہی چیخ کر رابرٹ سے کہا۔

"نہیں باس۔ صرف اتنا پتہ چلا ہے کہ وہ لوگ راشیم مارکیٹ کے قریب ٹیکسیوں سے اترے ہیں۔ اس کے بعد کہاں گئے ہیں۔ کچھ پتہ نہیں چل رہا۔ بہرحال ان کی تلاش جاری ہے۔ وہ جہاں بھی ہوں گے مل ہی جائیں گے" ـــــ رابرٹ نے احتراماً کرسی سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"ائیرپورٹ پر اپنے آدمیوں کی فوراً ڈیوٹی لگا دو۔ سرحدوں کے آؤٹ کو پوری طرح چیک کیا جائے اگر یہ لوگ وہی ہیں۔ جن کا ہمیں خدشہ ہے۔ تو پھر یہ یقیناً فوراً ملک سے نکلنے کی کوشش کریں گے" ـــــ جم مارکر نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں نے پورا سیکشن وہاں تعینات کر دیا ہے باس۔ مجھے بھی یہی خدشہ تھا" ـــــ رابرٹ نے جواب دیا اور جم مارکر نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلایا اور پھر تیزی سے واپس مڑ کر اپنے دفتر کی طرف بڑھ گیا۔ ابھی وہ دفتر میں آ کر بیٹھا ہی تھا کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اور جم مارکر نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ـــــ جم مارکر نے چونک کر کہا۔

"رابرٹ بول رہا ہوں جناب۔ آپ کے جاتے ہی ایک کال اور اس میں سے ایک عورت اور سات مرد ہیں" ـــــ رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ۔ ایک عورت اور سات مرد یہی تعداد تو پاکیشیا سیکرٹ سروس والوں کی تھی۔ مگر وہ تو جزیرے پر ہی جل کر راکھ ہو چکے تھے۔ اور تباہ شدہ ہیلی کاپٹر کا ملبہ میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا پھر یہ ہیلی کاپٹر کہاں سے آ گیا۔ یہ کب کی بات ہے" جم مارکر نے حیرت اور یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

"باس۔ مجھے بھی یہی شک پڑا تھا چنانچہ میں نے فوری طور پر شہر میں موجود سیکرٹ سروس کے ارکان کو ان آٹھ افراد کا کھوج لگانے کی ہدایات دے دی ہیں۔ وہ لازماً ان کا کھوج نکال لیں گے۔ ویسے پندرہ منٹ پہلے الف ٹونی کی رپورٹ آئی تھی۔ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو نہ جانتا تھا۔ اس نے صرف ہیلی کاپٹر دیکھ کر رپورٹ دی تھی" ـــــ رابرٹ نے جواب دیا۔

"میں خود آ رہا ہوں ہیڈکوارٹر" ـــــ جم مارکر نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ بالکل اسی طرح کرسی سے اٹھ کر کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف دوڑ پڑا۔ جس طرح مادام بلیک دوڑی تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ کار میں بیٹھا ہیڈکوارٹر کی طرف اڑا جا رہا تھا۔ رابرٹ کی اس دھماکہ خیز اطلاع نے واقعی اس کا ذہن ماؤف کر کے رکھ دیا تھا۔ اگر یہ لوگ واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان ہیں تو پھر یہ بات بھی طے ہے کہ مادام بلیک

Admin @ www.hibuddiez.com

آئی ہے۔ کوئی پرنس آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں" ۔۔۔ دوسری طرف سے رابرٹ نے کہا۔

"پرنس۔ اچھا بات کراؤ۔ کنگ ایرے سے کسی پرنس نے فون کیا ہوگا" ۔۔۔ جم مارکر نے کہا۔

"ہیلو۔ میں پرنس مٹاکو بول رہا ہوں" ۔۔۔ ایک نامانوس سی آواز سنائی دی۔ لہجے میں واقعی شہزادوں جیسا وقار تھا۔

"جی فرمایئے" ۔۔۔ جم مارکر نے کہا۔ لیکن ساتھ ہی وہ ذہن پر بھی زور دے رہا تھا کہ یہ نام کس کا ہو سکتا ہے۔

"آپ جم مارکر ہیں سیکرٹ سروس کے چیف" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جی ہاں۔ مگر آپ پورا تعارف کرایئے" ۔۔۔ جم مارکر نے الجھے ہوتے لہجے میں کہا۔

"آپ مجھے نہیں جانتے۔ کیونکہ میں کنگ آف آرک لینڈ کا بھائی ہوں اور اکثر بیمار رہتا ہوں۔ آج صبح ہی آیا ہوں۔ پرنسز ڈنسی میری منگیتر ہے۔ میں نے ان سے ملنا تھا۔ لیکن مجھے بتایا گیا کہ وہ کسی مادام بلیک کے پاس گئی ہیں مگر یہاں مادام بلیک کا فون نمبر کوئی نہیں جانتا۔ میں نے کنگ سے بات کی تو انہوں نے آپ کا نمبر بتایا ہے کہ آپ سے پوچھ لوں۔ میں نے پہلے بھی فون کیا تھا مگر مجھے بتایا گیا کہ آپ کسی اہم مشن پر گئے ہیں۔ وہاں آپ سے کوئی رابطہ نہیں ہے۔ اب میں نے دوبارہ فون کیا ہے تو مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ ابھی

واپس آئے ہیں" ۔۔۔ پرنس مٹاکو نے اسی طرح باوقار لہجے میں کہا۔

"جی ہاں۔ میں ایک انتہائی اہم مشن سے ابھی واپس آیا ہوں۔ مادام بلیک کے فون نمبر کا مجھے بھی علم نہیں ہے۔ البتہ ان سے ٹرانسمیٹر پر رابطہ ہو سکتا ہے۔ ان کی سپیشل فریکوئنسی میں بتا دیتا ہوں" ۔۔۔ جم مارکر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ شکریہ۔ بتا دیں" ۔۔۔ پرنس مٹاکو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن ایک بات کا خیال رکھیئے کہ مادام بلیک سرکاری عہدیدار ہیں اور انہوں نے سرکاری طور پر سختی سے اپنی فریکوئنسی بتانے سے منع کر رکھا ہے۔ لیکن آپ چونکہ پرنس ہیں۔ اس لئے میں آپ کو بتا رہا ہوں۔ مگر آپ نے انہیں یہ نہیں بتانا کہ آپ نے یہ فریکوئنسی کس کے ذریعے معلوم کی ہے" ۔۔۔ جم مارکر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں نے تو صرف پرنسز ڈنسی سے بات کرنی ہے مجھے ان کے باقی سرکاری کاموں سے کیا مطلب ہو سکتا ہے" ۔۔۔ پرنس نے جواب دیا۔ اور جم مارکر نے اسے مادام بلیک کی سپیشل فریکوئنسی بتا دی۔ اور پرنس مٹاکو نے شکریہ ادا کر کے رابطہ ختم کر دیا اور جم مارکر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ گو اسے معلوم تھا کہ پرنسز ڈنسی مادام بلیک کی رہائش گاہ میں ہلاک ہو چکی ہے۔ لیکن اس نے سوچا کہ وہ خود پرنس کو یہ بات کیوں بتائے مادام بلیک خود ہی جو مرضی آئے کہتی رہے۔ اس لئے اس نے صرف فریکوئنسی بتانے پر ہی اکتفا کیا تھا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

عمران نے فلاسٹر پروجیکٹ کو مکمل طور پر بلیک آؤٹ کرنے کے بعد مشین روم میں موجود تمام مشینری کو بھی مشین گن کی گولیوں سے تباہ کر دیا۔ اس کے بعد وہ سب مشین روم سے نکل کر اسی راستے سے ہوتے ہوئے اس کمرے میں پہنچے جس کی چھت وہ ٹی۔ ٹی بموں سے توڑ کر ہیڈ کوارٹر میں داخل ہوئے تھے اور اس سوراخ سے نکل کر تھوڑی دیر بعد وہ دراڑ سے گزرتے ہوئے واپس جزیرے کی سطح پر پہنچ گئے۔

"وہ دوسری طرف جو مادام کا ہیڈ کوارٹر ہے اسے تباہ نہیں کرنا" ——— تنویر نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"کیا ضرورت ہے اس چکر میں پڑنے کی۔ ہمارا مشن مکمل ہو گیا ہے۔ اب ہم نے فوری طور پر یہاں سے نکلنا ہے" ——— عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن ہمارے کاغذات تو اب ہمارے پاس نہیں رہے جن کی مدد سے ہم یہاں داخل ہوئے تھے" ——— صفدر نے کہا۔

"یہ آرک لینڈ ہے صفدر۔ یہاں سے نکلنے کے ہزاروں لاکھوں راستے ہیں۔ اسے سمگلروں کی جنت کہتے ہیں۔ صرف بھاری رقم کی ضرورت ہے۔ اور وہ ہمیں آسانی سے مل جائے گی" ——— عمران نے کہا اور باقی ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ ہیلی کاپٹر ویسے ہی اپنی جگہ پر موجود تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ہیلی کاپٹر پر بیٹھے ہانگن کی طرف پرواز کر رہے تھے۔ عمران نے ہیلی کاپٹر ساحل پر ایک جگہ اتارا اور پھر وہ سب ساحل پر چلتے ہوئے اس طرف کو بڑھ گئے۔ یہ موٹیل سٹینڈ تھا۔ ساحل پر اس وقت خاصا ہجوم تھا اور لوگ سیر و تفریح میں مصروف تھے۔ عمران نے دو ٹیکسیاں ہائر کیں اور انہیں داشم مارکیٹ چلنے کا کہہ دیا۔ تھوڑی دیر بعد ٹیکسیوں نے انہیں ایک پر ہجوم مارکیٹ کے پہلے چوک پر ڈراپ کر دیا۔ داشم مارکیٹ ہانگن کی سب سے مصروف مارکیٹ تھی۔ اور یہاں بڑے بڑے سپر سٹورز موجود تھے۔ جہاں سے دنیا کی تقریباً ہر چیز کی خریداری ممکن تھی۔

"ہمیں یہاں سے میک اپ کا سامان اس طرح خریدنا ہے کہ کسی کو یہ شک نہ پڑ سکے کہ ہم میک اپ کے لئے یہ سامان خرید رہے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی دوسرے لباس بھی۔ پھر اپنے طور پر جو سمجھ میں آئے مقامی میک اپ کر کے مارکیٹ کے آخر میں کنگ ریستوران میں پہنچ جائیں۔ یہاں سیکرٹ سروس کے افراد موجود ہیں

Admin @ www.hibuddiez.com

گے۔ اس لئے ہمیں یہاں سے اپنے اپنے طور پر کام کرنا ہے۔ سرخ رومال وہاں کنگ ریستوران میں ہماری پہچان ہو گا" ـــــ عمران نے تیز لہجے میں انہیں ہدایات دیتے ہوئے کہا۔ وہ سب اس وقت ایک فٹ پاتھ پر ہجوم سے ذرا ہٹ کر کھڑے ہوئے تھے۔ عمران کو چونکہ معلوم تھا کہ اتنی کرنسی بہرحال ان سب کے پاس موجود ہے جس سے میک اپ کا سامان اور لباس خریدے جا سکیں اس لئے وہ مطمئن تھا۔ ان سب سے علیحدہ ہوتے ہی وہ ایک بڑے سپر سٹور میں داخل ہوا۔ اس نے وہاں سے میک اپ کا سامان اور ایک نیا سوٹ خریدا اور پھر سپر سٹور میں بنے ہوئے باتھ رومز میں سے ایک میں داخل ہو کر عمران نے لباس تبدیل کرنے کے ساتھ ساتھ چہرے پر مقامی میک اپ کیا اور پہلے والا لباس شاپنگ بیگ میں ڈال کر وہ اس سپر سٹور سے باہر آ گیا۔ ایک طرف رکھے ہوئے کوڑے کے ڈرم میں پہلے والے لباس کے تھیلے کو اچھال کر وہ اطمینان سے چلتا ہوا کنگ ریستوران کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے کوٹ کی اوپر والی جیب میں سرخ رومال کا کونا جھانکتا ہوا صاف نظر آ رہا تھا۔ تھوڑا فاصلہ طے کرنے کے بعد عمران ایک پبلک فون بوتھ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے جیب سے سکے نکال کر ڈالے اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس" ـــــ دوسری طرف سے جواب ملا۔

"میں پرنس بول رہا ہوں کنگ ایریے سے۔ چیف آف سیکرٹ سروس سے بات کرائیں" ـــــ عمران نے بڑے باوقار

مگر مقامی لہجے میں کہا۔

"چیف ایک اہم مشن پر گئے ہوئے ہیں۔ ان سے کوئی رابطہ نہیں ہے" ـــــ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"کب واپسی ہو گی ان کی" ـــــ عمران نے پوچھا۔

"کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ آپ اپنا فون نمبر بتا دیں جب وہ واپس آئے انہیں اطلاع کر دی جائے گی" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میں خود دوبارہ فون کر لوں گا" ـــــ عمران نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور انکوائری کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ چونکہ انکوائری کے لئے سکے نہ ڈالنا پڑتے تھے اس لئے اس نے دوبارہ سکے فون پیس میں نہ ڈالے تھے۔

"یس۔ انکوائری پلیز" ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ڈپٹی چیف آف سیکرٹ سروس بول رہا ہوں" ـــــ عمران کا لہجہ یک لخت بدل گیا تھا۔

"اوہ یس سر۔ فرمائیے سر" ـــــ دوسری طرف سے قدرے گھبرائے ہوئے لہجے میں پوچھا گیا۔

"تمہارا نام کیا ہے" ـــــ عمران نے اسی طرح رعب دار لہجے میں پوچھا۔

"ج ـ جی ـ مم ـ میرا نام راکیشو ہے جناب۔ مگر......" لیڈی آپریٹر نے بری طرح بوکھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ تمہارا نام اس لئے پوچھا ہے کہ اگر تم نے سیکرٹ سروس کو غلط معلومات مہیا کیں تو پھر تمہیں زندہ قبر میں اتار دیا جائے گا۔ سنو یہاں ایک مجرم تنظیم ہولی گینگ ہے۔ جس کا چیف ہولی فادر کہلاتا ہے۔ اور اس کا فون نمبر ڈائریکٹری میں موجود نہیں ہے۔ لیکن ہم نے مکمل تحقیقات کی ہے کہ اس نام سے فون آتے جاتے رہتے ہیں۔ اس لئے تمہیں لازماً معلوم ہوگا۔ کہ اس کا فون نمبر کیا ہے اور کس نام سے ہے۔ اور سنو تمہارا نام درمیان میں نہیں آئے گا"۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہو۔۔۔ ہولی فادر۔ مگر سر مجھے تو معلوم نہیں ہے"۔۔۔ لیڈی آپریٹر نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ اگر تم زندہ قبر میں اترنا چاہتی ہو تو ٹھیک ہے"۔۔۔ عمران کا لہجہ اور زیادہ سرد ہو گیا۔

"س۔۔۔ سر پلیز آپ بڑے سرکاری افسر ہیں آپ مجھ پر مہربانی کریں۔ میں غریب لڑکی ہوں۔ یہ مجرم تنظیمیں انتہائی سفاک اور ظالم ہوتی ہیں"۔۔۔ راکیشو نے بری طرح سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جب میں نے کہہ دیا ہے کہ تمہارا نام درمیان میں نہیں آئے گا تو پھر گھبرانے کی کیا بات ہے"۔۔۔ عمران نے اس بار لہجے کو قدرے نرم رکھتے ہوئے کہا۔

"س۔۔۔ سر۔ اس نام سے فون صرف ایک ہی نمبر سے کئے جاتے ہیں۔ اور یہ نمبر ریچرڈ بار کا ہے"۔۔۔ لڑکی نے رک رک

کر ایسے بتایا جیسے وہ کوئی ایسا راز بتا رہی ہو۔ جس کے بتانے کے بعد اس کی روح فوراً اس کے جسم سے پرواز کر جائے گی۔

"نمبر بتاؤ"۔۔۔ عمران نے کہا اور لڑکی نے نمبر بتا دیا۔

"شکریہ۔ کوئی فکر مت کرو۔ تم ہر طرح محفوظ رہو گی"۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور رسیور رکھ کر اس نے جیب سے ایک بار پھر سکے نکالے اور انہیں فون پیس میں ڈال کر اس نے رسیور اٹھایا اور لیڈی آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ریچرڈ بار"۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک سخت سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"ہولی فادر سے بات کراؤ۔ اُسے کہو کہ پرنس آف ڈھمپ کی کال ہے"۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"کون ہولی فادر۔ یہاں کوئی ہولی فادر نہیں ہے"۔۔۔ دوسری طرف سے انتہائی سخت لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے بجائے غصہ کھانے کے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً دو منٹ بعد اس نے دوبارہ فون پیس میں سکے ڈالے اور ایک بار پھر وہی نمبر ڈائل کر دیئے۔

"ریچرڈ بار"۔۔۔ وہی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"پرنس آف ڈھمپ۔ ہولی فادر سے بات کراؤ"۔۔۔ عمران نے اسی طرح سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس سر۔ بات کیجئے"۔۔۔ اس بار دوسری طرف سے تیز لہجے میں کہا گیا اور چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"یس۔ ہولی فادر اسپیکنگ" ___ بولنے والے کے لہجے میں ایسی کیفیت نمایاں تھی جیسے کسی بات پر یقینی اور بے یقینی کی درمیانی کیفیت میں پھنسا ہوا ہو۔

"ابھی تک فادر ہو یا گرینڈ فادر بن چکے ہو" ___ اس بار عمران نے اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ۔ تم پرنس۔ تم۔ یہ لہجہ تو واقعی پرنس کا ہے۔ اوہ تم اتنے عرصے بعد کہاں سے ٹپک پڑے۔ تم نے میرا فون نمبر کیسے ٹریس کر لیا۔ کیا واقعی تم پرنس ہو" ___ دوسری طرف سے بولنے والا بُری طرح گڑبڑا سا گیا تھا۔

"ارے ارے۔ اس قدر گھبرانے کی کیا ضرورت ہے۔ گرینڈ مادر کا پتہ نکالنا مشکل ہوگا۔ گرینڈ فادر کا پتہ آسانی سے مل سکتا ہے۔ اور فادر بے چارہ تو کسی قطار شمار میں ہی نہیں ہوتا" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ۔ مجھے معلوم ہے۔ تم چاہو تو اس قبر کا بھی پتہ چلا سکتے ہو۔ جہاں میں مرنے کے بعد دفن ہوں گا۔ تم واقعی پتہ چلا سکتے ہو۔ اور کہاں سے بول رہے ہو۔ یہاں آرک لینڈ سے یا ایکریمیا سے" اس بار دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا۔

"یہیں آرک لینڈ سے ہی بول رہا ہوں۔ اور سنو مجھے رچرڈ یاد آنے کے لئے نہ کہنا۔ سنا ہے وہاں تم نے بڑے بڑے جغادری غنڈے پال رکھے ہیں۔ اور میں ٹھہرا ایک معصوم اور شریف سا آدمی۔ اس لئے باقی باتیں بعد میں۔ پہلے اپنی ایک کوٹھی کا پتہ بتا دو۔ جس کے متعلق تمہارے علاوہ اور کوئی نہ جانتا ہو۔ اور وہاں ٹیلی فون بھی ہو۔ لانگ رینج ٹرانسمیٹر۔ ایک دو کاریں اور دوسرا اسی طرح کا سامان۔ میں نے فوری طور پر چند ضروری امور نمٹانے ہیں۔ ان سے فارغ ہو کر پھر میں تم سے خود رابطہ کروں گا۔ اس کے بعد کھل کر گپیں ہانکیں گے" ___ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ پتہ نوٹ کرو۔ نقری سٹار کالونی۔ بلاک ایکس کوٹھی نمبر فور دن فور نقری۔ وہاں تمہیں ہر چیز مل جائے گی۔ وہاں میرا آدمی باشو موجود ہوگا۔ تم اسے پرنس آف ڈھمپ کہہ دینا۔ اس کے بعد تم چاہو تو اسے واپس بھیج دینا۔ چاہو تو وہیں رکھنا۔ وہ میرا بے حد قابل اعتماد خاص آدمی ہے۔ میں اسے فون کر دیتا ہوں" ___ ہولی فادر نے بھی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پبلک بس جاتی ہے اس کالونی کی طرف" ___ عمران نے پوچھا۔

"ہاں جاتی ہے۔ سٹاپ نمبر ایٹ" ___ ہولی فادر نے جواب دیا۔

"تھینک یو" ___ عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ فون بوتھ سے باہر آ گیا۔ کنگ ریستوران خاصا بڑا ریستوران تھا اور جب عمران وہاں پہنچا تو اس کے ساتھی ریستوران کے سب سے آخری حصے میں دو میزوں کے گرد بیٹھے کوک پینے میں مصروف تھے۔ ان

Admin @ www.hibuddiez.com

سب نے مقامی میک اپ کر رکھے تھے۔ لیکن سب کی جیبوں میں سے سرخ رومال کے کونے جھانک رہے تھے۔ عمران خاموشی سے چلتا ہوا میز کی طرف بڑھ گیا۔

"ہیلو" ——— عمران نے کہا اور سب نے سر ہلاتے ہوئے ہیلو کہا اور عمران ایک کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔

"تم سب نے یہاں سے ایک ایک کر کے اٹھنا ہے۔ اور سٹی بس پر سوار ہو کر سٹاپ نمبر آٹھ پر اتر جانا ہے۔ وہاں سے بکتری شاد کالونی کے بلاک ایکس کی کوٹھی نمبر فور ون فور تھری پہنچ کر ادھر ادھر ہو جانا ہے۔ جب میں وہاں پہنچوں گا تو میں خود ہی تمہیں سر پر ہاتھ رکھ کر اشارہ کر دوں گا اور تم ایک ایک کر کے کوٹھی کے اندر آ جانا" ——— عمران نے قریب کھڑے ویٹر کو بلا کر اسے کوک لانے کا آرڈر دیا اور اس کے جانے کے بعد انتہائی سنجیدہ لہجے میں اپنے ساتھیوں کو ہدایات دینے لگا تھا۔

"آخر تم اس قدر کیوں محتاط ہو گئے ہو۔ سیکرٹ سروس کے لحاظ سے تو ہم ختم ہو چکے ہیں۔ جب کہ مادام بلیک کو ہماری وہاں کی کارکردگی کا علم تک نہ ہو گا" ——— پاس بیٹھی ہوئی جولیا نے کہا۔

"مجھے اس ہیلی کاپٹر کی وجہ سے زیادہ محتاط ہونا پڑ رہا ہے۔ اس ہیلی کاپٹر کے بغیر ہم ہاگن پہنچ نہ سکتے تھے۔ اور یہاں کی سیکرٹ سروس لازماً اپنا ہیلی کاپٹر پہچانتی ہو گی۔ جب کہ پہلے انہیں یہ یقین تھا کہ ہیلی کاپٹر تباہ ہو چکا ہے۔ مگر اب اسے صحیح سلامت

دیکھ کر وہ ساری بات سمجھ جائیں گے۔ اور اس کے بعد ظاہر ہے۔ انہوں نے ہمیں پکڑنے کے لئے زمین کی تہہ تک کھنگال کر رکھ دینی ہے۔ تمہیں شاید احساس نہیں ہے کہ فلاسٹر پروجیکٹ کے خاتمے سے پوری دنیا کے یہودیوں کو کس قدر شدید ترین صدمے اور نقصان سے دوچار ہونا پڑے گا۔ یہ ان کا ایک ایسا منصوبہ تھا جس پر پوری یہودی دنیا نے اپنے مستقبل کی پلاننگ کر رکھی ہو گی اور میں نہیں چاہتا کہ ہم مشن کی تکمیل کے بعد صرف لاپرواہی کی وجہ سے ان کے ہاتھوں مارے جائیں۔ بس یہ جاننے کے لئے اس لئے کہہ رہا ہوں کہ یہاں ٹیکسی کا انتہائی جدید اور مربوط انتظام قائم ہے" ——— عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ اور سب کے چہروں پر گہری سنجیدگی کے آثار نمایاں ہو گئے۔ ظاہر ہے جب عمران جیسا شخص اس مرحلے پر اس قدر سنجیدہ اور محتاط ہو تو اس کا یہی مطلب ہو سکتا ہے کہ حالات واقعی انتہائی گمبھیر ہیں اور انہیں ہر لحاظ سے انتہائی محتاط رہنا چاہئے۔ ویٹر درمیان میں آ کر عمران کو کوک دے گیا تھا۔ لیکن عمران چونکہ باتوں میں مصروف تھا۔ اس لئے اس نے کوک پینی نہ شروع کی تھی۔ اور اب اس نے سٹرا منہ میں ڈالا اور کوک سپ کرنی شروع کر دی۔ باقی ساتھی ایک ایک کر کے اٹھے۔ اور پھر کاؤنٹر پر پیمنٹ کر کے وہ ریستوران سے باہر نکل گئے۔ سب سے آخر میں عمران ریستوران سے باہر آیا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ بس کے ذریعے کالونی کے پہلے چوک پر پہنچ گیا۔ پھر کوٹھی تک پہنچا اور اپنے ساتھیوں کو اندر

Admin @ www.hibuddiez.com

بلانے میں اُسے کوئی زیادہ وقت نہ لگا۔ ہولی فادر کے آدمی کو اس نے وہیں رکھ لیا تھا۔ ساتھیوں کے استفسار پر اس نے ہولی فادر کے متعلق تفصیل سے بتا دیا کہ اس کی مدد سے وہ آسانی سے آرک لینڈ سے نکل جائیں گے کیونکہ ہولی گروپ کا سمگلنگ پر مکمل ہولڈ تھا۔ اور سب ساتھیوں کے چہروں پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔ عمران نے کوٹھی میں پہنچتے ہی سب سے پہلے فون کا رسیور اٹھایا اور سیکرٹ سروس ہیڈکوارٹر کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ اس نے سوچ لیا تھا کہ اب وہ کسی نہ کسی ذریعے اس جگہ کا پتہ چلا کر ہی دم لے گا جہاں جم مارکر اور مادام بلیک جشن فتح منا رہے ہیں۔ لیکن دوسری طرف سے یہ سن کر وہ بے اختیار چونک پڑا کہ جم مارکر واپس ہیڈکوارٹر پہنچ چکا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ مادام بلیک لازماً واپس ہیڈکوارٹر جا چکی ہے۔ ورنہ جم مارکر لٹ اس طرح اکیلا چھوڑ کر ہیڈکوارٹر نہ آتا۔ جم مارکر سے بات ہوتے ہی اس نے اپنے آپ کو کنگ کا بھائی اور ایکریمیا کا مستقل رہائشی بتایا تاکہ جم مارکر کو کسی قسم کا شک نہ پڑ سکے اور پھر پرنسز ڈنسی کا حوالہ دے کر اس نے مادام بلیک کے ہیڈکوارٹر کی سپیشل فریکوئنسی معلوم کر ہی لی۔ کیونکہ ظاہر ہے وہاں کا فون نمبر وہ کسی طرح بھی معلوم نہ کر سکتا تھا۔ اس کے باقی ساتھی خاموشی سے بیٹھے اس کی باتیں سن رہے تھے۔ عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھا اور پھر ہولی فادر کے آدمی باشو کو بلا کر اُسے وسیع حیطہ عمل کا ٹرانسمیٹر لانے کے لئے کہا۔ باشو نے چند ہی لمحوں بعد ایک جدید قسم کا ٹرانسمیٹر لا کر عمران کے سامنے رکھ دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم جاؤ اور ہمارے لئے کھانا تیار کرو۔" عمران نے ٹرانسمیٹر رکھ کر ایک طرف کھڑے ہوئے باشو سے کہا اور باشو خاموشی سے مڑا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

"اب ذرا اس مادام بلیک سے بھی دو باتیں ہو جائیں وہ پوری دنیا پر حکومت کرنے کا خواب دیکھ رہی تھی۔ حالانکہ پوری دنیا پر حکومت کرنے کا حق صرف جولیا کو ہی ہو سکتا ہے کیوں تنویر۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تنویر مسکرا کر خاموش ہو گیا۔

"تم بکواس بند کرو اور جو کام کرنا ہے وہ کرو۔" جولیا نے مصنوعی غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"اچھا واہ۔ پھر تو آج بڑا خوش قسمت دن ہے۔ یار صفدر یہاں مولوی صاحب تو مل نہ سکیں گے۔ تمہیں آتا ہے نکاح پڑھانا۔" عمران نے کہا تو جولیا نے بے اختیار منہ پھیر لیا۔ جبکہ باقی ساتھی سوائے تنویر کے بے اختیار ہنس پڑے۔

"آتا تو ہے۔" صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اچھا ذرا سنانا خطبہ نکاح۔ ایمان مفصل، ایمان مجمل سمیت" عمران نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا اور صفدر ہنس پڑا۔

"صفدر پلیز" جولیا نے اس بار صفدر پر آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"صفدر بے چارہ تو پلیز ہے۔ البتہ تنویر سے پوچھ لو۔ وہ اس

Admin @ www.hibuddiez.com

طرح منہ بنا رہا ہے جیسے صفدر نے اس کا نکاح پڑھانے کی بات کی ہو" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب۔ ابھی آپ خود انتہائی سنجیدہ ہو رہے تھے اب آپ نے پھر غیر سنجیدہ باتیں کرنی شروع کر دی ہیں" ___ اس بار کیپٹن شکیل نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

" ٹائیگر" ___ عمران کیپٹن شکیل کی بات کا جواب دینے کی بجائے ٹائیگر سے مخاطب ہو گیا۔

" یس باس" ___ ٹائیگر نے چونک کر پوچھا۔

" جا کر چیک کرو یہ باشو کچن تک پہنچ گیا ہے یا نہیں اور وہیں رہ کر اسے چیک کرتے رہنا" ___ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا اٹھا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

" ہونہہ۔ تو تم اس باشو کی وجہ سے ایسی باتیں کر رہے تھے" اس بار جولیا نے غصیلے انداز میں ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" باشو غیر مسلم ہے۔ اور غیر مسلم کی موجودگی کہیں نکاح میں ہی نہ گڑبڑ کر دے۔ اس لئے میں نے چیک کرایا ہے" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر پر وہ فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی جس پر مادام بلیک سے بات ہو سکتی تھی۔

" ہیلو ہیلو۔ چیف آف سیکرٹ سروس جم مارکر کالنگ اوور" ___ عمران نے یک لخت جم مارکر کے لہجے میں کال دینی

شروع کر دی۔

" یس۔ مادام بلیک ہیڈ کوارٹر اوور" ___ چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

" مادام بلیک سے بات کراؤ فوراً۔ انتہائی جلدی۔ انہیں انتہائی اہم اطلاع دینی ہے اوور" ___ عمران نے جم مارکر کے لہجے میں کہا۔

" یس ویٹ فار دس اوور" ___ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور پھر چند منٹ بعد ٹرانسمیٹر سے مادام بلیک کی چیختی ہوئی سی آواز سنائی دی۔

" کیا بات ہے اوور" ___ مادام بلیک کے لہجے میں سانپ کی سی پھنکار تھی۔

" اس قدر غصے میں کیوں ہو مادام اوور" ___ عمران نے جان بوجھ کر کہا تاکہ مادام ابل پڑے ___ تاکہ اسے صحیح صورتحال کا علم ہو جائے۔

" غصہ۔ میں تمہیں گولیوں سے اڑا دوں گی۔ تمہاری بوٹیاں کتوں سے نچوا دوں گی۔ تمہاری وجہ سے میرا شوہر ہلاک ہو گیا ہے۔ ساری مشینری تباہ ہو گئی ہے۔ اب فلاسٹر پروجیکٹ کون مکمل کرے گا۔ تم کرو گے یا تمہارا باپ کرے گا اوور" ___ مادام بلیک واقعی بے پناہ غصے میں تھی۔

" ارے ارے۔ میں نے کیا کیا ہے اوور" ___ عمران نے لطف لیتے ہوئے کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"تم نے کیا کیا ہے۔ تم سر سے پیر تک احمق ہو۔ انتہائی احمق۔
تم نے جزیرے پر بمباری کرائی۔ تمہارا کہنا تھا کہ وہ شیطان
پاکیشیائی ایجنٹ جزیرے پر موجود تھے اور بمباری سے ہلاک ہو
گئے ہیں۔ اگر وہ ہلاک ہو چکے ہوتے تو بمباری کی وجہ سے جزیرے
پر بننے والی بڑی دراڑیں سے وہ ہیڈ کوارٹر کے سٹور روم کی چھت
کیسے توڑ لیتے۔ وہ چھت توڑ کر اندر آئے۔ انہوں نے مار پابرٹ
کو کے اس سے معلومات لیں اور پھر مشین روم میں پہنچ کر انہوں
نے ڈاکٹر رونلڈ اور اس کے ساتھی سائنسدانوں کو گولیوں سے اڑا
دیا۔ ساری مشینری تباہ کر دی۔ اور اسی راستے سے باہر نکل
گئے۔ کاش میں اس وقت وہاں موجود ہوتی۔ مجھے تو لگتا ہے تم بھی
ان سے ملے ہوئے ہو۔ تم یہودیوں کے خلاف سازش میں ان
مسلمانوں کے ساتھی ہو۔ تم نے جان بوجھ کر مجھے ہیڈ کوارٹر سے
باہر جشن منانے کے لئے بلا لیا۔ اور اب کہتے ہو میں نے کیا کیا
ہے اوور"۔۔۔ مادام بلیک نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔
"فلاسٹر پروجیکٹ تو محفوظ ہے ناں اوور"۔۔۔ عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا لیکن لہجہ اس نے سنجیدہ ہی رکھا تھا۔
"وہ تو محفوظ رہنا ہی تھا۔ وہاں تک تو کوئی پہنچ ہی نہیں سکتا۔
اور اگر جانے کی کوشش بھی کرتا تو ہلاک ہو جاتا۔ لیکن ڈاکٹر رونلڈ
اور اس کے سارے ساتھی ہلاک ہو گئے ہیں۔ حالانکہ ڈاکٹر رونلڈ
نے مجھے بتایا تھا کہ ایک ہفتے کا کام باقی رہ گیا ہے۔ اب کون
کرے گا یہ کام مکمل۔ کاش میں تمہاری باتوں میں نہ آجاتی اوور"

مادام نے چیختے ہوئے کہا [illegible]
"مادام بلیک۔ بے چارے ہم مار کر پہ تم خواہ مخواہ غصہ نکال
رہی ہو۔ اس بے چارے نے تو بڑی نیک نیتی سے جزیرے پر
بمباری کرائی تھی۔ اور وہ اب تک یہی سمجھ رہے ہیں کہ پاکیشیا
سیکرٹ سروس اس بمباری سے ہلاک ہو گئی ہے اوور"۔۔۔
عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔
"تت۔۔۔ تت۔۔۔ کون ہو تم۔ کون بول رہے ہو اوور"۔۔۔
مادام بلیک نے حیرت کی شدت سے چیختے ہوئے کہا۔
"علی عمران بول رہا ہوں مادام بلیک۔ تم یہودیوں نے شاید
یہ سمجھ رکھا ہے کہ دولت کے بل بوتے پر فلاسٹر پروجیکٹ جیسے
خوفناک ہتھیار بنا کر تم دنیا بھر کے مسلمانوں کا خاتمہ کر سکو گے
لیکن یاد رکھو جب تک اس دنیا پر ایک بھی مسلمان زندہ ہے۔
تمہارے ان ناپاک منصوبوں کا یہی حشر ہوتا رہے گا۔ اور ویسے بھی
سن لو کہ تمہارا فلاسٹر پروجیکٹ بھی ختم ہو چکا ہے۔ اب وہاں
سوائے لوہے کے ڈھانچوں پر مشتمل مشینری کے اور کچھ باقی
نہیں رہا۔ تم نے تو اپنی طرف سے فلاسٹر پروجیکٹ کی حفاظت
کے بہترین اقدامات کر رکھے تھے۔ لیکن ایسے سائنسی پروجیکٹس
کے خاتمے کے لئے ضروری نہیں ہوتا کہ آدمی خود اس کے اندر
جا کر اسے تباہ کر دے۔ صرف بنیادی سسٹم معلوم ہونے
کی دیر ہوتی ہے۔ پھر یہ جدید مشینری اپنے آپ کو خود تباہ کر
لیتی ہے۔ اور سسٹم تمہارے اس بے چارے بوڑھے شوہر

Admin @ www.hibuddiez.com

ڈاکٹر ڈونلڈ کو بتانا ہی پڑا۔ اور یہ بھی سن لو کہ اگر تم وہاں ہوتیں تو تمہاری لاش بھی تمہارے شوہر کے پاس پڑی ہوئی ہوتی۔ آئندہ مسلمانوں کے خلاف کوئی بھی منصوبہ بندی کرنے سے پہلے یہ سوچ لینا کہ اس منصوبہ بندی کے مقدر میں عبرت ناک انجام کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔ عمران نے انتہائی جذباتی لہجے میں کہا۔ اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کا چہرہ جذبات کی حدت سے سرخ ہو رہا تھا۔

"ہونہہ۔ احمق یہودی سمجھتے ہیں کہ سب کچھ دولت سے ممکن ہے" عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر کے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"انہیں کیا معلوم کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے مقابلے کے لئے مسلمانوں میں عمران کو پیدا کر دیا ہے"۔۔۔ تنویر نے انتہائی جذباتی لہجے میں کہا۔ اور سب ساتھی حیرت سے تنویر کو دیکھنے لگے۔

"عمران تو اللہ کا ایک عاجز اور حقیر بندہ ہے تنویر۔ یہ سب توفیق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ اب اپنے آپ کو سنبھال چکا تھا۔

"یہ ٹھیک ہے۔ لیکن تمہاری ذہانت، تمہاری کارکردگی، تمہاری ہمت، تمہارا حوصلہ، تمہارا جذبہ۔ یہ بھی بہرحال کام کرتا ہے" تنویر نے اسی طرح جذباتی لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس کی یہی فطرت تھی کہ وہ جو کچھ محسوس کرتا تھا۔ اس کا کھل کر اظہار کر دیتا تھا۔ منافقت اس کی فطرت میں قطعاً نہ تھی۔

"میری ہمت۔ میرا حوصلہ اور میرا جذبہ کب کام آتا ہے اگر

کام آتا تو اب تک جولیا مان گئی ہوتی۔ کیوں جولیا"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کی اس بات سے سارا ماحول ہی یکلخت بدل گیا۔

"یہی تم میں سب سے بڑی خامی ہے کہ تم سنجیدہ نہیں رہ سکتے" جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سن لیا تنویر۔ آئندہ محتاط رہنا۔ ورنہ اسی طرح ساری عمر آہیں بھرتے گزر جائے گی"۔۔۔ عمران نے بات کو تنویر کی طرف موڑتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"بکواس مت کرو۔ تم ہو ہی احمق"۔۔۔ تنویر نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے۔ ابھی تو تم میری تعریفوں میں زمین و آسمان کے قلابے ملا رہے تھے۔ اب کیا ہوا"۔۔۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور تنویر نے تو بے بسی سے ہونٹ بھینچ لئے۔ جبکہ صفدر اور کیپٹن شکیل اس کے اس انداز سے منہ بنانے پر بے اختیار ہنس پڑے۔

"ارے تم کیوں منہ لٹکائے بیٹھے ہوئے ہو۔ فکر نہ کرو۔ تمہیں معاوضہ ڈبل دلوا دوں گا۔ آخر تمہاری ہی وجہ سے فلاسٹر پروجیکٹ تباہ ہو سکا ہے۔ اگر تم وہ دراڑ تلاش نہ کرتے تو ہم تو واپس جا رہے تھے"۔۔۔ عمران نے سنجیدہ بیٹھے ہوئے بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ ڈبل کی بات کر رہے ہیں۔ میں سوچ رہا ہوں کہ پہلے سے

Admin @ www.hibuddiez.com

ئے شدہ معاوضہ یقینی نہ ہوتی۔ آپ جیسے لوگوں کے ساتھ رہ کر جو تجربہ مجھے حاصل ہوا ہے وہ معاوضے سے کہیں زیادہ ہے" ۔۔۔ بلیاب زیرد نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے۔ ایسا غضب نہ کرنا۔ معاوضہ ضرور لے لینا چاہیے بعد میں تنویر کو دے دینا۔ بے چارہ آج تک حق مہر اکٹھا کرنے کے چکر میں کنوارہ پھر رہا ہے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا

"تجھے کیا ضرورت ہے کسی سے پیسے لینے کی۔ تم لے لینا ۔۔۔ وقت دوتے بستے ہو۔ تم کے [illegible]" ۔۔۔ تنویر نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سوچ لو۔ تو حق مہر اکٹھا کر لیتا ہے۔ اس کی شادی [illegible] جولیا ...... " عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو تنویر [illegible] مارے بے اختیار منہ دوسری طرف پھیر لیا

"چلو بحث ختم ہو گئی۔ میرا حق مہر تو میں نے معاف کر دیا" ۔۔۔ عمران نے جولیا کے منہ پھیرتے ہی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور منفرد ناول

کروشو

مصنف ۔۔۔ مظہر کلیم ایم اے

- کروشو ۔ جو ایک ایسا سیکرٹ ایجنٹ جو اکیلا ہی بیک وقت دنیا کے عظیم [illegible] کے مقابلے پر اترا اور ۔۔۔؟
- کروشو ۔ جس نے [illegible] ذہانت سے اپنا مشن مکمل کر لیا اور کرنل فریدی [illegible] حیرت سے منہ تکتے رہ گیا۔
- [illegible] عمران کو اس کی زندگی کی ایسی شکست دی کہ عمران [illegible]۔
- [illegible] ہندوستان اور ایکشیا دونوں کے ہدف تھا اور [illegible] کرنل فریدی اور ایکشیا کے لئے عمران دونوں کو اپنی بے پناہ ذہانت [illegible] دیا۔
- علی عمران ۔ جو بڑے بڑے مجرموں اور سیکرٹ ایجنٹوں کے لئے ہوا بنا ہوا تھا [illegible] کروشو کے ہاتھوں شکست کھانے پر مجبور ہو گیا۔ حیرت انگیز [illegible]
- کرنل فریدی ۔ جس نے عمران پر اعتماد کیا مگر جب اسے معلوم ہوا کہ عمران نے اس کے اعتماد کو دھوکہ دیا ہے تو وہ کس حد تک غضبناک ہو گیا کہ اس نے عمران کو عبرتناک سزا دینے کا فیصلہ کر لیا ۔۔۔ یہ سزا کیا تھی ۔۔۔؟

منفرد انداز کی کہانی ۔۔۔ منفرد انداز کے سسپنس اور ایکشن سے بھرپور

یوسف برادرز ۔ پاک گیٹ ملتان